کوئین اوف مائے ہارٹ

تحریر: سجیلہ نثار

اسلام آباد کا منظر صبح سے ہی آبر آلود تھا وقفے وقفے سے بارش ہو رہی تھی بارش کچھ تیز نہ تھی بس کچھ دیر بعد چار بوندیں زمین پر گرا اپنا دیدار کروا رہی تھی سبز پتوں پر بوندوں کا گرنا انکو نکھار رہا تھا اور پھر بارش کا سڑک پر گرنا عجیب شور برپا تھا

لیکن مال روڈ کے پاس واقع پولیس سٹیشن سے زیادہ خوفناک قسم کا شور تھا اسکی چینخوں کی آواز اس قدر بلند تھی کہ درخت پر بیٹھی چڑیوں نے بھی اپنے چھوٹے بچوں کو اپنے پروں میں لے لیا تھا

"بشیر آحمد....."

رعب دار آواز گونجی

"یس سر...."

مودبانہ انداز تھا

"کچھ بولا کہ نہیں....."

اس آفیسر نے پینسل انگلیوں میں گھماتے چیئر پر گھومتے ہوئے کہا

"نہیں سر..."

اس بار آواز میں احترام کے ساتھ شرمندگی تھی اسکی بات پر وہ آفیسر ایک جھٹکے سے اٹھا اور پینسل کو ٹیبل پر پھینکتا ایک جھٹکے سے دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا

سامنے خون سے لت پت نڈھال شخص رسیوں سے بندھا ہوا تھا اگر وہ بندھا نہ ہوتا تو اب تک گر چکا ہوتا

"بشیر آحمد تم سے ایک چھوٹا سا کام نا ہو سکا...."

اس آفیسر نے بشیر احمد کے ہاتھ سے ڈنڈہ پکڑتے ہوئے کہا

تو وہ شرمندہ سا چہرہ جھکا گیا

"میں آخری بار پوچھ رہا ہوں اس لڑکی کے ساتھ زیادتی تم نے کی تھی...؟ اگر نہ بولے تو جس سے اس لڑکی کی زندگی برباد کی ہے وہ سپئیر پارٹ ہی نہیں چھوڑوں گا......."

اسکی بات پر اس ملزم نے کڑوا گھونٹ بھرا تھا جانتا تھا اس آفیسر سے رحم کی کوئی امید نہ ہو گی اسکی بات پر بشیر احمد نے حیرت سے اپنے آفیسر کو دیکھا تھا

"بب-بتاتا ہوں بب-بتاتا ہوں...."

آفیسر کو نشانہ باندھتے اور ڈنڈہ گھماتے دیکھ اسنے ڈرتے ہوئے اور اٹکتے ہوئے کہا

"یہ ہوئی نہ شرافت والے مجرموں والی بات...."

اسنے مسکراتے ہوئے اسکو دیکھ کر کہا

"بشیر احمد اسکا بیان ریکوڈ کرو....."

اسنے حکم صادر کیا تو بشیر احمد نے اسکو سلیوٹ کیا اور وہ آفیسر کمرے سے باہر نکل گیا

اور واپس کرسی پر بیٹھ کر اسکو جھولنے لگا اور پھر سامنے ٹیبل پر پڑا ایک لفافہ اٹھایا جس میں اسکا ٹرانسفر آرڈر تھا جو کہ اسنے خود اپنا اپنے شہر کراچی کروایا تھا اسنے ایک بہت اہم کیس حل کیا تھا جس کے بدلے اسنے اپنے ٹرانسفر کی خواہش پیش کی تھی

وہ لفافہ دوبارہ سامنے ٹیبل پر رکھتا کرسی کی پشت کے ساتھ سر ٹکائے آنکھیں موندیں تھی

"کین آئی کم ان سر....."

پر جوش آواز گونجی

"یس گل خان کم ان..."

اس اواز کو تو یہ آفیسر لاکھوں میں بھی پہچان سکتا تھا

"سر ہم نے سنا ہے آپکا ٹرانسفر کراچی ہو گیا ہے...؟
اسنے جھجھکتے ہوئے پوچھا
"ہاں گل خان سہی سنا ہے...."
"سر کیا ہم بھی آپ کے ساتھ جا سکتا ہے..."
"گل خان تم نے میرے ساتھ ٹھیکہ نہیں لیا جہاں میں جاوں وہاں تم....."
"پر سر ہمکو آپ کے ساتھ عادت ہے کوئی نیا آفیسر آئے گا وہ اپنی مرضی سے لوگ رکھے گا ہمارا کوئی ویلیو ہی نہ ہو گا...."
"ہمم یہ بات تو ٹھیک ہے لیکن تمہارے بیوی بچے...."
"سر ہمارا رہائش کراچی کا ہے ہمارا وہاں گھر بھی ہے ہم کو یہاں نوکری لگا تو ہم آیا اگر اب آپ سفارش کرئے گا تو ہم آپکے ساتھ کراچی ٹرانسفر ہو جائے گا...."
اسنے تفصیل سے آگاہ کیا

"ٹھیک ہے گل خان تیاری پکڑ لے ایس پی شہرام ملک کے ساتھ کھجل کھوار ہونے کی...."
اسنے شرارت سے کہا تو وہ بھی ہنستا ہوا چلا گیا اور شہرام نے فون اٹھا کر ایک پک نکالی تھی جسکو دیکھ اسکی آنکھوں کو سکون ملا تھا
"میری پری میرے دل کی ملکہ بہت جلد تمہارے پاس ہو نگا..."
پک پر انگوٹھا پھیرتا لمبی سانس کھینچتا سگرٹ پیکٹ سے نکالی تھی اور سلگائی تھی

....

"ہانی اٹھ جاو دیر ہو رہی ہے جانا نہیں آج...؟"

ابریش اسکے بکھرے کمرے کو سمیٹتی ہوئی اسکو آوازیں دے رہی تھی

"اٹھا ہی دیا نہ آخر آبریار..."

ٹیڑھا منہ بناتی کمبل سے اٹھی تھی اور بنا کپڑے لیے واشروم میں گھسی تھی

"ارے کپڑے تو لیتی جاو..."

"وہ تم پکڑا دینا نا...."

واشروم سے زرا سا سر نکالتی آنکھ مارتی بولی تھی اور آبریش نے گھورا تھا

جلدی سے شاور لینے کے بعد باہر نکلی تھی آبریش اسکی بوکس سمیٹ رہی تھی

"کروا دی نا دیر موٹی..."

ہانی نے زبان چڑہاتے ہوئے کہا تو آبرش نے گھورا

"میں کب سے آوازیں دے رہی تھی پر نا جانے میڈم کن خوابوں میں گھوم رہی تھی..."

اسنے کمر پر ہاتھ ٹکاتے پونی بناتی ہانی سے کہا تو اسنے دانت دیکھائے تھے

گوری رنگت بڑی بڑی پلکیں سرخ ہونٹ اور ہونٹ کے اوپر موجود تل قیامت اور اسکے بعد گال پر پڑنے والا گڑھا اسکی خوبصورتی کو مزید چار چاند لگا رہا تھا

"ہانی کسی دن تمہیں نظر لگ جائے گی...."

آبریش نے فکر مندی سے کہا

"نہیں لگتی تمہاری دعائیں ہیں نہ...."

اسنے اسکی گال پر کس کرتے ہوئے کہا اور بیڈ سے اپنا بیگ اٹھایا آبریش ہنس دی تھی اور پھر دونوں نے نیچے کی راہ لی

....

"السلام و علیکم...."

پریہان نے سب کو کھانا کھاتا دیکھ بلند آواز میں سلام کیا تھا تو سب کے چہروں پر مسکراہٹ پھیلی تھی سوائے احتشام کے جس نے ٹیڑھا منہ بنایا تھا جو کہ پریہان کی نظروں سے چھپا نہ رہا تھا

"ہاں ہاں جل لو تم شامی کباب..."

اسنے ایک ادا سے بیگ کرسی پر لٹکاتے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا

"جلن اور تم سے منہ دھو کر آو..."

اسنے سر کو جھٹکا دیتے ہوئے کہا

"اچھا منہ دھو کر آوں پھر جلو گے...؟"

اسنے ٹیبل پر کہنیاں ٹکاتے شرارت سے کہا

"ہاں منہ دھو کر او گی تو چہرے پر ملا ہوا گوبر اتر جائے گا....."

وہ بھی احتشام تھا کہاں پیچھے رہ جاتا

"گوبر لگاتی ہو گی تیری بیوی..."

اسنے گھورتے ہوئے کہا

"بس تو اس سے بھی جل جائیں...."

اسنے آنکھ مارتے ہوئے کہا تو پریہان نے گھورا تھا سب انکی نوک جھوک بہت فرصت سے سن بھی رہے تھے اور دیکھ بھی رہے تھے

"اینیمل کے منہ والا...."

اسنے زبان دیکھاتے ہوئے کہا

"ہانی کبھی شرافت کے زبان بھی استعمال کر لیا کرو...."

شازیہ بیگم پریہان کی امی نے گھورتے ہوئے کہا

"لو اماں ایک زبان ہے میری وہ یوز کرتی ہوں ساتھ شرافت کی زبان کہاں سے لا کر یوز کروں دو زبانیں ایک وقت میں امپوسیبل جانو...."

اسکی بات پر سب کے چہروں پر دبی دبی مسکراہٹ تھی اور شازیہ بیگم نے سخت گھوری سے نوازا تھا

"چل احتشام یونیورسٹی نہیں جانا جو مزے سے بیٹھا ہے...."

پریہان نے بیگ اٹھاتے ہوئے احتشام سے کہا

"میں نے نہیں جانا آج....."

اسنے جوس کا گلاس لبوں سے لگاتے ہوئے کہا

"کیوں تیرا اویاں ہے....؟"

"اتنی قسمت کہا...."

اسنے ٹھنڈی اہ بھرتے ہوئے کہا

"تو اٹھو جانا نہیں...؟"

"نہیں آج بھائی آرہے ہیں میں نہیں جانا....."

"کونسا تیرا پانچواں بھائی آرہاہے لنگور...."

اسنے کمر پر ہاتھ ٹکاتے ہوئے کہا

"زبان تو تیری اپنی ہے ہی نہیں...."

اسے غصے سے کہا

"اپنی ہے یہ دیکھ...."

اسنے زبان باہر نکال کر دیکھاتے ہوئے کہا تو سب نے مسکراہٹ چھپائی تھی کسی نے بھی انکی بات میں حصہ نہ لیا تھا

"ہانی شہرام بھائی آرہے ہیں....."

اسنے گھورتے ہوئے کہا

"کیا شہرام بھائی سچی کب کیسے کیوں کس لیے...؟

ایک ساتھ اتنے سوال کر دیے تھے

"آج شام میں ائیر وپلین میں اور باقی دو فضول سوالات کا جواب نہیں....."

اسنے چباتے ہوئے کہا

"ہاں تو تم نے کونسا انکو لوریاں سنانی ہیں...."

اسکی بات پر سب کے فلک شگاف قہقے گونجے تھے

"پریہان تمیز سے بات کرو...."

اسکی امی نے خونخوار نظروں سے گھورتے ہوئے کہا

"اماں تمیز کا نمبر نہیں ہے...."

یہ کہ کر وہ چھپاک سے باہر بھاگی تھی

"اماں دیکھیں کیسے رونک لگائے رکھتی ہے مت ڈانٹا کریں..."

مصطفی نے ہنستے ہوا کہا

"کہ تو ایسے رہے ہیں مصطفی بھائی جیسے اسکو ڈانٹ کا اثر ہوتا ہو...."

احتشام نے منہ ٹیڑھا کرتے ہوئے کہا

"تو بھی تمیز سے رہا کر بڑی بہن ہے تیری...."

"واللہ بھائی خود پہلے پنگا لیتی ہے اور کیا کوئی بڑی بہن والی بات ہے اس میں پاگل خانے بھیجنے کی کمی ہے....."

"احتشام....."

حماد صاحب نے ٹوکا تھا تو وہ دانت دیکھا تا کھانا کھانے لگا

....

یہ ہے ملک ولا جس میں تین فیملیز رہتی ہیں تینوں بھائی ایک ہی گھر میں رہتے تھے سب سے بڑے حامد صاحب تھے انکی شادی انکی خالہ زاد شمائلہ سے ہوئی تھی لیکن بد قسمتی سے دو سال پہلے انکا کار ایکسیڈنٹ میں انتقال ہو گیا تھا انکے دو بچے تھے زامر اور وشما... زامر کی شادی اسکی کلاس فیلو زرش سے ہوئی تھی اور انکا ایک ایک سالہ بیٹا احمد بھی ہے

اسکے بعد سعید صاحب جنکی شادی انکی کلاس فیلو سعدیہ سے ہوئی تھی انکے بھی دو ہی بچے تھے شہرام اور آبریش

اور سب سے اخر میں حماد صاحب جنکی شادی انکی چچازاد شازیہ بیگم سے ہوئی تھی اور انکے تین بچے ہیں مصطفیٰ پریہان اور احتشام.....

زامر اور مصطفیٰ نے اپنے والد کے ساتھ کر مل سارا بزنس سنبھالا ہوا ہے جبکہ وشما کی سٹڈیز مکمل ہو چکی ہے آبریش کی بھی ہو چکی ہے لیکن اسکو ابھی ڈگری ملنا باقی ہے اسکے بعد شہرام صاحب نے پولیس کی نوکری جوائن کی اور احتشام اور پریہان دونوں یونیورسٹی سٹوڈنٹ ہیں

اور سب سے مین بات مصطفیٰ اور آبریش کا نکاح آبریش کے فائنل ائیر میں ہوا تھا لیکن ابھی رخصتی نہ ہوئی تھی

آج شہرام نے پورے چار سال بعد ملک ولا میں آنا تھا ہر کسی کے چہرے پر خوشی تھی ہر پکوان شہرام کی پسند کی پکی تھی

شہرام نے اپنی جیپ ملک ویلا کے سامنے روکی جو اسکو ائیر وپلین سے اترتے ساتھ دی گئی تھی جیپ سے اتر کر اسنے مسکرا کر گھر کو دیکھا کہ چوکیدار کی آواز پر مڑہ اور اسکو کس کر گلے سے لگایا یہ انکا بہت پرانا اور وفادار چوکیدار تھا

"چچا یہ جیپ اندر کر دیں اور سامان بھی لے آئیں...."

اسنے چابی کریم چچا کو تھماتے ہوئے کہا اور خود اندر کی راہ لی دروازے سے اندر قدم رکھتے ہی اسکے لب اور کھل اٹھے تھے کیونکہ سامنے ہی سب اسکے استقبال میں تھے جلدی سے اگے بڑا اور سب بڑوں سے ملنا لگا سبکی آنکھوں میں پانی جمع تھا اپنے لخت جگر کو پورے چار سال بعد دیکھ رہے تھے

"اور ٹائیگر کیسا ہے....؟"

حماد صاحب نے اسکے سینے پر ہاتہ مارتے ہوئے کہا

"اپکی طرح چھوٹے ابو....."

اسکی بات پر سب کے چہرے کھل اٹھے تھے

"بھئی شیر تو اور خطرناک ہو کر آگیا ہے..."

رامز نے گلے ملتے ہوئے کہا

"جی رامز بھائی یہ تو آپکا پیار ہے جس نے مجھے ایسا بنایا...."

اسنے بھی جوابا احترام سے کہا

"اوئے مصطفی تو تو نکاح کے بعد کتنا بدل گیا ہے (حلانکہ ایسا کچھ نہ تھا)...."

اسنے گرم جوشی سے اسکے گلے لگتے ہوئے کہا

"یہ تو تیرا حسن نظر ہے جو میں خوبصورت لگ رہا ہوں..."

اسنے آنکہ مارتے ہوئے کہا تو سب ہنس دیے

"اللہ نظر بد سے بچائے مجھے...."

احتشام نے شہرام سے ملتے ہوئے کہا تو سب کے قہقے گونجے اور شہرام نے ایک مکا احتشام کی پیٹھ پر جڑا تھا

زرش بھابھی کو سلام کرتا آبریش سے ملا اور پھر وشا سے پر ایک شخص کی کمی تھی جسکی تلاش میں اسنے نظریں دوڑائیں تھی

"کسکو ڈھونڈہ رہے ہیں ایس پی شہرام....؟"

پریہان نے پیچھے سے ڈراتے ہوئے کہا لیکن وہ بالکل نہ ڈرا تھا بلکہ ہنسا تھا

"کسی کو بھی نہیں....."

ڈرائینگ روم کی طرف چلتے ہوئے اسنے اسکی طرف مسکرا کر دیکھ کر جواب دیا

"جھوٹ مت بولیں شہرام اپکی نظریں کسی کی متلاشی ہیں...."

اسنے شرارت سے کہا تو وہ دوبارہ ہنسا تھا

"مس پریہان ابھی آیا ہوں میں آپ بے وجہ کا شک کر رہی ہیں پلیز اس ملزم کو بخش دیں...."

اسنے تابعداری سے کہا تو وہ کھلکھلا کر ہنسی اور دونوں اکھٹے ڈرائینگ روم میں داخل ہوئے

"آو ہانی ہم چائے بنا کر لاتی ہیں سب کیلیے ...."
آبریش نے پریہان سے کہا تو دونوں کچن میں چلی گئیں
"شہرام کتنے کیوٹ ہو گئے ہیں نہ ....؟"
پریہان نے آبریش سے کہا تو آبریش ہنس دی
"اچھا کتنے کیوٹ ...."
اسنے شرارت سے کہا
ہمیشہ. غلط ہی سوچنا چڑیل وہ بھائیوں جیسے ہیں اسی لیے کہا ...."
اسنے گھورتے ہوئے کہا تو ابریش نے قہقہ لگایا اور پریہان نے منہ ٹیڑھا کیا

ٹرالی میں چائے مختلف قسم کے لزومات سجائے پریہان اور آبریش ڈرائینگ روم میں داخک ہوئیں اور سب کو چائے سرو کرنے لگی
"شہرام آپکو اسلام آباد میں زیادہ مزہ آتا تھا یا یہاں ...؟"
"ڈیئر کزن ابی تو آیا ہوں اور وہاں کچھ خاصا مزہ مہ تھا فیملی میں زیادہ مزہ آتا ہے ..."
اسنے چائے کا کپ پکڑتے ہوئے کہا
"جس طرح کے آپ سڑو ہیں آپکو ماحول سے فرق تو نہیں پڑتا ہو گا ...."

"پر یہاں تمیز سے اڑتی جا رہی ہے..."

شہرام کی بجائے شازیہ بیگم نے گھورا کر کہا تھا

"کیوں شازیہ بچی کے پیچھے پڑی رہتی ہو....."

سعدیہ بیگم نے طرف داری کی تھی

"ہے نہ بڑی امی دیکھ لیں...."

اسنے نقلی کے انسوؤں صاف کیے سب کے طہروں پر مسکراہٹ تھی

"بچہ تھکا ہوا آیا ہے آتے ساتھ اسکا دماغ خراب کر رہی ہے...."

شازیہ بیگم نے کہا

"اماں بچہ کونسا پیدل آیا ہے جو تھکا ہوا ہے اور دماغ انکا خراب ہوتا جنکے پاس ہو کیوں شہرام...."

ساتھ شہرام کو بھی مخاطب کیا لیکن جلد سمجھ آنے پر زبان دانتوں تلے دبا گئی اور اماں کا ہاتھ جوتی کو پڑتا دیکھ چھپاک سے ڈرائنگ روم سے نو دو گیارہ ہوئی تھی لیکن پیچھے سے اسکو سب کے قہقے سنائی دیے تھے

"اسکا میں کیا کروں میرا تو بی پی کسی دن شارٹ کر دے گی یہ لڑکی نہیں کسی کا لحاظ...."

شازیہ بیگم نے سر پکڑا تھا

"ارے بھابھی بچی ہے ابھی یہی تو شرارتوں کی عمر ہے...."

سعید صاحب نے ہنستے ہوا کہا

"رہنے دیں بڑے ابو پاگل ہے ایک عدد جھٹکے کی ضرورت ہے اسکو بس مجھے آپ حکم کریں....."

احتشام نے ٹانگ اڑائی تھی

"اور بیٹا جی جو جھٹکے اپکے بھائی اور والد صاحب دیں گے انکے لیے بھی تیار رہنا..."

رامز نے چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا

"جب رامز بھائی ہو ساتھ تو پھر ڈرنے کی کیا بات..."

احتشام نے ہاتھ بلند کر کے کہا

"بیٹا یہی تو ڈر ہے رامز خود تجھے پھینٹی لگائے گا...."

مصطفی نے ہنستے ہوئے کہا

"اسکا مطلب کوئی میرے ساتھ نہیں لو میری وشما آپی ہیں نہ....."

اسنے پاس بیٹھی وشما کے گرد بازو پھیلاتے ہوئے کہا تو وشما نے گھورا

"احتشام مجھے تو دور رکھ..."

"ہاں کسے کہ رہا ہوں سب سے زیادہ وشما آپی کی ہی تو لاڈلی ہیں مس پریہان...."

"بس شہرام بھائی اب آپ ہی بچے ہیں..."

اسنے رونی شکل. بناتے ہوئے کہا

"ہاہاہا فکر نہ کر میں تیرے ساتھ ہوں مائے بوائے..."

شہرام نے ہنستے ہوئے کہا

"توبس پھر آپکا پولیس سٹیشن اتنا بڑا ہو گا کہ ہم دونوں رہ سکیں...."

"کیا مطلب..."

اسنے نا سمجھی سے کہا

"کیونکہ ہمیں پر یہان کو کچھ کہنے پر گھر سے نکال دیا جائے گا...."

اسنے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب کے قہقے ایک بار پھر گونجے تھے اور سب بڑوں نے ہمیشہ ایسے خشیوں کی دعا کی تھی

....

ڈنر کرنے کے بعد سب گھر کی سائڈ پر بنے گارڈن میں بیٹھے گپوں میں مصروف تھے اور ساتھ چائے اور دیگر لزومات سے لطف اندوز بھی ہو رہے تھے

حماد صاحب سعید صاحب مصطفی رامز اور شہرام آپس میں باتوں میں مگن تھے سعدیہ اور شازیہ بیگم بھی اپنی باتوں میں مگن تھیں باقی سب وشما آبریش پر یہان زرش اور ان چاروں میں گھسا ہوا احتشام یہ بھی ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے میں مشغول تھے

"آبر سنو...؟"

وشما نے پاس بیٹھی آبریش کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

"جی اپی..."

"پانی پلادو بچے...."

وشما نے ایک سالہ احمد کی حال پرکس کرتے ہوئے کہا

"جی آپی لاتی ہوں..."

اسنے آٹھ کر جگ دیکھا جو خالی تھا تو جگ اٹھاتی کچن میں پانی لینے چلی گئی

مصطفی یہ سب دیکھ رہا تھا تو اسکو شرارت سوجھی فون کا بہانا بناتا اٹھا اور گارڈن والی سائڈ سے نکلتے دروازے سے گھر کے اندر داخل ہوا اور کچن میں جھانکا تو آبریش فریج کھول کر پانی کی بوتل نکال رہی تھی اسنے آبریش مصطفی کو دیکھ نہ پائی تھی اسنے آگے بڑھ کر لائٹ اوف کی تو ایک دم سے اندھیرا چھا گیا

"اوفف لائٹ کو کیا ہوا...."

خود سے بڑبڑاتی بوتل کو سائڈ پر رکھا اور لائٹر ڈھونڈھنے لگی جوں ہی اسنے ہاتھ لائٹر کی طرف بڑھایا اسکو اپنی کمر پر کچھ رینگتا ہوا محسوس ہوا اسکی دھڑکن تیز ہو گئی تھی جب اسکو لگا اسکی کمر پر گرفت سخت ہو گئی ہے تو اسنے جیسے ہی چینخ مارنے کیلیے منہ کھولا ویسے ہی اسکا ارادہ بھانپتے مصطفی نے اپنا بھاری ہاتھ اسکے منہ پر رکھا

"ششش میں ہوں سویٹ ہارٹ...."

مصطفی نے پیچھے سے ہی کان میں سرگوشی کی

"ہاتھ ہٹا رہا ہوں چینخنا مت...."

اسنے دوبارہ سرگوشی کی تو آبریش نے زور سے سر ہلایا تو اسنے اپنا ہاتھ ہٹایا اور اسکا رخ اپنی طرف کیا اب اسکا ایک ہاتھ اسکی کمف اور دوسرا چہرے پر تھا اور آبریش خونخوار نظروں سے اسکو گھور رہی تھی

"مصطفی ایسے بھی کوئی کرتا ہے جان نکال دی تھی میری آپ نے..."

اسنے اسکو گھورتے ہوئے اپنے دھڑکتے دل کو سنبھالتے ہوئے کہا تو مصطفی ہنسا

"تم مجھے اگنور نہ کرتی تو یوں مجھے نہ کرنا پڑتا...."

اسنے ہاتھ اسکی گردن پر لاتے ہوئے کہا اب اسکی چار انگلیاں گردن پر جبکہ انگوٹھا اسکی گال پر تھا

"مم-میں نے کب اگنور کیا.....؟"

اسنے چہرہ جھکاتے ہوئے کہا

"صبح سے تو کر رہی ہو یو نو مجھے تمہارا ذرا سا بھی اگنور کرنا بہت برا لگتا ہے....."

اسنے اسکی گال کو انگوٹھے کی مدد سے سہلاتے ہوئے کہا

"نہیں مم- مصطفی دراصل میں مصروف...."

"ششششش مجھ سے زیادہ کچھ امپورٹنٹ نہیں تمہارے لیے....."

اسنے اسکی بات کاٹتے ہوئے وہ انگوٹھا اسکے ہونٹوں پر رکھتے ہوئے کہا

"سس-سوری...."

اسنے کانپتی ہوئی آواز سے کہا

"ایسے نہیں سبکے سو جانے کے بعد ایک کپ کافی لانا کمرے میں....."

اسنے معنی خیزی سے کہا تو اسنے سختی سے آنکھیں میچیں

"چلو شاباش اب اپنی گھبراہٹ پر قابو پاو اور پانی کی بوتل لو اور جاو...."

اسکی گال سے اپنی گال مس کرتا پیچھے ہوا تو وہ تیز تیز سانس لینے لگی

"جاو ورنہ خود پر قابو نہیں پاسکوں گا...."

اسکی بات پر وہ بوتل اٹھاتی کچن سے بھاگی تھی اور مصطفی نے مسکرا کر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا اور خود بھی کچن سے باہر نکل گیا

تقریبا ایک بجے سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے کیونکہ اب نیند ستانے لگی تھی لیکن آبریش کی نیند تع کہیں گم ہی ہو گئی تھی کچن میں کافی بناتی اسکا دماغ سائیں سائیں کر رہا تھا اسکا دل گھبرا رہا تھا اس وقت کمرے میں جانے کو کمرے میں تو وہ پہلے بھی جاتی تھی پر آج مصطفی نے صاف لفظوں میں وارننگ دی تھی

کافی کپ میں انڈیل رہی تھی کہ اسکو اپنے پیچھے آواز سنائی دی پلٹی تو پریہان تھی اسے دماغ میں گھنٹی بجی

"کیا ہوا آبر اس وقت کچن میں اور کافی...."

اسنے پانی پیتے ہوئے اسکو دیکھ کر کہا

"ہاں...ہاں یہ مصطفی کیلیے ہے ایسا کرو یہ تم اپنے کمرے میں جاتے ہوئے مصطفی کو پکڑاتی جانا مجھے بھوک لگی ہے میں کچھ کھالوں...."

اسکی بات پر اثبات میں سر ہلاتی اسکے ہاتھ سے کافی پکڑتی اور کچن سے چلی گئی آبریش نے گہرہ سانس خارج کیا

"مصطفی آپکو کل منالوں گی...."

خود سے کہتی فریج میں پڑا جوس نکال کر پینے لگی

....

مصطفی جو بیڈ پر نیم دراز تھا دروازہ کھٹکنے کی آواز پر اسکے لب مسکرائے تھے

"یس..."

اسکی اجازت پر پریہان اندر داخل ہوئی اسکو داخل ہوتا دیکھ اسکے لب سکڑے تھے

"آپ کیوں لے آئی میری جان..."

اسنے بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہا

"وہ آبر نے کہا تھا...."

اسکی بات سن اسنے محض اثبات میں سر ہلایا تھا

"آپکو نیند آئی ہے...."

مصطفی نے مسکراتے ہوئے اسکے ہاتھ سے کپ پکڑتے ہوئے کہا

"آپکی انکھیں سرخ ہیں..."

اسکے سر پر پیار کیا تھا

"جی بھائی جان اسنے اسکے سینے پر سر رکھتے ہوئے کہا تو اسکی مسکراہٹ گہری ہوئی

"چلیں میں چلتی ہوں...."

مسکرا کر کہا تو مصطفی بھی مسکرا دیا اسکے جاتے ہی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی اور غصے سے ایک میسج ٹائپ کیا تھا لیکن پھر کچھ سوچ کر کٹ کر دیا اور بے دلی سے کافی پینے لگا کافی کی تو اسکو طلب تھی لیکن ساتھ کسی اور چیز کی بھی تھی پر ہائے رے قسمت

صبح کھانے کے دوران آبریش بار بار مصطفی کو دیکھ رہی تھی جسنے اسکی طرف دیکھا تک بھی نہ تھا اور اتنے مگن انداز میں کھانا کھا رہا تھا جیسے اس سے ضروری اور کچھ نہ ہو

"شیرے تو نے نہیں جانا آج...."

مصطفی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا

"نہ یا ابھی کل ہی تو آیا ہوں ایک دو دن کا ریسٹ تو بنتی ہے نہ...."

اسکی بات پر مسکرایا اور باہر چلا گیا ساتھ ہی سعید صاحب حماد صاحب اور رامزیہ تینوں بھی نکل گئے تھے کھانے کے بعد احتشام اور پریہان بھی لڑتے جھگڑتے یونیورسٹی کیلیے نکل گئے تھے اور پیچھے آبریش نے بے دلی سے وشما اور زرش کے ساتھ برتن اٹھائے تھے

....

"یار سنو تو سہی تمہیں تو ہر وقت بھاگنے کی پڑی رہتی ہے....."

احتشام نے میرب کو بازو سے پکڑ کر اسکا رخ اپنی طرف کرتے ہوئے کہا

"احتشام دیکھیں مت کریں ایسا....."

اسنے چہرہ جھکا کر کہا

"کیا کر رہا ہوں یار....؟"

اسکے سوال پر وہ خاموش رہی

"یار آئی رئیلی لو یو....."

اسنے اسکا دوسرا بازو بھی پکڑتے ہوئے کہا میرب نے کچھ بولنے کیلیے لب وا کیے ہی تھے کہ پیچھے کھڑے شخص کو دیکھ خاموش ہو گئی اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو اسنے بے اختیار میرب کے بازو چھوڑے تھے میرب موقع پاتی وہاں سے غائب ہو گئی تھی

"پریہان...."

احتشام نے سر کھجاتے ہوئے کہا سینے پر ہاتھ باندھتی بہت بغور اسکو دیکھ رہی تھی

"یار وہ دراصل......"

وہ کچھ بولنے لگا کہ پریہان اسکو گھورتی اسکے پاس سے گزر گئی مجبوراً اسکو بھی پیچھے جانا پڑا

احتشام گاڑی میں بیٹھا جہاں پریہان پہلے سے موجود تھی اسنے بنا کچھ بھی بولے گاڑی سٹارٹ کی تھی

"آآآپریہان میری جان....."

اسنے بہت پیار سے پکارا تھا

"یار آئس کریم کھاو گی....."

اسکو خاموش پاکر اسنے دوبارہ پوچھا تھا لیکن ادھر تو جیسے کوئی سن ہی نہ رہا ہو

ایک بار کار میں پھر خاموشی چھاگئی تھی احتشام نے گاڑی پریہان کے فیورٹ آئس کریم پارلر کے سامنے روکی تھی

"آو آئس کریم کھاتے ہیں......"

یہ کہ کر وہ گاڑی سے اتر گیا تو پریہان کو بھی اترنا پڑا

آئس کریم کھانے کے دوران بھی مکمل خاموشی تھی احتشام بے دلی سے ائس کریم کھا رہا تھا وہ یہ تو جانتا تھا کہ پریہان گھر میں کسی کو نہیں بتائے گی پر وہ خود کو اسکی نظروں میں مشکوک فیل کر رہا تھا

"پریہان...."

آئس کریم کھانے کے بعد اسنے ہونٹ کچلتے اسکو مخاطب کیا تھا

"دیکھو احتشام وہ لڑکی بہت معصوم ہے دیکھنے سے ہی اسکی معصومیت واضع تھی اور اسکی انکھوں میں تیرے لیے محبت بھی تھی پر ڈر بھی تھا اور اگر تو اسکے ساتھ سیریس نہیں نہ تو یوں وقت گزاری کیلیے اسکو یوں اپنی محبت کے جال میں مت پھنسا یہ نہ ہو تیرا ٹائم پاس ہو جائے اور وہ لڑکی تیری دیوانی ہو جائے بالکل نہیں اگر احتشام ایسا کچھ ہے تو یاد رکھ میری مخالفت کا سامنا کرنا ہو گا تجھے......"

اسکے ہاتھ کے اوپر ہاتھ رکھتی بہت سمجھداری سے اسکو کہ رہی تھی

"پر یہان کیا تمکو لگتا ہے تمہارا بھائی ایسا ہے....؟

"نہیں میرے بھائی لیکن میں صرف بتا رہی ہوں کہ ٹائم پاس کیلیے تجھے ہزاروں ملے گی....."

"ایسا بالکل نہیں میں اس سے سچ میں محبت کرتا ہوں اب سے نہیں جب فرسٹ سمیسٹر میں تھے تب سے....."

اسنے اپنا ایک ہاتھ اسکے ہاتھ کے نیچے سے نکال کر اسکے ہاتھ کے اوپر رکھتے ہوئے کہا تو وہ دھیمے سے مسکرائی

"تمھیں پتا ہے اصل بہادری یہ نہیں ہوتی کہ کسی لڑکی کو اپنی محبت کے جال میں پھنسایا جائے بلکہ اصل بہادری یہ ہے کہ جس سے محبت ہو اس سے نکاح کیا جائے اور اگر تجھے واقع میں محبت ہے تو نکاح کرو میری جان..."

اسنے مسکراتے ہوئے کہا

"چاہتا تو میں بھی یہی ہوں پر وہ...."

اسنے ٹھنڈی آہ بھر کر بات ادھوری چھوڑی

"وہ کیا چاہتی ہے.....؟"

"وہ میری محبت سے انکار کرتی ہے ایک تو وہ مجھ سے ڈرتی گھبراتی بہت ہے دوسرا وہ کہتی ہمارے اسٹیٹس میں بہت فرق ہے...."

اسنے چہرہ جھکا کر کہا

"واٹ وہ ایسا پنچ کیوں سوچ رہی ہے دیکھ تو اسکو یقین دلا اور باقی میں اپنے شامی کباب کے ساتھ ہوں...."

اسنے اخر میں شرارت سے کہا تو وہ ہنسا تھا

"شکریہ..."

اسنے اسکے ہاتھ کے اوپر دباو ڈالتے ہوئے کہا

"چلو چلتے ہیں گھر...."

پریہان نے اٹھتے ہوئے کہا تو احتشام بھی مسکراتا ہوا اٹھا

....

"ہانی دیکھو بہنیں کہاں تک پہنچی ہیں تم بھی کبھی قدم رکھا کرو کچن میں وہاں کوئی جن بھوت نہیں ہوتا...."

پیار سے کہتی کہتی آخر میں طنز کیا تھا

"اماں رکھتی تو ہوں ابھی رات میں پانی پینے گئی تھی تو رکھا تھا قدم اور...."

اپنی امی کی گھوری پر فقرہ ادھورہ چھوڑتی زبان دانتوں تلے دبائی تھی اور وہاں سے واقع کسی جن کی طرح غائب ہوئی تھی اور پیچھے اسکی امی مسکرادی

"اور بہنوں کہاتک پہنچی ہو.....؟"

اسنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا

"بس ہو گیا ہے..."

زرش نے جواب دیا تھا

"اچھا میں امی کو بتا کر آئی پھر میں کھانا لگوادوں گی...."

یہ کہتی کچن سے نکلی کہ آنے والے وجود سے بری طرح ٹکرائی تھی اس وجود کو کچھ نہ ہوا تھا پر

پریہان نے سر تھاما تھا

"آہ انسان ہو یا پتھر...."

یہ کہ کر اسنے چہرہ اٹھا کر دیکھا تو شہرام مسکرا رہا تھا

"مسکرا تو ایسے رہے ہیں جیسے کوئی انعام مل رہا ہو...."

اسنے ماتھا مسلتے ہوئے کہا

"اسی انعام کا ہی تو انتظار ہے...."

"کیا مطلب....؟"

اسنے نا سمجھی سے پوچھا تو شہرام نے اسکو بہت فرصت سے دیکھا جو بلیک فراک میں کھلے براون

بالوں میں آنکھوں میں کاجل اور ان کاجل بھری انکھوں سے اسکو دیکھ رہی تھی

شہرام نے اسکی کالی آنکھوں میں دیکھا اور آگے اسکے کان کے پاس جھکا

"جب کوئی خوبصورت سراپا لے کسی کے سامنے جائے تو وہ شخص تو برباد ہی ہو جائے گا کسی کے سامنے ایسے مت جانا میں نہیں چاہتا کوئی بھی دل ہارے...."

یہ کہہ کر وہ رکا نہیں تھا چلا گیا تھا اور اسنے ناسمجھی سے سر کھجایا تھا

"انکی بات تو میرے سر سے ایسے گزری ہے جیسے فزکس کے فارمولے گزرتے ہیں...."

یہ کہتی کندھے اچکاتی وہاں سے خود بھی چلی گئی

....

شہرام جو تازی ہوا لینے کیلیے گارڈن میں گیا تھا لیکن وہاں جھولے پر بیٹھی وشما کو دیکھ مسکراتا ہوا اسکے پاس جا کر بیٹھ گیا اور اسکے ہاتھ سے چائے کا مگ پکڑ کر اسنے گھونٹ بھرا تو وشما کے لب مزید پھیلے تھے

"اور وشما کیسی ہو....؟"

اسنے مگ اسکو پکڑاتے ہوئے کہا

"میں ٹھیک تم کیسے ہو....."

"ہمیشہ کی طرح....."

اسنے شرارت سے کہا تو وشما ہنسی تھی

"مجھے تو یار وہ ہمارے کالج یونیورسٹی کے دن یاد آگئے...."

"اچھا کونسے دن یاد آئے....؟"

اب وہ فرصت سے اسکو دیکھ رہی تھی

"بہت سارے....."

اسنے بھی اسکی طرف دیکھ کر کہا تو وہ نظریں جھکا گئی اور پھر سامنے دیکھنے لگی تو یہ بھی خاموش ہو گیا

"کتنا کچھ بدل گیا ہے نہ....."

ایک بار پھر خاموشی ٹوٹی تھی

"نہیں سب ویسا ایک بار دیکھو....."

اسکی بات پر اسنے ناسمجھی سے وشما کی طرف دیکھا اس سے پہلے وشما کچھ بولتی پریہان کے ڈرانے پر وشما کی ہلکی سی چینخ نکلی تھی اور بے ساختہ دل پر ہاتھ رکھا تھا جہاں پریہان کا قہقہ گونجا تھا وہی شہرام بھی زور سے ہنسا تھا

"ڈرا دیا نہ میری دوست کو..."

شہرام نے اپنی ہنسی پر قابو پاتے ہوئے کہا

"لو اپکی دوست کا اتو سا تو دل ہے کیوں وشما آپی...."

اسنے شرارت سے کہا

"بتاتی ہوں وشما آپی کی کچھ لگتی...."

اس سے پہلے وشما اسکو پکڑتی اسنے وہاں سے بھاگنے میں ہی آفیت سمجھی تھی اور شہرام ہنس ہنس کر پاگل ہوا تھا تب ہی زرش کھانا کھانے کیلیے بلانے آ گئی

کھانانوک جوک میں کھایا گیا تھا سب ہی ہنس مسکرا رہے تھے سوائے آبریش کے جسکی نظریں مصطفی کو بار بار دیکھ رہی تھیں پر وہ اسکو مکمل طور پر اگنور کر کے بیٹھا تھا اسکے لیے بیٹھنا محال ہو گیا تھا تو اٹھ گئی

"کھانا تو کھاو کہاں جا رہی ہو....."

سعدیہ بیگم نے اسکو اٹھتے دیکھا تو پوچھا تو سبکی نظریں اس پر گئی مصطفی نے بھی ایک نظر دیکھا پھر نظریں بدل لیں

"امی بھوک نہیں آپ لوگ کھائیں...."

اسنے زبردستی مسکراتے ہوئے کہا اور چلی گئی

کھانا کھانے کے بعد سب اپنے اپنے کمروں میں آرام کرنے کیلیے چلے گئے تھے کیونکہ رات کے نو بج گئے تھے

....

آبریش اپنی دوست سے بات کرنے کے بعد جب کمرے میں آئی تو اسکے کمرے کی لائٹ اوف تھی اسنے جیسے جلانے کیلیے ہاتھ بڑھایا کسی نے اسکو کھینچ کر اسکو دیوار کے ساتھ لگایا اور اسکے منہ پر سختی سے ہاتھ رکھا اور پیر کی مدد سے دروازہ بند کیا اور ایک ہاتھ سے لاک کیا تھا آبریش خوف سے اسکو دیکھ رہی تھی

"رات میں تمہیں بلایا تھا آئی کیوں نہیں....؟"

آواز میں سختی تھی

"جانتی تھی نہ میں ناراض ہوں پھر کیوں نہیں منایا...."

اسنے اسکے چہرے سے ہاتھ ہٹاتے اسکے دونوں ہاتھوں کو دیوار کے ساتھ لگاتے ہوئے کہا

"آئی آیم سس-سوری..."

اسکی بات پر اسکے ہاتھوں پر گرفت مزید سخت ہوئی

"شوہر ہوں تمہارا ایسے سوری کرتے ہیں...."

اسنے اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا

"تت-تو کیسے کک-کرتے ہیں....؟

اسنے آہستہ سے کہہ کر نظریں جھکائی تھیں

"یہ بھی میں ہی بتاوں....؟"

اسنے ایک آئیبرو اچکا کر کہا تو وہ آنسووں بھری آنکھوں سے اسکو دیکھنے لگی

"ارے یہ آنسووں کہاں سے ائے...."

اسنے اسکے ہاتھ چھوڑتے اسکا چہرہ تھام کر کہا

"اچھا سوری نہ یار رونا نہیں...."

اسکی بات پر اسنے نظریں اٹھا کر اسکو دیکھا

"ناراض بھی میں ہوں منانا بھی مجھے ہی پڑ رہا ہے...."

اسنے منہ ٹیڑھا کرتے ہوئے کہا

"تو میں نے بھی سوری کی ہے نہ....."

اسنے بھی منہ بنایا تھا

"تو ایسے نہیں نہ سوری کرتے..."

"تو آپ نے بھی تو ایسے ہی سوری کی ہے...."

"تو میں دوسرے طریقے سے بھی کرنے کو تیار ہوں...."

اسکی بات کا مطلب سمجھتی سرخ ہوئی تھی اور اسکو دھکا دیتی جانے لگی کے مصطفی نے اسکو پیچھے سے حصار میں لیا تھا اور اسکی گردن نے بال ہٹا تا وہاں تھوڑی ٹکائی تھی

"رات میں کیوں نہیں آئی مجھے اکیلی کافی کی طلب نہیں تھی...."

اسنے اسکے پیٹ پر دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

"مم۔ مصطفی مجھے ڈر لگ رہا تھا....."

"کس سے.....؟"

"آ-آپ سے....."

"کیوں کیا پہلے کبھی میں تمہارے قریب نہیں آیا تھا جو ڈر رہی تھی...."

اسکی بات پر وہ چہرہ جھکا گئی تو اسنے اسکی گردن پر انگلی پھیری اور پھر کچھ یاد آتے پیچھے ہوا اور اسکو کندھے سے تھامتا ہوا شیشے کے سامنے لا کھڑا کیا اور جا کر لائٹ جلائی

"کیا ہوا مصطفی.....؟"

اسکے سوال پر مسکرایا اور اسکی گردن سے بال ہٹائے تھے اور پاکٹ میں سے ایک لاکٹ نکالا تھا جس پر "ایم" لکھا تھا جو اسنے اسکے گلے میں پہنایا

"واو بہت خوبصورت ہے یہ مصطفی....."

"واقع میں بہت خوبصورت ہو تم....."

اسنے اسکے کندھے پر لب رکھتے ہوئے کہا تو اسنے اپنی آنکھیں میچیں تھی

"ویسے یہ تمہارے گلے میں بہت خوبصورت لگ رہا ہے....."

اسنے پیچھے بیڈ پر بیٹھے ہوئے کہا تو وہ پیچھے پلٹ کر مسکرائی تھی

"ویسے رات والی سوری ابھی بھی ہو سکتی ہے...."

اسنے آنکھ دباتے ہوئے کہا تو اسنے گھورا

"مصطفی اب شرافت سے اپنے کمرے میں جائیں...."

"بالکل بھی نہیں...."

اسنے بیڈ پر نیم دراز ہوتے ہوئے کہا

"مصطفی آپ نہیں جا رہے....؟"

اسنے کمر پر ہاتھ ٹکاتے ہوئے کہا

"بالکل نہیں پر ایک شرط پر...."

"کیا...؟"

اسنے سوالیہ نظروں سے دیکھا

"یہ دوپہلے....."

اسنے ایک ہاتھ سر کے نیچے اور شہادت کی انگلی ہونٹ کے اوپر رکھتے ہوئے کہا تو وہ شرم سے چہرہ جھکا گئی

"اوکے مت جائیں میں پر یہان کے کمرے میں جا کر سو جاتی ہوں....."

"اوووو تو پر یہان کے پوچھنے پر کیا کہو گی...؟"

"پہلی بات تو یہ کہ وہ پوچھتی نہیں اور دوسری بات اگر وہ پوچھ بھی لے تو کہہ دوں گی کہ آپکے شریف النفس بھائی میرے کمرے میں بیڈ پر نیم دراز ہیں اور کمرے سے جانے کیلیے کس کی فرمائش رکھی ہے....."

"اووالله خیر کرے تیری پاگل ہے کیا...."

اسنے جلدی سے اٹھ کر اسکو بازو سے پکڑا تھا جو دروازہ کھولنے لگی تھی

"اچھا جا رہا ہوں یار بیوی ہونے کے باوجود سنگل لگتا ہوں خیر کچھ کرنا پڑے گا رخصتی کا کیونکہ اسکے بنا میرا گزارہ نہیں ایک بار آ میرے کمرے میں گھر والے ایک مہینہ تو ہم دونوں کی شکل دیکھنے کو ترسیں گے سویٹ ہارٹ....."

اسکی گال پر کس کرتا دروازہ کھولتا چلا گیا تھا اور پیچھے وہ اپنا سر پیٹ کر رہ گئی تھی

"اوفف مصطفی آپ کتنے رومینٹک ہیں الله واقعی ہی خیر کرے....."

اسنے اپنا سر تھاما تھا

....

ایسے ہی دن گزرتے گئے شہرام نے بھی ڈیوٹی جوائن کرلی تھی ہر طرف پر سکونیت تھی بس کسی کے دل میں بہت ہلچل تھی کسی کی چاہ تھی جو کہ وہ دل میں ہی دبائی ہوئی تھی

....

شہرام جو رات گیارہ بجے گھر آیا تھا سر میں شدید درد کے باعث کچن میں گیا لیکن وہاں ملازمہ موجود نہ تھی شاید اپنے کواٹر میں جا چکی تھی شدید سر درد کی وجہ سے چائے خود بنانا بھی محال تھا سو کوئی تو جاگ رہا ہوگا یہ سوچ زینے چڑھتا اوپر والے پورشن میں گیا

اسنے دیکھا احتشام کے کمرے کی بھی لائٹ اوف تھی آبریش و شاانکے کمرے کی بھی لائٹ اوف تھی پھر نظر اسکے کمرے کے ساتھ موجود کمرے پر پڑی جسکی لائٹ جل رہی تھی

اسنے کچھ سوچ کر قدم اسکے کمرے کی جانب بڑھائے دروازہ کھٹکھٹانے لگا لیکن رک گیا رات کے گیارہ بجے ایسے کسی کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹانا اسکو اچھا نہ لگا پر سر درد تو جیسے آج انتقام پر اترا ہوا تھا اسنے مجبورا دروازہ کھٹکھٹایا پر یہاں جو اسائنمنٹ لکھ رہی تھی آواز پر متوجہ ہوئی اور ٹائم دیکھا

"اس وقت کون ہے.....؟یس آجائیں....."

خود سے بڑبڑاتی اندر آنے کا حکم دیا تو شہرام اندر داخل ہوا شہرام کو دیکھ اسنے دوپٹہ اپنے شانو پر پھیلایا تھا

"کیا ہوا شہرام آپ اس وقت.....؟"

"وہ دراصل میں کام سے ابھی آیا ہوں اور کوئی بھی نہیں جاگ رہا ملازمہ بھی نہیں تھی سر میں شدید درد کے باعث چائے کی طلب تھی کسی کو جگانا مناسب نہ سمجھا دیکھا تو تمہارے کمرے کی لائٹ جل رہی تھی تو کیا ایک کپ چائے بنا دو گی.....؟"

تفصیل سے بتاتا آخر میں پوچھا تھا

"تو شہرام اس میں پوچھنے والی کیا بات ہے بس حکم کیا کریں میں ابھی بنا دیتی ہوں آپ کمرے میں چلیے....."

اسنے اپنی کتابیں سمیٹتے ہوئے کہا

"نہیں کمرے میں نہیں میں نیچے لاونج میں بیٹھا ہوں....."

اسنے کہا تو پریہان نے اثبات میں سر ہلایا

"اچھا اگر ہو سکے تو کھانا بھی لا دینا....."

اسنے واپس پلٹ کر کہا شرمندگی اسکے چہرے سے عیاں تھی

"ٹھیک ہے شہرام میں لا دیتی ہوں اس میں اتنا شرمندہ ہونے والی کیا بات ہے...."

اسنے بیڈ سے اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا تو وہ بھی مسکرا دیا اور دونوں کمرے سے باہر نکل گئے

....

شہرام لاونج میں بیٹھا چینل آگے پیچھے کر رہا تھا کہ پریہان نے اسکے سامنے لا کر کھانا رکھا اور ساتھ میں چائے کا مگ بھی مسکرا کر اسکو دیکھا وہ بھی اسکو ہی دیکھ رہی تھی

"جزاک اللہ ڈیئر کزن ...."

اسنے نوالا توڑتے ہوئے کہا تو وہ ہنس دی اور اپنا چائے کا مگ لے کر اسکے سامنے بیٹھ گئی ڈھرام بہت فرصت سے کھا رہا تھا کیونکہ اسکو شدید ترین بھوک لگی تھی اور ساتھ چائے کی چسکیاں بھی لے رہا تھا

پریہان ہر چسکی کے ساتھ اسکو دیکھ رہی تھی جو تھکے تھکے سے چہرے ماتھے پر بکھرے بال داڑھی کافی بھاری ہوئی ہوئی تھی بروان آنکھوں میں بھی تھکن نمایا تھی گوری رنگت بے شک یہ بہت زیادہ ہینڈسم تھا اسکی ایک جھلک پر لڑکیاں مرمٹتی پر اسکو جس میں دلچسپی تھی ناجانے وہ اسکی محبت کی قدر کرئے گی بھی یا نہ نہیں پریہان یک ٹک اسکو دیکھ رہی تھی
اپنے چہرے پر پریہان کی نظریں محسوس کر اسنے سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھا تھا اسکے دیکھنے پر گڑبڑا کر اسنے نظریں پھیریں

"کیا ہوا......؟"
اسنے نوالا منہ میں ڈالتے ہوئے کہا
"کچھ نہیں بس سوچ رہی تھی کہ اگر اپکی شادی ہوئی ہوتی تو آپکو دیر پر آنے پر آپکی بیوی اپکا انتظار کر رہی ہوتی اور کھانا دیتی اب آپ کروالیں جلدی شادی بہت مزہ آئے گا اور....."
پرجوش ہوتے بول ہی رہی تھی کہ شہرام کو آنے والی کھانسی نے اسکی زبان کو بریک لگائی وہ مسلسل کھانس رہا تھا

"کک-کیا ہوا شہرام....."

اسنے اٹھ کر فورا پانی اسکی طرف بڑھاتے ہوئے پریشانی سے کہا

"کچھ نہیں...."

اسنے پانی پیا تو کھانسی رکنے کے بعد کہا

"میں کچھ زیادہ بول گئی کیا.....؟"

اسنے سر کھجاتے شرمندگی سے کہا

"نن-نہیں....."

اسنے مسکرا کر کہا تو وہ بھی مسکرا دی

"اچھا بس میں نے کھا لیا ہے کھانا...."

اسنے چائے کا آخری گھونٹ بھرتے ہوئے کہا اسکی بات پر وہ برتن اٹھانے لگی

"ارے شہرام میں اٹھا لوں گی...."

شہرام کو برتن اٹھاتا دیکھ جلدی سے بولی

"کچھ نہیں ہوتا دونوں مل کر اٹھا لیتے ہیں رکھ کر کمرے میں چلے جائیں گے تو پریہان نے اثبات میں سر ہلایا

"سر یہ کچھ فائلز ہیں جو ہمکو یہاں آنے پر ہولدار نے دیا تھا اور ہمنے آپکو دے دیا...."

گل خان نے فائلز شہرام کو تھماتے ہوئے کہا تو وہ چیک کرنے لگا لیکن ایک جگہ پر اسکی نظر ٹھہر گئی اور بغور پڑھنے لگا

"یہ معارج ہے نہ.....؟"

شہرام کی بات پر اسنے آگے کو ہو کر دیکھا

"جی سر..آپ جانتے ہیں انکو........؟"

اسکی بات پر شہرام طنزیہ ہنسا تھا

"بہت اچھے سے...."

"خیر آج کل میں جو کیس حل کرنا ہے اسکی فائل کل تک موجود ہو باقی ان پر بھی کام ہو گا....."

اسنے معارج کی تصویر پر انگلی پھیرتے ہوئے کہا

"آخر تمہارا انجام میرے ہاتھوں ہی ایا....."

ذہن میں سوچتا اسکی فائل سامنے ٹیبل پر رکھی جو گل خان اٹھا کر جا چکا تھا

"تمہیں تو تلاش بھی نہ کرنا پڑا...."

یہ سوچ اسنے انکھیں بند کیں تو آنکھوں کے سامنے خون سے لت پت دو وجود نظر آئے جنہوں نے اسکے ہاتھوں میں دم توڑا تھا وہ چہرے جو اسکو بہت عزیز تھے اسنے فورا سے انکھیں کھولیں

"تمہاری زندگی جہنم بنا دوں گا میں معارج موت مانگو گے پر نصیب نہ ہو گی....."

خود سے بڑبڑاتا موبائل میں کچھ دیکھنے لگا کہ اسکی پری کی تصویر سامنے آئی تو بے اختیار اسکے لب مسکرائے

"اور تمہیں..... تمہیں تو میں اپنا بنا کر رہوں گا تم میرا مقدر ہو......."

"بس ایک بار مل جاو بہت انتظار کروا رہی ہو اب اور نہیں ہوتا....."

یہ کہ اسنے آنکھیں موند کر سر پیچھے ٹکایا تھا اب وہ اسکے علاوہ اور کچھ نہیں سوچنا چاہتا تھا

....

"پریہان سنیں پلیز...."

پریہان جو اپنے دھیان میں چل رہی تھی پیچھے سے آنے والی آواز پر وہی رکی اور سختی سے آنکھیں بند کر کے کھولیں اس آواز کو تو وہ بہت اچھے سے پہچانتی تھی

"جی کیا مسئلہ ہے.....؟"

اسنے پیچھے پلٹتے ہوئے کہا

"پلیز ناراض نہیں ہوں آپ...."

اسنے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا

"حازق جلدی بولو احتشام میرا انتظار کر رہا ہو گا جلدی بولیں....."

اسنے سینے پر ہاتھ باندھتے بے زاری سے کہا

"آپ..آپ جانتی ہیں نہ میں آپ سے کتنا پیار کرتا ہوں....."

اسکی بات پر اسنے اپنی انکھیں گھمائیں تھی

"تو....؟"

"تو مجھ سے شادی کر لیں...."

"واٹ تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے حازق....."

اسنے آنکھیں پھاڑے اسکو دیکھتے ہوئے کہا

"دیکھیں ناراض نہیں ہوں میں آپکی مرضی کے بنا کچھ نہیں کروں گا جب آپ کہیں گی تب رشتہ بھیجوں گا میرے پیرنٹس کو میں نے بتایا ہے وہ راضی ہیں بس پر یہان جی آپکی مرضی چاہیے......."

اسنے تابعداری سے کہا اور پر یہان اسکو حیرت سے دیکھ رہی تھی اسکو لگا تھا کہ یہ صرف وقت گزاری کیلیے اس سے اپنی محبت کا اظہار کرتا رہتا ہے پر آج اسکی بات سن اسکو معاملے کی سنگینی کا اندازہ ہوا

"تم جانتے ہو کیا کہ رہے ہو....؟"

اسنے حیرت سے کہا

"جی جانتا ہوں آپ سے شادی کر کے آپکو اپنی سچی محبت کا یقین دلانا چاہتا ہوں بس...."

"پاگل ہو گئے ہو تم....."

اسنے اپنا سر تھاما تھا

"میں صرف اپ سے محبت کرتا ہوں اور محبت کو نکاح میں بدلنا چاہتا ہوں باقی آپ کی مرضی....."

یہ کہ کر وہ چلا گیا تھا اور پیچھے پر یہان کمر پر ہاتھ ٹکاتی اسکو حیرت سے دیکھ رہی تھی ہوا سے اڑتے بال اسنے کان کے پیچھے کیے تھے اور وہاں سے چلی گئ

....

"آج یونیورسٹی کیوں نہیں ائی....؟"

سختی سے پوچھا گیا تھا

"و-وہ ا-احتشام مم-میرا دل نہیں کیا....."

دوسری طرف سے کانپتی ہوئی آواز آئی

"پرسوں مجھے یونیورسٹی نظر آو...."

احتشام بالوں میں ہاتھ پھیرتا بیڈ پر بیٹھا

"جی اچھا...."

"ڈر کیوں رہی ہو یار میں تو اب تمہارے سامنے بھی نہیں جو اتنا ڈر کر جواب دے رہی ہو...."احتشام نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کہا لیکن دوسری طرف سے مکمل خاموشی تھی

"یار اتنا ڈرتی اور گھبراتی کیوں ہو تم مجھ سے حالنکہ میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں.......؟"

اسنے آخر اج پوچھ ہی ڈالا

"وہ احتشام ابا بلا رہے ہیں بعد میں بات کرتے...."

یہ کہ کر اسنے فورا فون کٹ کر دیا اور احتشام ارے ارے کرتا رہ گیا

"پاگل لڑکی سارے موڈ کا ستیا سے بھی ستیاناس کر دیتی ہے......"

بالوں میں ہاتھ پھیرتا کمرے سے نکلا اب اسکا ارادہ کسی کو تنگ کرنے کا تھا

....

مصطفی آنکھوں میں خارش کرتا گاڑی سے باہر نکلا اور سیٹ کے اوپر سے کوٹ اٹھا کر کندھے پر رکھا اور جمایاں لیتا گھر میں داخل ہوا آج اسکی دو میٹنگز تھی جسکی وجہ سے یہ بہت تھک گیا تھا

آہستہ آہستہ چلتا کچن کے سامنے سے گزرہ پر اپنی جان کے کھلکھلانے کی آواز سن کر ویسے ہی کچن کی طرف مڑہ اور دروازے کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا ایک ہاتھ سے کندھے پر کوٹ لٹکائے تو دوسرا پاکٹ میں ڈالے دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے تھکن کے اثار چہرے پر نمایا تھے بکھرے بال ہلکی داڑھی اور موجھوں تلے دبے عنابی لب جو مسکرا رہے تھے اور تھکن سے سرخ آنکھیں شاید نیند بھی تھی آنکھوں میں.....واقع ہی مصطفی بھی خوبصورتی کی مثال تھی مصطفی اندر کھڑی آبریش اور پریہان کو دیکھ کر مسکرایا تو وہ بھی دیکھ کر مسکرا دیں

"ایک کپ مزے والی چائے جو تھکن دور کر دے مل سکتی ہے....؟"
اسکی بات پر آبرش کی مسکراہٹ گہری ہوئی
"کیوں نہیں ابھی پانچ منٹ میں حاضر ہے....."
اسنے کہا تو مصطفی اسکو فرصت سے دیکھنے لگا
"پریہان کتنی دیر لگے گی کب سے گھسی ہوئی ہے اب لا بھی دے......"

شازیہ بیگم کی آواز باہر سے گونجی تو پریہان سر پر ہاتھ مارتی جلدی سے کچن سے باہر بھاگی لیکن مصطفی کو کچن کے دروازے پر ہگ کرنا نہ بھولی تھی جس سے مصطفی اور آبریش دونوں مسکرائے تھے مصطفی نے ارد گرد دیکھا ماحول صاف تھا شرارتی مسکراہٹ لیے آبریش کے پیچھے جا کھڑا ہوا اور پیچھے سے ہگ کر لیا اور آبریش کی پوری آنکھیں پھیلیں

"مصطفی پاگل ہو گئے ہیں پر یہان آتی ہی ہو گی چھوڑیں...."

اسنے اسکے حصار سے نکلنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا

"پاگل تو اسی دن ہو گیا تھا جب تم سے بے پناہ محبت ہوئی تھی....."

اسکے ہاتھ کو پکڑتے ہوئے کہا تو وہ چہرہ جھکا گئی

"کروالو نہ یار...."

اسنے بچوں کی طرح منہ بناتے ہوئے کہا

"کیا......؟"

اسنے ناسمجھی سے پوچھا

"رخصتی....."

اسنے اسکے چہرے کو تھامتے ہوئے کہا تو مصطفی کی بچوں جیسی حالت دیکھ اسکی ہنسی نکل گئی تو مصطفی نے سر کھجایا تھا

"بیٹھیں چائے دوں...."

اسنے ہنستے ہوئے کہا

"نہیں میں کمرے میں جارہاہوں فریش ہو کر پیوں گا پانچ منٹ تک کسی کے ہاتھ بھیج دی چائے...."

یہ کہتا کچن سے نکل گیا اور سامنے دے آتی پر یہان کے سر پر پیار کرتا تیزی سے زینے چڑتا کمرے میں چلا گیا

....

آج سنڈے ہونے کی وجہ سے سب ہی گھر تھے سوائے شہرام کے جسکو کچھ کام کے سلسلے میں پولیس سٹیشن جانا پڑا

"تم دونوں کو تو سنڈے کی بھی نہ چھٹی ہو...."

شازیہ بیگم نے احتشام اور پر یہان سے تنگ آکر کہا جو صبح سے ادھم مچائے ہوئے تھے

"شازیہ کپڑوں والا آگیا ہے....."

سعدیہ بیگم نے شازیہ بیگم کو آواز دیتے ہوئے کہا تو وہ ان دونوں کو گھورتی لاونج میں چلی گئیں اور پیچھے یہ دونوں ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنسنے لگے

"پر یہان کچھ لینا ہے تو لے لو بچے...."

وہ دونوں جواب ایک دوسرے کے اگے پیچھے بھاگ رہے سعدیہ بیگم کی آواز پر رکے

"بعد میں یہی سے کنٹینیو کریں گے...؟"

آنکھ مار کر کہتی لاونج میں چلی گئی

"واو کتنا پیارا ڈریس ہے میں لے لوں....؟"

ریڈ ڈریس پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اسنے اپنی امی سے کہا

"پر یہ تو شمانے دیکھا ہے اسکا ہے کچھ اور دیکھ لو...."

اسکی امی نے اسکے سامنے کپڑے رکھتے ہوئے کہا

"تو کوئی بات نہیں چھوٹی امی لے لو ہانی میری جان....."

وشماشازیہ بیگم سے کہتی پریہان سے بولی

"پروشما آپی یہ تو آپ نے پسند کیا ہے آپ ہی لے لو میں اور دیکھ لیتی ہوں...."

اسنے تابعداری سے کہا

"میں نے پسند کیا تو کیا ہوا اگر میری گڑیا پہن لے تو کیا ہو جائے گا تم نے پہن لیا میں پہن لیا ایک ہے بات ہے....."

انہوں نے مسکرا کر کہا

"پر اپی...."

"پر ورکچھ نہیں میری ڈول کو یہی پسند آیا تو وہ یہی لے گی میں اور لے لیتی ہوں....."

اسنے ڈریس اسکی گود میں رکھتے ہوئے کہا تو وہ ہنستے ہوئے اسکے گلے لگ گئی

انکا پیار دیکھ سب ہی ہنس دیے تھے وشما ایسی ہی تھی گھر میں سب سے زیادہ پریہان سے ہی پیار کرتی تھی اگر وشما کی کوئی چیز پریہان کو پسند آگئی ہے تو وشما وہ ہمیشہ زبردستی ہی کیوں نہ پریہان کو دے دیتی تھی

"رات کو سب تیار رہنا علیم صاحب نے ڈنر پر بلایا ہے...."

سعید صاحب کی بات پر سب نے ہاں میں سر ہلا یا اور رات کی تیاری میں مشغول ہو گئے کیونکہ پانچ تو آلریڈی بج گئے تھے

....

سب لاونج میں تیار کھڑے تھے

"وشما دیکھو زرا پریہان تیار ہوئی یا نہیں اسکے سر میں کافی درد تھا معلوم نہیں جانا ہے کہ نہیں اس نے دیکھو تو زرا...."

شازیہ بیگم نے سامان احتشام کو پکڑاتے ہوئے وشما سے کہا تو وہ سر ہلاتی پریہان کے کمرے میں چلی گئی

"پریہان بچے....."

وشما نے اسکے کمرے میں داخل ہو کر آواز دی کمرہ پورا اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا وشما نے لائٹ جلائی تو پورا کمرہ روشنی میں نہا گیا

"آپی آپ....."

اسنے اٹھتے ہوئے کہا

"ہاں بچے چھوٹی امی کہ رہی تھیں آپکی طبیعت نہیں ٹھیک جانا نہیں کیا....؟"

"نہیں آپی میں نہیں جاوں گی میرا سر شدید درد کر رہا ہے....."

اسنے اپنا سر دباتے ہوئے کہا

"اوفف تمہیں تو بخار ہو رہا ہے...."

اسنے اسکے ماتھے پر ہاتھ لگاتے ہوئے کہا

"نہیں اپی بس یہ سر درد کے باعث ہے...."

اسنے مسکرانے کی سعی کرتے ہوتے ہوئے کہا

"اچھا میں چھوٹی امی کو بتاتی ہوں اور تمہارے پاس گھر میں ہی رک جاتی ہوں میری جان...."

اسنے اسکو پیار کرتے ہوئے کہا

"نہیں آپی آپ جائیں میں ٹھیک ہوں کچھ چاہیے ہو گا تو میں کسی بھی ملازمہ سے کہ دوں گی....."

اسنے پیار سے کہا تو وشانے پریشانی سے دیکھا

"لیکن مجھے فکر لگی رہے گی...."

انہوں نے فکر مندی سے کہا

"آپی پریشان نہیں ہوں نہ میں فون کر کے خبر دیتی رہوں گی....."

وشاایسی ہی تھی اسکے معاملے میں پوزیسو...پر یہان نے اسکو مطمئن کرنا چاہا تو وہ ہار مانتی اٹھی تھی اور اسکو خاص خیال رکھنے کی ہدایت دی تھی

"میں کوشش کروں گی رات جلدی واپسی ہو جائے...."

وشانے اسکے ماتھے پر کس کرتے ہوئے کہا تو اسنے محض ہاں میں سر ہلایا تو وہ بھی باہر چلی گئیں

"وشاپر یہان نہیں آئی....؟"

مصطفی نے وشا کو آتے پوچھا تو اسنے سب بتایا

"میں ڈاکٹر پاس لے جاوں....؟"

مصطفی نے پریشان ہوتے ہوئے کہا

"نہیں وہ کہہ رہی تھی خبر دیتی رہے گی ٹھیک ہے...."

اسکی بات پر سب جانے کیلیے تیار ہو گئے تھے

....

شہرام گانا گنگناتا گھر میں داخل ہوا گھر میں مکمل خاموشی رات کے نو بجے کا وقت تھا جانتا تھا سب علیم صاحب کے گھر ڈنر پر گئے ہیں سو ملازمہ بھی جا چکی ہو گی اسنے بھی جانا تھا پر کام کی وجہ سے جا نہ سکا خوشگوار موڈ کے ساتھ کچن کی راہ لی کیونکہ حماد صاحب نے پریہان کی طبیعت خرابی اور گھر رکنے کا بتایا تھا اور اج شہرام کا کچھ خاص کرنے کا پلان تھا

کچن میں داخل ہوا تو سامنے ہی پریہان چائے بنا رہی تھی شہرام مسکراتا قدم قدم لیتا اسکے پاس گیا پریہان جیسے ہی پلٹی ایک دم سے پیچھے کسی کو کھڑا دیکھ اسکی چینخ نکلنے لگی کے شہرام نے آگے بڑھ کر فورا اسکے منہ پر ہاتھ رکھا

"میں ہوں یار...."

اسنے چہرہ آگے کرتے ہوئے کہا شہرام کو دیکھ اسنے زور سے انکھیں میچ کر کھولیں تھی جیسے منہ سے ہاتھ ہٹانے کو کہہ رہی ہو تو شہرام نے مسکرا کر ہاتھ ہٹایا

"اوفف شہرام مجھے تو لگا کوئی بھوت ہے بس میری تو جان آج جانے لگی تھی......"

اسنے اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

"اتنی آسانی سے کیسے جانے دے سکتا ہوں...."

اسنے اسکی کمر کے پاس سے دونوں ہاتھ گزارتے شیلف پر رکھتے ہوئے اسکی طرف جھک کر کہا تو وہ پیچھے ہوئی لیکن پیچھے ہونے کی جگہ نہ تھی

"کک- کیا مطلب آپکا شہرام....؟"

اسنے سہمے سے انداز میں کہا

"وہی جو تم سمجھ لو...."

آواز میں دنیا جہان کی محبت تھی تو پریہان نے نا سمجھی سے دیکھا

"اچھا تم گئی کیوں نہیں....؟"

اسنے اسکو کنفیوز ہوتا دیکھ پیچھے ہو کر پوچھا

"وہ میرے سر میں درد تھا اسکی لیے... آپ بھی تو نہیں گئے کیوں....؟"

اسنے بتاتے ہوئے اس سے پوچھا

"مجھے کچھ ضروری کام آگیا تھا اسی لیے نہیں جاسکا..."

اسنے مسکراتے ہوئے کہا تو پریہان نے اثبات میں سر ہلایا

"اب کیسا ہے درد....؟"

اسنے فرصت سے اسکو دیکھتے ہوئے کہا

"بہتر ہے آگے سے...."

اسنے مسکرا کر کہا تو اسکی گال پر پڑنے والا گڑھا نمودار ہوا

"بہت خوبصورت....."

بے اختیار اسکے منہ سے نکلا

"کیا.....؟"

اسنے ناسمجھی سے پوچھا

"تمہارا یہ ڈمپل...."

اسنے انگلی اسکی گال پر جس جگہ گڑھا پڑا تھا وہاں پھیرتے ہوئے کہا تو وہ چہرہ پیچھے لے گئی شہرام نے ٹھنڈی آہ بھری

"تم مجھ سے ڈر رہی ہو....."

شہرام کسی طرح اس سے بات کرنا چاہتا تھا

"نن-نہیں تو...."

اسنے بہادر بننا چاہا تھا شہرام کے لب مزید پھیلے

"سچ میں......؟"

اسنے اسکو کمر سے کھینچ کر پاس کرتے ہوئے کہا

"یی-یہ کیا کر رہے ہیں.......؟"

اسنے اسکے سینے پر ہاتھ رکھتے پیچھے دھکیلنا چاہا

"شش کچھ نہیں کر رہا بات سنو میری بس..."

اسنے اسکے دونوں ہاتھوں کو اسکی کمر پر لیجا کر مزید پاس کرتے ہوئے کہا

"تو وہ دھڑکتے دل کے ساتھ اسکو دیکھنے لگی جو محبت پاش نظروں سے اسکو ہی دیکھ رہا تھا

"یہ جو جگہ ہے......"

اسنے اسکا ایک ہاتھ اپنے دل کے مقام پر رکھتے ہوئے کہا

"اس جگہ میں صرف تم بستی ہو صرف میری پری...."

اسکی بات پر پریہان نے اپنا ہاتھ کھینچنا چاہا پر گرفت سخت تھی پریہان کو لگا شاید یہ مزاک کر رہا ہو

"آ-آپ مم-مزاک کر رہے ہیں نہ....؟"

اسنے ڈرتے ہوئے پوچھا

"بالکل نہیں میں بالکل سیریس ہوں تم سے محبت نہیں محبت تو بہت چھوٹا لفظ ہے تم سے تو عشق ہونے لگا ہے بے انتہا میری جان...."

اسنے اپنا چہرہ اسکے چہرے کے قریب کرتے اسکے چہرے کے ہر نقوش کو دیکھتے ہوئے کہا

"ش-شہرام آ-آپ ہوش میں تو ہیں....."

اسنے کانپتی اواز کے ساتھ اسکی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا

"ہاں اپنے ہوش و حواس میں اپنے عشق کا اظہار کر رہا ہوں تمہیں کوئی اعتراز ہے اگر ہو بھی تو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ تم صرف ایس پی شہرام ملک کی ہو کسی اور کا ہونے کا سوچنا بھی مت اپنے اس دماغ میں بیٹھا لو ٹھیک ہے...."

اسنے مسکرا کر اسکے حوش و حواس اڑائے تھے

"مم-مجھے ڈر لگ رہا ہے چچ-چھوڑیں پلیز....."

آج اسکو پہلی بار شہرام سے خوف محسوس ہو رہا تھا

"مجھ سے.....؟"

اسنے اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو اسنے اپنی تیز دھڑکنوں کو سنبھالتے اثبات میں سر ہلایا

شہرام نے ٹھنڈی آہ بھرتے اسکو دیوار کے ساتھ لگایا اور دونوں طرف اپنے ہاتھ ٹکا کر فرار کے سارے رستے بند کر دیے

"کیا تم مجھ سے محبت نہیں کرتی.....؟"

عجیب سوال تھا

"مم-میں نے کبھی ایسا نہیں سوچا..."

اسنے نظریں چرائیں تھی کیونکہ اسکی لو دیتی نظریں اسکو دل ہارنے پر مجبور کر رہی تھیں

"اب سوچ لو یقین جانو بہت ہینڈسم ہوں میں...."

اسنے آنکھ دباتے ہوئے کہا تو پریہان نے چہرہ اٹھا کر اسکو دیکھا واقع ہینڈسم تو بہت تھا اور اوپر سے پولیس یونیفارم میں غضب لگتا تھا اسنے بے اختیار سر جھکا یا تھا

"آئی لو یو آئی ریئلی لو یو....."

اسنے گال پر کس کرتے ہوئے کہا تو اسنے سختی سے آنکھیں میچیں

"کوئین اوف مائے ہارٹ....."

اس سے کہتا اسکے چہرے پر شہادت کی انگلی پھیری اور پھر فورا پیچھے ہوا کیونکہ اگر دو سیکنڈ بھی پیچھے نہ ہوتا تو یقین وہ اس سے دور نہ رہ پاتا اور شہرام ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ ابھی انکا کوئی ایسا پاک تعلق نہ تھا

موقع پاتے ہی کچن سے فرار ہوئی تھی اور کمرے میں جا کر ہی سانس لی تھی اسکا دل زور زور سر دھڑک رہا تھا دروازہ لاک کرتے زمین پر ہی بیٹھ گئی تھی اور ادھر شہرام نے سگریٹ سلگائی تھی اور کچن سے نکل کر کمرے کی راہ لی اسکے دل کو اب مکمل اطمینان تھا جانتا تھا پریہان اسکے بارے میں ضرور سوچے گی اور وہ یہی تو چاہتا تھا جیسے اسکی پری اسکے حواسوں پر سوار تھی اسکو ہی صرف سوچتا تھا ویسے پری بھی اسکو ہی سوچے اسکے علاوہ کوئی بھی اسکے دماغ پر حاوی نہ ہو

"اووفف شامی کباب کے بچے اٹھو نہ یار میری آج فرسٹ کلاس ہونی ہے....."

پریہان کب سے احتشام کو کہہ رہی تھی جو کان ہی نہیں دھر رہا تھا سکون سے کھانے میں مصروف تھا

"احتشام......."

اسنے رونی شکل بناتے ہوئے کہاایک تواسکی واقع کلاس تھی دوسرا یہ شہرام کے نیچے آنے سے پہلے گھر سے نکل جانا چاہتی تھی شہرام کا سامنا کرنا اب اسکے لیے دھوبر ہو گیا تھا

"ہاں جی میری بڑی بہن مجھے کچھ کہا....؟"

اسنے سلائس اٹھاتے ہوئے اسکی طرف دیکھ کر سیریس انداز میں کہالیکن آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی

"چل نااحتشام...."

اسنے اسکے بازو سے کھینچتے ہوئے کہاتو سب ہنس دیے

"چلو چلتے ہیں...."

احتشام نے سلائس اسکے سامنے کرتے ہوئے کہا جس سے پریہان نے بائٹ لی اور باقی احتشام نے کھایااور آٹھ گیا جانے کیلیے تو پریہان نے سکھ کا سانس لیا

....

"شامی کباب وہ میرب ہے نہ....."

پریہان نے گیٹ سے اندر انٹر ہوتی میرب کو دیکھ کر کہا جسکو احتشام الریڈی دیکھ چکا تھا

"ہاں وہی ہے اسکا تو آج دماغ سیٹ کرتا ہوں....."

اسنے یونیورسٹی کے پارکنگ ایریا میں کار پارک کرتے ہوئے کہا

"تونے کلاس نہیں لینی.....؟"

اسنے اسکی طرف گھومتے ہوئے کہا

"فری ہے فرسٹ کلاس....."

اسنے ہاتھ سٹیرنگ پر جمائے میرب پر نظریں گاڑتے ہوئے کہا

"پر اسکی تو ہو گی نہ کلاس...."

اسنے سمجھداری کا مظاہرہ کیا اور احتشام نے میرب سے نظریں ہٹاتے اسکو گھورا تھا

"شاید ہماری ایک ہی کلاس ہے....."

اسنے چباتے ہوئے کہا تو پریہان نے سر کھجایا

"چل جلدی کر مجھے دیر ہو رہی ہے....."

پریہان نے بیگ اٹھاتے ہوئے کہا

"کائنڈلی آپ اتریں میڈم کار اپنی جگہ پر کھڑی ہے...."

اسنے گھورتے ہوئے کہا تو پریہان نے دانت دیکھائے

"بدتمیز کمینہ...."

اسکو زور سے بیگ مارتی فورا کار سے باہر نکلی اور فل سپیڈ سے بھاگی تھی کیونکہ وہ ابھی احتشام کے ہاتھ نہیں لگنا چاہتی تھی اور پیچھے احتشام اپنا بازو مسلتا ہوا کار سے باہر نکلا اور بیگ نکالتا کندھے پر لٹکاتا میرب کی طرف قدم بڑھائے

میرب بڑے آرام سے بیگ میں کچھ ڈھونڈھتی آہستہ آہستہ جارہی تھی کیونکہ آج کلاس نہ تھی کہ احتشام نے اسکو بازو سے کھینچ کر اپنے سامنے کیا اس اچانک افتاد پر میرب بوکھلا گئی

"کل کیوں نہیں آئی مین پرسوں....؟"

اسکے اس اچانک پڑنے والے سوال سے میرب گڑبڑا کر رہ گئی تھی اسنے ارد گرد دیکھا یہاں کم لوگ ہی موجود تھے

"پ-پلیز احتشام چچ-چھوڑیں....."

اسنے التجا کی

"یہ میرے سوال کا جواب نہیں...."

اسنے دانت کچاتے ہوئے کہا

"پلیز....."

یہ کہ اسنے اپنا بازو چھڑوایا تھا اور وہاں سے تیز تیز قدم لیتی جانے لگی احتشام ٹھنڈی آہ بھرتا اسکے پیچھے بھاگا اپنا بیگ گھاس پر پھینکتا اسکا بازو پکڑ دوبارہ اپنی طرف کھینچا تھا

"کیا مسئلہ ہے تمہارا کیوں بھاگ رہی ہو مجھ سے دور...."

آواز میں غصہ تھا

"آپ اگر چاہتے ہیں میں یہ یونیورسٹی بھی چھوڑ دوں تو بتا دیں یوں بہانے تو تلاش نہ کریں...."

اسنے آنکھوں میں آنسوؤں لیے کہا اس جگہ پر اکا دکا ہی لوگ تھے

"یہ فضول بکواس کیوں کرتی ہو...."

اسنے اسکے ہاتھ پر گرفت سخت کرتے ہوئے کہا

"یہ بکواس نہیں ہے...."

اسنے آنکھیں زور سے بند کر کے کہا

"یار محبت کرتا ہوں میں تم سے...."

اسنے بے بسی سے کہا

"مت کریں نہ....."

اسکی اواز میں دگنی بے بسی تھی

"کیوں....؟"

"میں آپکے قابل نہیں میرے اور اپکے سٹیٹس میں زمین آسمان کا فرق ہے..."

اسکی بات پر احتشام نے غصے سے اسکا دوسرا بازو بھی دبوچا تھا

"تمہارا دماغ خراب ہے کیا اس دماغ میں ایک بات گھستی نہیں تمہارے میں صرف تم سے محبت کرتا ہوں مجھے ہمارے سٹیٹس سے کوئی فرق نہیں پڑتا میری بہن کو بھی تم پسند آئی ہو اور تم ہو کہ...."

اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ میرب کو کچھ کر دے

"یو ڈیزرو بیٹر...."

اسنے نم آواز میں کہا

"آئی اونلی ڈیزرویو سمجھی اب میں تم سے بات بھی نہیں کروں گا تمہیں مجھ سے اتنا مسئلہ ہے میری محبت سے اتنا مسئلہ ہے اب صرف تب ہی بات ہو گئی جب تم پورے حق سے میرے کمرے میں موجود ہو گی....."

غصے سے اسکے بازووں کو جھٹکا دیتا بیگ زمین سے اٹھاتا وہاں سے چلا گیا اور کنٹین میں چلا گیا اب جانتا تھا کسی لیکچر میں بھی اسکا دل نہیں لگنا تھا

....

"کین آئی کم ان سر....؟"

گل خان نے اجازت طلب کی

"یس کم ان گل خان...."

شہرام نے فائل پر نظریں گاڑتے ہوئے اجازت دی

"سر معارج صاحب کے لوگ ائے ہیں آپ سے ملنا چاہتے ہیں...."

اسکی بات پر فاتحانہ مسکراہٹ لیے اسنے گل خان کو دیکھا

"تو بھیجوانکو...."

اسنے کہنیاں ٹیبل پر ٹکاتے ہوئے کہا تو وہ تابعداری سے سر ہلاتا باہر چلا گیا

"اوو تو ہے یہاں کا نیا ایس پی....."

ان دو آدمیوں میں سے ایک آدمی بولا

"ہاں کیوں کوئی شک....."

اسنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں پھنساتے ہوئے کہا

"نہیں ایس پی بس معارج صاحب کے اصولوں کے مطابق چلنا....."

ان میں سے دوسرا آدمی بولا

"کیوں تم لوگوں کے معارج صاحب میرا باپ لگتا ہے...."

"اوئے زبان سنبھال کر بات کر....."

ایک کی اواز گونجی

"نہیں کرتا کیا کرلے گا......."

شہرام نے کرسی پر جھولتے ہوئے کہا

"شرافت سے رہنا یہاں ورنہ....."

"ورنہ کیا....؟"

اسکی بات بیچ میں ٹوک کر بولا

"ورنہ انجام اچھا نہیں ہو گا....."

اسنے انگلی اٹھا کر کہا

"انگلی نیچی کر کے بات کر میرے سامنے کیونکہ میں انگلی توڑنے میں ایک پل کی دیری نہیں لگاوں گا بے شک تو معارج کا آدمی ہو یا پرائم منسٹر کا..."

اسنے اطمینان سے کہ انکو طیش دلایا تھا

"اوئے ایس پی تمیز سے بات کرو ورنہ تیرا ٹرانسفر ایسی جگہ کرواوں گا تجھے تیرا باپ یاد اجائے گا...."

"تیری اتنی اوقات نہیں تو میرا ٹرانسفر کروائے اور نکلتا بن یہاں سے...."

اسنے انگلی اٹھاتے انکو آوٹ ہونے کا اشارہ کیا تو انہوں نے جو معارج سے کال ملا کر فون جیب میں رکھا تھا اور وہ سب سن رہا تھا فون نکال کان سے لگا یا

"صاحب اس ایس پی کی دو گز لمبی زبان تو سن ہی لی ہو گئی...."

ان میں سے ایک نے شہرام کو گھورتے ہوئے کہا جو خوبصورت مسکراہٹ لیے انکو ہی دیکھ رہا تھا

"ہمارے سرکار تمہیں ملنے کو بلا رہے ہیں...."

اس آدمی نے فون کان سے ہی لگائے ہوئے کہا

"تیرے باپ کا نوکر نہیں جو دو ٹکے کے لوگ بلائیں اور میں بھاگتے ہوئے جاوں بات کس نے کرنی اسنے تو وہ خود آئے میں تو نہیں جانے والا...."

اسنے سر پیچھے ٹکائے جھولتے ہوئے دل جلانے والی مسکراہٹ پیش کرتے ہوئے کہا تو وہ جل بھن ہی گئے اور اس ادمی کو معارج نے دوسری طرف کیا کہا تھا کہ یہ فون جیب میں رکھتا گھورتا ہوا وہاں سے چلا گیا اور پیچھے شہرام کے ماتھے پر بل پڑے تھے

"تم دیکھتے جاو میں کیا کرتا ہوں....."

یہ کہتے اسنے دوبارہ فائل کھولی تھی

....

احتشام کنٹین میں بیٹھا بیٹھا اکتا گیا تھا اسکو تقریبا ایک گھنٹہ ہو گیا تھا اب اسکا سر بھی پھٹ رہا تھا

اسنے آٹھ کر کنٹین سے نکلتے ہوئے پر یہان کو فون کیا

"ہاں بولو احتشام کیا ہوا...."

وہ جو دوسری کلاس لینے جا رہی تھی احتشام کا فون دیکھ اسکو حیرت ہوئی

"کتنے لیکچر ہو گئے ہیں اور کتنے رہ گئے ہیں....؟"

"ایک ہو گیا ہے دوسرا لینے جا رہی ہوں دو رہ گئے ہیں...."

"میں گھر جا رہا ہوں اگر آنا ہے تو آجاو ورنہ میں ڈرائیور کو بھیج دوں گا...."

اسنے ماتھا مسلتے ہوئے چلتے ہوئے کہا

"کیوں خریت تم نے کلاس نہیں لینی...؟"

پر یہان چلتی چلتی رکی

"نہیں سر درد ہے آچھا آنا ہے یا ڈرائیور بھیجوں....؟"

"میں آرہی ہوں...."

کندھے اچکاتی فون رکھا اور دوستوں سے کہتی وہاں سے چلی گئی

....

"یار فائل گھر بھول گیا ہوں....."

رامز کمرے میں داخل ہوتا زرش سے بولا

"میں نے صبح سامنے ہی رکھی تھی آپ بھول گئے...."

اسنے فائل اسکو تھماتے ہوئے کہا

"ہائے تمہیں کتنا خیال ہے نا....."

اسنے فائل پکڑ کر بیڈ پر رکھتے اسکے ہاتھ تھام کر کہا

"جی بہت خیال ہے پر فلحال ابھی کام ہے سو جائیں واپس آفس...."

اسنے اسکا ارادہ بھانپتے اپنے ہاتھ چھڑواتے ہوئے کہا

"یار زر چلا جاتا ہوں...."

اسنے مڑ کر دروازہ لاک کرتے ہوئے کہا تو زرش جانے لگی کے رامز نے اسکے کمر سے کھینچ کر پیچھے کیا

"ایسے کیسے جانا ہے یار تم نے....."

اسنے اسکے کان میں سرگوشی کی اور جھکا اس سے پہلے جھکتا سعد کے رونے کی آواز اسکے کانوں میں پڑی اور پیچھے ہوتا بیڈ پر لیٹے سعد کو دیکھا

"یار تجھے کیسے معلوم ہو جاتا ہے کہ میں اپنی بیوی کے پاس جا رہا ہوں آ لینے دے تیری بیوی....."

اسنے ایک سالہ سعد کو گھورتے ہوئے کہا تو زرش اسکی بات سن کر ہنسی اور رامز اسکو بھی گھورتا فائل اٹھاتا کمرے سے نکل گیا پیچھے زرش ہنستی مسلسل روتے سعد کو اٹھایا جو اسکے اٹھاتے ہیں خاموش ہو گیا تھا

....

آج پریہان کے شور شرابے پر گھر میں مہندی والی آئی اور سب کو باری باری مہندی لگا رہی تھی شہرام جو گھر آیا کچن سے پانی پیتا لاونج میں جھانکا جہاں مہندی والی زرش کو مہندی لگا رہی تھی اسکی نظر پریہان پر گئی جو چہرے پر آنے والے بال بہت مشکل سے چہرہ جھٹک کر پیچھے کر رہی تھی اور اپنی مہندی کو دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہی تھی شہرام یک ٹک اسی کو دیکھ رہا تھاہ
پھر انکھیں زور سے میچتا وہاں سے چلا گیا لاونج میں موجود کسی بھی شخص کو شہرام کی موجودگی کا احساس نہ ہو سکا

شہرام کمرے میں آتا زور سے دروازہ بند کیا اور لاک کرتا غصے سے یونیفارم کی شرٹ اتارتا صوفے پر پھینکی تھی اور بیڈ کے ساتھ موجود دراز سے ایک چابی نکالی تھی اور بیڈ کے بالکل سامنے موجود الماری کو اس چابی کی مدد سے کھولا تھا اور سامنے الماری کو دیکھ اسکی آنکھو کو ٹھنڈک پڑی تھی کیونکہ سامنے الماری میں پریہان کی بے شمار تصویریں لگی تھیں چہرے پر حسین ترین مسکراہٹ تھی اسنے ہاتھ بڑھا کر اسکی تصویروں کو چھوا تھا یہ بے شک یہاں موجود نہ تھا پر اسکے ہر ایک سیکنڈ کی اسکو خبر تھی یہ تصویریں اسنے تب لگائیں تھی جب یہ آبریش اور مصطفی کے نکاح پر آیا تھا

تصویروں کو دیکھتا ہوا پیچھے پیچھے قدم لیتا پیچھے بیڈ پر گرا تھا نظریں ہنوز پکس پر ہی تھیں اسنے بیڈ پر ہاتھ مارتے لائٹر اٹھایا تھا اور جیب سے سگریٹ کا پیکٹ نکال کر ایک سگریٹ نکال اسنے لبوں

میں دبائی تھی اور لائٹر کی مدد سے جلائی تھی ایک بڑا کش لیتا سگریٹ کو انگوٹھے اور شہادت کی انگلی میں رکھا تھا نظریں ایک سیکنڈ کو بھی پریہان کی پکس سے نہ ہٹی تھیں

"تم بہت خوبصورت ہو... تم صرف میری ہو صرف ایس پی شہرام ملک کی....."
اسکی پکس کو دیکھتے کہا اور ایک بڑا کش لگا کر دھواں ہوا میں چھوڑا تھا
"تم میری دیوانگی میری جنونیت بن گئی ہو ضد محبت عشق پیار سب کچھ تم ہو شہرام ملک تم سے شروع ہو تم تک ہی ختم ہوتا ہے... تم سے شادی کر کے تمہیں سب سے چھپا کر رکھوں گا کسی کی نظر تم تک نہ پڑنے دوں گا یہاں تک کے گھر والوں کی بھی تم صرف مجھے سوچو مجھے سمجھو مجھے دیکھو مجھے چاہو مجھ سے ہی پیار کرو تمہیں اپنی باہوں میں قید کر کے رکھوں گا تمہیں اپنے پاس رکھوں گا اور میرے عشق کی انتہا دیکھو تو یہ ہے کہ......"
اتنا کہہ اٹھا تھا اور چھوٹے چھوٹے قدم لیتا اس الماری کے پاس گیا تھا
"میرے عشق کی انتہا یہ ہے کہ اگر تم مجھ سے دور بھاگنے کی کوشش کرو گی تو تمہیں بھی سزا دینے سے باز نہیں آوں گا تمہیں اپنا بنانے کیلیے کچھ بھی کر سکتا ہوں تمہیں ازیت بھی دے سکتا ہوں......"
اسنے دل جلانے والی مسکراہٹ لبوں پر لا جو ہاتھ میں سگریٹ موجود تھی اسکو پریہان کی تصویر پر لگایا تھا جہاں پر وہ جلتی ہوئی سگریٹ لگائی وہاں سے اسکی تصویر جل گئی تھی
"آرہا ہوں تمہیں کچھ دیر کیلیے اپنی پناہوں میں لینے کیلیے....."

الماری لاک کرتا خود سے بڑبڑایا تھا اور ساتھ والی الماری سے اپنے کپڑے نکالتا واشروم میں گھس گیا

....

"مصطفی....."

مصطفی جو گارڈن میں بیٹھا لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا اسکو کچھ سمجھ مہں نہیں آ رہا تھا کیا کرئے آبریش کے پاس آ کر اسکا نام پکارنے پر مسکرایا اور دیکھا کہ آبریش نے اپنے ہاتھ پیچھے چھپائے ہوئے ہیں

"جی میری جان...."

اسنے محبت سے لبریز لہجے میں کہا

"یہ دیکھو کیسی ہے.....؟"

اسنے اپنے مہندی سے بھرے ہاتھ اسکے سامنے پھیلاتے ہوئے کہا تو مصطفی لیپ ٹاپ سامنے ٹیبل پر رکھتا اسکے ہاتھوں کو تھاما تھا

"بہت خوبصورت....."

"اچھا اس میں آپکے نام کا پہلا حرف لکھوایا ہے ڈھونڈھیں کہاں ہے....؟"

اسنے اپنے ہاتھ مزید اسکے سامنے پھیلاتے ہوئے کہا

"میرا نام.....؟"

اسنے اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

"ہاں نہ....."

اسنے پر جوش ہوتے ہوئے کہا

"پر وہ تو یہاں ہے نہ....."

اسنے اسکے دل کے مقام پر اپنی شہادت کی انگلی رکھتے ہوئے کہا تو وہ شرماتی ہوئی چہرہ موڑ گئی

"اوفف ڈھونڈیں نہ مصطفی....."

اسنے شرمندگی مٹانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا تو مصطفی نے ہنستے ہوئے اسکے ہاتھ تھامے تھے اور اپنے نام کا پہلا حرف تلاش کرنے لگا

"یہ دیکھو....."

اسنے تقریباً ایک منٹ بعد اسکے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر موجود ایم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

"اووففف میں نے اتنا چھپا کر لکھوایا تھا آپ نے پھر بھی ڈھونڈھ لیا....."

اسنے منہ بناتے ہوئے کہا تو مصطفی اسکے پاس ہو کر بیٹھا

"مصطفی تمہاری قسمت تمہارے دل تمہاری روح تمہاری دھڑکن ہر جگہ موجود ہے اسکو تلاش کرنا کچھ مشکل نہیں جتنی بار تمہارا دل دھڑکتا ہے اتنی بار ہی مصطفی بھی جیتا ہے جہاں تمہاری دھڑکن رکے گی وہاں مصطفی کی رکے گی....."

اسنے اسکے بال کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا اور اسکے ماتھے پر لب رکھے

"مم۔مصطفی ایسے مت کیا کریں....."

اسنے ڈرتے ہوئے دھڑکتے دل کے ساتھ کہا

"کیوں....؟"

"آپ کی محبت میں کیسے سہ پاوں گی...."

اسنے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

"تم صرف مصطفی سے محبت کرنا باقی میرا کام ہے...."

اسنے اسکے پاس جھکتے ہوئے کہا تو وہ فوراً اٹھ گئی اور مصطفی سر کھجاتا مسکرا دیا

"اللہ ہی اپ سے بچائے...."

شرم سے سرخ ہوتی وہاں سے بھاگی تھی لیکن پیچھے اسکو مصطفی کا قہقہ سنائی دیا تھا

....

پریہان مہندی بھرے ہاتھوں کو دیکھتی اور سامنے ٹیبل پر موجود پانی کو دیکھا

"کیسے پیوں....؟"

اسنے رونی شکل بناتے ہوئے خود سے ہی کہا کہ اسکو اپنے پیچھے آواز سنائی دی پیچھے مڑ کر دیکھا تو شہرام دروازہ لاک کر رہا تھا اسکی تو روح ہی فنا ہو گئی

"یی- یہ کک- کیا کر رہے ہیں....؟"

اسنے اسکو لاک کرتا دیکھ بوکھلا کر پوچھا

شہرام دروازہ لاک کر کے پیچھے مڑہ جواب دینے ہی لگا کہ بنا دوپٹے کے موجود پریہان کو دیکھ اسکی زبان کو بریک لگی تھی پریہان کو جب محسوس ہوا کہ وہ کس حلیے میں کھڑی ہے تو دوسری طرف منہ کر لیا اور بیڈ پر موجود دوپٹے کو بے بسی سے دیکھنے لگی کہ خود ہی اڑ کر اسکے اوپر اجائے

شہرام مسکراتا ہوا پاس آیا اور بیڈ سے دوپٹہ اٹھا کر پریہان کا رخ اپنی طرف کیا اسکے قیامت ڈھاتے سراپے سے نظریں چراتا اسکے شانوں پر دوپٹہ پھیلایا تھا

"ی- یہ کیا طریقہ ہے کک- کسی کے کمرے مم- میں آنے کا....."

اسنے ڈرتے ہوئے کہا

میں کسی کب سے ہوا......؟"

اسنے گال پر انگلی ٹکاتے سوچنے کے انداز میں کہا

"پلیز شہرام جائیں کوئی آجائے گا......"

اسنے کانپتی ہوئی آواز سے کہا

"تو آجائے ڈرتا نہیں اور ویسے بھی ڈرو نہیں لاک ہے...."

اسنے اسکی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا اور پریہان پیچھے قدم لیتی دیوار کے ساتھ جا لگی اسکا بس نہیں چل رہا تھا دیوار کے اندر گھس جائے یا کہیں غائب ہو جائے

شہرام نے آگے بڑھ کر اسکا ڈرنا اگنور کرتا اسکے مہندی سے سجے ہاتھوں کو دیکھا پریہان نے کھینچنا چاہا پر گرفت سخت تھی مہندی دیکھ شہرام کے ماتھے پر بل پڑے تھے

"میرا نام کدھر ہے...؟اس مہندی کا فائدہ جس میں میرا نام نہیں....؟"

اسنے اسکی کلائیوں پر گرفت سخت کرتے ہوئے کہا اور ٹیبل پر موجود مہندی اٹھا کر اسکے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر بہت خوبصورتی سے "ایس" لکھا پر یہاں کی کسی بھی مزاحمت کو خاطر میں نا لاتے اسنے لکھا تھا اور لکھنے کے بعد جائزہ لے رہا تھا

"اب بہت خوبصورت...."

اسنے مسکراہٹ اسکی طرف اچھالتے ہوئے کہا

"شہرام چلے جائیں پلیززززز......؟"

اسنے آنکھوں میں آنسوؤں لیے کہا

"کچھ کر رہا ہوں نہیں نہ تو ڈر کیسا....؟"

"اچھا ادھر او...."

اسکو خاموش اسنے اسکو شانوں سے پکڑ کر بیڈ پر بیٹھایا اور گلاس میں پانی انڈیل کر اسکے پاس لایا

"لو پیو...."

اسنے گلاس اسکے لبوں کے پاس لاتے ہوئے کہا تو وہ سہمی سی اسکو دیکھنے گی

"میں وہی شہرام ہوں کچھ بھی نہیں بدلا صرف اپنی محبت کا اظہار کیا ہے باقی وہی ہوں تمہارا دوست جیسے تم مزک کرتی تھی وہی سو یہ لو پیوں....."

اسنے پیار سے آخر میں پچکارتے ہوئے کہا تو وہ پانی پینے لگی پانی پینے کے بعد اسکے گلاس ٹیبل پر رکھا اور اسکو دیکھنے لگا اسکو یوں دیکھتا پا کر اسنے چہرہ جھکا یا تھا

"شہرام جائیں پلیز نہیں تنگ کریں مجھے...."

اسنے بے بسی سے کہا

"اور جو اتنے سالوں سے تم نے مجھے تنگ کیا ہوا ہے وہ کیا میں نے تو ابھی کچھ بھی نہیں کیا...."

اسنے اسکا چہرا تھام کر اپنے چہرے کے قریب کرتے ہوئے کہا

"مجھے آپ سے ڈر لگنے لگا ہے...."

وہ جو اسکے لبوں پر فوکس کر رہا تھا اسکی بات پر نشیلی آنکھوں سے اسکی طرف دیکھا

"کیوں اب میرے سر پر کچھ عجیب شے لگ گئی ہے...."

اسنے مزاک سے کہا تو پریہان نے گھورا

"اچھا بولو کیوں ڈرنے لگی ہو....؟"

اسنے اسکے بال کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا

"میں نے کبھی ایسا تصور بھی نہیں کیا تھا کہ آپ مجھے....."

اسنے بات ادھوری چھوڑی تھی

"کیا مجھے.....؟"

اسنے شرارت سے کہا تو اسنے نم آنکھوں سے اسکی طرف دیکھا

"اوئے رونا نہیں مجھے صرف تمہیں چپ کروانے کا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یقین تمہیں پسند نہیں آئے گا....."

اسنے اسکو رونے سے باز رہنے اور پھر اخر میں شرارت سے کہا تو پریہان نے چہرہ موڑ لیا

"اچھا بتاو تمھیں کیا مسئلہ ہے کیا میری محبت پر شک ہے....؟"

اسنے اسکے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے اب سیریس انداز میں پوچھا

"ایسی بات نہیں ہے لیکن میں نے اپ کے بارے میں ایسا کبھی نہیں سوچا مجھے تو ابھی بھی یہ مزاک لگتا ہے...."

اسنے نم آواز میں کہا

"میں جانتا ہوں تم شاک میں ہو اتنے ہینڈسم بندے نے پرپوز کیا...."

اسنے پھر شرارت سے کہا تو غصے سے اسکو گھورتی اسکے پاس سے اٹھی تو شہرام اسکو بازو سے کھینچے اپنی طرف کیا تھا اور کمر سے کھینچ کر پاس کیا تھا ایک پریہان کے ہاتھوں ہر مہندی تھی دوسرا شہرام کی قربت سے اسکے حوش اڑ رہے تھے

"آئی لو یو بس اتنا یاد رکھو اور کچھ سوچنے کی ضرورت نہیں اگر سوچنا ہی ہے تو مجھے سوچو صرف..."

اسنے سیریس انداز میں کہا تو وہ چہرہ جھکا گئی

"یو آر اونلی مائن اس دماغ میں بیٹھا لو مجھے سختی پر مجبور مت کرنا ابھی یہ میرا پیار ہے تو پیار سے ہی سمجھ جاو سختی کروں گا تو کسی کا چہرہ تک نہیں دیکھنے دوں گا...."

اسنے ماتھے پر محبت کی مہر لگاتا باہر چلا گیا اور وہ آنسوؤں سے بھری آنکھیں لیے بیڈ پر بیٹھی آنسوؤں صاف کرنے لگی لیکن ہاتھوں پر مہندی دیکھ اور رو دی

"کر رہی ہے آج سجدہ بے خودی

بے بسی ہے لگنے لگی ہے زندگی"

"پریہان......"

مصطفیٰ نے کچن میں جھانکتے ہوئے پریہان کو آواز دی

"جی بھائی......"

اسنے مسکرا کر کہا

"مجھے شرٹ نکال دو....."

اسنے شرمندگی سے کہا

"جی بھائی میں یہ دھو کر نکال دیتی....."

اسنے آٹے سے بھرے ہاتھ مصطفیٰ کے سامنے لہراتے ہوئے کہا

"آبر تم نکال دو ہانی تم کام کرلو...."

آبریش جو پریہان کو آٹا گوندھنا سکھا رہی تھی مصطفیٰ کے کہنے پر اسکی طرف دیکھا جو مسکراہٹ دبائے اسی کو دیکھ رہا تھا اب پریہان کی موجودگی میں انکار بھی نہیں کر سکتی تھی سو خطرناک گھوری سے نوازتی اسکے پاس سے ہوتی گزر گئی مصطفیٰ پریہان کو فلائنگ کس اچھالتا آبریش کے پیچھے گیا آبریش جو جلدی جلدی شرٹ نکال رہی تھی کیونکہ آبریش جانتی تھی یہ مصطفیٰ کی شرارت ہے اسکو اکیلے میں بلانے کی

"ارے اتنی جلدی بھی کیا ہے آرام سے نکال لو بیگم....."

مصطفی نے دروازہ بند کرتے ہوئے آبریش سے کہا جو جلدی میں شرٹ نکال رہی تھی اسکی بات پر آبریش نے اسکو گھورا

"کونسی نکالنی ہے.....؟"

اسنے چباتے ہوئے کہا

"جو تمہارا دل کرے....."

اسنے محبت پاش لہجے میں کہا تو آبریش نے پرپل شرٹ نکال کر بیڈ پر رکھ دی اور پاس سے ہو کر جانے لگی کے مصطفی نے اسکی کلائی پکڑی

"پلیز مصطفی شروع مت ہونا....."

اسکو پٹری سے اترتا دیکھ آبریش نے پہلے ایک ہاتھ اٹھا کر کہا تو مصطفی ہنسا

"تم تو شکر منایا کرو اتنا رومینٹک پیار کرنے والا شوہر ملا ہے....."

اسنے آنکھوں میں شرارت لیے اس سے کہا

"اوفف مجھے اتنا بھی نہیں چاہیے تھا...."

اسکا دل کیا کوئی چیز اٹھا کر اپنے سر پر دے مارے

"پھر کتنا چاہیے تھا....."

اسنے اسکو حصار میں لیتے محبت سے پوچھا ہمیشہ کی طرح پھر مصطفی نے اسکی بات میں سے کوئی بے شرم سا سوال ڈھونڈھ لیا تھا

"جتنا آپ ہیں اتنا تو بالکل بھی نہیں چاہیے تھا...."

اسنے منہ ٹیڑھا کرتے ہوئے کہا

"پر خوش قسمت ہو اتنا پیار کرتا ہوں...."

اسنے اسکے کیچر میں مقید بال آزاد کیے تھے

"مجھے اسی لیے تو ڈر لگتا ہے...."

اسنے اسکے گلے میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا

"مت ڈرا کرو...."

"نہیں مصطفی لگتا ہے ڈر کہی میں آپکا دل نہ کبھی توڑ دوں کبھی آپکی محبت میں کمی نہ آجائے کہیں اپ مجھ سے محبت کرنا نہ چھوڑ دیں....."

اسکے سینے پر ہاتھ رکھتی چہرہ جھکائے کہہ رہی تھی اسکی بات پر مصطفی نے اسکے ہونٹوں پر انگلی رکھی

"یہ فضول خرافات اپنے زہن میں مت لایا کرو دن بادن میری محبت میں شدت آتی ہے نہ کہ کمی سو تم یہ سوچنا چھوڑ دو کہ میں تم سے کبھی محبت کرنا چھوڑوں گا......."

اسنے اسکی گال سہلاتے ہوئے کہا تو آبریش نے چہرہ اٹھا کر اسکی آنکھوں میں دیکھا جہاں محبت کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا

"آئی لو یو مصطفی....."

نم آواز میں کہتی اسکے سینے پر سر رکھا تھا

"لو یو ٹو مصطفی کی جان....."

اسنے گھیرا تنگ کیا تھا اور اسکو گود میں اٹھاتا بیڈ پر بیٹھایا تھا اور خود نیچے بیٹھا کر آبریش کی گود میں پڑے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں قید کیا تھا

"میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں....."

یہ کہتا اسنے اسکے ہاتھوں کو باری باری چوما تھا اور پھر بیڈ پر اسکے برابر بیٹھ کر اسکے ماتھے پر بوسہ دینے کے بعد اسکی انکھوں کو چوما تھا اور پھر گال پر موجود تل کو آبریش نے سختی سے آنکھیں میچیں ہوئی تھی اور نیچلے ہونٹ کو دانتوں کی مدد سے کچل رہی تھی جنکو مصطفی نے اپنے انگوٹھے کی مدد سے آزاد کیا اور وہاں لمس چھوڑتا پیچھے ہوا آبریش لمبے لمبے سانس لیتی اسکو دھکا دیتی اٹھی مصطفی بیڈ پر گرنے کے انداز میں لیٹا تھا ساتھ مسکرا کر اسکو دیکھ رہا تھا اسکی نظروں سے گھبراتی دروازہ کھولتی وہاں سے بھاگی تھی پیچھے مصطفی ہنستا ہوا بالوں میں ہاتھ پھیرتا اٹھا اور بیڈ سے شرٹ اٹھاتا واشروم میں گھس گیا

....

میں وہ دنیا ہوں جہاں تیری کمی ہے سائیاں
میری آنکھوں میں جدائی کی نمی ہے سائیاں

پریہان جو گانے کو اپنی مرضی سے توڑتی مروڑتی اپنے میں ہی مگن میں اپنے کمرے کی طرف جا رہی تھی کہ کسی نے اسکو ہاتھ سے پکڑ کر کھینچا تھا پریہان کے منہ سے دبی دبی چینخ نکلی شہرام

اسکو اپنے کمرے میں کھینچتا دیوار کر ساتھ لگاتا اسکے منہ پر ہاتھ رکھا تو دوسرے ہاتھ کی مدد سے دروازہ بند کیا تھا

"بہت چینختی ہو یار تم....."

اسنے خفا خفا سا اسکو دیکھتے ہوئے کہا اسکی نظروں کا مطلب سمجھتے شہرام نے اسکے منہ سے ہاتھ ہٹایا تھا

"یہ کیا طریقہ ہے...؟"

آہستہ سے لفظوں کو چبا کر بولی تھی

"تم سیدھے سے ہاتھ آجاو تو یہ طریقہ نہ استعمال کرنا پڑے...."

اسنے اونچی آواز میں کہا تو اسنے آگے بڑھ کر اسکے منہ پر ہاتھ رکھا تھا

"شہرام آہستہ بولیں احتشام اور وشما آپی باہر ہی ہیں....."

اسنے ایک نظر دروازے کو دیکھتے ہوئے کہا شہرام نے اسکے ہاتھ کی ہتھیلی پر اپنے لب رکھے تھے تو پریہان نے فورا اپنا ہاتھ پیچھے کھینچا

"جانتا ہوں سن چکا ہوں ان دونوں کی آواز...."

اسکی بات پر پریہان نے حیرت سے اسکو دیکھا

"سن چکے ہیں تو پھر یوں اونچی کیوں بول رہے ہیں...."

اسکی آواز ابھی بھی آہستہ تھی

"تو ڈرتا نہیں میں کسی سے...."

اسکی آواز ابھی بھی بلند ہی تھی

"اووففف کچھ نہیں ہو سکتا آپ کا....."

اسنے گھورتے ہوئے کہا اب احتشام اور وشما کی آوازیں مدھم ہو گئیں تھی جیسے وہ چلے گئے ہوں

"اپنا جادو تو تم مجھ پر چلا چکی ہو اب اور کیا کرنا ہے......"

اسنے ایک قدم آگے لیتے ایک ہاتھ کی کہنی دیوار کے ساتھ ٹکاتے تو دوسرا ہاتھ اسکے چہرے پر لاتے ہوئے کہا

"خدا کیلیے مم-مجھے جانیں دیں....."

اسنے آنکھیں زور سے میچتے ہوئے کہا

"میرا ابھی کچھ غلط کرنے کا ارادہ نہیں بس یہ کہنا تھا تیار رہنا رات میں ڈنر میرے ساتھ تم باہر کرو گی......"

اسکی بات پر اسنے فوراً آنکھیں کھولیں تھی

"مم-میں کہی نہیں جانے والی اپکے ساتھ...."

اسنے دوٹوک کہا تھا

"اور میں نے جو کہا ہے وہ کرنا ہے میں نے پہلے بھی کہا تھا مجھے زبردستی پر مجبور مت کرنا...."

اسنے آہستہ آواز میں غراہ کر کہا

"پر مجھے نہیں جانا....."

بضد ہوتے ہوئے کہا

"مجھے چیلنج کر رہی ہو.....؟"

اسنے ایک آئیبر واچکا کر کہا

"نہیں بس مجھے اپکے ساتھ کہیں نہیں جانا...."

اسنے اسکی سرخ ہوتی آنکھوں سے نظریں چراتے ہوئے کہا

"اچھا تم اگر نہ آئی تو انجام کیلیے تیار رہنا....."

غصے کو قابو میں کرتے ہوئے کہا

"مجھے اپ سے ڈر نہیں لگتا....."

اسنے مضبوط بننے کی کوشش کی اور اسکی بات پر شہرام کے چہرے پر تبسم پھیلا تھا

"وہ تو تب معلوم ہو گا جب تم نہ آئی اور اسکی سزا ملی پھر کہنا مجھے کہ نہیں ڈرتی...."

اسنے اسکی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑتے ہوئے کہا اور وہ خاموش ہو گئی

"چلو جاو اب کچھ کر دیا تو خود ہی پچھتاو گی...."

اسنے معنی خیزی سے کہا اور پیچھے ہوا تو وہ شہرام کو گھورتی پیر پٹختی چلی گئی

"ایک بار تم نہ آو پیار دیکھا تم نے ابھی شہرام ملک کا اگر نہ آئی تو غصہ دیکھو گی...."

خود سے بڑبڑاتا خود بھی باہر نکل گیا تھا

پریہان کمرے میں ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہی تھی شہرام نے اسکو کشمکش میں مبتلا کر دیا تھا اسکو شہرام پر یقین تو پورا تھا کہ وہ اسکے ساتھ کچھ غلط نہیں کرے گا پر اسکو اب شہرام سے ڈر لگنے لگا تھا اسکی باتوں سے اور یہ اسکے ساتھ جا کر کوئی بھی رسک نہیں لینا چاہتی تھی

"میں جاوں یا نہیں....؟"

ناخن چباتی خود سے کہ رہی تھی

"نہیں پریہان پاگل ہے کیا...."

خود سے سوال خود سے ہی جواب

"لیکن اگر نہ گئی تو جو وہ کہ رہے تھے اگر وہ...."

خود سے کہتی ایک دم رکی تھی

"لو بھلا اب میں انکی دھمکی سے ڈر جاوں...."

اسنے کمر پر ہاتھ ٹکاتے خود سے ہی کہا

"تو اور کیا ڈر ہی تو گئی ہوں اتنے تو خطرناک ہو گئے ہیں...."

رونی شکل بناتے اسنے اپنا سر تھاما تھا

"بس میں نہیں جاوں گی دیکھی جائے گی جو کریں گے شہرام...."

خود سے بڑبڑاتی اور آخری فیصلہ کرتی کمرے سے نکل کر کچن کی راہ لی

....

"دن بادن تم سے محبت میری چاہت بھڑتی جارہی ہے......."

وشما شہرام کی تصویر پر ہاتھ پھیرتی ہوئی بولی

"ہمارے گھر والے بھی ہمارے بارے میں ہی سوچتے ہیں اور دیکھو میں تم سے بے انتہا محبت بھی کرتی ہوں اور مجھے یقین ہے تم مجھ سے بھی محبت کرتے ہوگے........."

اسکی تصویر کو دیکھتی باتیں کررہی تھی جیسے وہ تصویر نہیں بلکہ خود شہرام ہو

"آئی لویو شہرام آئی لویو سو مچ....."

اسکی تصویر پر کس کرتی الماری کھول کر اس میں رکھ دی اور مسکراتی ہوئی کپڑے لیتی واشروم میں گھس گئی

....

شہرام کو گھر کے باہر کھڑے تقریباً آدھا گھنٹہ ہو گیا تھا پر پریہان آنے کا نام تک نہ لے رہی تھی اسنے کال بھی کی لیکن فون بند تھا غصے سے آنکھیں اور چہرہ سرخ ہو گیا تھا پرپل کرٹے میں موجود جسکے کف فولڈ کیے ہوئے تھے اور اوپر سے خوبصورت چہرے پر دھرا ہوا غصہ جو اسکو اور خوبصورت کے ساتھ خطرناک بھی بنا رہا تھا

"پری تم اچھا نہیں کررہی میرا تمہارے ساتھ کچھ بھی غلط کرنے کا ارادہ نہیں تھا لیکن تم مجبور کررہی ہو شہرام ملک کا کہنا نا مان کر بہت برا کیا تم نے....."

غصے سے مکا گاڑی پر مارا اور ہمیشہ کی طرح غصہ ضبط کرنے کیلیے سیگرٹ سلگائی تھی اور لائٹر غصے سے دور پھینکا تھا اسنے لمبا کش لگایا تھا اور سیگرٹ کے دھوئیں کے ساتھ اپنا غصہ اڑانا چاہا اپنا کچھ حد تک غصہ ختم کرنا چاہا کہ کہیں سارا اسی پر ہی نہ اتر جائے

"تمہیں تو آج سزا ملے گی میری کوئین.... تھوڑا ضدی ہو لیکن شہرام ملک کی دیوانگی جنونیت کے سامنے تمہاری ضد اس دھوئیں کی مانند ہے......."

اسنے دوبارہ دھواں ہوا میں چھوڑا تھا اور قدم اندر کی جانب بڑھائے تھے حال کے سامنے سے گزرنے لگا کہ سامنے کھانا کھاتی پریہان پر نظر گئی اور پریہان کی بھی ڈائیرکٹ نظر اس پر گئی اسکے اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا

"آو کھانا کھالو شہرام....."

سعدیہ بیگم نے کھانا سعید صاحب کو سرو کرتے ہوئے کہا

"بھوک نہیں......."

اسنے نظریں پریہان کی طرف ہی کرتے ہوئے کہا

"اس سیگرٹ کی جان چھوڑ دیا کرو کبھی تو جب دیکھو اس بکواس چیز کو ہونٹوں سے لگایا ہوتا ہے تم نے......"

سعید صاحب نے طنز کا تیر چلایا تھا

"میں بھی یہ لبوں سے نہیں لگانا چاہتا بس کچھ اور لگانے کو ملتا نہیں...."

اسنے نظریں ہنوز پر یہان کی طرف کرتے ہوئے معنی خیزی سے کہا اور سیگرٹ پھینکتا پیروں کے تلے کچلا تھا جیسے پر یہان کو کچھ باور کروانا چاہتا ہو اور پر یہان کو دیکھتا ہی وہاں سے چلا گیا پر یہان اسکی نظروں میں وارننگ محسوس کر چکی تھی اب اسکا کہاں کھانے میں دل لگنا تھا

"تم کہاں جا رہی ہو......"

اسکو اٹھتا دیکھ آبریش نے پوچھا تھا

"وہ میرا بہت امپورٹنٹ ٹیسٹ ہے صبح وہ تیار کرنا ہے......"

یہ کہ کر وہ بنا کسی کی سنی چلی گئی اسکا ارادہ شہرام کے کمرے میں جانے کے بعد خود کے کمرے میں جانا اور پھر دروازہ لاک کرنا تھا پر یہان تیزی سے زینے چڑتی پلر کی اوٹ میں کھڑی ہو کر دیکھا کہ شہرام اپنے کمرے میں ہی گیا ہے اب اسکو اس شیر کے کمرے کے سامنے سے گزر کر اپنے کمرے میں جانا تھا خود پر پھونکیں مارتی جلدی سے کمرے کی طرف قدم بڑھائے اور شہرام کے کمرے کے دروازے سے دور ہو کر گزری اور اپنے کمرے میں گھس کر جلدی سے لاک کر لیا تھا ساتھ سکھ کا سانس لیا تھا

....

اور ادھر شیر سیگرٹ پر سیگرٹ پھونک رہا تھا

"کوئین سمجھ رہی ہے کمرے میں بند ہو جائے گی اور میں اسکے کمرے تک پہنچ نہیں سکتا....."

شہرام طنزیہ مسکرایا تھا

"تم میری پہنچ سے زرا بھی دور نہیں...."

بیڈ پر گرتے ہوئے خود سے کہا

"میں چاہتا ہوں تم میری دیوانگی نہ دیکھو میری جنونیت نہ دیکھو کیونکہ تم بہت پچھتاو گی....."

اسنے اپنی آنکھیں بند کیں تھی

"اگر تمہیں مجھ سے نفرت بھی ہو نہ کوئین تو مجھے زرا فرق نہیں پڑتا....."

اسنے پھر سیگرٹ پھونکی تھی پر اس سے بھی اکتا کر اسنے دور پھینکی تھی اور اوندھے منہ لیٹ گیا تھا

"اوففف آئی لو یو نہ پری...."

اوندھے منہ لیٹا ہی تکیہ کھینچا تھا اور منہ کے نیچے رکھتے ہوئے بچوں سے انداز میں کہا

....

تقریباً رات کے گیارہ بج گئے تھے اور شاید سب ہی سونے کیلیے اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے اور یہی وقت تھا شہرام کا شکار کرنے کا... کمرے سے نکل کر ساتھ میں موجود پریہان کے کمرے کی طرف قدم بڑھائے ہینڈل گھما کر کھولنا چاہا پر لاک تھا شہرام کے ہونٹ پھیلے تھے اسنے اپنی جیب میں ہاتھ مارتے خفیہ چابی نکالی تھی اور نا جانے کیا کرتا لاک کھل گیا تھا آخر پولیس والا تھا اسکے لیے لاک کھولنا کچھ مشکل نہ تھا پر اسنے جیسے ہی ہینڈل گھومایا اسکے غصے کو مزید ہوا ملی تھی کیونکہ لاک کھل گیا تھا لیکن اوپر سے ہک کہ مدد سے بند تھا پیر سے دروازے کو ٹھوکر مارنے لگا لیکن پھر قابو کرتا پیچھے ہوا اور ماتھا مسلنے لگا کہ اچانک اسکی آنکھیں چمکیں

خاموشی سے زینے اترتا گارڈن کی بیک سائڈ سے گیا اور پریہان کے کمرے کا پیچھے سے جائزہ لینے لگا اسنے کوئی ایسی چیز ڈھونڈنی چاہی جس سے پریہان کے کمرے کے ٹیرس پر پہنچ جائے داڑھی کھجاتا اسنے پائپ کو دیکھا اور نیچے سے لے کر اوپر بالکنی تک جاتے پائپ کو غور سے دیکھا اسنے دیکھا پائپ کو دیوار کے ساتھ کرنے کیلیے ہکس لگائیں گئی تھیں جیب سے چاکلیٹ نکالی منہ میں ڈالتا جدوجہد شروع کردی ایک ہاتھ میں چاکلیٹ موجود تھی لیکن پھر بھی وہ بڑی مہارت سے چڑھ رہا تھا بیچ میں رک کر چاکلیٹ کی ایک عاد بائیٹ لے لیتا اسکے کمرے میں پہنچتا کمرے کا جائزہ لیا لائٹ بند تھی وہ بے فکر ہو کر سوئی تھی چاکلیٹ کا ریپر نیچے پھینکتا چلتا ہوا بیڈ کے قریب آیا

"جتنی مرضی کوشش کرلو دور بھاگنے کی آخری حد میں ہی ہوں تمہاری......"

خود سے کہتا بیڈ پر دھپ سے گرا تھا اور پریہان کو لگا جیسے وہ خواب دیکھ رہی ہو پر کھولی آنکھوں سے کیسا خواب اسنے ہینڈ فری اتارتے کمبل چہرے سے اتارا تھا اور اتارتے ہی اسکے اوسان خطا ہو گئے تھے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسکو دیکھ رہی تھی اور شہرام بائیں ہاتھ کی کہنی نیچے بیڈ پر ٹکاتا تھوڑا اونچا ہوا اسکو دیکھ رہا تھا چہرہ بالکل سنجیدہ تھا

"شش-شہرام....."

بہت مشکل سے اسکا نام ادا ہوا تھا ہوش میں آتی اٹھنے لگی کہ شہرام نے فوراً بازو سے کھینچ کر اسکی مزاحمت کو ناکام بنایا دونوں ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لیتا اسکے اوپر ہوا تھا پر یہان وحشت سے اسکو دیکھ رہی تھی

"کیوں نہیں آئی ایک بار کا کہا سمجھ میں نہیں آیا تھا کیا....؟"

اسنے غراتے ہوئے غصے سے کہا

"تت-تم نے مجھے سیریس نہیں لیا غلطی کی...."

اسکی خوف زدہ آنکھوں میں اپنی سرخ آنکھوں کو گاڑتے ہوئے کہا تو وہ سختی سے آنکھیں میچ گئی ہاتھ پر گرفت سخت ہونے کے باعث اسکے چہرے پر دو موتی ٹوٹ کر گرے

"یہ رونے کا مجھ پر کوئی اثر نہ ہوگا...."

اسکی بات پر پریہان نے ہچکی بھری تھی

"اوپن یور آئیز اینڈ لک ایٹ می...."

اسکیے کہنے پر بھی اسنے اپنی آنکھیں نہ کھولیں جو شہرام کو دوبارہ طیش دلانے کا باعث بنی تھی

"پھر میری بات نہیں مان رہی ہو میں آخری دفعہ کہہ رہا ہوں میری طرف دیکھو...."

ڈر کے مارے اسنے دھیرے سے آنکھیں کھول کر اسکی طرف دیکھا تھا

"یہ ہوئی نہ بات میری پہلی بار پر کہنے سے کیوں نہیں مانتی میری بات ہاں...؟"

اسنے چہرہ قریب کرتے ہوئے کہا

"آئی ایم سس-سوری.....؟"

اسنے روتے ہوئے کہا

"سوری تب کرو جب میں نے تمہیں پہلے آگاہ نہ کیا ہو...."

ہنوز سنجیدگی قائم تھی

"میں پیار سے سمجھاتا ہوں کیوں نہیں سمجھتی ہاں تم چاہتی ہو سختی کروں تو یقین جانو تمہیں ہی پسند نہیں آئے گی....."

اسکی بات پر اسنے دوبارہ سے آنکھیں بند کیں تھی

"مم-میں تم سے کک-کتنی محبت کرتا ہوں میری جان تت-تم کیوں میری محبت نہیں سمجھ رہی...؟ بتاو کرتا ہوں نہ محبت.....؟"

اسکے سوال پر ادھر خاموشی تھی

"بب-بتاو کرتا ہوں نہ محبت.....بتاو کرتا ہوں نہ.....؟"

آخر میں چلایا تھا کہ پریہان ایک دم سے کانپی تھی

"پپ-پلیز شش-شہرام خدا کا واستہ ہے جج-جائیں....."

اسنے روتے ہوئے منت کی تھی

"نن-نہیں یہ میرے سوال کا جواب نہیں مجھے سوال کا جواب دو کرتا ہوں نہ محبت....؟"

اسنے جنونیت سے کہا

"کک-کرتے ہیں آ-آپ....."

اسنے ہچکیوں کے درمیان کہا

"تت-توتم کیوں نن- نہیں سمجھ رہی ہو کیوں بھاگ رہی ہو دور....؟"

اسنے اسکی انکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا جہاں سے بے شمار انسووں گر رہے تھے

"م-معاف کر دیں دد-دوبارہ نن- نہیں ہوگا ایسا....."

اسکی بات پر شہرام مسکرایا اور اسکا بائیاں ہاتھ چھوڑتا سیگرٹ نکالی تھی اور اسکے ہاتھ میں پکڑائی وہ نا سمجھی سے دیکھنے لگی

"رکھو سیگریٹ ہونٹوں کے درمیان....."

اسنے چہرہ قریب کرتے ہوئے کہا تو وہ ڈرتی کانپتے ہاتھ سے اسکے ہونٹوں کے درمیان سیگرٹ رکھنے لگی اسکا ایک ہاتھ ابھی بھی شہرام کی گرفت میں تھا

اسنے لائٹر نکالا اور اسکی طرف بڑھا کر آنکھوں سے اشارہ کیا تو پریہان نے لائٹر جلا کر اسکی سیگرٹ جلائی تھی اور لائٹر نیچے پھینکا تھا

شہرام لمبا کش لیتا سیگرٹ نکالی تھی اور دھواں اسکے چہرے کے پاس پھونکا تو پریہان بری طرح کانسنے لگی اور شہرام کے چہرے پر دلفریب مسکراہٹ تھی سیگرٹ ہونٹوں کے درمیان دوبارہ رکھتا مزید اسکے اوپر ہوتا نیچے زمین پر گرے لائٹر کو اٹھایا اور جلایا اسکی ہلکی سی روشنی میں وہ اسکا چہرہ بغور دیکھنے لگا آنسوؤں سے تر چہرہ رونے کی وجہ سے سرخ انکھیں اور ناک وہ اسکو اس روپ میں بھی غضب لگ رہی تھی اسنے بجھا کر ٹیبل پر رکھا تھا اور ہونٹوں سے سیگٹ نکالی تھی

"سزہ تو ملے گی تھوڑی سی تم نے میرا کہنا نہیں مانا میں نے وارن بھی کیا تھا اوپر سے کیا کہا تھا کہ ڈرتی نہیں میں آپ سے....."

آخر میں اسنے اسی کا فقرہ ادا کیا تھا

"تم ضدی ہو جانتا ہوں اور مجھے تمہاری یہ ضد اچھی لگتی ہے لیکن میری جان تمہاری ضد میرے لیے نہیں ہونی چاہیے میں پیار کرتا ہوں تمہیں بھی کرنا ہو گا...."

یہ کہ کر اسنے سیگرٹ والا ہاتھ اسکے چہرے سے قریب لایا تھا پر یہان پھٹی آنکھوں سے کبھی اسکو دیکھتی تو کبھی سیگرٹ کو

"ی-یہ کک-کیا کر رہے ہیں دد-دور کریں اسکو....."

اسکی ڈری سی آواز نکلی تھی

"سزا ہے یہ تمہاری جو تم نے میرا کہنا نہیں مانا...."

اسنے مزید سیگرٹ پاس کی تھی

"مم-مجھے ڈر لگ رہا ہے پلیز دور کریں اسکو...."

اسنے روتے ہوئے منت کی تھی اسکی بات پر اسکے ماتھے پر شکنیں ابریں تھی اسنے سیگرٹ دور پھینکی تھی

"کیا کہا تم نے.....؟"

اسنے اسکی طرف غصے سے دیکھتے ہوئے کہا

"کک-کیا.....؟"

رونا بھول اسنے ناسمجھی سے پوچھا

"یہی کہ تمہیں ڈر لگ رہا ہے......"

اسکی بات ہر وہ حیرت سے دیکھنے لگی کہ اسکو کیا ہوا ہے

"تمہارے دل میں صرف شہرام ملک ہونا چاہیے نا کہ کچھ اور یہاں تک کہ ڈر بھی نہیں ڈر کیا سب کچھ نکال دو صرف شہرام ملک ہونا چاہیے....."

اسنے اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو وہ اسکو تکنے لگی کہ اتنی جنونیت یہ کیا تھی محبت تو کہی سے نہ تھی وہ اب مسلسل اسکے چہرے کو دیکھ رہا تھا اسکی گرفت ڈھیلی ہوتی دیکھ اسنے پوری جان سے اسکو دھکا دیا تھا تو شہرام پیچھے بیڈ پر گرا اور یہ موقع پاتی فوراً اٹھی تھی

"خبردار جو ایک قدم بھی باہر نکالا تو....."

اسکو دروازے کے طرف جاتا دیکھ اسنے وارن نظروں سے کہا اسنے پیچھے پلٹ کر التجایا نظروں سے اسکی طرف دیکھا اندھیرے میں بہت مشکل سے وہ اسکا چہرہ دیکھ پا رہا تھا اسنے ہاتھ بڑھا کر سائیڈ لیمپ جلایا تو پریہان اسکو واضع دیکھائی تھی بنا دوپٹے دیکھ اسکے لب مسکرائے تھے اسنے اپنے پاس پڑا دوپٹہ اسکی طرف اچھالا تو پریہان نے مکمل اپنے اوپر لپیٹ لیا اور شہرام بیڈ پر لیٹا اسکو فرصت سے دیکھ رہا تھا ہمیشہ کی طرح ماتھے پر بکھرے بال بڑھی ہوئی داڑھی سرخ آنکھیں کوئی بھی شہرام پر فدا ہو سکتا تھا

"پلیز جائیں...."

اسکو یوں تکتا پا کر پریہان نے ہاتھ جوڑے تھے تو شہرام نے آٹھ کر اسکے ہاتھوں کو تھاما تھا

"یہ ہاتھ جوڑنے کیلیے نہیں ہیں...."

اسنے باری باری چوما تھا ہاتھوں کو

"کوئی اجائے گا جائیں...."

اسنے خود دوبارہ رونے سے باز رکھتے ہوئے کہا

"تو آتا رہے کہ دوں گا کہ اسنے غلطی کی تھی اور میں اس وقت اسکو سزہ دینے کیلیے آیا ہوں...."

اسنے شوخ پن سے کہا تو وہ سرخ چہرے سے اسکو دیکھنے لگی

"پتا ہے بہت ہینڈ سم ہوں یوں تو مت دیکھو....."

وہ اپنے شوخ لہجے میں دوبارہ آگیا تھا اسکا سارا غصہ ختم ہو گیا تھا

"میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں...."

اسکی تھوڑی سے پکڑ کر اسکا چہرہ اوپر اٹھاتے ہوئے کہا

"پر مجھے ڈر لگتا ہے آپ سے...."

"میں نے پہلے بھی کہا ہے شہرام ملک کی محبت دل میں بسالو ڈر باقی نہیں رہے گا....."

اسکی بات پر یہ خاموش رہی اور امڈنے والے آنسوؤں کا گلہ گھونٹا تھا

"دوبارہ غلطی ہوئی تو سزہ ملے گی جا رہا ہوں میں....."

اسکے ماتھے پر مہر لگاتا باہر چلا گیا

اور پیچھے وہ نیچے بیٹھ کر گھٹنوں میں سر دیے رو دی نا جانے اسکی قسمت کیا لکھی

صبح پریہان جب نیچے آئی تو اسکی آنکھیں سرخ تھیں ہلکی ہلکی سوجی بھی ہوئی تھیں جو ساری رات نہ سونے اور رونے کی گواہی تھیں شہرام کو اسکو یوں دیکھ بہت دکھ ہوا لیکن غلطی بھی پریہان کی اپنی تھی (بقول شہرام) پر یہان نے اسکی طرف دیکھا تک نہ تھا

"چلو احتشام یونیورسٹی نہیں جانا....."

اسنے نیچے آتے ساتھ احتشام سے کہا

"تو بیٹا ناشتا تو کر لو....."

اسکی امی نے کہا

"امی بجوک نہیں وہی کر لوں گی اور آٹھ جاو مسٹر احتشام......"

اپنی امی سے کہتی احتشام کو گھورا تھا

"یار ایک تو تیرا یہ فرسٹ لیکچر پورے تین دن عذاب ہوتا میرے لیے میرا فرسٹ فری ہوتا تیری وجہ سے ناشتا بھی ٹھیک نہیں ہوتا....."

اسنے منہ ٹیڑھا کرتے ہوئے کہا تو سب کے چہروں لر مسکراہٹ آئی سوائے پریہان کے

"اٹھ رہا ہے یا نہیں اگر نہیں اٹھنا تو بتا دے میں خود چلی جاتی ہوں....."

اسکنے بے رخی سے کہا اسکی بات پر سب نے حیرت سے اسکو دیکھا اور شہرام بھی اسی کو دیکھ رہا تھا وہ جانتا تھا یہ شہرام سے دور بھاگنے کی وجہ سے ایسے کر رہی ہے

"کیا ہوا ہے... کسی نے کچھ کہا ہے آنکھیں بھی سوجھی سوجھی لگ رہی ہیں.....؟"
حماد صاحب نے فکر مندی سے کہا
"کچھ نہیں ہوا بابا بس رات ٹیسٹ کی وجہ سے دیر سے سوئی تھی نیند نہ پوری ہونے کی وجہ سے ایسے ہے......"
بنا گڑبڑائے اسنے بہت سفاکی سے جھوٹ بولا تھا کہ شہرام نے اسکو لاجواب نظروں سے دیکھا تھا
"اٹھ جاتا ہوں یار ابھی تو ناشتا بھی نہیں کیا..."
اسکو خود کو گھورتا پا کر اسنے منہ بنا کر کہا
"ٹھیک ہے میں چلی جاتی ہوں...."
"روکو....."
پریہان جو مڑنے لھی تھی شہرام کی آواز پر رکی اور اب پہلی دفعہ اسنے اسکو دیکھا تھا لیکن فورا نظریں پھیر لی تھیں
"چھوٹے ابو میرا اسکی یونیورسٹی والی سائیڈ پہ ہی کام ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں چھوڑ دوں اسکو....؟"
اسنے اجازت طلب نظروں سے حماد صاحب کی طرف دیکھا اسکی بات پر سبکے چہروں پر مسکراہٹ چھا گئی اور پریہان نے خونخوار نظروں سے گھورا کہ وہ اس سے بھاگنا چاہتی ہے اور اب اسی کے ساتھ جائے گی
"ارے میرے شیر دل میرے ٹائیگر بھلا مجھے کیا اعتراز ہو گا.....؟"

انہوں نے اسکو مسکرا کر دیکھ کر کہا تو وہ بھی مسکراتا ہوا آٹھ گیا پر یہان پیر پٹختی وہاں سے چلی گئ کیونکہ اسکو پہلے معلوم تھا اسکے بابا انکار کر ہی نہیں سکتے

شہرام باہر آیا تو پر یہان پہلے ہی جیپ میں موجود تھی مسکراتا ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا پر یہان ایسے بیٹھی تھی جیسے کچھ ہوہی نہ رہا ہو شہرام نے بھی ایک نظر اسکو دیکھ سکون سے جیپ سٹارٹ کی تھی راستہ بالکل خامقشی سے کٹ رہا تھا لیکن شہرام جیپ بہت سلو چلا رہا تھا پر یہان بار بار ٹائم دیکھ رہی تھی کیونکہ اسکو دیر ہو رہی تھی

"شہرام جلدی کریں مجھے دیر ہو رہی ہے....."

آخر اسکو کہنا ہی پڑ گیا اور شہرام کے لب پھیلے

"اپنا حشر کیا بنالیا ہے رات میں میں نے تمہارے ساتھ ایسا کچھ کیا تو نہیں تھا....."

اسکی بات کا الٹا جواب دیا تھا اور اخر میں شرارت سے کہا تھا اپنی بات کا الٹا جواب سن اسکو غصہ چڑھا

"شہرام میں نے کہا ہے مجھے دیر ہو رہی ہے گاڑی تھوڑی سپیڈ سے چلائیں....."

اسنے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا تو شہرام نے گاڑی سائیڈ پہ روکی

"یہ کیا بدتمیزی ہے شہرام......."

اسکو گاڑی سائیڈ پہ روکتی دیکھ اسنے حیرت سے کہا

"اب میں تم سے تسلی سے بات کروں گا..."

اسنے اسکی طرف مڑتے ہوئے کہا

"پر مجھے بات نہیں کرنی مجھے جانا ہے....."

یہ کہ کر اسے سیٹ بیلٹ کھولنا چاہی

"تم میری مرضی سے ہی جاوگی یہ گاڑی تب چلے گی یا تب اسکا دروازہ کھلے گا جب تم میری بات سن لوگی....."

اسنے سینے پر ہاتھ باندھے اسکو کہا

"آپکی مرضی.....ہر جگہ آپکی مرضی پھر میری زندگی تو نہ ہوئی یہ آپکی جنونی محبت نے میری جان لے لینی ہے پاگل ہو جاوں گی میں....."

اسنے بھرائی آواز میں کہا اور اخر میں اپنا سر پکڑا تھا

"تمھاری زندگی ہی ہے بس تم میری ہو تم کرو جو کرنا ہے لیکن میری ہو کر تم مجھ پر بھی ایسے حکم چلا سکتی ہو میں بلکل ناراض نہیں ہونگا تمھارے جیسے اور رہی بات جنونی محبت کی تو ویسی تم بھی کرو نہ....."

اسنے بہت پیار سے اسکے ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا

"آپ سے محبت..واہ محبت نہیں جیسے جنونی ہیں ڈر لگتا ہے مجھے آپ سے...."

اسنے اپنے ہاتھ اسکے ہاتھوں سے نکالنا چاہے پر گرفت مضبوط تھی

"تومت ڈرو مجھ سے محبت کرو ایک بار میری ہو جاو تو تمہاری قسم تم سے بہت پیار کروں گا بہت زیادہ کہ اپنے ہونے پر رشک کرو گی....."

اسنے اسکا چہرہ اٹھا کر اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے محبت سے کہا تو وہ بھیگی پلکوں سے اسکو تکنے لگی

"پھر کبھی زخم نہیں دوں گا رونے نہیں دوں گا کبھی نہیں یوں ڈراوں گا تم میرا عشق ہو بس اس چیز سے ڈر لگتا ہے کہیں تم مجھ سے دور نہ ہو جاو کوئی تمہیں مجھ سے چھین نہ لے میں مر جاوں گا تمہارے بنا......."

اسنے اسکا چہرہ تھامتے ہوئے کہا

"ش- شہرام مجھے دیر ہو رہی ہے...."

اسنے اسکی محبت دیتی آنکھوں سے گھبراتے ہوئے کہا

"کوئی بات نہیں میں سر سے کہ دوں گا وہ تمہیں لیکچر دے دیں گے...."

اسنے اسکا چہرہ تھپتھپاتے ہوئے کہا تو یہ چہرہ جھکا گئی

"اب تو نہیں ڈر لگ رہا....؟"

"اگر ا- آپ ڈراو نہ تت- تو نہیں لگے گا....."

اسنے معصومیت سے کہا تو شہرام ہنسا

"نہیں ڈراتا اب کبھی نہیں ڈراوں گا میری جان ہاں بس ایک چیز کی کمی ہے...."

اسنے آخر میں شرارت بھری نظروں سے دیکھا

"کیا....؟"

اسنے نا سمجھی سے پوچھا

"سمائل....."

اسنے ہاتھ کے اشارے سے خود بھی مسکراتے ہوئے کہا تو وہ نا چاہتے ہوئے بھی ہنس دی اور اسکا ڈمپل نمودار ہوا جو اسنے نا جانے کتنے دنوں بعد دیکھا تھا

"بس اس پہ فدا ہوا تھا....."

اسنے اسکے ڈمپل پر انگلی رکھتے ہوئے کہا تو وہ چہرہ پیچھے لے گئی

"چ- چلیں اب...؟"

"اب کیا کریں گے اتنی جلدی جا کر فرسٹ لیکچر تو گیا سیکنڈ فری ہے اب میرے ساتھ رہو نہ...."

اسنے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا تو پریہان نے گھورا

"زیادہ پھیلنے کی ضرورت نہیں ہے چلیں...."

اسنے آنکھیں دیکھاتے ہوئے کہا تو اپنی کوئین کے معصومانہ انداز پر ہنستا ہوا گاڑی سٹارٹ کی

شہرام کی محبت اپنی کوئین کا دل بدلنے میں کامیاب ہو رہی تھی اب وہ اسکو کسی گلاب کی طرح رکھنا چاہتا تھا اب کبھی اسکی آنکھوں میں انسوؤں نہیں دینا چاہتا تھا اب جو بھی پریہان کی انکھوں میں آنسوؤں دے گا شہرام اسکی زندگی ہی چھین لے گا

....

"ہاں گل خان کیا خبر ہے جو کہا تھا وہ کیا....؟"

شہرام نے کرسی پر بیٹھتے ساتھ کہا

"جی سر ہم نے انکے ایک اڈے کا پتا لگا لیا ہے اور ایک بھروسے مند آدمی کو رکھوالی کیلیے بھیجا ہے جیسے موقع ملے گا ہم اٹیک کر دے گا......"

گل خان نے پر جوش ہوتے ہوئے کہا تو شہرام ہنسا

"فکر نہیں کرو کسی کو نہیں چھوڑیں گے...."

اسنے فائل اٹھاتے ہوئے کہا

"سر جو فائل آپ نے اٹھایا ہے اس میں سب ڈیٹیل موجود ہیں....."

"ٹھیک ہے میں دیکھ لیتا ہوں اور ہاں وہ یونیورسٹی کے کیس کا کیا بنا....؟"

اسنے آخر میں فکر مندی سے پوچھا کیونکہ وہ پریہان کی یونیورسٹی تھی

"سر ہم نے حارز کو لگایا ہوا ہے یونیورسٹی میں اور پتیھان بی بی پر بھی نظر رکھے ہوئے ہے...."

اسکی بات پر اسنے ہاں میں سر ہلایا

"ہاں مجھے بتایا تھا حارز نے خیر باقی کے اڈوں کی معلومات اکھٹی کرو معارج کو چھوٹے چھوٹے جھٹکے دینے ہیں....."

اسنے دلفریب مسکراہٹ چہرے پر سجائے کہا تو گل خان نے ہاں میں سر ہلایا

....

"احتشام...."

احتشام جو میرب کو الریڈی دیکھ چکا تھا پر اگنور کرتا آگے بڑھ گیا تھا میرب نے اسکو پیچھے سے اواز دی لیکن وہ ان سنی کرتا چلتا گیا رکا نہ میرب آنکھوں میں آنسوؤں لیے اسکی طرف بھاگی اور اسکا ہاتھ پکڑ کر رخ اپنی طرف کیا

"جی کیا مسئلہ ہے.....؟"

اسنے اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے بے رخی سے کہا تو اسکی آنکھوں میں اور پانی جمع ہو گیا

"آئی ایم سوری پلیز ایسے نہیں کرو...."

اسنے نم آواز میں کہا احتشام اسکی طرف دیکھنے سے گریز کر رہا تھا وہ نہیں چاہتا تھا وہ ابھی نرم پڑے احتشام میرب کی سوچ بدلنا چاہتا تھا

"پلیز دیکھو نہ میری طرف...."

اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں سے اپنی طرف کیا تو احتشام نے اسکے ہاتھ جھٹک دیے اور دوبارہ سے چلنے لگا کچھ آنسوؤں میرب کی گال پر پھسلے تھے دوبارہ اسکے سامنے جا کر کھڑی ہوئی تھی اگر احتشام بروقت نہ رکتا تو ضرور ٹکر ہو جاتی

"آئی ایم سوری...."

اسنے روتے ہوئے کان کو ہاتھ لگا کر کہا تو احتشام نے محبت پاش نظروں سے اسکو دیکھا اور اسکے انسوؤں صاف کیا

"اچھا چلو خاموش ہو جاو...."

اسکے انسووں صاف کرتے ہوئے کہا

"ناراض تو نہیں...."

"نہیں..."

"چلو پھر کنٹین چلتے ہیں...."

اسنے خوش ہوتے اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا

"نہیں لیکچر ہے پہلے وہ تو لے لیں...."

"اسکا مطلب ابھی بھی ناراض ہو..."

اسنے نم اواز میں کہا

"نہیں ہوں یار...."

"تو پھر چلو نہ...."

"اوفف اچھا چلو...."

اسکا ہاتھ پکڑ کر مسکرا کر کہا تو وہ بھی. مسکراتی ہوئی اسکے ساتھ چلنے لگی

آج سنڈے تھا اور معمول کے مطابق سب ہی گھر پر موجود تھے یہاں تک کہ شہرام بھی موجود تھا صبح گیارہ بجے گا وقت تھا اور تقریباً سب ہی لاونج میں موجود تھے لیکن شہرام کے علاوہ وہ کچھ دیر پہلے ہی اٹھ کر کمرے میں گیا تھا رامز مصطفی سعید صاحب اور حماد صاحب لاہور میں ہونے والی میٹنگ کے بارے میں بات کر رہے تھے جبکہ سعدیہ بیگم اور شازیہ بیگم کپڑوں کا رولا لیے بیٹھی تھیں باقی بچہ پارٹی ایک طرف پر یہان کے راگ سن رہی تھیں

"ٹوٹے ہیں اس طرح سے آواز تک نہ آآآآآآآآآ......"

گانے کے دوران ہی اسکو چینخ مارتے اور صوفے پر کھڑے ہوتے دیکھ سب نے حیرت سے دیکھا شازیہ بیگم نے اپنا دل تھاما تھا یوں پریہان کو چینخ مارتے لیکن احتشام کو ہنستے دیکھ سب نے دونوں کو گھورا تھا کیونکہ احتشام صاحب نے اسکی گود میں نقلی چھپکلی پھینک دی تھی اور پریہان میڈم جو گانا گا رہی تھی گود میں کوئی چیز گرنے سے چلا اٹھیں چھپکلی سے اسکو ڈر تو نہیں لگتا تھا پر اچانک اسکی گود میں کچھ گرنے سے چلائی تھی

"تم دونوں کا علاج مشکل ہے...."

شازیہ بیگم نے اپنے دونوں سپوتوں کو گھورتے ہوئے کہا اب سبکے چہروں پر مسکراہٹ تھی اور اپنے اپنے کام میں مگن ہو گئے تھے پر پریہان نے احتشام کو ملامتی نظروں سے دیکھا تھا جسکی بتیسی ابھی بھی بند نہیں ہو رہی تھی پریہان نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسکو وارن کیا تھا اور احتشام صاحب نے فلائنگ کس دیتے اس وارنگ کو قبول کیا تھا

ان سب کو باتوں میں مگن دیکھ وشما اٹھی تھی اور باہر نکل گئی اور زینے چڑتی شہرام کے کمرے کا رخ کیا بنا دروازہ کھٹکھٹاتی اندر داخل ہوئی دروازہ بند کیا لیکن اندر کوئی موجود نہ تھا واشروم سے پانی کے گرنے کی آواز سے سمجھ گئی تھی کہ شہرام واشروم میں موجود ہے اسکے لب مزید پھیلے تھے

کیونکہ یہ اچھے سے واقف تھی کہ شہرام بنا شرٹ کے ہی باہر نکلے گا اسنے قدم آگے بڑھا کر سائڈ ٹیبل پر پڑی شہرام کی پک اٹھائی اور بہت غور سے اسکو دیکھنے لگی

"یوں ہی تو نہیں مجھے تم سے محبت...."

مسکرا کر کہتی اسکی پک رکھی کہ دروازہ کھلنے کی آواز سے پیچھے پلٹی اور توقع کے عین مطابق شہرام شرٹ کے بغیر باہر نکلا تھا بس وائٹ بنیائن اسکے بدن پر تھی وشما پلکیں جھپکائے اسکو دیکھ رہی تھی جو آج قیامت برپا کر رہا تھا

"تت-تم مم-مجھے نہیں معلوم تھا کمرے میں ہو ورنہ شرٹ پہن کر باہر آتا سوری...."

اسکو یوں یک ٹک دیکھتا پا کر اسنے گڑبڑا کر کہا کیونکہ وہ کبھی اسکے سامنے یوں نہیں آیا تھا

"کوئی بات نہیں مجھے تو تمھیں ایسے دیکھنا بھی منظور ہے....."

وہ خود بیڈ کی طرف بڑھنے لگا تھا اسکی بات پر رک کر نا سمجھی سے اسکو دیکھا تو یہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے قدم قدم لیتی اسکے پاس گئی اور اسکے قریب ہو کر کھڑی ہو گئی اسکا یوں قریب ہو کر کھڑی ہونا شہرام کو کچھ غلط نہیں بلکہ سب کچھ غلط کی علامت دے گیا تھا

"مطلب فیوچر میں بھی تو ایسے ہی دیکھنا ہے...."

اسنے اسکی بنیائن پر شہادت کی انگلی پھیرتے بے باکی سے کہا تو شہرام کو اسکی بے باکی دیکھ غصہ چڑھا

"یہ کیا بد تمیزی ہے تم مجھ سے محبت کرتی تھی یہ تو جانتا تھا پر اتنی بے شرم ہو گی یہ معلوم نہ تھا....."

اسنے اسکا ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے کہا

"بے شرمی صرف تمہارے لیے ہے ورنہ باقیوں سے پوچھ لو میں بہت سگھڑ اور شریف ہوں....."

اسنے انکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا

"تم میری بچپن کہ دوست تھی اس لے آج تک کچھ نہیں کہا پر آئیندہ اگر یوں میرے کمرے میں دکھی تو مجھ سے برا کچھ نہیں ہو گا سہی سلامت کمرے سے باہر نہیں جاو گی....."

اسنے انگلی اٹھا کر وارن کیا وشا کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی

"سہی سلامت جانا بھی کون چاہتا ہے میں تو ڈوبنا چاہتی ہوں تم میں تمہاری محبت میں بے شک ابھی ڈبو کر دیکھ لو......."

یہ کہ کر اسنے اسکی بنائیں کس مٹھیوں میں جکڑتی چہرہ اسکے قریب کرتی بالکل اسکے قریب ہو کر کھڑی ہو گئی اسکی اتنی بے شرمی پر شہرام نے مٹھیاں بھینچی تھیں

"جب گھر والوں کو معلوم ہو گا کہ اتنی سگھڑ بیٹی وہ جو کبھی اوف تک نہیں کرتی میرے کمرے میں آکر اتنی بے شرمی سے میرے ساتھ ناجائز تعلقات بنانے کا کہ رہی ہے تو ان پر کیا بیتے گی کبھی سوچا ہے.....؟"

اسنے خود پر قابو پاتے ہوئے کہا

"مجھے کسی کی پرواہ نہیں تمہارے علاوہ صرف تم چاہیے جائز یا ناجائز اس سے بھی فرق نہیں پڑتا..."

اسنے ایڑھیاں اٹھاتے شہرام کے لبوں کے قریب جھکتے ہوئے کہا خود پر اسکو یوں جھکتا دیکھ اسنے اسکے ہاتھ جھٹکے تھے اور اسکو پیچھے دھکا دیا تھا

"تم جیسی بے شرم بے باک لڑکی میں نے آج تک نہیں...."

اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ وشما کو شوٹ کردے

"دیکھنا بھی مت ورنہ اسکو راکھ کردوں گی...."

اسنے خود کے یوں جھٹک جانے پر غصے سے کہا

"دفعہ ہو جاواس سے پہلے میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو......"

اسنے خود پر قابو پاتے ہوئے کہا تو وہ دل جلانے والی مسکراہٹ پیش کرتی کمرے سے چلی گئی پیچھے شہرام نے اپنا سر تھاما تھا اور ڈریسنگ پر پڑا سب کچھ ہاتھ مار کر نیچے گرادیا تھا

"پہلے مجھے تم سے ہمدردی تھی تمہارے محبت سے ہمدردی تھی لیکن اب آئی ہیٹ یو سوچ...."

یہ کہ کر ہمیشہ کی طرح سیگرٹ سلگائی تھی

....

مصطفی جو نہا کر نکلا تھا کچھ سوچ کر اسکے ہونٹ مسکرائے اور اسنے فون اٹھا کر آبریش کا نمبر ملایا

"جی مصطفی....."

آبریش کی حیرت بھری آواز گونجی

"جانوایک کپ چائے اور ساتھ تم کمرے میں آنا...."

محبت سے لبریز لہجے میں کہا تو آبریش نے فون کو ایسے گھورا جیسے فون نہیں مصطفی خود ہو

"آرہی ہوں....."

چبا کر کہتی فون رکھا تھا اور ادھر مصطفی زور سے ہنسا تھا اور دوسرے دروازے سے نکلتا ٹیرس پر چلا گیا تھا اتنی سردی میں سرد ہوا اسکے جسم کو چھو رہی تھی اسکو سردی کا احساس ہو رہا تھا پر اسکو ایسا موسم شروع سے پسند تھا (گرم خون ہے جوان کا ہاہاہاہا)

"مصطفی بھائی مانا جوان بندے ہیں پر یوں بنا شرٹ کے اس ٹھنڈ میں اوپر سے سرد ہوا میں کھڑے ہونا جوانوں کو بھی ڈھیر کر دے گا...."

احتشام جو گارڈن میں ابھی فون سن کر کھڑا تھا کہ اچانک نظر مصطفی کے کمرے پر پڑی تو اسنے شرارت سے کہا

"زیادہ بول نہ ورنہ پیٹے گا میرے سے...."

مصطفی نے ہنستے ہوئے کہا

"ہاں ہاں سب کا زور میرے پر ہی چلتا ہے..."

اسنے منہ بناتے اونچی آواز میں کہا تو مصطفی زور سے ہنسا تو احتشام بھی ہنس دیا اور اندر چلا گیا کہ اتنے میں ابریش دروازہ کھٹکھٹا کر اندر داخل ہوئی مصطگی مسکراتا ہوا ٹیرس سے کمرے میں آیا آبریش جو چائے رکھ کر واپس پلٹی تھی اسکو بنا شرٹ کے دیکھ اسنے گھورا تھا

"دروازہ کھٹکھٹایا بھی تھا کہ نواب اپنی حالت درست کرلیں لیکن پھر بھی شرٹ نہیں پہنی...."

اسنے چباتے ہوئے کہا تو مصطفی ہنستا ہوا اسکے پاس آیا اور اسکو کمر سے کھینچ کر اپنے حصار میں لیا

"تم کو لگتا ہے میں شرٹ پہنتا...."

"مجھے علم تھا آپکی بے شرمی کا پر میں نے کہا شاید....."

اسنے اسکے گلے میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا تو مصطفی نے اپنا ماتھا اسکے ماتھے سے رگڑا

"باہر سردی ہے نہ...."

مصطفی کی گرم سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کرتی اسنے گھبراتے ہوئے کہا

"ہاں ہے لیکن تمہارے قریب محسوس نہیں ہو رہی...."

اسنے خمار زدہ لہجے میں کہا تو آبریش چہرہ جھکا گئی کہ اچانک نظر اسکے گلے پر موجود لاکٹ پر گئی اسنے اس لاکٹ کو اپنے ہاتھ میں لیا اور دیکھا کہ سیم آبریش کے ھلے میں موجود لاکٹ جیسا ہے بس اس پر "اے" لکھا تھا اسکو یوں لاکٹ کی طرف دیکھتا پا کر مصطفی مسکرایا

"واواپ نے بھی یہ پہنا ہوا ہے....؟"

اسنے مسکراتے ہوئے اسکی طرف دیکھ کر کہا

"تمکو پہنایا تھا تو فرض تھا مصطفی پر بھی...."

اسنے اسکے چہرے پر آنے والی آوارہ لٹوں کو پیچھے کرتے ہوئے کہا تو آبریش نے محبت پاش نظروں سے اسکی طرف دیکھا اور آگے بڑھ کر ایڑھیاں اٹھاتی اسکو ہگ کیا تھا کہ مصطفی نے بھی گھیراتنگ کیا تھا

"آئی لو یو مصطفی...."

اسنے اسکو مزید زور سے پکڑتے ہوئے کہا

"لو یو ٹو....."

اسنے اسکے سر پر پیار کرتے ہوئے کہا

"آبر...."

پیار سے پکارا گیا

"جی...."

اسنے اسکے سینے سے سر اٹھا کر کہا تو مصطفی کی سیدھی نظر اسکے ہونٹوں پر گئی اسکو نظریں دیکھ اسنے آپنی آنکھیں میچیں تھی شاید آج وہ خود بھی اس سے دور نہیں جانا چاہتی تھی مصطفی کا ایک ہاتھ اسکے کمر اور دوسرا چہرے موجود تھا اور اس پر جھکا تھا آبریش نے سختی سے اسکی بنیائن کو پکڑا تھا جب مصطفی کو لگا کہ آبریش کی گرفت ڈھیلی پڑ رہی ہے تو اسنے اسکو نرمی سے خود سے الگ کیا تو وہ لمبے لمبے سانس لینے لگی مصطفی نے بہت نرمی سے اسکو باہوں میں اٹھایا تھا اور بیڈ پر لٹا کر اس پر جھکا تھا اسکی گردن پر جھکتا اسکے شولڈر سے کپڑا ہٹایا تھا اور وہاں بھی اپنے لب رکھ دیے اس پر جھکے

تقریباً اسکو دس منٹ ہوئے تھے کہ جب اسکو لگا کہ اگر وہ تھوڑا اور اسکے قریب رہا تھا تو آپے سے باہر ہو جائے گا سو نرمی سے اس سے الگ ہوا اور بیڈ پر پڑی شرٹ اٹھا کر پہننے لگا آبریش کی دھڑکن بہت تیز چل رہی تھی سرخ چہرے کے ساتھ بیٹھی تو مصطفی اسکی طرف مڑا اور اسکے ماتھے پر لب رکھتا کمرے سے باہر نکل گیا اور پیچھے وہ اسکے لمس کو گردن شولڈر چہرے پر محسوس کرتی اور شرما گئی اور بیڈ کے سائڈ ٹیبل پر پڑی جائے کو دیکھا جو ٹھنڈی ہو گئی تھی بیڈ سے اٹھتی نیچے گرا اپنا دوپٹہ اٹھایا اور کپ اٹھاتی باہر چلی گئی

....

تقریباً شام کے چار بج گئے تھے شہرام اپنا غصہ ٹھنڈہ کرتا جب نیچے ایا شاید باہر جانے کی تیاری تھی کہ لاونج سے گزرنے لگا کہ اسکو پریہان کا چہرہ نظر آیا جو مزے سے بریانی کھا رہی تھی اسکا موڈ خود بخود فریش ہو گیا تھا مسکراتا ہوا لاونج میں داخل ہوا تو پریہان اکیلی بیٹھی تھی اسکو اتا دیکھ پریہان کا منہ کی طرف جاتا ہاتھ رکا اور اسنے چمچ پلیٹ میں رکھ کر شہرام کو دیکھنے لگی شہرام چھوٹے چھوٹے قدم کیتا اسکے پاس آیا اور بالکل اسکے قریب ہو کر بیٹھ گیا کہ پریہام سے سانس لینا محال ہو گیا

"اکیلے اکیلے بریانی....؟"

اسکی گھبراہٹ سے محفوظ ہوتے اسنے شرارت سے کہا

"آ-آپ بھی کھالیں...."

اسنے پلیٹ اگے کرتے ہوئے کہا تو اسنے ہاتھ کی مدد سے چاولوں کا نوالا منہ میں ڈالا

"ش- شہرام یہ چمچ لے لیں..."

اسنے پیار سے کہا کیونکہ وہ ہاتھ سے کھاتا اسکو بہت پیارا لگا تھا یہ نہیں تھا کہ وہ اسکو پہلی دفعہ کھاتا دیکھ رہی تھی بس اسکے اظہار کے بعد آج دیکھا تھا

"ہاتھ سے کھانا سنت ہے...."

اسنے مسکراتے ہوئے کہا تو پریہان شرمندہ ہوئی اور اسنے بھی چمچ سائڈ پر رکھتے ہوئے ہاتھ کی مدد سے نوالا منہ میں ڈالا تو شہرام مسکرایا اور ہاتھ میں نوالا لیتا پریہان کے منہ کے سامنے کیا تو اسنے ہچکچا کر اسکو دیکھا تو شہرام نے آنکھوں سے اشارہ کیا تو پریہان نے نوالا منہ میں ڈالا باقی انگلیوں پر موجود چولوں کو اپنے منہ میں ڈالا تو پریہان شرم سے اور سرخ ہو گئی اسکو سرخ ہوتا دیکھ شہرام کو مزہ آرہا تھا تبھی اور پاس ہو کر بیٹھ گیا کہ وہ اسکی سانسوں کی تپش چہرے پر محسوس کر رہی تھی اسکی دھڑکن کی آواز بخوبی سن رہی تھی اور اپنی دھڑکن بھی شور برپا کیئے ہوئے تھی

"اتنا کیوں گھبراتی ہو یار...؟"

اسنے اسکے بال کان کے پیچھے کرتے ہوئے پیار سے کہا

"کب گھبرائی میں....؟"

اسنے چراتے ہوئے کہا تو شہرام نے چہرہ اسکے پاس کیا

"اچھا ابھی ایک پیار بھرا جملہ بول دیا تو میڈم کا اگلا سانس لینا محال ہو جانا ہے...."

اسنے چہرے پر جھولنے والی آوارہ لٹ کو اپنی انگلی پہ لپیٹتے ہوئے کہا تو وہ جھینپ گئی

"پتا نہیں میں تم سے اتنا پیار کیوں کرنے لگا ہوں نا جانے کیوں..."

اسنے ایک اور نوالا اپنے منہ میں ڈالتے ہوئے کہا

"آپ کا دماغ خرب ہو گیا ہے بس اور کچھ نہیں..."

اسنے منہ تیڑھا کرتے ہوئے کہا پر شہرام کے قہقے پر اسنے اپنی زبان دانتوں تلے دبائی تھی اور جلدی سے پانی کا گلاس انڈیلا تھا

"سنو پری...."

پیار سے پکارا تھا اور اسکے پکارنے پر تو وہ فدا ہی ہو گئی تھی

"جج-جی بولیں...."

اسنے معصومیت سے کہ کر نوالا منہ میں ڈالا

"ایک عدد کس ملے گی...."

اسنے نارمل سے انداز میں کہا اور اسکے ایسا کہنے پر اسکا نوالا ہی حلق میں اٹک گیا اور بری طرح کھانسنے لگی شہرام نے پانی کا گلاس اسکے لبوں سے لگایا تو اسکو کچھ سانس آیا اور حیرت سے اسکو دیکھنے لگا

"اچھا دے دو نہ یار...."

اسنے اسکے ہونٹوں کہ طرف دیکھتے ہوئے کہا اس سے پہلے وہ کچھ بولتی شہرام نے اسکے ہونٹوں پر انگلی رکھ دی

"خاموش بالکل....."

یہ کہتا جھکنے لگا لیکن باہر سے اتی آوازوں سے ہوش کی دنیا میں آیا پر یہان کا تو سانس لینا ہے دو بالا ہو گیا تھا شہرام کے اتنا بے باکی سے کہنے اور دوسرا باہر سے آوازیں جیسے ادھر ہی کوئی آ رہا ہو اور تیسرا شہرام کا اسکے اتنا قریب بیٹھے ہونا اسکے چہرہ کا رنگ اڑتا دیکھ مسکراتا ہوا اس سے فاصلے پر بیٹھا اور پلیٹ اپنے اور اسکے درمیان رکھتا مزے سے کھانے لگا کہ اتنے میں احتشام مصطفیٰ اور آبریش لاونج میں داخل ہوئے

"ارے واہ رائیس کھائے جا رہے ہیں...."

احتشام کہتا ہوا آبریش اور مصطفیٰ کے ساتھ بیٹھا شہرام نے مسکرا کر دیکھا پر یہان تو مسکرا بھی نہ سکی اور احتشام مصطفیٰ اور ابریش نا جانے فون میں کیا دیکھنے پر مصروف ہو گئے مصطفیٰ نا جانے انکو کیا دیکھا رہا تھا انکو مصروف دیکھ شہرام نے پلیٹ کے پاس پڑا پر یہان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تو وہ اسکو دیکھنے لگی اسکے دیکھنے پر شہرام نے مسکراہٹ دبانے کیلیے ہونٹ دانتوں تلے دبایا تھا

اسکو گھراتی جانے کیلیے اٹھی پر ایک قدم سے زیادہ نہ چلا گیا اسنے پیچھے پلٹ کر دیکھا تو دوپٹہ شہرام کے ہاتھ کے نیچے تھا اور وہ اسکو پیار بھری مسکراہٹ سے دیکھ رہا تھا پر یہان نے ان تینوں کی طرف دیکھا جو مصروف تھے کسی کا دھیان ادھر نہیں تھا اسنے گھور کر شہرام کو دیکھا جس پر شہرام نے اسکو آنکھ ماری اور ایک فلائنگ کس دی جس پر پر یہان کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا اسنے گڑبڑا کر دوبارہ ان تینوں کی طرف دیکھا جو ابھی بھی مصروف تھے آپس میں اسنے پھر التجایا نظروں سے

شہرام کر دیکھا جسکو شیاد ترس آگیا تھا اور اسے دوپٹہ چھوڑ دیا تھا اسکے چھوڑتے ہی وہ دو سو کہ سپیڈ سے گئی تھی

پیچھے شہرام ایک گلاس پانی کا پیتا پلیٹ اٹھاتا اٹھا شاید کچن میں جانے لگا تھا

"شہرام بھائی اگر نہیں کھانی تو مجھے دیتے جائیں..."

احتشام نے دانت دیکھاتے ہوئے کہا تو شہرام پلیٹ اسکو پکڑائی اور لاونج کے ساتھ اٹیچ واشروم سے ہاتھ دھونے چلا گیا جب باہر ایا تو لاونج میں باری باری سب ارہے تھے کچھ بات کرنے لگا کہ فون پر بجنے والی رنگ ٹیون کی طرف متوجہ ہوا دیکھا تو گل خان کا تھا اسنے فون اٹھایا فون اٹھاتے ہی آگے سے سننے والی خبر سے اسکی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی

"گل خان میں تم سے کمرے میں جا کر بات کرتا ہوں...."

یہ کہ کر اسنے فون کٹ کیا تھا

"امی جان مجھے ارجنٹلی طور پر ڈیوٹی پہ جانا ہے..."

اسکی بات پر سب اسکی طرف متوجہ ہوئے

"میرے ٹائیگر خیریت.....؟"

اسکی امی کی بجائے حماد صاحب بولے

"فکر نہیں کریں چھوٹے ابو سب ٹھیک ہے بس کام ہے تھوڑا جا رہا ہوں دیر ہو جائے گی..."

زبردستی مسکرا کر کہتا لاونج سے نکل گیا اور جلدی سے زینے چڑتا کمرے میں چلا گیا اور کمرے میں جاتے ساتھ گل خان کو فون کیا

"ہاں گل خان کہا خبر ہے.."

اسنے دروازہ بند کرتے ہوئے کہا

"اچھا.. اچھا.. آرہا ہوں میں دس منٹ میں......"

"ہاں ٹھیک ہے حارز سے کہو جلدی سے پولیس اسٹیشن پہنچے...."

آگے سے ناجانے گل خان نے کیا کہا کہ شہرام کے ماتھے پر بل پڑے

"یہ کیا بکواس ہے جب حارز نے کہا تھا تو یہ کیسے ہو سکتا ہے...؟ وہ لڑکیاں کیسے لے کر جا سکتا ہے.....؟"

اور گل خان کی آگے والی بات سن کر اسنے فون کو گھورا جیسے حارز ہو

"اچھا اس کمینے کو تو میں پوچھ لیتا ہوں....."

اسنے چباتے ہوئے کہا اور فون بند کرتا الماری میں سے یونیفارم نکالتا واشروم میں گھس گیا

"امی جان میں جا رہا ہوں دعا کریئے گا مجھے رات میں دیر ہو جائے گی...."

مسکرا کر کہتا جیب میں ہاتھ ڈالا لیکن فون نہ تھا

"فون تو کمرے میں ہی رہ گیا شٹ...."

خود سے کہتا پلٹا کے پریہان ویسے ہی اندر داخل ہوئی دونوں کہ نظریں ملیں تھیں اور دونوں ہی پلٹنا بھول گئے تھے پریہان یک ٹک اس یونیفارم میں سجے اپنے ہیرو کو دیکھ رہی تھی

"پری کمرے میں میرا فون رہ گیا ہے وہ لا دو جلدی...."

اسنے ہوش میں آتے ساتھ کہا تو اسنے ہاں میں سر ہلایا اور واپس مڑ گئی

"میں باہر گاڑی کے پاس ہوں...."

اسنے بھی باہر نکلتے اسکے پیچھے سے ہانک لگائی اور باہر چلا گیا شہرام بھی جانے سے پہلے اس سے ملنا چاہتا تھا

پریہان فون لے کر باہر آئی تو شہرام گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے اسکو مسکرا کر دیکھ رہا تھا تو جوابا پریہان بھی مسکرا کر چہرہ جھکا گئی تھی اور اسکو فون پکڑا کر جان لگی کہ شہفام نے اسکا دائیاں ہاتھ پکڑ کر اسکو اپنی طرف کھینچا تو وہ جو اس حملے کیلیے تیار نہ تھی اسکے سینے سے آ لگی اسنے چہرہ اٹھا کر خفگی سے اسکو دیکھا اور اپنا ماتھا مسلا

"میں جا رہا ہوں مشن ہے ایک بہت بڑی گینگ کو پکڑنا ہے کیا پتا میری واپسی نہ ہو....."

اسنے اسکی گال سہلاتے ہوئے کہا تو پریہان نے تڑپ کر اسکو دیکھا

"کک- کیسی باتیں کر رہے ہیں شہرام....؟"

اسنے الجھن کا شکار ہوتے ہوئے کہا

"سہی بات کر رہا ہوں کسی کو نہیں بتایا میں نے گھر میں صرف تمہیں بتا رہا ہوں میری جان...."

اسنے اسکے بال کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا وہ ابھی بھی اسکے حصار میں تھی اور کشمکش کا شکار تھی

"ایسا کیوں کہ رہے ہیں شہرام...."

اسنے نم آواز میں کہا

"حق کی راہ میں چلنا ہو تو ہمیشہ جان قربان کرنی پڑتی ہیں میری جان......."

"ایسا نہیں کہیں پلیز....."

اسنے نم آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہا

"اسی لیے بتا رہا ہوں جانے سے پہلے کچھ پوچھنا چاہتا تھا تم سے اپنے دل کو سکون بخشنا چاہتا تھا کہ اگر موت آئے تو سکون کی آئے...."

"کک-کیا پوچھنا ہے شہرام...."

اسنے لب کچلے تھے

"مجھ سے محبت کرتی ہو....؟"

اسنے اسکا چہرہ اپنے کے قریب کرتے ہوئے کہا تو وہ آنکھیں بند کر گئی

"کوئین میرے پاس وقت نہیں ہے جلدی بولو کرتی ہو محبت....؟"

ادھر پھر بھی خاموشی تھی

"ظلم کر رہی ہو میں لاسٹ ٹائم پوچھ رہا ہوں کرتی ہو بتاو...؟"

اسنے انگوٹھا اسکے ہونٹوں پر پھیرا تھا تو وہ آنسووں سے بھری آنکھویں کھولتی اسکے سینے سے لگ گئی اور آنسووں بہانے لگی شہرام کے اندر تک سکون اتر گیا تھا

"میں بھی تم سے بے پناہ محبت کرتا ہوں...."

اسنے اسکے سر پر لب رکھے تھے

"میں نہ آیا تو مجھے کبھی یاد ضرور کر لینا...."

"پلیز ایسا مت کہیں شہرام میں مر جاؤں گی آپکے بنا..."

اسنے روتے ہوئے چہرہ اٹھا کر کہا اور دوبارہ سے اسکے سینے سے لگ گئی

"میں بھی زندہ نہیں رہ پاوں گا تمہارے بنا...."

اسنے اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے کہا

"آ-آپ واپس آئیں گے نہ...؟"

اسنے آنسووں سے تر چہرہ اٹھا کر اسکی طرف ایک آس سے دیکھتے ہوئے پوچھا

"آئی ول ٹرائے...."

اسنے مسکرا کر کہا تو پریہان نے اسکے چہرے پر ہاتھ رکھا اور اسکو دیکھنے لگی

"اگر ایسے ہی کرنا تھا تو کیوں عادت ڈالی تھی اپنی کیوں میرے دل میں اپنی محبت پیدہ کی کیوں کیا پھر....؟"

اسکے کسی سوال کا جواب نہیں تھا اسکے پاس سو محض اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیئے تو وہ بھی آنکھیں موند گئی شہرام نے پیار سے اسکو خود سے الگ کیا اور ہاتھ میں پہنی گھڑی اسکے ہاتھ میں پہنا دی

"آئی لو یو...."

یہ کہ کر وہ بنا اسکی طرف دیکھے جیپ میں بیٹھتا چلا گیا اور پیچھے وہ دور تک اسکو تکتی رہی اور آنسوؤں صاف کرتی کمرے میں بھاگ گئی

....

شہرام پولیس اسٹیشن پہنچا تو سب نے سیلیوٹ مارا

"ہاں گل خان کیا خبر ہے....."

اسنے حارز کو گھورتے ہوئے کہا جو مزے سے گیم کھیل رہا تھا اور اسکے گھورنے پر آنکھ ماری تھی

"سر انکے مین اڈے کی معلومات حاصل کر لی ہے لڑکیوں کو وہی رکھا ہے وہ جنگل کے بیچو بیچ واقع ہے ہم نے سبکو بتایا گیا پلین سمجھا دیا ہے اگر کوئی تبدلی کرنا ہے تو بتا دیں....."

اسنے تابعداری سے کہا

"نہیں سب پلین کے مطابق ہوگا سب سے کہو گاڑیاں تیار کریں....."

اسنے تیبل پر پڑی پڑی پینسل حارز کو مارتے ہوئے کہا جس پر رتی برابر فرق نہ پڑا تھا

"سب ریڈی ہے....."

"اوکے چلتے ہیں..."

اسی بات پر سب باہر نکل گئے تو شہرام حارز کی طرف آیا

"تیرے پیو دا ویاں نہیں جو تو آرام سے بیٹھا ہے..."

اسنے چباتے ہوئے کہا

"ہاں مسٹر ایس پی شہرام چلیں....."

اسکو آنکھ مارتا کہتا باہر نکل گیا تو شہرام نے خونخوار نظروں سے دیکھا سب اسکے قابو میں تھے سوائے اس کمینے حارز کے جو اسکا یونیورسٹی دوست تھا اور پھر ٹرینگ بھی اکھٹی کی تھی

....

جنگل میں موجود اس گینگ کے اڈے سے تقریباً ایک کلومیٹر کے فاصلے پر شہرام نے سبکو درختوں کے پیچھے سیٹ سنبھالنے کا کہا تھا اور علی کو اشارہ کیا جو تابعداری سے سر ہلاتا پھرتی سے درخت پر چڑا تھا اور دوربین سے اس گھر کے چاروں اطراف کا جائزہ لینے لگا جس میں دو آدمی مین گیٹ کے پاس جبکہ دو دو سئیڈوں پر اور تین گھر کی بیک پر کھڑے تھے انکے پہرے سے ہی اندازہ ہو گیا تھا کہ یہاں افراد تعداد میں زیادہ ہیں پر جنکی رگوں میں ایمانداری اور وفا کا خون دوڑتا ہو حق جنکا مقدر ہو وہ حق کی راہ کیلیے مہیں دیکھتے چاہے ہزار ہوں یا چاہے ایک......

علی نے نیچے دیکھا تو شہرام نے اشارے سے پوچھا تو وہ دوبارہ ارد گرد دیکھتا نیچے اترا

"سر وہ اک کھنڈر نما گھر ہے یقین اس میں ایک دروازے کی بجائے اور بھی اندر جانے کے رستے ہونگے مین گیٹ کے علاوہ یا تو سائڈوں پر یا بیک پر....."

اسنے سبکی طرف دیکھتے ہوئے بتایا

"سر آپکا کیا خیال ہے...؟"

کمال نے پوچھا

"جیسا کہ آدمیوں کی اسنے تفصیل بتائی ہے اور یہ ٹھیک کہ رہا ہے مین گیٹ کے علاوہ اور بھی اندر گھسنے کے رستے ہونگے جیسا کہ گھر کی بیک پر تین افراد ہیں وہاں ضرور کوئی نہ کوئی رستہ ہو گا...."

شہرام نے کہا

"ہمیں کچھ آدمیوں کو باہر چھوڑنا ہوگا باہر کے آگے اور سائیڈوں کے آدمیوں کو مارنے کیلیے وہ چھ لوگ ہونگے بیک کے تین آدمیوں کو خاموشی سے مار کر بیک سے جایا نا سکتا ہے جب تک اندر جائیں کے باقی کے باہر موجود چھ لوگوں کو مار کر سامنے مین دروازے سے ہمارے باہر موجود آدمی اندر گھس آئیں گے اسی طرف ہم انکو چاروں اطراف سے گھیر لیں گے....."

حارز نے سمجھداری سے کہا تو شہرام نے اسکے پلان کو فالو کرتے ہوئے سر ہلایا

"کمال اور گل خان تم دونوں میرے ساتھ بیک پر چلو گے اور حارز علیس اجمل تم لوگ باہر کا کام تمام کر کے اندر داخل ہونا اور علی تم گھر کے قریبی درخت پر موجود رہنا مجتبی تم اور نیل تم دونوں باہر کی رکھوالی کرنا...."

شہرام کے حکم پر سب تابعداری سے سر ہلاتے اپنے اپنے کام میں لگ گئے ایک ایک گن بیک پر رکھتے دوسری ہاتھ میں پکڑے احتیاط سے آگے بڑھنے لگا

"حارزان دونوں فرمٹ کے آدمیوں کو دیکھنے سے پہلے کام تمام کرو...."

اسکی بات پر حارز ہاں میں سر ہلاتا گن پر سلنسر لگاتا ان دونوں کا کام تمام کیا تھا اور آگے بڑھنے لگے شہرام نے علی کو اشارہ کیا تو وہ بلوتوتھ کان سے لگاتا درخت پر چڑھ گیا اور انکو ارد گرد کی خبر دینے لگا

"اوئے جوسی وہ وہاں کوئی چیز لگتی ہے دیکھ کیا چیز ہے....؟"

بیک پر کھڑے تین آدمیوں میں سے ایک نے جو سی سے وہ پاس جھاڑیوں کو ہلتے دیکھا تو کہا وہ ہاں میں سر ہلاتا آگے بڑھ کر جیسے ہی جھاڑیوں طرف ہاتھ بڑھایا شہرام نے اسکو ہاتھ سے پکڑ کر کھینچ کو گردن مڑوڑ دی وہ دونوں گڑ بڑا کر بڑھنے لگے لیکن کمال اور گگ خان نے ان دونوں کا کام تمام کر دیا اور بنا آواز پیدہ کیے بیک سے اندر جانے کا راستہ ڈھونڈھنے لگے
شہرام نے اگے بڑھ کر ایک سائیڈ پر لٹکے کپڑے کو ہٹایا تو توٹی ہوئی کھڑی سے پڑدہ ہٹ گیا شہرام کے لب بے ساختہ مسکرائے اور ان دونوں کو اشارہ کیا

"علی باقیوں سے کہو ہم اندر داخل ہو چکے ہیں محتاط سے وہ بھی ادر داخل ہو جائیں ان کافروں کا کام تمام کرنے کا وقت آن پہنچا ہے...."
شہرام نے آہستہ سے کھڑکی کے عین ساتھ بنے دروازے کو آہستہ سے کھولا جو کھالی تھا
"جو حکم..."
علی نے تابعداری سے کہا
"ارے وہ لڑکیاں کدھر ہیں جنکو لایا تھا تو...."
حارز جو اندر داخل ہو کر دروازہ کھولنے لگا تھا اندر سے یہ آواز سن کر ٹھہرا اور دروازے پر موجود سراخ سے دیکھنے لگا اندر چار لوگ موجود تھے جو شراب سے لطف اندوز ہو رہے تھے
"سالے کمینے..."
اسنے خود سے کہتے علیس اور اجمل کو گن تیار رکھنے کا کہا

"ارے وہ توحیدر آباد لے کر جانی ہیں...."

ان میں سے ایک گلاس میں شراب انڈیلتے ہوئے بولا

"تو کیا ہوا پہلا حق ہمارا ہے پھر دوسروں کا...."

تیسرے نے پہلے شخص کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا اور چاروں نے قہقہہ لگایا

"واقعی تم لوگوں کی جان لینے کا پہلا حق ہمارا ہی ہے...."

حراز نے پیر سے دروازے کو ٹھوکر مارتے ہوئے دروازہ کھولا اور کہا

"اوئے ابے سالے کون ہے تو....؟"

ان میں سے ایک اٹھا

"تیرا باپ کمینے....."

حراز نے کہتے ساتھ گولی اسکے دماغ میں ماری وہ ویسے ہی نیچے گر گیا باقیوں تینوں نے اٹھ کر ان پر گن تانی لیکن ان سے پہلے وہ تینوں ان تینوں کو جہنم واسل کر چکے تھے گولیوں کی آواز سے ہر طرف ادھم مچ گیا تھا دشمنوں کے تو ہوش اڑ گئے تھے اس اچانک حملے سے پورے گھر میں گولیوں کی آوازیں گونج رہی تھیں تقریباً گھر میں پچیس سے بیس لوگ موجود تھے لیکن سب کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا سوائے انکے سردار کو کیونکہ انکو پورے گھر میں سے وہ لڑکیاں نہیں ملی تھیں

"شہرام یہ ایسے نہیں بولے گا ایک گولی اتار اسکے سینے میں خود بھونکے گا....."

حارز نے کرسی پر بندھے انکے سردار کو گھورتے ہوئے کہا

"ہوش سے کام لو حارز...."

اسنے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

"سر پورا گھر چھان مارا پر کوئی نہیں ملا...."

مجتبی اور نیل نے دوبارہ گھر کو چھان مارنے کے بعد کہا

"بول کہاں ہیں لڑکیاں.....؟"

شہرام نے ایک مکا اسکے منہ پر جڑتے ہوئے کہا

"نن- نہیں بب- بتاوں گا*****....."

اسنے آخر میں گالی دی تھی لیکن حارز کا بھاری ہاتھ اسکا منہ توڑنے کیلیے کافی تھا

"ٹھیک ہے مت بول گال خان....."

شہرام سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے اس سے کہا اور گل خان کو مخاطب کیا

"یس سر...."

اسنے ادب سے کہا

"وہ جو اسکی گرل فرینڈ ہے کیا نام ہے ٹینا...ہاں ٹینا زرا اسکو گھر سے اٹھوالو...."

"اوئے خبردار کسی نے اسکو ہاتھ بھی لگایا توڑ دوں گا...."

اس نے کرسی پر خود کو کھولنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا

"ہم ہاتھ کیا بہت کچھ لگائیں گے....."

حارز نے آنکھ مارتے ہوئے کہا تو سب نے قہقہ لگایا سوائے اس سردار کے جو حارز کو خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا

"چل ڈیل کرتے ہیں...."

وہ. سردار لائن پر آیا تھا

"کیا....؟"

"تو ٹینا کو چھوڑ دے لڑکیوں تک مین لے کر جاوں گا..."

اسنے نڈھال جسم سے کہا

"کیوں چھوڑ دوں ٹینا کو....؟"

"وہ میرے بارے میں کچھ نہیں جانتی بے شک مجھے مار دے لیکن میرے بچے بیوی کو کچھ مت کہنا وہ میری گرل فرینڈ نہیں بیوی ہے...."

"افسوس غلط کاموں پہ لگ گیا سکون سے زندگی گزارتا خیر لڑکیاں کہاں ہیں....؟"

حارز نے افسوس سے کہا

"چلو بتاتا ہوں...."

اسکی بات پر شہرام نے علی ک اشارہ کیا تو اسکو اسکے ہاتھوں کو کھولتے ہوئے اٹھایا اور ساتھ چلنے لگا اور گھر کی بیک سائیڈ پر آیا اور وہاں پر کچھ جھاڑیاں ہٹانے لگا 5 منٹ کے بعد نیچے سے دروازہ نظر آنے لگ گیا تھا ان سب نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا

"سالے کیا دماغ پاتے ہیں..."

شہرام منہ میں بڑبڑایا

"دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے Sیڑھیاں اترتے نیچے گئے توسب کھالی تھا لیکن وہاں ایک اور دروازہ موجود تھا وہ کھولا تو اندر بیس لڑکیاں تھی جو انکو دیکھ کر سہمی تھی شہرام نے افسوس سے سبکو دیکھا

"گل خان انکو خیریت سے گھر پہنچاؤ اور اسکا بھی کام تمام کرو....."

وہ یہ کہ کر مڑہ اور ایک گولی کی آواز چلی جس سے اسکا قدم چلنا محال ہو گیا تھا اور وہی گر گیا اور پھر ایک اور گولی کے چلنے کی آواز آئی تھی

"پریہان دیکھو کسکا فون ہے...؟"

اسکی امی نے لاونج سے ہانک لگاتے ہوئے کہا وہ جو سیڑھیاں اتر رہی تھی انکی بات پر اثبات میں سر ہلاتی فون کی طرف متوجہ ہوئی اور فون اٹھایا

"ہیلو کون بول رہاہے....؟"

اسنے فون اٹھاتے ساتھ کہا پر آگے سے ناجانے کیا کہا جارہا تھا پریہان کے چہرے کا رنگ فق سے اڑ گیا اور فون اسکے ہاتھ سے جھوٹ کر نیچے گرا اور آنسوؤں بے اختیار آنکھوں سے نکلنے لگے

"شش-شہرام....."

کانپتی آواز میں نام لیتی لاونج کی طرف بھاگی اور زور سے دروازہ کھولا کہ سب اسکی طرف متوجہ ہوئے

"یہ کیا طریقہ ہے پریہان....؟"

اسکی امی نے غصے سے کہا لیکن جب پریہان نے جھکا چہرہ اٹھایا تو اسکا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا سب ایک دم سے پریشان ہو گئے

"کیا ہوا ہے ہانی رو کیوں رہی ہو...."

حماد صاحب نے پریشانی سے کہا

"وہ فف-فون....."

اسکی ہچکی بندھی تھی

"کیا فون...؟کسکا فون آیا تھا کون تھا....؟"

مصطفی نے اسکو یوں روتا دیکھ کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا

"بب-بھائی شش-شہرام...."

یہ کہ کر پھر سے رونے لگی تھی

"پریہان بچے بولو میرا دل ڈوبی جا رہا ہے کیا ہوا ہے شہرام کو....؟"

سعدیہ بیگم نے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

"شہرام کو گگ-گولی لگی ہے....."

یہ کہ کر پھر سے رونے لگی سب جیسے ساکت ہو گئے ہوں جیسے یقین کرنا چاہ رہے ہوں پریہان نے کیا کہا ہے

"ہوش میں ہو پریہان کیا کہ رہی ہو...؟"

احتشام کو سب سے پہلے ہوش آیا تو اسنے آگے بڑھ کر اسکو دنوں بازووں سے پکڑ کر جھنجھوڑا تھا

"مم-میں سچ کہ رہی ہوں...."

اسنے سسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا

تو سعدیہ بیگم زورو سے رونے لگی شازیہ بیگم نے سعدیہ بیگم کو تھاما تھا اور آبریش نے بے ساختہ مصطفی کا ہاتھ پکڑا تھا

"کہاں ہے وہ....؟"

مصطفی نے ہوش میں آتے ہوئے کہا تو پریہان نے ہاسپٹل کا نام بتایا

"چلیں ابو بڑے ابو...."

اسنے حماد صاحب اور سعید صاحب کو مخاطب کیا جو بت بنے ہوئے تھے

"مم-مجھے بھی جانا ہے اپنے بچے کو دیکھنا ہے...."

سعدیہ بیگم نے روتے ہوئے کہا

"نہیں بیگم آپ یہی روکیں چلو...."

سعید صاحب کہتے لاونج سے باہر نکلے

"احتشام سب کے پاس یہی رہو..."

مصطفی نے اسکو تاکید کی

"لیکن بھائی..."

"تمہاری یہاں ضرورت ہے سبکو سنبھالو....."

یہ کہتا وہ باہر گیا تو اسنے ناچار جی پر یہان کو آبریش کے پاس لے گیا جہاں وہ بت بنی بیٹھی تھی آبریش کو ابھی بھی سمجھ میں نہ آیا تھا کہ کیا ہوا ہے

....

مصطفی نے پندرہ منٹ کا سفر پانچ منٹ میں تہ کیا تھا اور ہاسپٹل پہنچے تھے نرس سے وارڈ کا معلوم کرتے دوسری منزل پر پہنچے تھے روم کا معلوم کرتے جیسے ہی روم کا دروازہ کھولا تو شہرام سامنے ایک ٹانگ بیڈ سے نیچے لٹکا اور دوسرا بیڈ سے اوپر رکھے بیٹھا تھا ارد گرد پولیس یونیفارم میں ملبوس شخص کھڑے تھے دروازہ کھلنے کی اواز پر سب متوجہ ہوئے تو شہرام ان تینوں کو دیکھ حیران ہوا

"آپ لوگ یہاں...."

اسنے حیرانگی سے کہا تو وہ تینوں اسکی طرف لپکے

"میرے بچے تم ٹھیک ہو.....؟"

حماد صاحب اور سعید صاحب نے اسکے جسم کو چھوتے ہوئے کہا

"کچھ نہیں ہوا آپ پریشان نہیں ہوں بس ٹانگ پر گولی لگی ہے...."

اسنے ہچکچاتے ہوئے کہا

توانہوں نے دائیں ٹانگ پر دیکھا جہاں پٹی سے لپٹا ہوا تھا

"یار شیرے میں تو ڈر گیا میں کیا سب ہی...."

مصطفی نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا

"تو آپ سبکو کیسے معلوم ہوا...؟ گل خان......"

یہ پوچھتے ساتھ اسنے گل خان کو دیکھا جو دانتوں کی نمائش کر رہا تھا

"گل خان میں نے منع کیا تھا گھر میں کسی کو بھی پریشان کرنے سے صرف ٹانگ پر گولی لگی تھی بلکہ چھو کر گزری تھی خوامخواہ سبکو پریشان کر دیا...."

اسنے گھورتے ہوئے کہا تو اسنے اپنا سر کھجایا

"کیا مطلب ہے ٹائیگر بتانا نہیں اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تب ہم کیا کرتے.....؟"

حماد صاحب نے لتاڑا تھا

"اوفف پریشان نہیں ہوں اور یار گھر چلتے ہیں...."

اسنے ان تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"ہاں سب بہت پریشان ہیں میں احتشام کو فون کر کے بتاتا ہوں کہ سب ٹھیک ہے...."

مصطفی فون ملاتا کمرے کی بنی کھڑکی کے پاس گیا

"ہاں تیری ضد پر چھٹی مل گ..."

حارز جو دروازہ کھولتا بنا دیکھتے اپنے دھیان میں بول رہا تھا انکو دیکھ اسکی زبان کو بریک لگی تھی

"اسلام و علیکم.....!"

حارز نے سبکو سلام کیا تھا تو انہوں نے مسکرا کر سلام کا جواب دیا

....

"گل خان انکو خیریت سے گھر پہنچاو اور اسکا بھی کام تمام کرو....."

وہ یہ کہ کر مڑہ اور ایک گولی کی آواز چلی جس سے اسکا قدم چلنا محال ہو گیا تھا اور وہی گر گیا اور پھر ایک اور گولی کے چلنے کی آواز آئی تھی

پہلی گولی شہرام کی ٹانگ کو چھو کر گزرئی تھی اس اچانک افتاد پر وہ سنبھل نہ سکا تو گھٹنوں کے بل گرنے کے انداز میں بیٹھا اور دوسری گولی حارز کی بندوق سے چلی تھی جو اس سردار کے سینے کو چیرتے ہوئے باہر نکلی تھی

....

"ماما میں ٹھیک ہوں مت پریشان ہوں....."

سب اس وقت ڈرائینگ روم میں بیٹھے تھے اور شہرام اپنے چہرے پر بار بار بوسے سے گھبرا کر بولا

"کہاں ٹھیک ہے میری نظر سے دیکھ کیسے دبلا ہو گیا ہے کچھ ہی گھنٹوں میں...."

انہوں نے دوبارہ اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہا

"سہی ہی تو کہ رہی ہیں سعدیہ آپ دیکھو میرا شیر دل کیسے کمزور لگ رہا...."

شازیہ بیگم نے بھی انسووں پونچھے تھے

"اوفف چھوٹی امی آپ تو امی کو سمجھانے کی بجائے آپ بھی ایسا کریں گی...."

اسکی بات پر سبکے چہرے مسکرائے

توشہرام بھی مسکرادیا کہ اسکی نظر ڈرائینگ روم میں داخل ہوتی پریہان پر پڑی جسکی آنکھیں بھی رونے کی گواہی دے رہی تھی اسکے دل کو کچھ ہوا اسکو اپنا آپ اس وقت زہر لگ رہا تھا جو پریہان کے انسووں کا باعث بنا تھا

"امی میں آرام کرنا چاہوں گا....."

اسنے تھکن سے چور چہرے کے ساتھ کہا

"ہاں ہاں چلو کمرے میں آرام کرو میں سوپ بھیجتی ہوں...."

"آپ کی اجازت ہے بہن...."

اسنے اپنے ساتھ چپکی آبریش کو دیکھتے ہوئے شرارت سے کہا تو وہ آنسووں صاف کرتی پیچھے ہوئی تو مصطفی احتشام نے اسکو سہارا دیا

"میں تو کہتی ہوں نیچے کمرے میں کچھ دن رہ لے....."

شازیہ بیگم نے فکر مندی سے کہا

"نہیں چھوٹی امی اپنے کمرے میں ہی جاووں گا...."

اسنے مسکرا کر کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلایا اور سامنے پریہان کو دیکھا جو یک ٹک اسکو دیکھ رہی تھی شہرام نے ارد گرد دیکھا جو سب باتوں میں مصروف تھے اسنے سب سے نظر بچاتے پریہان کی طرف دیکھتے ہوئے فلائنگ کس اچھالی پر کسی نے اس منظر کو دیکھ لیا تھا پریہان نے بھی گڑبڑا کر دوسری طرف دیکھا تو شہرام ہنس دیا

اسنے ارد گرد ایک اور شخص کو دیکھا شاید وشما جو وہاں موجود نہ تھی اسنے سو کھ کا سانس لیا کہ اس بلا کا سامنا نہ کرنا پڑا کیونکہ آبریش نے بتایا تھا اور دوست کی طرف گئی ہوئی ہے شہرام ان دونوں کے سہارے سے کمرے میں پہنچا اور ان دونوں نے اسکو بیڈ پر لیٹا یا اسنے احتیاط سے ٹانگ یڈ پر رکھی ہلکا سا درد اٹھا تھا پر ایس پی شہرام کیلیے یہ درد کچھ نہ تھا

....

رات تقریباً گیارہ بجے کا پہر تھا کہ کسی نے آہستہ سے شہرام کے کمرے کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہونے والی شخص کو دیکھ کر اسکے ماتھے پر بل پڑے

"تم یہاں کیا کر رہی ہو.....؟"

اسنے چٹانوں سی سختی لہجے میں سموئے کہا

"اپنی جان کو دیکھنے آئی ہوں گولی لگی ہے نہ....."

اسنے آگے بڑھ کر بیڈ کر قریب کھڑی ہوتی اسکی ٹانگ کو دیکھتے ہوئے کہا

"وشما میرا دماغ خراب نہیں کرنا میرا میٹر شاٹ ہونے سے پہلے نو دو گیارہ ہو جاو....."

اسنے پیچھے سر ٹکاتے ہوئے کہا اسکی بات سن کر وشما کے چہرے پر دلدریب مسکراہٹ چھائی

"نہ جاوں تو....."

اسنے ڈھیٹوں کی طرح کہا اسکی بات پر وہ سیدھا ہو کر بیٹھا تھا ایک درد نے اسکا دماغ خراب کیا ہوا تھا دوسرا یہ وشما کی بچی اسکا میٹر شاٹ کر رہی تھی

"اوئے دفعہ ہو جا ورنہ ایک چپیڑ ٹھونک دوں گا یہ لحاظ کیئے بغیر کہ تم ایک لڑکی ہو میں نے پھر بھی ٹونک دینی ہے تیرے چپیڑ...."

اسنے غصے میں کہا اتنی عزت افضائی پر بھی وہ ڈھیٹوں کی طرح ہنستی رہی

"چلو اسی بہانے ہاتھ تو لگاوگے مجھے میرے لیے یہ عید کا دن ہو گا جس دن تم ہاتھ لگاوگے چاہے پیار سے یا غصے سے...."

اسنے مسکراتے ہوئے بیڈ پر اسکے قریب بیٹھتے ہوئے کہا

"میں مار بھی دینی ہے....."

اسنے اگین وارن کیا

"تو مار دو روکا کس نے ہے...."

اسنے اسکی بنیائن کو پکڑ کر قریب ہوتے ہوئے کہا تو اسنے اسکو پیچھے دھکا دیا اور دراز کھولتا گن نکالی تھی اور سلنسر گن کے آگے لگایا تھا

"اب نہ گئی تو آئی سوئیر زرا نہیں جھجھکوں گا...."

اسنے گن اس پر تانتے ہوئے کہا پر وہ وشا تھی ڈھیٹ

"چلا دو...."

اسنے اپنے دل کے مقام پر گن کا رخ کرتے ہوئے کہا

"لاسٹ ٹائیم پوچھ رہا ہوں...؟"

اسکی بات پر وہ اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی تو شہرام نے اسکو یوں اپنی آنکھوں میں دیکھتا پا کر گولی چلائی تھی اب وشما کی آنکھوں میں درد کے بھی عناصر تھے وشما نے بے ساختہ اپنے بازو پر اپنا ہاتھ رکھا تھا جو خون سے لت پت ہو گیا تھا وشما کی انکھوں میں درد سے نمی آئی تھی

"ابھی تو گولی بازو سے چھو کر نکلی ہے اگر ابھی نہ گئی تو گولی یہاں ماروں گا اور تم دیکھ چکی ہو لحاظ نہیں کروں گا...."

اسنے اسکر سر پر گن تانتے ہوئے کہا تو اسنے درد اور انسوؤں سے بھری آنکھوں سے اسکو دیکھا

"ہر چیز کا حساب لوں گی تمہیں تو اپنا ہی بناؤں گا اگر میرے نہیں ہو گے تو کسی اور کا نہیں ہونے دوں گی...."

یہ کہتی اسکے کمرے سے چلی گئی اپنے کمرے میں جانے کی بجائے اسکا رخ سیڑھیوں کی طرف تھا اسنے اب دوست کی طرف جانا تھا ویسے بھی گھر میں کسی کو علم نہیں تھا کہ یہ گھر ائی ہے اور پیچھے شہرام نے پاس پڑے تکیوں کو نیچے اٹھا کر غصے سے مارا تھا اور سیگرٹ اٹھا کر سلگائی

"بے وقوف عورت...."

اسنے بڑبڑا کر کش لگایا تھا

"اوئے شیرے اچھا بھلا تو چھوڑ کر گیا تھا پھر کیسے گولی لگوالی....؟"

حارز کو جیسے اسکا معلوم ہوا تھا اسنے اسکو فون کیا تھا

"بس بھائی ہم تو پیدہ ہی وطن کی حفاظت اور اس پر جان قربان کرنے کیلیے ہوئے ہیں..."

اسنے ہمیشہ کی طرح ادب سے جواب دیا

"یہی جواب کی امید تھی باقی اب کیسے ہو...؟"

"بہتر ہوں بھائی آپ لوگ کب ارہے ہیں....؟"

اسنے پوچھا

"پرسوں ایک میٹنگ ہے پھر آئیں گے..."

اسنے فائل کو اٹھاتے ہوئے کہا

"سعد کیسا ہے اس باندر کی یاد آرہی ہے...؟"

اسنے مزاق میں کہا تو رامز ہنسا

"یار میں تو میٹنگ کیلیے گیا تھا چھوٹی امیوں نے کہا زرش اور سعد کو بھی ساتھ لے چلوں سیر ہی ہو جائے گی...."

اسکی بات پر شہرام نے محض ہوں میں جواب دیا کچھ دیر ادھر ادھر کی باتوں کے بعد فون بند کر دیا تھا

....

اسکو دو دن ہو گئے تھے یوں کمرے میں پڑئے گھر والے اسکو بیڈ سے ہلنے تک نہ دے رہے تھے اور اسکو کوفت ہو رہی تھی یوں بیڈ پر پڑے رہنا گل خان اور حارز نے بھی اسکو منع کیا تھا آنے سے اور اسکو ان دونوں پر شدید غصہ بھی تھا اور اوپر سے پر یہان نے اسکو اپنا دیدار نہیں کروایا تھا اس

دن ہی دیکھا تھا اسکے بعد تو پریہان نے اسکے کمرے میں جھانکا تک نہیں تھا اسنے فون بھی کیا پر اسنے اٹھایا نہ تھا

"کوئین بہت بد تمیز ہوا اپنے شہرام کے بنا تو کہ رہی تھی مر جاوں گی اور اب شہرام کو تڑپا رہی ہے مار رہی ہے...."

اسنے کڑتے ہوئے دوبارہ فون ملایا پر جواب نداد

"ہاتھ لگ لے زرہ چھوڑوں گا نہیں اپنے دل کی ہر تڑپ کا حساب لوں گا...."

اسنے سیگرٹ سلگائی تھی اور انکھیں موندلیں تھی

"شہرام تمہیں کچھ چاہیے میں نیچے جارہی تھی سوچا پوچھ لوں....."

آبریش نے اسکے کمرے میں آتے ہوئے کہا تو شہرام نے اسکی اواز سن کر اپنی آنکھیں کھولیں

"نہیں..."

اسنے مسکرا کر یک لفظی جواب دیا تو وہ بھی مسکرا کر پلٹی

"اچھا آبر سنو...."

وہ جو دروازے تک پہنچی تھی اسکی آواز پر دوبارہ پلٹی

"ہاں بولو...."

اسنے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا

"وہ الماری میں میرے فون کا چارجر ہے وہ نکال کر یہاں لگادو میں نے فون چارج پر لگانا

ہے......"

اسنے بیڈ کے قریب موجود سوئچ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو اسنے اثبات میں سر ہلایا اور

چارجر الماری سے نکال کر سوئچ میں لگایا شہرام فون لگانے لگا کہ آبریش نے فون پکڑ کر خود لگادیا

اور سائیڈ ٹیبل پر فون رکھ دیا تو وہ مسکرادیا

"یہ دروازہ بھی کھولتی جاو گھٹن ہورہی ہے....."

ایک اور حکم صادر ہوا

"اچھا..."

یہ کہتی دروازہ کھول کر باہر چلی گئی تو شہرام نے چارجنگ پہ لگے فون کو ہی یوز کرنے لگا

کچھ دیر بعد ہی اسکو اپنا ہاتھ پیچھے سے گرم ہوتا محسوس ہوا تو اسنے فون کو آگے سے پکڑ کر اسکی بیک سائیڈ دیکھی

"سالے گرم کتنا ہوگیا ہے تو...."

فون سے کہتا اسنے سائیڈ پر رکھا تھا اور آنکھیں موندلیں تھی اور کچھ ہی دیر میں وہ نیند کے اگوش

میں چلا گیا

....

"بھائی کی خدمتوں میں ہی مصروف ہو شوہر پر بھی دھیان دے لو کچھ...."

وہ جو اپنے دھیان میں سیب کاٹ رہی تھی پیچھے سے اسکی اواز پر اچھلی اور دل پر ہاتھ رکھتی پلٹی

"آپ نے تو ٹھیکہ لے رکھا ہے مجھے ڈرانے کا...."

اسنے پھولے ہوئے سانس سے کہا

"اور تم نے بھی تو ٹھیکہ لے رکھا ہے مجھے اگنور کرنے کا...."

اسنے بھی سینے پر ہاتھ باندھتے اسی کے انداز میں کہا

"اوففف کب کیا اگنور.....؟"

"کر ہی تو رہی ہو...."

اسکی بات پر آبریش کی آنکھیں پھیلی تھیں

"کب کیا....؟"

اسنے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے کہا

"اچھا نہیں کرتی تو ابھی نمونہ پیش کرو مجھے....."

اسنے اسکو حصار میں لیتے ہوئے کہا تو وہ سٹپٹائی

"مصطفی کچن ہے شرم کریں...."

اسنے شرم دلائی جو یقیناً مقابل پر کچھ اثر نہ ہوا بلکہ مزید ڈھیٹ ہوا

"چلو پھر کمرے میں چلتے ہیں..."

اسنے اسکو آزاد کرتے اسکا ہاتھ پکڑ کر ایک قدم لیتے ہوئے کہا تو آبریش کے مانو جان سوکھ گئی ہو

"مصطفی...."

بے اختیار پکارا تھا اسکے پکارنے پر وہ پلٹا اور اسکو دوبارہ حصار میں لیا

"حکم....."

آواز میں دنیا جہان کی محبت سموتے ہوئے کہا

"جائیں یہاں سے کوئی آجائے گا...."

اسنے کچن کے داخلی دروازے کو دیکھتے ہوئے کہا

"جان حکم کریں سزا نہ دیں...."

اسکی بات کو اگنور کرتا اسکے ماتھے پر محبت کی مہر لگائی تھی

"آپ تت-تنگ مم-مت کریں پلیز...."

اسنے منت بھرے انداز میں دیکھا

"پیار کر رہا ہوں تنگ تو نہیں...."

اسنے اسکا چہرہ اٹھا کر اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تو وہ خاموش ہوگئی

"اچھا نہیں اچھا لگتا میرا تمہارے پاس آنا تو کبھی نہیں اوؤں گا اب...."

یہ کہتا وہ پلٹا گو آبریش نے تڑپ کر اسکا ہاتھ پکڑا بھلا وہ اسکو کیسے ناراض کر سکتی تھی

"میرا یہ مطلب نہیں تھا ناراض نہیں ہوں...."

اسنے ایک نظر دروازے کو دیکھتے ہوئے اسکا رخ اپنی طرف کرتے ہوئے کہا تو مصطفی نے مسکراہٹ دبائی

"اچھا نہیں ہوتا...."

یہ کہہ کر اسنے پیچھے سے سیب کا ایک ٹکڑا اٹھایا تھا اور اسکے منہ کے پاس لایا جس میں سے آبریش نے ایک بائیٹ کی تھی مصطفی نے واپس وہ سیب کا ٹکڑا رکھتے ہوئے اسکے چہرے پر جھکا تھا اور اسکی گال پر دانتوں سے کاٹا تھا کہ ابریش کی ہلکی سے چیخ نکلی اور اسنے خفگی سے مصطفی کو دیکھا جو شرارت سے اسکو دیکھ رہا تھا

"آج پھر تم پہ پیار آیا ہے بے حد اور بے شمار آیا ہے......"
تھوڑا سا گنگناتا بنا اسکو موقع دیئے جھکا تھا اور خود کو سیر اب کرنے لگا کچھ دیر بعد پیچھے ہوتا بنا اسکو دیکھے کچن سے باہر چلا گیا اور پیچھے اسنے اپنا سر تھاما تھا اور سرخ چہرہ پاس کٹے ہوئے سرخ سیب جیسا ہو گیا تھا

....

شہرام جو سو رہا تھا ٹانگ میں درد کی لہر ڈوڑی تو اسکی آنکھ کھلی اسکے چہرے پر ایک دم سے درد نمایا ہوا تھا اور اسنے کوفت سے اپنی ٹانگ کو دیکھا تھا جہاں سے ہلکا ہلکا خون رسنا شروع ہو گیا تھا تکیے پر کہنی ٹکا کر اٹھا تھا اور اپنی زخمی ٹانگ سیدھی کی تھی دراز سے پائیوڈین اور روئی نکالی تھی اور پٹی کھولتے زخم صاف کرنے لگا اتنے مگن انداز میں صاف کر رہا تھا کہ کمرے میں داخل شخص کی موجودگی کا احساس بھی نہ ہو سکا دروازکھلا تھا اسی لیے دروازے کی اواز بھی نہ ائی تھی
احساس تو شہرام کو تب ہوا جب اسنے اسکے ہاتھ سے پئیوڈین اور روئی لی تھی اسنے چہرہ اٹھا کر دیکھا تو چہرے پر خوشگواریت پھیل گئی آنکھوں کو سکون ملا تھا پر ایک دم سے یاد آیا وہ ناراض ہے اس

سے....اسنے پریہان کے ہاتھ سے دونوں چیزیں کھینچی تھی وہ جو زخم صاف کر رہی تھی اسکا ایک دم سے اسکو دیکھا

"ہاتھ مت لگاو مجھے اور جاو یہاں سے....."

اسنے غصے سے کہتے وہ دونوں چیزیں سائیڈ پر رکھی تھیں اور پٹی کرنے لگا اور لب کچلے اسکی ہر حرکت کو دیکھ رہی تھی جیسے ہی اسنے اپنا کام مکمل کیا تو پریہان اسکے ہاتھوں کو تھامتی اپنس ماتھا اسکے ہاتھ پر ٹکاتی بے آواز رونے لگی اس اچانک عمل پر وہ پریشان ہوا

"اوئے پریہان خاموش یار...."

اسنے اسکا سر دیکھتے ہوئے اپنے ہاتھ چھڑوانے چاہا پر وہ مضبوطی سے تھامے ہوئے تھے

"مم-میں نن-نہیں دیکھ سکتی تت-تھی آپکو ایسے اسی لیے نن-نہیں آئی میں آپکو اس حالت مم-میں نہیں دیکھ سکتی تھی....."

اسنے روتے ہوئے کہا

"اچھا میری طرف دیکھو...."

اسکی بات پر اسنے سرخ چہرہ سرخ آنکھیں لیے اسکو دیکھا

"مت رو مجھے درد ہوتا ہے...."

اسکی بات پر اسنے ہچکی بھری تھی

"تم مجھے ایسے نہیں دیکھ سکتی میں بھی تمہیں روتا نہیں دیکھ سکتا...."

اسنے اسکے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے کہا تو پریہان نے دوبارہ اسکا ہاتھ تھاما

"شش-شہرا-شہرام...."

اسنے روتے ہوئے اسکا نام لیا اسکے ایسے پکارنے پر وہ تڑپ اٹھا

"پریہان میں خود کو ختم کرلوں گا اگر رونا بند نہ کیا تو...."

اسنے خود پر ضبط کرتے ہوئے کہا

"کک-کیوں....؟"

معصومیت بھرا سوال تھا

"میں ہر اس چیز کو ختم کردینا چاہتا ہوں جو تمہارے آنسوؤں کا باعث بنے چاہے وہ میں ہی کیوں نہ ہوں..."

شہرام اسکی سرخ آنکھوں میں اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس کیا تو ایک دم سے وہ خاموش ہوئی

"کک-کیسی باتیں کررہے ہیں آپ آپ میرے ہیں خبردار جو خود کو نقصان پہنچایا تو...."

یہ کہتی وہ اسکے سینے سے لگی تھی تو شہرام نے خوشگوار حیرت کے ساتھ اسکے بالوں میں انگلیاں پھیری تھی شہرام اج بہت خوش تھا اسکو بھی یقین تھا وہ اس سے محبت کرنے لگی ہے

"پریہان جی...."

پریہان جو اپنے دھیان میں گراونڈ کی طرف جا رہی تھی جہاں اسکی فرینڈز اسکا انتظار کر رہی تھیں کہ کسی نے اسکو پیچھے سے آواز دی جانی پہچانی آواز پر ٹھنڈی آہ بھرتی پیچھے مڑی اور سینے پر ہاتھ باندھتی اسکو دیکھنے لگی

"جی کیا ہے....؟"

اسکو یوں خاموش پا کر پریہان نے جھنجھلا کر پوچھا

"لیکچر تو فری ہے کیا آپ میرے ساتھ ایک کپ چائے پیئیں گی اگر اپ چاہیں...."

اسنے ہچکچاتے ہوئے پوچھا اور اخر میں اس سے پوچھا کہ کہی وہ برا ہی نہ منا جائے اسکی بات پر اسنے اسکی طرف دیکھا اور پھر دوسری طرف

"لیکن...."

"پلیز....."

حازق پریہان کی بات بیچ میں ٹوک کر بولا تو پریہان کو ہار ماننی پڑی اور کنٹین کی جانب چل دیئے

"مس پریہان آپ مجھ سے اتنا دور کیوں بھاگتی ہیں......"

حازق نے چائے کی چسکی لیتے پریہان سے پوچھا

"کیونکہ آپ یہ بات اچھے سے جانتے ہیں میں آپکو پسند نہیں کرتی...."

دوٹوک انداز تھا

"تو ساتھ رہیں گی کرنے لگیں گی میں اتنا بھی برا نہیں...."

اسکی بات پر پریہان نے اسکو دیکھا گوری رنگت بلیک آئیز ہلکی ہلکی داڑھی بڑی بال جسکو نفاست سے سیٹ کیا ہوا وہ واقع ہی اتنا برا نہ تھا لیکن سامنے پریہان ملک تھی جو دل و جان سے بھی زیادہ شہرام سے محبت کرتی تھی بھلا شہرام کے مقابلے میں اسکو کوئی اچھا لگ سکتا تھا یہ سوچتی اسنے چہرہ جھکایا تھا

"ہاں اتنے بھی برے نہیں ہو لیکن حازق...."

اتنا کہ کر ٹھہری تھی اور حازق کی طرف دیکھا جو بغور اسکے جواب کا منتظر تھا

"لیکن حازق میں کسی اور سے محبت کرتی ہوں......"

اسنے بنا ہچکچائے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"آپ... آپ مزاق کر رہی ہیں...؟"

"تمہیں میرے چہرے سے کہی سے بھی لگتا ہے میں تمہیں مزاق کر رہی ہوں...."

پریہان نے چائے کا آخری سپ لیتے اس سے پوچھا تو وہ نفی میں سر ہلا گیا

"تو بس پھر جس سے میں محبت کرتی ہوں اسکو تمہارا علم ہوا تو وہ تمہیں چھوڑے گا نہیں..."

یہ کہتی بیگ کندھے پر لٹکاتی رکی نہیں تھی وہاں سے چلی گئی حازق کی نظروں نے اسکا دور تک تعاقب کیا تھا

"ہونہہ چھوڑے گا نہیں شہرام کا بچہ..."

استہزایہ ہنسا تھا اور فون نکالا تھا

"ہیلو معارج صاحب سے بات کرنی ہے..."

اسنے کرسی کی پشت کے ساتھ ٹیک لگاتے ہوئے کہا

"معارج صاحب بزی ہیں...."

دوسری طرف سے کسی نے کہا

"ان سے کہو حازق کا فون ہے ساری مصروفیت چھوڑ کر بات کریں گے...."

اسنے چباتے ہوئے کہا تو اسنے او کے کہتے معارج سے اسکا ذکر کیا اور ایسا ہی ہوا معارج کام چھوڑ کر اس سے بات کرنے لگا

"بول حازق...."

"معارج صاحب اس بلبل کے پر کاٹنے پڑیں گے اس ایس پی کی رانی بہت اڑ رہی ہے...."

اسکی بات پر معارج کا قہقہ لگا

"فکر مت کر اس ایس پی سے بدلا باقی ہے اسنے میرے مین اڈے کو تباہ کر دیا میں اسکی بلبل کو ہی استعمال کروں گا اسکے خلاف...."

"معارج صاحب وہ شہرام کی جان ہے مجھے نہیں لگتا شہرام اسکو آنچ تک بھی آنے دے گا یقین اسنے اسکی پروٹیکٹ کیلیے لوگوں کو متعین کیا ہو....."

اسکی بات پر معارج سوچ میں پڑ گیا

"بات تو پتے کی کی ہے لیکن معارج جو چاہتا ہے وہ کر کے رہتا ہے بس تو اس بلبل پر نظر رکھ باقی کام میرے ہیں...."

یہ کہہ کر اسنے فون بند کر دیا تھا اور حازق بند فون کو دیکھنے لگا اسکے چہرے پر ایک دم سے مسکراہٹ پھیلی تھی اور اسنے کچھ سوچ کر ایک میسج کسی کو سینڈ کیا تھا

....

شہرام گھر میں بنی لائبریری میں موجود کسی کتاب کا مطالع کر رہا تھا کہ ایک دم سے دروازہ کھلنے اور پھر دروازہ لاک ہونے کی آواز آئی آواز پر پلٹا تو اسکا حلق تک کڑوا ہو گیا کیونکہ وشما تھی برا سا منہ بناتے دوبارہ کتاب پر دھیان دیا کیونکہ جانتا تھا اب یہ بکواس ہی کرئے گی

وشما شہرام کی پشت اپنی طرف دیکھتی اسکو پیچھے سے ہگ کیا تھا شہرام کا صفحہ پلٹتا ہاتھ رکا تھا اسکو وشما سے ایسی امید بالکل بھی نہ تھی غصے سے اسکے حصار کو توڑتا پلٹا تھا اور بنا موقع دیئے ایک تھپڑ اسکے منہ پر رسید کیا تھا کہ اس اچانک افتاد پر وہ سنبھل نہ سکی اور لڑکھڑا کر نیچے گرئی منہ پر ہاتھ رکھتی اسنے شہرام کو دیکھا جو شعلہ برساتی آنکھوں سے اسکو ہی دیکھ رہا تھا

"تمہاری شرم بالکل مر گئی ہے وشما...."
وہ اسکو دیکھ کر چلایا تھا اسکے یوں چلانے پر بھلا وہ کیسے خاموش رہتی ایک دم سے اٹھتی آکر اسکے گریبان سے پکڑا تھا
"ہاں مر گئی ہے شرم.. مر گئی ہے....."
وہ بھی اس سے دگنا چلائی تھی

وہ تو شکر تھا کہ لائبریری اتنی بری تھی اور ساونڈ پروف تھی کہ آواز باہر نہیں جاتی تھی

"اپنی اوقات میں رہو وشما ورنہ تمہاری اوقات یاد دلانے میں ایک پل کی بھی دیری نہیں لگاوں گا........"

اسنے اپنے گریبان سے اسکے ہاتھ سختی سے ہٹاتے ہوئے کہا

"میں اپنی اوقات میں ہی ہوں ایس پی شہرام ملک اور....."

اس سے پہلے وہ کچھ اور بولتی شہرام نے سختی سے اسکے بازووں کو پکڑا تھا کہ وہ کراہ اٹھی تھی کیونکہ شہرام نے اسکو وہاں سے پکڑا تھا جہاں گولی لگی تھی

"شرم کرلو کچھ تو دوسروں کے سامنے شرافت کا ڈھونگ رچنے والی میرے سامنے شرافت کے سارے پردے چاک کرچکی ہے....."

اپنی لہو زدہ آنکھیں اسکی آنسووں بھری آنکھوں میں گاڑتے ہوئے اسنے ایک ایک لفظ چبا کر کہا

"تمہارے سامنے ہی کیئے ہیں نہ کسی اور کے سامنے تو نہیں نہ کیئے....."

بے شرموں کی طرح مسکراتی اسنے اسکی آنکھوں میں دیکھتی اسکو مزید تپا گئی تھی

"کچھ شرم باقی ہے تو میری نظروں سے دور ہوجاو بے شرم عورت......"

اسنے افسوس سے کہ کر ایک جھٹکے سے اسکے بازووں کو چھوڑا تھا

"میری بے شرمی نظر آرہی ہے اور میری محبت وہ......"

اسنے ایک قدم اسکی طرف لیتے ہوئے کہا

"محبت.. محبت نہیں حوس ہے یہ اس حوس کو محبت کا نام دینا حماقت ہو گی تم صرف اپنی حوس پوری کرنا چاہتی ہو بس اور کچھ نہیں....."

اسنے غصے سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"حوس ہی سہی کر دو پوری...."

اسنے اپنی شرٹ کا پہلا بٹن کھولتے ہوئے کہا تو شہرام نے غصے سے اسکے بازووں کو مڑوڑتے ہوئے پیچھے کمر کے ساتھ اتنی بے دردی سے لگائے تھے کہ وہ درد سے بلبلا اٹھی

"کیوں گناہ گار بن رہی ہو اور مجھے بھی اس گناہ میں ملوث کرنا چاہتی ہو تم جیسی حوس پرست عورتوں کا ٹھکانا صرف جہنم ہے....."

اسنے اسکے بازووں کو مزیں مڑوڑتے ہوئے کہا کہ وشا کہ کاجل بھری انکھوں سے آنسووں نکلے تھے

"تم سے میری جنونیت اس قدر بڑھ گئی ہے کہ اب واپسی کی کوئی امید نہیں نہ کوئی راہ ہے......"

اسنے درد بھرے چہرے سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"مجھ سے دور رہو باخدا قسم زندہ دفنادوں گا....."

اسنے غصے سے چباتے ہوئے کہا

"دفنادو تمہارے بناویسے بھی زندگی مشکل ہے......"

اسنے بے شرمی سے کہا

"عورت کو اسکی حد پتا ہونا چاہیے مس وشما جو دوسروں کے سامنے بے باکی سے کام لیتی ہیں وہ اکثر دوسروں کی خواب گاہ میں موجود ہوتی ہیں....."

"تو ہونا چاہتی ہوں نہ میں تمہاری خواب گاہ میں موجود اور دیکھو.. دیکھو تم بھی دور نہیں رہ سکتے مجھ سے تکلیف کے بہانے چھوا تو سہی....."

انکھوں میں درد ہونے کے باوجود ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی

"پاگل ہو کیا تم.....؟"

اسنے غرا کر کہا

"ہاں پاگل ہوں بالکل تمہارے لیے..."

پاگل بنے کی حد کو چھو رہی تھی وشما

"تو دفن ہو جاو اس پاگل پن میں ہی...."

غصے سے اسکو چھوڑتا وہاں سے چلا گیا تھا اگر وہ کرسی کا سہارا نہ لیتی تو یقین دوبارہ گر جاتی

"تم میری بارہا توہین کرتے ہو ایس پی شہرام تم سمجھتے ہو وشما سے دور بھاگ جاوگے وشما نے تمہارے لیے خود کو اتنا جنونی بنالیا ہے کہ اب اسکو اپنی عزت تک کی پرواہ نہیں اگر تم مجھے نہ ملے تو اس ہستی کو مٹادوں گی جسکے بارے میں تم سوچو گے...."

غصے سے کہتی اپنے حلیے کو دیکھا ٹائیٹس کے اور شارٹ فراک سیولیس بازو اور سرخ لپ اسٹک بالوں کو کھلے چھوڑے وہ اسکے لیے اتنا سج کرائی تھی ورنہ وہ تو سبکے سامنے سادہ حلیے میں رہتی تھی

اسکواب یہاں سے نکلنا تھا کسی کی بھی نظروں میں یوں اس بے باک حلیے میں ائے بغیر اسنے اپنے ہونٹوں سے لپ اسٹک رگڑی تھی جو کے ارد گرد بھی پھیل گئی تھی اسنے اپنے کندھے پر موجود سٹرپ کو دیکھا جو ہلکا سا جھٹکا دینے سے کھل سکتی تھی غصے سے مٹھیاں بند کی

"میں تمہارے لیے یوں آئی تھی اور تم...."

خود سے بڑبڑاتی خود بھی باہر چلی گئ

....

"یار کچھ کھلا ہے دو...."

آبریش جو اسکی الماری کے کپڑے سیٹ کر رہی تھی مصطفی کی بات پر پلٹ کر اسکو دیکھا جو بیڈ پر نیم دراز تھا اور سائیڈ پر لیپ ٹاپ پڑا تھا جس پر کام کر رہا تھا

"کیا کھانا ہے....؟"

اسنے الماری کے پٹ بند کرتے ہوئے کہا

"وہ سنا نہیں گانا سیلی کیندی میٹھے وچ کی لو وگے میں وی چٹ دے نے آسہ دیتا پاریاں...."

آخر میں اسنے فلائنگ کسی بھی دی تھی کہ آبریش نے گھورا

"بے شرمی کا اگر ایوارڈ ہوتا نہ تو مسٹر مصطفی وہ ایوارڈ آپکو ہی ملتا...."

اسنے گھورتے ہوئے کہا

"چلو شکر کرو یہ ایوارڈ بھی تمہارے شوہر کے نصیب میں ہوتا......"

وہ بھی آگے مصطفی تھا شرم جسکو کبھی انی ہی نہیں تھی

"پورے بے شرم پائے گئے ہیں آپ...."

"الحمدللہ...."

اسنے مسکرا کر آنکھ مارتے ہوئے کہا تو وہ گھورتی ہوئی باہر چلی گئی لیکن پیچھے سے اسکو مصطفی کا قہقہ ضرور سنائی دیا تھا

"ہم کیا خبر ہے گل خان......"

شہرام نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا وہ تقریباً ایک ہفتے کے بعد اپنی ڈیوٹی پر آیا تھا اور گل خان سے ڈیٹیل میں سب جاننا چاہتا تھا

"سر خبریں تو بہت سا ہے ہم آپکو سب بتائے گا......"

اسنے خوشی میں کہا اسکے چہرے سے خوشی جھلک رہی ہے

"کیا بات ہے خوش ہو....؟"

اسنے بھی ہنستے ہوئے کہا

"معارج کی شکست پہ خوشی تو ہو گی ہی....."

گل خان کی بجائے حارز نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا تو شہرام کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی

"بے شک اللہ ہمیشہ انصاف کے ساتھ ہوتا ہے معارج کے لیے تو ابھی یہ ایک چھوٹا سا ٹریلر تھا..."

شہرام نے پینسل انگلیوں میں گھماتے ہوئے کہا

"سر معارج کو بہت دھچکا لگا تھا اس چھوٹے سے حملے کا خاموش نہیں بیٹھے گا..."

"تو گل خان اسکو خاموش کروانا کون چاہتا ہے جلد بازی میں کوئی غلطی کرے اور وہی غلطی ہمارے لیے فائدے مند ہے...."

حارز بولا تھا

"مبارکباد دینا تو بنتا ہے کیوں حارز اور گل خان....."

شہرام نے چہرے پر خوبصورت مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا

"کیوں نہیں شیرو...."

"کیوں نہ سر ہم اسکے گھر جا کر اسکو مبارکباد دے......"

گل خان نے خوش ہوتے ہوئے اسکی خوشی دیکھ وہ دونون بھی ہنسے تھے گل خان ایسا کی تھا ہمیشہ شہرام کی جیت پر ایسے ہی شہرام سے بھی زیادہ خوش ہوتا تھا

"ہم تابعدار گل خان....."

شہرام نے سر کو خم دیتے تابعداری سے کہا تو ان تینوں کے قہقے بھی کمرے میں گونجے

"سر ایک اور بات...."

باتوں کے دوران گل خان بولا

"کیا....؟"

شہرام نے چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے پوچھا

"معارج کے کچھ اڈوں کا معلوم ہوا جو لاہور میں واقع ہیں اگر اپکو وقت ملے تو لاہور کا جائزہ لے لیں نہین تو میں جاوں گا صورتحال کا جائزہ لینے....."

گال خان نے تفصیل سے آگاہ کیا تھا

"نہیں گل خان میں بھی جاوں گا ہمارے جانے سے پہلے لاہور میں کچھ بندے تعینات کردو اور ہم جائیں گے تو ایک دو دھچکے دے کر آئیں گے...."

اسکی انکھوں میں ایک چمک تھی

"شہرام میں بھی چلوں گا...."

"نہیں حارز تمہاری یہاں ضرورت زیادہ ہے تم یہاں کے موجود اپنے کام ادھورے نہیں چھوڑو اور اپنے اللہ کے بعد تم پر اپنی فیملی اور اپنی جان پر یہان کے حوالے سے یقین کرتا ہوں...."

اسکی بات پر حارز کو اپنے دوست پر فخر ہوا

"جیسا تم مناسب سمجھو...."

"گل خان کب تک جانا ہے....؟"

شہرام اب گل خان کی طرف متوجہ ہوا تھا

"سر دو دن بعد کی تیاری کی ہے باقی جب کہیں....."

"اوکے اور ہاں سنو آج ہی کچھ آدمیوں کو بھیج دو....."

اثبات میں سر ہلاتا گل خان پلٹا تھا کہ یاد انے پر پھر شہرام کی طرف متوجہ ہوا

"اور سر ایس پی اریش کے کہنے پر آپکو لاہور جانے سے پہلے چھٹی دی گئی ہے...."

اسکی بات پر شہرام منہ کھولے اسکو دیکھنے لگا

"ابھی ایک ہفتے بعد اج تو ایا ہوں دو اور چھٹیاں......."

اسکی بات پر حارز گل خان نے مسکراہٹ دبائی تھی

"اچھا جاو گل خان..."

حارز سے مسکراہٹ چھپانا محال ہو گیا تو گل خان کو حکم صادر کیا اور ساتھ میں شہرام کی طرف سے ملنے والی گھوری قبول کی تھی

....

"او و میری بہن کو نیند ائی ہے سو رہی ہے...."

احتشام لاونج میں داخل ہوتا پریہان کو صوفے پر لیٹا دیکھا تو بولے بنا رہ نہ سکا

"ہاں آجا کر دے میری نیند حرام...."

پریہان نے آنکھوں سے بازو ہٹاتے اسکو گھورتے ہوئے کہا تو وہ ہنستا ہوا اسکے پیروں کے پاس بیٹھا

"شامی کباب مجھے نیند ائی ہے یہاں سے دفع ہو جا....."

اسنے پیر اسکے بازو پر دو تین دفع زور سے مارتے ہوئے کہا تو اسنے اپنا بازو سہلایا

"ہٹ چھپکلی ایسے کوئی مارتا ہے کیا....؟"

اسنے اپنا بازو مسلتے ہوئے کہا

"تو تو خود مجھے زلیل کرنے ایا ہے نکلتا بن یہاں سے....."

اسنے ایک اور دفع اسکو مارا تھا

"یار بھائی ہوں تیرا چھوٹا سا...."

اسنے رونی شکل بناتے ہوئے کہا تو پریہان گھورتے ہوئے دوبارہ اپنی آنکھوں پر بازو رکھا تھا

"اے پریہان...."

اسکو کہاں سکون تھا پریہان کو تنگ کیئے بغیر سو دوبارہ مخاطب کیا

"کیا مسئلہ ہے....؟"

اسنے بازو ہٹاتے دوبارہ گھورا تھا

"کر لے نہ شرارت...."

اسنے آنکھیں زور سے میچ کر کہا تو پریہان نے اپنے دانت کچکچائے تھے

"دفع ہو میں کمرے میں جا رہی ہوں تو تو باز نہیں آئے گا...."

یہ کہ کر وہ جانے لگی کہ احتشام نے اسکو بازو سے کھینچ کر پاس بیٹھایا تھا

"کیا ہے....؟"

"تجھے اس سے کیا جو بھی ہے..."

احتشام صاحب کا الٹا ہی جواب تھا جو پریہان کو تپا گیا تھا

"مر جا کیتے جا کر..."

اسنے اسکے کندھے پر مکا جڑا تھا

"قتل کرے گی مجھ معصوم کا...."

اسنے اپنا کندھا سہلایا تھا

"احتشام یا تو خود یہاں سے نکل ورنہ مجھے جانے دے....."

اسنے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے نکالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا

"نہیں جاتا کیا کرلے گا....."

اسنے زبان چڑھائی تھی اور بس پھر پریہان صاحبہ کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تھا اور بن بادل آنسوؤں کی برسات شروع ہوگئی تھی

"اوئے چھپکلی رو کیوں رہی ہے....؟"

اسنے ہڑبڑا کر کہا تو وہ اسکے سینے سے لگ کر مزید رونے لگی

"پریہان مجھے ڈر لگ رہا ہے میری بہن بول کیا ہوا ہے....؟"

اسکو مزید پریشانی نے آن گھیرا تھا

"پریہان میں لاسٹ ٹائم پوچھ رہا ہوں کیا ہوا ہے..؟ کسی نے کچھ کہا تھا...؟ مجھے بتاو میں اسکا قیمہ کردوں گا جسنے میری بہن کو تکلیف پہچائی ہے....."

اسنے اسکا سر سہلاتے ہوئے پچکارتے ہوئے کہا وہ جو بھی تھا جتنا بھی تنگ کرلے پر اسکو روتا نہیں دیکھ سکتا تھا آخر کو بہن تھی اور پریہان اب کیا بتاتی کہ اسکو شہرام کی بہت یاد آرہی تھی

"بب- بس سس- سر میں درد تھا...."

پیچھے ہوتی اسنے انسوؤں صاف کرتے ہوئے کہا

"اوو مائے گاڈ پریہان میں تو ڈر ہی گیا رکو میں تمہارے لیے چائے بنا کر لاتا ہوں...."

اسنے فکر مندی سے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے کہا

"نہیں میں ملازمہ سے کہہ دیتی ہوں..."

"ضرورت نہیں میں خود بنا کر لاتا ہوں..."

اسنے ماتھے پر بوسا دیتا کچن کی طرف چلا گیا اور اپنا غم بھلاتی اسکو اپنے بھائی پر بہت پیار ایا اور خود کو اتنا خوش قسمت سمجھ رہی تھی یہ جانے بغیر ابھی اسکی زندگی میں بہت امتحان باقی ہیں ابھی سب سے بڑے امتحان سے گزرنا تھا اور یقین وہ امتحان سبکی زندگیاں اجاڑ سکتا تھا خاص کر پریہان کی

شہرام نے جیپ معارج کے گھر سے کچھ فاصلے پر روکی تھی گل خان اور حارز نے منہ پر رومال باندھا تھا حارز نے گلاسسز بھی لگائیں تھی تینوں شہرام کی جیپ سے اترتے گھر کی جانب قدم بڑھائے تھے

"اوئے کون ہو تم لوگ....؟"

پہرے پر موجود ایک شخص ان تینوں کے پاس اکر بولا

"معارج سے ملنا ہے...."

شہرام سپاٹ لہجے میں بولا

"معارج صاحب ہر ایرے گیرے سے نہیں ملتا بھاگو یہاں سے...."

"ایس پی شہرام کو تو شاید وہ جانتا ہے...."

وہ آدمی جو کہ کر پلٹا تھا اسکے الفاظ پر اسکے قدم وہی تھمے تھے اور پیچھے پلٹ کر اس نوجوان کو دیکھا تھا

"اوو تو ایس پی تو ہے...."

اس بار اواز قدرے دھیمی تھی

اسکی بات کو اگنور کرتے وہ تینوں آگے بڑھے تھے

"اوئے ایس پی معارج صاحب کے کم کے علاوہ تو اندر نہیں جا سکتا....."

دوسرے پہرے دار نے شہرام کے آئے ہاتھ کیا تھا

"گل خان....."

غصے سے مخاطب کیا گیا

"یس سر...."

احترام تھا آواز میں

"جو بھی ہاتھ آگے کرئے یا ٹانگ اڑائے کاٹ کے رکھ دو اسکو...."

اسنے اس پہرے دار کو دیکھتے ہوئے کہا

"اوکے سر...."

اس پہرے دار کے کان میں اکر کسی نے کیا کہا کہ وہ پیچھے ہو گیا اور جانے کا رستہ دیا

شہرام بہت شان سے آگے چل رہا تھا اور حارز اور گل خان اسکی دونوں سائڈوں پر تھے اس مغرور شہزادے کو معارج اپنے کیمرے میں سے دیکھ رہا تھا اور پھر ملاقات کیلیے ڈرائینگ روم میں چلا گیا
شہرام ڈرائینگ روم میں داخل ہوا تو معارج پہلے سے وہاں موجود تھا معارج کو دیکھ ماضی کسی فلم کی مانند اسکے سامنے چلنے لگا وہ دو وجود خون سے لت پت وجود اسنے اپنے امڈنے والے غصے کو ضبط کیا تھا اور چہرے پر مسکراہٹ سجائے اسکے سامنے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھا تھا اور ساتھ میں حارز بھی بہت شان سے بیٹھا تھا گل خان ان دونوں کی بیک پر مودبانہ انداز مھں کھڑا تھا

"آو وایس پی کیسے آنا ہوا....؟"
معارج نے مصنوعی مسکراہٹ سے اس سے پوچھا
"افسوس کرنے آیا ہوں...."
"کس چیز کی...؟"
جانتے بوجھتے بھی سوال ہوا تھا اسکے سوال پر شہرام کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی
"سنا ہے کسی نے کراچی میں تمہارے مین اڈے کی دھجیاں اڑا دی ہیں اور تمہارے قابل اعتبار سپاہیوں کو چن چن کر گھسیت کر مارا ہے چچچچ بہت دکھ ہوا...."

اسنے بظاہر دکھ کا مظاہرہ کیا لیکن آنکھیں اور چہرہ اسکے دکھ کا ساتھ نہیں دے رہی تھیں اسنے جلتی پر تیل کا کام کیا تھا

"جس نے بھی یہ کیا ہے وہ حساب دے گا معارج کبھی اپنے دشمنوں سے پیچھے نہیں ہٹتا بس اسکو جشن منانے کا موقع دیتا ہے...."

اسنے مسکراہٹ سجائے کہا

"یہ نہ ہو تمہارے موقع میں وہ چوکا مار دے...."

دوبارہ وارن کیا گیا تھا

"معارج اپنی آنکھیں کھلی رکھتا ہے..."

"ہاں وہ تو دیکھ ہی لیا معارج کی آنکھیں کتنی کھلی رہتی ہیں....."

اشارہ اس اڈے کی تباہی کی طرف تھا معارج نے مٹھیاں بھینچی تھی

"اے ایس پی تجھے معلوم نہیں تو اس وقت کس کے سامنے بیٹھا ہے اور یہ تو ہے جسکو میں نے خود سے ملنے کی اجازت دی ہے ورنہ میرے ادمی باہر ہی تیرا کام تمام کر دیتے...."

اسنے ٹانگ پر ٹانگ جماتے ہوئے کہا

"ہاں معارج یہ جان لو تم ایس پی شہرام کے سامنے بیٹھے ہو جو تمہیں کچل کر رکھ دے گا اور تم نے اجازت اسی لیے دی کیونکہ تم جانتے ہو تمہارے ادمی روکتے تو میں انکے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا......"

دل جلانے والی مسکراہٹ تھی شہرام کی لیکن اسکی بات پر معارج کی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی

"جانتا ہوں جوان خون ہے گرم خون ہے جوش مارتا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ تو طاقتور ہے لیکن میری طاقت کا تجھے اندازہ نہیں میں طوفان ہوں تجھے اپنی لپیٹ میں لے لوں گا...."

اسکی بات پر شہرام کے ساتھ وہ دونوں بھی مسکرائے تھے

"اور تو یہ بات نہیں جانتا خدا تجہ سے زیادہ طاقتور ہے جس طوفان کی تو بات کر رہا ہے اس طوفان کی ڈور بھی اس ذات کے ہاتھ میں ہے جو میرا محافظ ہے...."

منہ توڑ جواب تھا

"میرے ساتھ مل جا بہت فائدہ ہوگا کڑوں میں کھیلے گا عیش کرئے گا...."

معارج مدے پر آیا تھا اسکی بات پر شہرام نے مٹھیاں بھینچی تھی

"تیرے سے ہاتھ ملاوں ہو نہہ مطلب غدا سے غداری اور رہی بات کرڑوڑوں کی تو اللہ کا شکر ہے وہ ویسے بھی اس ذات نے نوازا ہوا ہے...."

اسنے اٹھتے ہوئے کہا

"پھر مجھ سے دور رہ...."

معارج بھی اٹھا تھا

"میں صرف برائی کے رستے آرہا ہوں تیرے نہیں..."

"تیرے خاندان کو تیرے سامنے موت کے گھاٹ اتاروں گا اگر تو میرے کاموں میں ٹانگ اڑائے گا......"

وہ جو جانے لگا تھا اسکی بات پر پلٹا

"تو میرے خاندان کا کچھ نہیں بیگاڑ سکتا تو نے چھونا تو دور کی بات اگر سوچا بھی تو تیرے اتنے ٹکڑے کروں گا کہ تیرے بیٹی گنتی رہے گی ساری زندگی...."

شہرام کہ کر رکا نہیں جانے لگا کہ دوبارہ پلٹا

"سچ یاد ایا تیری بیٹی سے سنا ہے کافی خوبصورت ہے اور تیرے ان کالے دھندوں میں برابر کی شریک ہے بلکے یوں کہو آدھا بزنس اسنے سنبھالا ہوا ہے اگر میری فیملی کو کچھ ہوا تو تیرے سامنے تیری بیٹی کی عزت کی دھجیاں میں خود اڑاوں گا....."

یہ بات کہتے اسنے خود کو سو بار ملامت کیا تھا اور دل ہی دل میں استغفار پڑھا تھا اسکی بات پر معارج کی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی اس سے پہلے وہ کوئی اور شہرام کو غصہ دلانے والی بات کرتا وہاں سے جا چکے تھے کیونکہ شہرام اگر کچھ دیر اعر تکتا تو ضرور اسکو جان سے مار دیتا

"کیا ہے....؟"

شہرام جو جیپ چلانے لگا تھا حارز کی گھوری پر اسکو دیکھا

"تو کسکی بات کر رہا تھا....؟"

گھوری ہنوز قائم تھی

"یار اس کمینی چھوٹی بیٹی کی بات کر رہا تھا....."

اسنے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا

"ہمم اچھی بات ہے بڑی پہ نہیں آیا...."

اسنے شکر کا سانس لیا تھا کیونکہ اسنے اندر بیٹی کہ لفظ کے بعد کوئی بات نہ سنی تھی بس اسکے زہن میں بیٹی گھوم رہا تھا

....

...عادت ہے تیری یا تیرا نشا ہے

...کیسے بتاوں تجھکو میرے رہبرا

...آج رولین دے وے جی بھر کے

...میری سانسوں سے دغا کر کے

...تو گیا مجھ کو فنا کر کے وے جانیا...

شہرام پولیس یونیفارم میں ملبوث سر سے پولیس کیپ اتارتا گانے کو اپنے انداز میں بلند گنگناتا لاونج میں داخل ہوا مصطفی کے لیپ تاپ پر چلاتی انگلیاں رکی احتشام جو گیم کھیل رہا تھا اسنے سر اٹھا کر شہرام کو دیکھا رامز جو سعد سے کھیل رہا تھا یہ بھی حیرت سے شہرام کو دیکھنے لگا اور ابریش زرش اور پریہان بھی چائے پیتی ہاتھ روکے اسکو دیکھنے لگیں

"ایسے کیا دیکھ رہے ہیں سب...؟"
مصطفی کے پاس دھپ سے بیٹھتے ہوئے اس نے پوچھا
"اوئے شیرے تجھے کیا روگ لگ گیا ہے میتی جان اس نکی سی عمر میں جو یہ گانا گا رہا ہے....."

اسکی بات پر شہرام کا بلند قہقہہ گونجا تھا

"مصطفیٰ بس یہ دل کا روگ ہے....."

اسنے ایک نظر پریہان کو دیکھتے مصطفیٰ کو آنکھ مارتے ہوئے کہا تو اب مصطفیٰ بھی ہنسا تھا

"مجھے دو چھٹیاں ملی ہیں کیوں نہ تھوڑی سیر تفریح ہو جائے...."

شہرام نے آئیڈیا دیا تھا

"برا آئیڈیا نہیں ہے...."

رامز نے جواب دیا

"دیکھو تو شہرام بھائی جاب پہ ایک سال سے پھنسے ہوئے تھے جو دو چھٹیاں ملی ہیں...."

احتشام نے پریہان سے کپ لیتے ہوئے کہا بنا اسکی گھوری کی پرواہ کیئے تو سب ہنسے تھے

"دیکھ احتشام جانا ہے کہ نہیں تم نے یوں باتیں مت سناو"

شہرام نے مصنوعی خفگی سے کہا

"پتا تھا آپ بھی بے وفا ہیں...."

اسنے افسوس سے سے کہا حلانکہ اسکو زرا افسوس نہ تھا

"ڈرامے بند کر میرا کپ دے مجھے..."

پریہان نے اس سے کپ لیتے ہوئے کہا تو احتشام نے رونی شکل بنا کر آبریش کو دیکھا تو ابریش کو ترس آگیا اور اپنا کپ اسکو تھما دیا

"تو کیا خیال ہے شہرام کے پلین کے بارے میں...."

زرش نے سعد کو رامز کی گود سے لیتے ہوئے کہا

"بھابھی نہ جائے کوئی ہمیں کیا میں اپنی پیاری بھابھی کو لے جاوں گا...."

شہرام نے زرش کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تو سب پھر ہنس دیئے

"جب خرچا ہو شہرام بھائی کا تو پھر درنے کی کیا بات...غلط ہو گیا لیکن خیر ہے......"

اسنے اخر میں بتیسی دیکھائی تھی تو سبکے قہقے گونجا

"چلیں کل کی تیاری کرلیں پھر اج تو شام الریڈی ہو گئی اب کیا مزہ آنا ہے...."

شہرام کی بات پر سب نے اتفاق کیا

"پری یہ دیکھ....."

احتشام نے اسکو اپنی طرف مخاطب کیا تو اسنے اسکے فون کو دیکھا جہاں احتشام اسکی اور میرب کی پکس دیکھا رہا تھا پکس دیکھ کر وہ کھلکھلا کر ہنسی تھی کیونکہ ہر پک میں احتشام کا الگ ہی انداز تھا فنی پک دیکھتی اسکو لگا جیسے یہ کسی کی نظروں کے حصار میں ہے چہرہ اٹھایا تو تلاش ختم ہو گئی کیونکہ شہرام ہی اسکو محبت پاش نظروں سے دیکھ رہا تھا شرم سے اسکی پلکیں خود ہی جھک گئیں اس خوبصورت منظر پر شہرام دل و جان سے قربان ہو گیا لیکن یہ منظر کسی کی نظروں سے چھپا نہ رہا تھا

....

"کیا ہوا میری جان یہاں کیوں بیٹھی ہو.....؟"

مصطفی جو ابھی ابھی جاگنگ سے واپس آیا تھا یوں اتنی ٹھنڈ میں گارڈن میں آبریش کو بیٹھا دیکھ وہی کی راہ لی اور اسکے پاس بیٹھتے ہوئے اپنے اوپر موجود شال اسکے اوپر بھی اوڑھتے ہوئے کہا تو اسنے بنا کچھ بولے اپنا سر اسکے سینے کے ساتھ ٹکایا تھا

"بس ایسے ہی اج اپکی پناہوں میں قیام جو کرنا تھا...."

اسنے نہایت پیار سے کہا تو مصطفی نے گھیرہ تنگ کیا

"سردی لگ جائے گی...."

اسنے اسکے سر پر بوسہ دیتے ہوئے کہا

"کوئی بات نہیں بس میرا دل کمرے میں نہیں لگ رہا تھا....."

"تو مجھے ایک کال کر دیتی میں حاضر ہو جاتا دل لگانے کیلیے...."

اسنے اسکا چہرہ اٹھاتے شرارت سے کہا

"اوفف مصطفی...."

سینے پر مکا مارتی دوبارہ اسکے سینے پر سر رکھا تھا

"اب خود بھی تو پاس آئی ہو ابھی میں آیا تو کہو گی پلیز مصطفی مت کریں نہ....."

آخر میں اسکی نقل اتاری تھی تو آبریش کھلکھلا کر ہنسی اور مصطفی اسکو ایسے کھلکھلاتا دیکھ خود بھی کھلکھلایا تھا

....

"میرے پاگل پنے کو روکو کہ میں ڈوب چلی اس میں ہائے...."

وشماخود سے کہتی ہاتھ میں موجود خنجر اسنے شہرام کی تصویر کو مارا تھا

"تم بہت ضدی ہو شہرام تمہارے لیے کیا کچھ نہیں کیا اب تو خود کو نیک پارسا ثابت کر کر کے بھی تھک چکی ہوں..."

اسکی پک کو دیکھ کر کہتی اسنے شراب کو گلاس میں انڈیلا تھا

"یہ آج تمہارے نام...."

اسکے چہرے کے ساتھ گلاس ٹچ کرتی ایک گھونٹ میں پی گئی تھی ساری وہ اس وقت اپنے سیگرٹ فارم ہاوس میں موجود تھی

"تم ایک بار حاصل ہو جاو یہ جو ڈھونک رچا ہے میں نے پارسائی کا سچ میں پارسا ہو جاوں گی....."

سرخ انکھوں سے اسکی پک کو دیکھتے ہوئے کہا وہ اس وقت اک بے ہودہ ڈریس میں موجود تھی گھٹنوں تک آتی پینٹ پہنی تھی اور اوپر شارٹ سکلٹ تھی یقین گھر والی اسکو اس حلیے میں دیکھتے ضرور غش کھاتے

"احتشام بتا رہا تھا کہ وشما آپی کل شہرام بھائی ہمیں انجوائے کروانے کیلیے لے کر جانے والے ہیں آپ ضرور آیئے گا ہونہہ...."

آخر میں طنزیہ ہنسی تھی

"مجھے زلیل کرتا انجوائے کروانے جائے گا...."

نشے میں چور لہجے میں پک کو دیکھ کر بولی تھی

"یہ انجوائمنٹ جہنم بنادوں گی ہاہاہاہاہہا...."
آخر میں پاگلوں کی طرح ہنسی تھی

"شہرام اٹھ جاؤ نہ سب تیار ہونے کیلیے جا چکے ہیں کمروں میں...."
آبریش نے شہرام کے کمرے میں داخل ہوتے اسکے اوپر سے کمبل کھینچتے ہوئے کہا تو وہ انگڑائی لیتا اٹھا

"اچھا ایسا کر میرے کپڑے بھی نکال دے...."
اسنے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا تو وہ اسکی الماری کی طرف پلٹی

"بلو پینٹ اور پرپل شرٹ نکال دینا ویسے مصطفی کیا پہن رہا ہے....؟"
اسنے اٹھتے ہوئے سوال کیا

"ہاں اسکو بھی ابھی نکال کر دے کر آئی ہوں وہ بلیک پینٹ اور بلیک ہی شرٹ...."
جواب دیتی کپڑے اسکو تھمائے تھے تو وہ سر کو خم دیتا کپڑے تھماتا واشروم میں گھس گیا تو آبریش بھی بیڈ شیٹ سیٹ کرتی تیار ہونے کیلیے چلی گئی لیکن جب گزر احتشام کے کمرے کے سامنے سے ہوا تو اسکا دماغ چکرا گیا کیونکہ اسکے کمرے میں کپڑے بکھرے پڑے تھے کچھ بیڈ پر تو کچھ زمین بوس تھے تو کچھ دروازے پر لاوارث پڑے اسکو منہ چڑھا رہے تھے

"احتشام یہ کیا حشر کیا ہے کمرے کا....؟"

وہ جو الماری میں سر دیئے کھڑا تھا اسکی بات پر پلٹ کر اسکو دیکھا اور خود بھی اپنا کمرہ دیکھا

"ڈیسائیڈ نہیں ہو رہا کیا پہنو...."

اسنے معصوم شکل بناتے سر کھجاتے ہوئے کہا

"تو تو ایسے کر رہا ہے جیسے تیری منگنی ہو...."

اسنے اپنے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا

"بتا دو نہ بھابھی کیا پہنو...."

اسنے رونی شکل بناتے ہوئے کہا

"پیچھے ہو دیکھتی ہوں......"

اسکو پیچھے کرتی الماری دیکھنے لگی

"مصطفی بھائی اور شہرام بھائی کیا پہن رہے ہیں....؟"

"شہرام بلو پینٹ اور پرپل شرٹ مصطفی بلیک پینٹ شرٹ...."

"تو ایس کرو بلو پینٹ اور بلیک شرٹ نکال دو..."

اسنے مزے سے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا

"بلیک شرٹ نکال دو پینٹ یہ پڑی ہے..."

اسنے زمین بوس ہوئی پینٹ کو اٹھاتے ہوئے کہا تو اسنے نکال کر اسکو تھمائی

"جاو نہالو میں تمہارا کمرہ سمیٹ دیتی ہوں...."

اسکو کمرہ سمیٹتا دیکھ آبریش بولی

"اوو میلی پالی سی باجی بھابھی...."

پیار سے اسکے گال کھینچتا چھپاک سے واشروم میں بھاگ گیا پیچھے سے وہ مسکراتی اسکا کمرہ سمیٹنے لگی

....

"کیا مطلب پریہان نہیں جارہی....؟"

شہرام نے آبریش کو دیکھ کر حیرت کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ سوال کیا وہ جوٹاپس کانوں میں پہن رہی تھی اسکی طرف پلٹی

"مجھے کیا پتا...."

اسنے اپنا کام کردیا تھا

"اسکی تو...."

غصے سے کہتا اسکے کمرے سے نکلا تھا اب ارادہ پریہان کی کلاس اپنے طریقے سے لینے کا تھا اور آبریش نے اپنی ہنسی روکی تھی

"بدتمیز لڑکی جانا نہیں لاہور جانے سے پہلے تھوڑا ٹائم سپینڈ کرنا چاہتا ہوں اور یہ ہے کہ...."

غصے سے بڑبڑاتا اسکے کمرے میں داخل ہوا لیکن اگلا منظر دیکھ اسکا حلق تک کڑوا ہوا تھا کیونکہ سامنے وشما پریہان کے پاس بیٹھی تھی اب مڑنا بھی حماقت تھی سوچلتا ہوا پریہان کے پاس جا بیٹھا

"کیوں نہیں جانا...."

اپنا لہجہ نارمل رکھتے ہوئے کہا

"میرا دل نہیں....."

اسنے بہانا بنایا

"دل بہت الٹا نہیں کر رہا....."

اسنے اسکے ساتھ جڑ کر بیٹھتے پیچھے سے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالا تھا یہ اسنے ایسے کیا تھا کہ وشما دیکھ نہ سکی تھی اور ویسے بھی وشما کی نظریں تو شہرام کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں پر یہان کا دل حلق میں آنے کو تھا اسنے وشما کو دیکھا لیکن اسکا دھیان نہ تھا اور پھر منت بھری نظروں سے شہرام کو دیکھا

"نہیں جانا.....؟"

دوبارہ سوال ہوا

"آ-آپ جائیں میں تیار ہوتی....."

اسنے بھاری آواز میں کہا

"گڈ گرل..."

اسکا چہرہ تھپتھپاتا اسنے وشما کی دیکھا جو ہوس بھری نظروں سے اسکو دیکھ رہی تھی اسکو دانت کچکچاتے دیکھ اسنے اپنی نظروں کا زاویہ بدلہ تھا

"وشما اسکو تیار کروا کر نیچے لے آنا....."

سپاٹ لہجے میں چبا کر کہتا باہر چلا گیا

"چلو پری میری جان اب تو تیار ہونا ہی پڑے گا ایس پی شہرام کا حکم ہے...."
اسنے شرارت سے کہا تو وہ کھلکھلا کر ہنسی

....

"ہاں ٹھیک ہے سب تیاری مکمل ہے....؟"
وشمانا جانے کس سے کال پر بات کر رہی تھی
"جسکو چاہے اڑادو فکر نہیں پر پریہان کو کچھ ہوا تو میں تم لوگوں کا نام و نشان مٹا دوں گی........"
اسنے غصے سے کہا
"شہرام کو چھوٹا سا دھچکا دینا ضروری ہے اسنے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا...."
آگے سے ناجانے کیا کہا گیا کہ اسکے تاثرات بدلے
"پریہان کو کچھ نہ ہو بس اس چیز کا خیال رکھنا میں اسکو زرا آنچ بھی برداشت نہیں کروں گی ایک خروچ کے بدلے تمہیں ہزار خروچیں دوں گی....."
یہ کہتی بنا اگلے کی سنے اسنے فون بند کیا تھا اور کپڑے لیتی واشروم میں چلی گئ

....

"واو کیا سین ہے چلو ایک ایک پک تو بنتی ہے نہ....."
سمندر کے پاس پہنچتے احتشام کو پکس کا دورہ پڑ گیا تھا
"ہاں چلو...."

پریہان نے اسکو کھینچتے ہوئے کہا تو مختطلف مخطلف زاویوں سے پکس بنانے لگے ساتھ میں انہوں نے ابریش کو بھی شامل کر لیا تھا

"واووووو......"

پریہان سمندر کو دیکھ کر مبہوت ہی رہ گئ تھی
سمندر اسکی کمزوری تھی یہ اکثر ضد کر کے اکیلی ڈرائیور کے ساتھ آجایا کرتی تھی اور گھنٹوں پتھروں پر بیٹھ کر اسکو تکتی تھی
باہوں کو پھیلاتی اسنے ٹھنڈی ہوا خارج کی تھی شہرام کو شدت سے خواہش ہوئی کہ اسکو پیچھے سے ہگ کر لے پر خواہش خواہش ہی رہ گئی سب بڑے نیچے چٹائی بیچھائے بیٹھ گئے تھے شہرام نے نیچے سے پینٹ فولڈ کی تھی اور مصطفی کی پینٹ کو دیکھا جسکی آلریڈی فولڈ تھی مصطفی جب بھی پینٹ شرٹ پہنتا تھا ہمیشہ نیچے سے فولڈ ہی رکھتا تھا
"آؤ احتشام وہاں پکس کھینچتے ہیں....."
آبریش نے احتشام کا بازو کھینچتے ہوئے اونچے نیچے پتھروں کی طرف اشارہ کیا
"نہ بھئی پہلے اپنے شوہر سے پوچھ لیں کہ وہ اجازت دیتے ہیں میرے ساتھ پکس بنانے کی یا نہیں....."

اسنے شرارت سے بلند آواز میں کہا کہ مصطفی بخوبی سن لے اور مصطفی کے ساتھ باقیوں نے بھی سنا تھا اور ہنسے تھے مصطفی نے اسکو گھورا تھا اور پھر خود بھی ہنس دیا آبریش نے اسکے سر پر چپٹ لگائی تھی

"اوفف آبر باجی اپ میں ہانی جیسی بات بات پر مارنے والی روح کہاں سے آگئی...."
اسنے سر سہلاتے ہوئے کہا
"چلو..."
اسنے اسکو بازو سے زبردستی کھینچتے ہوئے کہا تو وہ بھی چلنے لگا
پریہان اپنی جینز کو نیچے سے فولڈ کرتی آگے سمندر کی جانب بڑھنے لگی یہ دیکھے بغیر کے اسکی آدھی آدھی پنڈلیاں پانی میں ڈوب چکی ہیں پر اسکو اس چیز سے کہاں خبر تھی
"پریہان زیادہ آگے مت جاو...."
آبریش کی آواز گونجی تھی پر وہ سن کب رہی تھی ہوش میں تب آئی جب کسی نے اسکو بازو سے پکڑ کر کھینچا تھا
"آگے جاو گی تو ڈوب جاو گی....."
شہرام نے چہرے پر فکر مندی لاتے ہوئے کہا
"شہرام تمہارے ہوتے کیسے ڈوب سکتی ہے یہ....."
جواب پریہان کی بجائے آبریش نے دیا جو ان سے پندرہ بیس فٹ کے فاصلے پر کھڑی تھی اسکی بات پر دونوں اسکی طرف متوجہ ہوا تو پریہان جھینپ کر چہرہ جھکا گئی اور شہرام فاصلے پر کھڑا ہوا
"اب وہاں کیا کھڑے ہو آو نہ...."
آبریش نے اپنی بات کا رخ موڑتے ہوئے کہا
"چلو ایک سیلفی لیتے ہیں...."

احتشام نے ان تینوں سے کہا تو وہ تینوں اسکے ساتھ کھڑے ہو گئے اور پھر ایک سیلفی کہ بجائے بے شمار سیلفیاں لی گئیں سیلفیوں کا نشہ تب ٹوٹا جب شہرام کے فون پر بیل بجی

"ہمارے ساتھ بھی کچھ سیلفیاں لے لیں شہرام...."

شہرام جو فون سن کر فون جیب میں ڈالنے لگا پیچھے پلٹا

"کیا مسئلہ ہے...."

بلا کی کرختی تھی

"سب کے ساتھ لے رہی ہو آخر میں پھر بھی تمہاری کزن ہوں...."

نچلا ہونٹ دانتوں میں دبائے اس نے کہا

"رستہ ناپو اپنا ورنہ پبلک میں بھی لحاظ نہیں کروں گا....."

یہ کہ کر سائیڈ سے ہو گا چلا گیا

"پبلک تو دیکھی گی اور دیکھو گے تم بھی آج ایس پی شہرام..."

ضبط سے کہتی بڑوں کے ساتھ جا بیٹھی

"ماما میں وہ وہاں جا رہی ہوں....."

پریہان نے انکے پاس آتے شازیہ بیگم سے کہا وہ تقریباً آدھے چالیس فٹ کے فاصلے پر موجود اونچے پتھروں کی بات کر رہی تھی

"بچے کافی دور نہیں...."

سعید صاحب بولے تھے

"بڑے ابو جلدی آجاوں گی...."

اسنے مسکرا کر تسلی دی تو اسکی امی نے اجازت دے دی

"یہ لیں گرما گرم آئس کریم...."

احتشام نے آنکھ دباتے شرارت سے آہستہ آہستہ سبکو آئس کریم تھماتے ہوئے کہا تو مصطفی اعر

شہرام نے نفی میں سر ہلایا کہ اسکا کچھ نہیں ہو سکتا

"چھپکلی کدھر ہے.....؟"

احتشام کو اپنے شرارت والی لڑکی نظر نہ ائی تو پوچھا

"تمیز سے بولا کرو بڑی بہن ہے..."

حماد صاحب نے ڈانٹا تھا پر یہاں اثر کسکو تھا

"وہ وہاں ہے....."

زرش نے ان پتھروں کی طرف اشارہ کیا تو احتشام کے ساتھ شہرام نے بھی دیکھا تھا جو پتھروں پر بیٹھی سمندر کو دیکھ رہی تھی

"یہ اتنی دیوانی کیوں ہے سمندر کی....؟"

زرش کی طرف سے سوال ہوا تھا

"بیگم یہ شروع سے ایسی ہے...."

رامز نے کہا

....

"چلو اسکو لے آؤ اور کچھ کھالو....."

سعدیہ بیگم نے کھانے کا سامان نکالتے ہوئے کہا

"میں لاتی ہوں..."

وشما اٹھی تھی

"ضرورت نہیں میں لے آتا ہوں...."

شہرام نے اسکو ٹوکا تھا اور قدم اسکی جانب بڑھا دیئے تھے

"کیا ہوا سویٹ ہارٹ تنہا بیٹھی کو....."

شہرام نے اسکے پاس بیٹھتے اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا تو وہ چونکی

"آپ کب آئے....؟"

اسکا ایسے پوچھنا اسکو ذرا اچھا نہ لگا

"یہ سمندر.... ہونہہ اس سمندر میں اتنا گم تھی مجھ سے غافل ہو...."

اسنے نرمی سے اسکا بازو تھامتے ہوئے شکوہ کیا تو وہ شرمندگی سے چہرہ جھکا گئی

"مجھ سے زیادہ یہ سمندر اہم ہے تمہارے لیے اس سے زیادہ محبت ہے....؟"

تھوڑی سی گرفت سخت ہوئی تھی اسکا سر اور جھکا تھا اسکے سوال پر اسنے نفی میں سر ہلایا

"چلو چلتے ہیں سب بلا رہی ہیں...."

اسکا بازو چھوڑتا اٹھنے لگا کہ اسنے اسکا ہاتھ پکڑا تو وہ دوبارہ بیٹھا

"ناراض ہو گئے.....؟"

"نہیں ہونا چاہیے کیا....؟"

الٹا سوال کیا تھا

"سوری...."

اسنے ہونٹ کچلتے ہوئے کہا

"ان نرم گداز ہونٹوں کے ساتھ یوں ظلم تو مت کرو ابھی تو میں نے بھی انکی نرماہٹ محسوس نہیں کی...."

اسکے مزید قریب ہو کر بیٹھتا انگوٹھے کی مدد سے اسکا ہونٹ ازاد کروایا تھا یہ گھر والوں سے اتنے دور تھے کے کوئی یہ نہیں دیکھ سکتا تھا کہ یہ کیا کر رہے ہیں..

"کک-کوئی دیکھ لے گا چلیں..."

اسنے رھوڑا سا پیچھے کھسکتے ہوئے کہا پر اب اگر تھوڑا سا مزید پیچھے ہوتی تو گر جاتی

"دیکھنے دو...."

یہ مزید آگے ہوا تھا پر اسکو گھبراتا اور انکھیں بند کرتا دیکھ اسکا قہقہ گونجا تھا

"ہاہاہا چلو چلتے ہیں...."

یہ کہتا اٹھا اور نیچے اتر کر اسکی جانب ہاتھ بڑھایا جسکو بڑے استحاق سے اسنے تھاما تھا وشمایہ دیکھ رہی تھی

"کہیں شہرام پر یہاں سے تو... نہیں نہیں تم اپنی گڑیا پر کیسے شک کر سکتی ہو وہ تو کزنز ہیں پہلے بھی ایسے ہاتھ وغیرہ پکڑ ہی لیتے...."

اسنے ان کو آتا دیکھ کر سوچا تھا پھر خود ہی اپنی سوچ کو نفی کیا تھا

ان دونوں کو دیکھتی اسکا تسلسل اسکے فون پر ہونے والی رنگ ٹیون نے توڑا فون کٹ کر دیتی اگر ضروری نہ ہوتا

"میں یہ فون سن لوں زرا...."

یہ کہتی اٹھی تھی

"ہاں بولو..."

آگے سے ناجانے کیا کہا گیا کہ اسکے تاثرات بدلے

"یہ کیا بکواس ہے....؟"

اسکی اواز بلند ہوئی تھی پھر ارد گرد دیکھتی دھیمی ہوئی تھی آواز

"سارے پلین کا بیڑا غرق کر دیا...."

اور اگلی بات سن کر اسنے مٹھیاں بھینچی تھی

"آرہی ہوں میں....اچھا...ہاں مطلب اور صبر کرنا ہوگا....."

کہتی غصے سے فون بند کیا تھا

"چھوٹی امیوں دراصل میری دوست ہوسپٹل میں ہے اسکا اپریشن ہے تو وہ میں ایمرجنسی میں جارہی ہوں...."

اسنے بہانا گڑھ تھا

"زیادہ پریشانی تو نہیں..."

حماد صاحب نے پوچھا

"نہیں چھوٹے ابو میں چلتی ہوں...."

یہ کہتی چلی گئی تو اسکو جاتا دیکھ شہرام نے سکھ کا سانس لیا تھا

کھانا کھانے کے بعد اب انہوں نے فٹ بال سنبھالا تھا جو وہاں موجود پھیری والے سے احتشام نے خریدہ تھا

"لو آجاو بھی سب میدان میں آج پر یہان شہرام بھائی مصطفی بھائی اور اور دا چیمپئین رامز بھائی آجائیں میرے جانباز کھلاڑیوں جتنے بھی جانباز بن جاو مجھ کم استاد ہوں یار...."

فٹ بال کو پیر سے ادھر ادھر کرتا اسنے ان کو مخاطب کیا ساتھ اپنی تعریف میں کوئی کثر نہ چھوڑی تھی

"دیکھ لیتے ہے چول انسان کون کتنا چیمپئین ہے......"

شہرام نے اسکو گردن سے دبوچا تھا

"ہاں شہرام آپکے مقابل پر یہان دی گریٹ ہے...."

اسنے زبان چڑہاتے ہوئے کہا

"یار رامز مجھے تو لگتا ہے ہم الگ سے کھیل لیتے ہیں..."

مصطفی نے فٹ بال احتشام کے پیر سے فٹ بال لیتے ہوئے کہا

"ہاں ہاں مصطفی یہ فٹ بال بھی نیا لے آئیں....."

اسنے فٹ بال کو ہاتھ میں پکڑتے ہوئے کہا

"اوئے ے ے بھائیو غصہ کس چیز کا آو کھیلتے ہیں....."

احتشام ان دونوں کے آگے آتا ہوا بولا

"چلو فر....."

رامز نے فٹبال درمیان میں پھینکا تھا اور پھر گیم شروع ہوا پریہان دو سالہ چیمپین رہ چکی تھی اور احتشام نے حال ہی میں یونیورسٹی میچز کا ایوارڈ جیتا تھا مصطفی اور شہرام بھی کم نہ تھے اور رامز کا تو فیورٹ کھیل یہی تھا وہ بات الگ تھی اسکو چھوڑے کافی عرصہ ہوگیا تھا سب اشتیاق سے انکو دیکھ رہے تھے کھیلتے کھیلتے پانی کی تیز ہوتی لہروں میں بھی پہنچ چکے تھے

شہرام سے بال کھینچنے کے چکر میں پریہان گری تھی اسکے گرنے پر سب ہنسے تھے پریہان نے ہنستے ہوئے شہرم کو نیچے سے ہی ٹانگ ماری تھی وہ جو فٹبال کو کک مارنے میں تھا اس حملے پر گرا تھا اور وہ تینوں فتبال چھوڑے انکو دیکھ کر ہنسنے لگے

پریہان نے پانی اسکے اوپر پھینکا تھا اور پھر شہرام کیسے پیچھے رہتا انکو شرارت سوجھی تو ان تینوں کو بھی دونوں نے نیچے کھینچ لیا اب پانچوں پانی میں بچوں کی طرح انجوائے کر رہے تھے اور سارے بھیگ چکے تھے سب کھلکھلا رہے تھے دور سے دیکھتی اانکی فیملی نے دائمی خشیوں کی دعا کی تھی

شام قریب تھی تو پانچوں پانی سے باہر نکلے کیونکہ لہریں تیز ہوگئی تھی اور خطرناک بھی

"نہیں مجھے نہیں نکلنا....."

وہ چاروں اٹھ چکے تھے پر پریہان کا دل نہ تھا

"بہن لہریں تیز ہیں اٹھ جاو...."

رامز نے کہا تھا

"بھائی آپ آجائیں پھر میں اکیلی نہیں ہونگی...."

اسنے شرارت سے کہا

"یہ ایسے باز نہیں آئے گی اسکا کچھ کرنا ہوگا....."

شہرام کہتا بازوو کو مزید اوپر کیا تھا اور اسکو ایک بازو سے پکڑ کر کھینچنا شروع کیا اور پریہان کی چیخیں عروج پر تھی اور احتشام صاحب وڈیو پر زور دیا ہوا تھا ساتھ ہنسنے میں بھی رامز اور مصطفی کے بھی قہقے بلند تھے اور شہرام بھی ہنستا ہوا اسکو کھینچتا لے جارہا تھا دور بیٹھے انکی فیملی بھی پریہان کو دیکھ کر ہنس رہے تھے

"شہرام پانی سے نکل آئے ہیں اب چھوڑ دیں میرے کپڑے....."

پریہان دوبارہ چلائی تھی.

"خاموش ہو جاو وڈیو برباد کر رہی ہو خاموش نہ ہوئی تو شہرام بھائی اب ٹانگوں سے کھینچیں گے...."

اسنے ایسے ٹوکا جیسے بہت ضروری کام کر رہا ہو اور پریہان دسٹرب کر رہی ہو پریہان نے دانت کچائے تھے اور آخر شہرام نے اسکو گھر والوں کے پاس لا کر ہی چھوڑا تھا

"ظالم ایس پی...."

اسنے لیٹے لیٹے ہی اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہاتو سب کے قہقے بلند ہوئے

"چلو چلتے ہیں شام ہو رہی ہے...."

سعید صاحب کہتے اٹھے تھے تو سب اٹھے اور جانے کیلیے تیار ہو گئے اور ان کی شرارتیں ابھی بھی جاری تھیں

پریہان جو آگے آگے قدم بڑھا رہی تھی تو شہرام نے اسکو ہاتھ سے پکڑ کر پیچھے کھینچا

"کیا ہے.....؟"

اسنے پھولے منہ سے کہا اب یہ دونوں سب سے اخر. میں تھے

"ایک گانا یاد ایا ہے سوچا سنادوں تو ناراضگی ختم ہو جائے...."

اسنے شرارت سے کہا

"کونسا....؟"

اسنے بھولے پن سے پوچھا

"بھیگا یہ بدن تیرہ پانی میں اگ لگائے پریہاں تو میرے دل میں آگ لگی ہے..."

اسکے کان میں کہتا پیچھے ہو کر اسکے چہرے کو دیکھنے لگا جو سرخ ہو رہا تھا

"اچھا نہیں پسند آیا ایک اور گانا بھی ہے یاد آیا...."

وہ جو غصے سے جانے لگی تھی اسکو بازو سے کھینچ کو پھر پاس کیا

"سن تو لو..."

"اچھا بولیں..."

اپنے بازو کو اسکے ہاتھ میں قید دیکھ ہار مانتے ہوئے کہا

"چھو بھی لے لب میرے ضد نہ کر بے وجا...."

یہ کہتا فوراً وہاں سے آگے رامز کے ساتھ چلنے لگا اور اس سے لے کر سعد کو اٹھایا اور پیچھے وہ دونت پیس کر رہ گئ

کالی رات تھی ہر سو خاموشی تھی صرف جانوروں کے شور کی آواز تھی اور ہوا کی سرسراہٹ تھی جو خاموشی میں ارتعاش پیدہ کر رہی تھی خوفناک ماحول تھا اور وہ اندھادھند اس ماحول میں بھاگ رہی تھی کبھی پیچھے پلٹ کر دیکھتی تو کبھی آگے

اسے اب جانوروں کی آواز زیادہ تیز سنائی دے رہی تھی جیسے وہ بالکل اسکے قریب پہنچ رہے ہوں اور جھپٹ کر اسکو نوچ ڈالیں گے پیچھے پلٹتی تو کوئی نہ ہوتا صرف آوازیں ہوتیں

پیچھے دیکھ کر بھاگتی آگے کسی وجود سے بری طرح ٹکرائی وہ وجود نہ پکڑتا تو یہ زمین بوس ہو چکی ہوتی

اسنے چہرہ اٹھا کر اس وجود کو دیکھا

"شہرام....."

بڑبڑاتی اسکے چہرے کو چھوا تھا کہ ایک دم سے انے والی آوازوں سے پیچھے پلٹی پیچھے اب جانور نہیں چند نقاب پوش لوگ تھے جو ہاتھوں میں بندوق تھامے بندوقوں کا رخ انکی طرف کیئے کھڑے تھے

"مم- مجھے بب- بچالیں...."

اسنے اٹکتی ہوئی آواز میں اسکی شرٹ کے کالر کو پکڑتے ہوئے کہا

تو شہرام نے اسکو پیچھے کرتے اسکے سامنے چٹان کی طرح کھڑا ہو گیا تھا

"شہرام وہ آپکو مار دیں گے... شہرام خاموش کیوں ہیں بولیں کچھ تو.....؟"

اسنے اسکو مسلسل خاموش پا کر پیچھے سے جھنجھوڑتے ہوئے کہا

"شہرام وہ گولی چلانے لگے ہیں...."

اسنے اسکو دوبارہ جھنجھوڑا تھا اور اتنے میں گولی چلی تھی جسنے شہرام کے سینے کو چیر کر رکھ دیا تھا

"شہرام....."

پریہان چینخ مارتی اٹھی تھی دھڑکن بہت تیز تھی اتنی سردی میں بھی اسکا جسم اسکا چہرہ پسینے سے شرابور تھا اسنے بے ساختہ اپنے دل پر ہاتھ رکھا بہت برا خواب تھا جو اسنے دیکھا تھا

اسنے ہاتھ مار کر سائیڈ لیمپ جلایا تھا اور کانپتی ہاتھوں سے پانی گلاس میں انڈیلا تھا غٹا غٹ پی گئی

"شہرام....."

اسکا نام ہولے سے پکارتی بے آواز رونے لگی

"یا اللہ اس خواب سے پہلے میری جان لے لیتے آپ....."

اسنے روتے ہوئے چہرہ اوپر اٹھایا تھا اسکو کمرے میں گھٹن محسوس ہو رہی تھی اسنے لمبا سانس لیا تھا اور صرف دل ایک خواہش کر رہا تھا شہرام کو دیکھنے کی آنسوؤں پونجھتی اٹھی تھی اور دوپٹہ اٹھاتی اپنے شانوں پر پھیلایا تھا اور قدم غیر ارادائی طور پر شہرام کے کمرے کی جانب بڑئے تھے

اسنے ہاتھ بڑھا کر اسکے کمرے کا ہینڈل گھمایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا کمرے میں اندھیرا تھا اور صرف صیرو بلب کی روشنی تھی کمرے میں اس روشنی میں اسکی نظر سامنے بے خبر سوئے وجود پر پڑئی جسکے سینے تک کمبل تھا اور وجود پر شرٹ موجود نہ تھی صرف کالی بنیائن نے اسکے جسم کو تھوڑا سا ڈھکا ہوا تھا

اپنے منہ پر ہاتھ رکھتی اسنے اپنے آپ کو رونے سے روکا تھا کیونکہ رو کر اسکو جگانا نہیں چاہتی تجی ہو کے سے دروازہ بند کرتی چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اسکے پاس جا کر بیٹھی اور اپنا کانپتا ہوا دائیاں ہاتھ بڑھا کر پہلے اسکے چہرے کو چھوا اور پھر اسکے دل کے مقام کو دیکھا جہاں گولی لگی تھی اور بے ساختہ اس نے اپنا ہاتھ وہاں رکھا تھا
جسے فوراً شہرام نے تھاما تھا اور اپنی سرخ آنکھیں جھٹ سے کھولیں تھی پر یہان نے دوسرا ہاتھ اپنے منہ پر رکھا تھا

"پری کیا ہوا تم.....؟"

وہ جو گہری نیند میں سویا ہوا تھا ایک دم سے اسکو نیند میں اپنے وجود پر کچھ محسوس ہوا آخر پولیس والا تھا ہر وقت چوکنا رہنے والا پہلے اسکع اپنا وہم لگا لیکن جب وہ ہاتھ اسکے سینے پر آیا اسنے جھٹ سے تھاما تھا پر پریہان کو دیکھ کر اسکے ماتھے پر پڑنے والے بل ٹھیک ہوئے تھے اور اب پریشانی نے جگہ لے لی تھی

"کچھ نن- نہیں...."

اسکی آواز کہیں گہری کھائی سے آتی معلوم ہوئی

"تم اس وقت کیا کر رہی ہو یہاں....؟"

اسنے اٹھتے ہوئے پوچھا

"روئی ہو.....؟"

اسنے اسکی سرخ آنکھوں کو دیکھتے ہوئے مزید پریشانی سے پوچھا تو اسکے رونے میں مزید اضافہ ہوا

"شش- شہر- شہرام....."

ہچکیوں کے درمیان آواز ٹوٹی تھی

"ہاں بولو میری جان...."

اسنے تڑپ کر اسکا چہرہ تھاما تھا

"مم- مجھے کبھی مم- مت چھوڑیئے گا...."

اسنے روتے ہوئے کہا

"نہیں کبھی نہیں چھوڑوں گا....."

اسنے اسکے آنسوؤں پونچھتے ہوئے پیار سے کہا

"کیا بات ہے کیوں پریشان کر رہی ہو مجھے بتاؤ خدارا کیا ہوا ہے....؟"

اسنے اسکا چہرہ تھام کر اوپر کرتے ہوئے کہا

"آپ مم-مجھ سے دور ہو رہے تھے...."

اسنے بچوں سے انداز میں کہا

"خواب دیکھا ہے کوئی....؟"

اسکی بات پر اسنے اثبات میں سر ہلایا

"برا خواب تھا....؟"

اسنے پھر ہاں میں سر ہلایا

"کیا دیکھا ہے بتاؤ مجھے شاباش...."

اسنے پچکارتے ہوئے کہا

"مم-میں نے دیکھا کہ آپ.. آپ کو گگ- گولی لگی ہے اور آپ مم- مجھ سے دور ہو چکے ہیں....."

یہ کہتی پھر سے چہرے ہاتھوں میں چھپائے رونے لگی شہرام نے ہونٹ دانتوں تلے دبایا تھا

"خواب ہے میری جان یوں رو نہیں دیکھو میں سہی ہوں زندہ تمہارے پاس...."

اسنے اسکا چہرہ اٹھاتے اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اسکو کہا تو اسنے اپنے دونوں ہاتھ اسکے سینے پر پھیرے تھے اور زور زور سے نفی میں سر ہلایا

"شہرام مم-میری وجہ سے لگی مم-مجھے بچاتے ہوئے مم-میں قصور وار ہوں...."

اسکے رونے میں تیزی آئی تھی

"ششش سویٹ ہارٹ بالکل ٹھیک ہوں اور اللہ کے حکم سے میں تمہیں کبھی نہیں چھوڑوں گا کبھی تم سے دور نہیں جاوں گا...."

اسنے ہولے سے اسکی گال سہلاتے ہوئے کہا تو وہ سرخ آنکھیں اور سرخ چہرے سے اسکو دیکھنے لگی

"آپ کبھی دور مت ہونا پریہان مر جائے گی شہرام......"

یہ کہتی اسنے اپنا سر اسکے سینے پر رکھا تھا ایک رات کا درمیانہ پہر اوپر سے اندھیرا کمرے میں تنہائی اور پھر محبوب وہ بھی اتنے قریب اسنے زور سے آنکھیں میچ کر کھولی تھیں

"پریہان خاموش ہو جاو یار...."

اسنے اسکو بازووں سے تھامتے خود سے دور کرتے ہوئے کہا

تو وہ بھیگی بھیگی پلکوں سے اسکو دیکھنے لگی شہرام نے نظریں چرائی تھیں

"دیکھو میں ٹھیک ہوں جاو جا کر آرام سے سو جاو کیونکہ میں تو اب سووں گا نہیں...."

اسنے مسکرا کر کہا

"کیوں آپ کیوں نہیں سوئیں گے....."

اسنے پلکیں جھپکاتے ہوئے کہا

"کیونکہ اس دل کو بے چین کر دیا ہے مجھے بے چین کر دیا ہے اب نیند کہاں آئے گی...."

اسنے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کہا تو پریہان نے شرمندگی سے چہرہ جھکایا

"جاو سو جاو میں نہیں چاہتا بے خودی میں کچھ کر بیٹھوں...."

اسکے ماتھے پر اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑتے ہوئے کہا تو وہ بال کان کے پیچھے کرتی جانے کیلیے اٹھ گئی لیکن پھر پلٹی تو شہرام نے سوالیہ نظروں سے دیکھا اور پھر اسکی نظروں کا تعاقب کیا جو اسکے سینے پر موجود تھیں اسنے کمبل اوپر کیا تھا

"جاو کچھ نہیں ہوا مجھے ٹھیک ہوں ذہن کو پرسکون کرو...."

اپنا سینہ کور کرتے ہوئے اسنے کہا تو وہ اثبات میں سر ہلاتی چلی گئی پیچھے شہرام نے سر بیڈ کے ساتھ ٹکایا تھا اور سائیڈ لیمپ جلایا تھا گھڑی پر نظر دوڑائی تو سوئیاں چار بجا رہی تھیں

کمبل سائیڈ پر کرتا اٹھا تھا اب اسکا ارادہ فریش ہونے کے بعد کچھ کام کرنا اور اور پھر باجماعت نامز ادا کر کے جوگنگ پہ جانے کا تھا کیونکہ اب نیند اس سے کوسوں دور تھی اور اوپر سے پریہان کی ٹینشن الگ تھی وہ اسکو روک نہیں سکتا تھا کیونکہ ابھی وہ یہ حق نہیں رکھتا تھا نہ چھونے کا نہ روکنے کا وہ یہ جانتا تھا پریہان کمرے میں جا کر بے چین رہے گی پر جلد سو جائے گی لیکن یہ اب بے چین رہنے والا تھا....

پریہان کمرے میں آئی شہرام کو دیکھ اسکو کچھ تسلی ہوئی تھی تہجد کی نماز کی نیت سے واشروم میں گھسی تھی اور کچھ ہی دیر میں دوپٹے کو حجاب کے اسٹائل سے باندھے باہر نکلی تھی پاک شفاف چہرہ پانی سے تر تھا ٹھنڈی آہ بھرتی تہجد ادا کرنے لگی

....

شہرام صبح تقریباً آٹھ بجے سویا تھا اور اب بارہ بجے اسکی آنکھ کھلی تھی اٹھتا نیچے کی تیاری پکڑنے لگا لیکن سستی تھی کہ جا نہیں رہی تھی

"یار مجھے نہیں نہانا...."

خود سے بڑبڑاتا پاوں میں چپل پہنی تھی اور اٹھا تھا کہ ایک دم سے ڈولا تھا کہ اسنے بیڈ کا سہارا لیا

"نہانا ہی پڑے گا...."

خود سے کہتا کپڑے لیتا واشروم میں گھس گیا

.... شہرام نیچے ایا تو کوئی بھی اسکو نظر نہ آیا کچن میں نظر دوڑائی تو آبریش کچن میں جوس بنا رہی تھی

"سب کہاں گئے ہوئے ہیں....؟"

اسنے ٹوکری میں سے سیب اٹھاتے ہوئے کہا

"سب آفس باقی امی اور چھوٹی امی کمرے میں ہیں زرش بھابھی کے اور احتشام یونیورسٹی....."

اسنے مسکرا کر جواب دیا

"پریہان....؟"

"دوست کی طرف گئی ہے...."

اسکی بات ہر اسکا چہرہ مرجھا سا گیا تھا

"چھوٹی امی کہ رہی تھیں اگر آپ کو ٹائم ملے تو پر یہاں کو کے آنا نہیں تو ڈرائیور کو بھیج دیجئیے گا.

..."

اسنے مسکراہٹ دوباتے ہوئے کہا

"اوکے میں لے اووں گا فری ہی ہوں...."

اسنے جوس کا گلاس اٹھاتے ہوئے کہا

"ناشتہ دوں....؟"

"نہیں...."

یہ کہتا جانے لگا کہ آبریش کی آواز پہ رکا

"کدھر جا رہے ہو.....؟"

" بھابھی کے کمرے میں...."

یہ کہتا پلٹا

"پھر یہ جوس لیتے جاو میں آتی ہوں....."

اسنوا اسکوٹرے پکڑائی تو وہ لیتا ہوا چلا گیا پیچھے سے آبریش ہنسی تھی

....

"ہاں یہ مال ٹھیک ہے...."

وشمانے کچھ لوگوں کو دیکھتے ہوئے کہا

"میم بلاسٹ کی تیاری مکمل ہے....."

وشما کے پاس ایک آدمی آتا ہوا رازداری سے بولا

"گڈ بلاسٹ بہت بڑا ہونا چاہیے کراچی کا یہ بلاسٹ سب کو اپنی لپیٹ میں لینا چاہیے........"

اسنے شاطرانہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا

"فکر نہیں کریں میم معارج صاحب سب انتظامات کو ایک دفعہ خود دیکھ چکے ہیں......"

اسکی بات پر اسنے ہاں میں سر ہلایا

"بلحہ (معارج کی بیٹی) صاحبہ آئی ہیں ملنے کو....."

کسی نے اکر کہا

"آرہی ہوں...."

اسنے ہاتھ کے اشارے سے جانے کا کہا تھا

شہرام کو کل عصر کے بعد لاہور کیلیے نکلنا تھا تو وہ پیکنگ کر رہا تھا کہ اپنے کمرے کے دروازہ کھلنے کی آواز پر سر موڑ کر دیکھا تو وشما تھی جو پیچھے ہاتھ باندھتی اسکو مسکرا کر دیکھ رہی تھی اسکو دیکھتا دوبارہ بیگ میں کپڑے رکھنے لگا

"لو جی آگیا سیاپا دماغ خراب کرنے...."

منہ میں بڑبڑاتا بیگ کی زپ بند کی

"لاہور جارہے ہو....."

"ہاں...."

مختصر اور نارمل جواب تھا وہ ابھی اس سے الجھنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا سو تمیز سے اسکو یہاں سے دفعہ کرنا چاہتا تھا

"میں بھی چلوں....."

اسکی بات پر شہرام کے بیگ اٹھاتے ہاتھ رکھے اور پیچھے پلٹا

"تمہاری جگہ جہنم ہے لاہور نہیں..."

سپاٹ لہجے میں کہتا دوبارہ اپنے کام کی طرف متوجہ ہوا اور اسکی مسکراہٹ غائب ہوئی

"شادی کے بعد بتاوں گی ایس پی شہرام کہ کونسی جگہ ہے میری کیونکہ پھر میری جگہ تمہارے دل میں ہو گی......"

اسنے چباتے ہوئے کہا تو وہ مکمل طور پر اسکی طرف متوجہ ہوا

"جاو میری بہن واشروم میں جا کر منہ دھو لو نیند میں لگتی ہو....."

اسنے دل جلانے والی مسکراہٹ پیش کرتے ہوئے کہا

بہن کے لفظ پر اسکا حلق تک کڑوا ہوا

"تمہیں برداشت کر رہی ہوں میرا دل مجبور ہے..."

اسنے آگے بڑھ کر اسکے گریبان کو پکڑتے ہوئے کہا

شہرام نے سامنے کھلے دروازے کو دیکھا اور پھر اپنے گریبان سے اسکے ہاتھوں کو ہٹا کر سختی سے اپنے ہاتھوں میں لیا تھا

"دل کے ہاتھوں مجبور نہیں تمہارے اندر کی حوس ہے بس اور ہاں اگر اتنی ہی ہمبستری کی چاہ ہے تو کوٹھے میں جاوہ تمہاری اصل جگہ ہے ایس پی شہرام کا بستر نہیں تم ان حوس پرست مردوں کے بیڈ کی زینت بن سکتی ہو لیکن شہرام ملک کی نہیں....."

اسنے اپنی لہو زدآنکھیں اسکی آنکھوں میں ڈالتے ہوئے غصے سے کہا اور آخر میں پیچھے دھکا دیا تھا

وشما نے دروازے کو پکڑا تھا اور غصے سے اسکو دیکھا تھا

"میں الودہ کرنے آئی تھی صرف...."

اسنے غصہ پیتے ہوئے کہا

"اوئے چڑیل الودہ کرنے یا دماغ خراب کرنے سیاپا جئی نہ ہووے تے نکلتی بن یہاں سے آوٹ..."

اسنے آخر میں جٹکی بجاتے باہر جانے کا اشارہ کیا تھا وہ غصہ پیتی وہاں سے چلی گئی اور شہرام دروازہ بند کرتا ٹیبل سے سیگرٹ اٹھاتا سلگائی تھی کہ پھر دروازہ کھلا تھا

"اب کیا مسئلہ ہے تمہا....."

اسنے غصے سے پیچھے پلٹ کر کہا لیکن آدھے الفاظ پر یہان کو دیکھ کر منہ میں ہی رہ گئے

"تم....."

"کیوں کسی اور کی امید تھی اور اتنے غصے میں.....؟"
اسنے آنکھوں میں الجھن لیے کہا

"ہاں.. میرا مطلب نہیں وہ احتشام تھا بس آو تم....."

اسکی بات پر پریہان اثبات میں سر ہلاتی دروازہ بند کرتی آگے آئی شہرام نے سیگرٹ ایش ٹرے میں مسلی تھی

"آپ لاہور جارہے ہیں...."

اسنے آنسوؤں کا گلا گھونٹتے ہوئے کہا

"ہوں...."

اسنے محض اتنا سا جواب دیا

"مجھے بتایا نہیں....؟"

اسنے ہونٹ کچلاتے ہوئے کہا

"تم سے مل کر ہی جاتا...."

اسنے اسکے پاس آتے ہوئے کہا

"پر مجھے بتایا ہی نہیں...."
اسنے آنکھیں زور سے میچ کر کھولیں تھی

"میں تمہیں دکھی نہیں کرنا چاہتا تھا...."

اسنے کندھے اچکا کر کہا

"تو اب کونسا میں بہت خوش ہوں..."

اسنے چہرہ جھکا کر کہا

"اس سے پہلے تمہارا موڈ تو ٹھیک تھا نہ میں جانے سے پہلے سیڈ نہیں کرنا چاہتا تھا یہ دو چھٹیاں تمہیں خوش دیکھنا چاہتا تھا..."

اسنے اسکا چہرہ اٹھا کر کہا

"اچھاا...."

اسنے آنسوؤں بھری آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہا

"ناراض ہو....؟"

"نن- نہیں...."

اسنے مشکل سے انسوؤں کا گلا گھونٹتے ہوئے کہا

"چلو پھر اچھے سے الودہ کرو نہ...."

اسنے مسکرا کر کہا تو نا چاہتے ہوئے بھی اسکے آنسوؤں نکل آئے

"رونے کو تو نہیں کہا...."

اسنے اسکے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے کہا

"مجھے بھی جانا ہے آپ کے ساتھ..."

"چلو ایسا کرتے میں گھر والوں سے بات کرتا کل ہمارا نکاح کروادیں پھر کل عصر ٹائم چلیں جائیں گے...."

اسکی بات سن وہ منہ کھولے اسکو سن رہی تھی

"شہرام....."

اسکی صدمے بھری آواز گونجی تو شہرام نے مسکراہٹ دبائی

"بنا کسی رشتے کے میں نہیں نہ لے جا سکتا اگر گستاخ دل کا کوئی گستاخی کرنے کو دل کیا تو بہت پچھتاو گی..."

اسنے سنجیدگی سے بات کہی پر آنکھیں شرارت پر آمادہ تھیں

"پھر وہ خیر سے جائیں اور خیر سے ائیں واپس....."

اسنے اپنے آنسووں صاف کرتے ہوئے جلدی سے کہا تو شہرام کا قہقہ گونجا تو وہ بھی مسکرا دی

"اپنا بہت سارا خیال رکھنا ویسے تو کل میں جانے سے پہلے تم سے ملووں گا پر پھر بھی اور ہاں میں روز بات کروں گا تم سے ایک دو مہینے کی بات ہے خود کو میری امانت سمجھنا..."

اسنے اسکے ماتھے پر مہر لگاتے پیار سے کہا

تو اسنے اثبات میں سر ہلایا

"چلو چلتے ہیں نیچے....."

اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا تو وہ بھی ساتھ چلنے لگی اور نا جانے یہ ساتھ تھا بھی یا نہیں قسمت میں معلوم نہیں تھا کیونکہ آگے کیا ہوتا ہے کسکو معلوم

....

"مصطفی سر آپکی آج احمد والوں کے ساتھ میٹنگ ہے...."

جیکی نے مصطفی کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا

"اچھا اور سر دار والوں کی ....؟"

"وہ سر سعید اور سر حماد اٹینڈ کر چکے ہیں آپکو تقریباً آدھے گھنٹے میں میٹنگ روم میں پہنچنا ہے...."

اسنے ٹائم ٹیبل پر نظر دوڑاتے ہوئے کہا

"اچھا ٹھیک ہے ایک کافی بھیج دو..."

اسکے کہنے پر جیکی تابعداری سے ہاں میں سر ہلاتا چلا گیا مصطفی نے اپنا ماتھا مسلا تھا اور کافی کے بعد آدھے گھنٹے میں میٹنگ روم میں موجود تھا اور تقریباً ایک گھنٹے کی میٹنگ کے بعد ٹائی ڈھیلی کرتا کرسی پر بیٹھا تھا اور دس منٹ تک میٹنگ ہال خالی ہوا تھا مصطفی اکیلا بس بیٹھا تھا کہ دروازہ کھولتا شہرام داخل ہوا تھا

"ارے ایس پی صاحب نے ہمارے آفس کو اپنا شرف بخشا واہ...."

اسنے اٹھتے ہوئے بغلگیر ہوتے ہوئے کہا تو وہ ہنسا

"ہاں بس فری تھا تو آگیا اور مجھے وہ تمہارے سیکرٹی سے معلوم ہوا دس منٹ پہلے ہی میٹنگ ختم ہوئی ہے میں کہا شکر اہے ورنہ واپس جانا پڑتا...."

اسنے بیٹھتے ہوئے کہا

"ایسا بھی نہیں میٹنگ جلد ختم کر دیتا..."

اسنے کافی آرڈر کرتے ہوئے کہا

"بس چولاں نہ مارپتاہے مجھے...."

اسکی بات پر وہ ہنسا

"چل بول کیوں آیاہے معلوم ہے کام کے بغیرایس پی صاحب نہیں آتے..."

"ہمم معارج کی کچھ بات کرنی تھی رامز بھائی کوآنے دو زرا...."

اسکی بات پر مصطفی کے تاثرات سنجیدہ ہوئے تھے

"ہاں بھئی خیریت ایس پی صاحب ایمرجنسی میں بلایا......."

اتنے میں رامز کمرے میں داخل ہوتاہوابولاتووہ دونوں ادب سے کھڑے ہوئے اوراسکے بیٹھتے ہی دونوں بیٹھے

"ہاں بھائی وہ معارج کے حوالے سے بات کرنی تھی......."

اسنے سنجیدگی سے کہارامز کے چہرے پربھی کرختی چھائی تھی

"ہمم اچھاکیا.....؟"

رامز نے ٹائی ڈھیلی کرتے ہوئے پوچھا

"لاہور جانے کامقصد علم میں ہے نہ آپ دونوں کے آپ دونوں کے علاوہ چھوٹے ابواور پاپاکو معلوم ہے باقی کویہی معلوم میں کام کے سلسلے میں جارہاہوں...."

اسنے رک کران دونوں کودیکھاجوانہماک سے اسکوہی سن رہے تھے

"مجھے ایک فائل ملی تھی جو میں نے معارج کے ساتھ کام کرتے ایک جاسوس کے زریعے حاصل کی تھی....."

پھر رکا تھا اور چہرہ جھکا کر اپنی ہتھیلیوں کو دیکھا

"کیا بات ہے شیرے اتنا ہچکچا کیوں رہا ہے خیریت ہے.....؟"

رامز نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تو اسنے چہرہ اٹھایا اسکی آنکھیں دیکھ وہ دونوں پریشان ہوئے کیونکہ وہ نم تھی

"شہرام کیا ہوا ہے....؟"

مصطفی نے پوچھا تھا

"وہ فائل...."

آنسوؤں کا پھندہ اسکے گلے میں پھنسا تھا

"اس فائل میں وہی دو چہرے تھے بھائی جو ہمیں جان سے زیادہ عزیز تھے...."

اسنے نم آنکھوں سے رامز کو دیکھتے ہوئے کہا جس نے ہونٹ بھینچے تھے اور کرب سے آنکھیں میچیں تھی

"مصطفی وہ وہی دو چہرے تھے جنہوں نے ہمارے ہاتھوں میں دم توڑا تھا...."

اب اسنے مصطفی کی طرف دیکھا جسکی آنکھیں بھی اب نم تھی

"شہرام کچھ بھی نہیں بھولا میں ہر چیز یاد ہے سب کچھ...."

رامز نے اپنے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے کہا

"اور جانتے ہیں اس فائل میں کیا تھا.....؟"

یہ کہ اسنے ان دونوں کی طرف جواب اسکو سوالیہ نظروں سے دیکھ رہے تھے

"اس میں......"

ابھی اتنا ہی بولا تھا کہ حماد صاحب اور سعید صاحب اندر داخل ہوئے تو تینوں نے خود کے تاثرات سنبھالے

" برخودار و مجھے بتایا نہیں میرے ٹائیگر نے آج ہمارے افس کو شرف بخشا ہے...."

حماد صاحب نے پیار بھرا طنز کیا جس پر سب ہنسے تھے

" بھئی چلو یہی غنیمت سمجھیں چھوٹے ابو...."

رامز نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر وہ کمپنی کی ہی باتیں کرنے لگ گئی شہرام بھی ان سے ڈیل وغیرہ کا پوچھنے لگا اور وہ بات پھر وہی رک گئی تھی

....

"وہ آئے خدا کی رحمت.....

کبھی ہم انکو دیکھتے تو کبھی انکے حسین سراپے کو......"

مصطفی جو لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا آبریش کو کمرے میں آتا دیکھ شعر توڑ مڑ ور کر بولا جس پر آبریش ہنسی اور بیڈ پر بیٹھتی ہوئی اسکے سینے پر سر رکھا مصطفی کو تو غش ہی کھا گیا

"ہائے میری جان یہ خواب تو نہیں....؟"

اسنے اسکو حصار میں کیتے خود کو یقین دہانی کروانا چاہی

"بالکل بھی نہیں...."

اسنے چہرہ اٹھا کر کہا

"تو پھر آج خود کو میرے حوالے کرنے کا ارادہ ہے اور یقین جانے اس شوہر کو زرا برا نہیں لگے گا منکوحہ میری....."

اسنے گھیرہ تنگ کیا تھا

"نہیں اب ایسا بھی ارادہ نہیں ہے...."

اسنے منہ بنا کر پیچھے ہٹنا چاہا

"پر میرا تو اب یہی ارادہ ہے...."

اسنے شہد کی مکھیوں کو چھیڑ لیا تھا اور اب وہ مکمل طور پر چڑنے کو تیار تھیں

"مصطفی میری تو بات سن لو....."

اسنے اسکے سینے پر مکا مارا

"اچھا بولو...."

وہ اسکی گردن پر جھکتے ہوئے بولا

"مم- مصطفی ایسے کیسے بولوں...."

اسنے گڑبڑاتے ہوئے کہا

"ہونٹ تو آزاد چھوڑیں ہیں میں نے ان سے بولو...."

چہرہ اٹھا کر پیار سے کہتا دو بارہ جھکا تھا اور آبریش کا دل چاہا کوئی چیز اٹھا کر اپنے ہی سر میں دے مارے

"مصطفی...."

اسکو مزید گستاخیوں پر آمادہ ہوتا دیکھ اسنے چینختے ہوئے اسکا نام پکارا تو اسنے چہرہ اٹھا کر خفگی سے دیکھا اور اسکو بیڈ پر لیٹا یا اب وہ نیچے اور یہ اوپر تھا

"بہت ہی کوئی ظالم ہو تم یار...."

اسنے منہ پھولا کر کہا

"میری سن نہیں رہے جسکے لیے آئی ہوں بس اپنی ہی کئیے جا رہے ہیں...."

اسنے بھی خفگی سے کہا

"اچھا بولو...."

اسنے اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے کہا

"وہ مجھے نہ تمہاری گاڑی کی چابی چاہیے مجھے دوست کی طرف جانا ہے..."

اسنے اسکی شرٹ کے بٹن پر انگلی پھیرتے ہوئے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑے تھے اور ہائے مصطفی تو قربان ہی ہو گیا

"میں چھوڑ آوں....؟"

اسنے پیار سے کہا

"جیسے مرضی ہے....."

ہائے تابعداری پر مصطفی دل وجان سے فدا ہوا تھا بالوں میں انگلیاں پھنساتا اسکا چہرہ اوپر اٹھا کر گردن پر جھکا تھا اور جابجا شدتیں چھوڑ رہا تھا آبریش نے گھبرا کر اسکے سینے پر ہاتھ رکھتی پیچھے کرنا چاہا پر یہاں تو الٹا ہی ہو گیا اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں قید کرتا بیڈ کے ساتھ لگایا تھا اور چہرے پر جھکا تھا کہ وہ پچھتائی تجی آئی کیوں وہ حساب ہے نہ آبیل مجھے مار پھر سوچتی وہ شوہر ہے اسکا اسکے پاس نہیں آئے گا تو جب طلب ہو گی تو کہاں جائے گا پھر غیر عورتوں کی ہی لت لگے گی اسکو یہ تو اطمینان تھا وہ اسکا ہے اور اسی کے پاس آئے گا

احتشام کو آج لاہور گئے تقریباً دس دن ہو گئے تھے وہ روز پریہان سے بات کرتا تھا پہلے ایک دو دن تو وہ سہرام سے بات کرتی رو پڑتی تھی اور شہرام اپنے ہونٹ بھینچ کر رہ جاتا پھر شہرام صاحب جب پٹری سے اترنے لگتے تو پریہان فون بند کر دیتی اور پھر شہرام رج کے بدمزہ ہوتا

"کیا ہوا یہاں کیوں بیٹھی ہو.......؟"

عصر کے بعد احتشام جو عصر کی نماز ادا کر کے آیا تھا اور کمرے کی بالکنی سے اسنے پریہان کو گھر کی بیک سائیڈ پر بنی سیڑھیوں پر بیٹھا دیکھا تو وہاں چلا گیا اور اسکے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا

پریہان نے چونک کر اسکی طرف دیکھا

"ہوں...ہاں ایسے ہی...."

مختصر اور سنجیدہ سا جواب تھا جو احتشام کو ہضم نہ ہوا تھا

"نہیں فروی کوئی تو بات ہو گی پر یہاں آپی اتنی تنہائی میں بیٹھی ہیں...."

اسنے نہایت ادب سے کہا تو پر یہان نے مشکوک نظروں سے اسکو دیکھا

"کیا ہے خریت ہے یہ اتنی عزت کا جنون کہاں سے تیرے سر پر سوار ہو گیا.....؟"

اشارہ اسکو آپی کہنے پر تھا

"تو بڑی ہے نہ بس ادب کرنا چاہیے بڑوں کا...."

اسنے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا

"کام کی بات پر آ..."

اسنے گھورتے ہوئے کہا

"بنا کام کے میں اپنی بہن کے پاس نہیں آسکتا....؟"

اسنے معصومیت سے کہا

"نہیں......"

اسنے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا تو اسنے رونی شکل بنائی کہ اب اسکو کیسے یقین دلائے کہ اسکو کوئی کام نہیں

"سچی کوئی کام نہیں..."

اسنے رونی شکل بناتے ہوئے کہا تو پر یہان کی ہنسی نکل گئی اب وہ بھی سب بھولے اسکو تنگ کرنے پر آگئی تھی

"چلو مان لیتے ہیں...."

اسنے اسکے گرد بازو حمائل کرتے ہوئے کہا تو احتشام نے مسکرا کر دیکھا

"ایک مزے کی بات بتاؤں....؟"

پریہان نے رازداری سے کہا

"ہاں...."

بالوں میں ہاتھ پھیرتا اسکی طرف متوجہ ہوا

"وہ جو میرب ہے......"

اتنا کہہ کر اسنے احتشام کی طرف دیکھا جسکا چہرہ اسکے نام سے ہی کھل اٹھا تھا

"ہاں ہے..."

اسنے مسکراتے ہوئے کہا

"اگر اسکا علم گھر والوں کو ہو جائے تو...؟"

آخر میں اسنے شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ اسکو دیکھا لیکن احتشام کی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی

"اب تو ایسے کرے گی....."

اسنے اپنے گرد سے اسکا بازو ہٹاتے ہوئے کہا

"جی کوئی شک ہے....؟"

اسنے انکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا

"نہیں کوئی نہیں شک میری جان ایسا کچھ نہ کریں......"

اسنے رونی شکل بناتے ہوئے کہا

"جب پیار کیا تو ڈرنا کیا...."

اسنے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا

"اوو میڈم ابھی ڈر لگتا ہے...."

اسنے اسکے ہاتھوں کو نیچے کرتے ارد گرد دیکھتے ہوئے کہا

"میں تو بتاوں گی...."

یہ کہتی وہ اٹھ کر بھاگی تھی

"پر یہانہ ننننن......"

اسکے نام کو لمبا کھینچتا اسکے پیچھے ہی بھاگا تھا

پر یہان جو پیچھے اسکی طرف دیکھتی بھاگ رہی تھی سامنے سے اتی مصطفی سے ٹکرائی گرنے لگی کے مصطفی نے اسکو پکڑا تھا کچھ فاصلے پر احتشام کی بھی بریک لگی تھی

"دھیان سے میری بہن...."

مصطفی نے گھورتے ہوئے کہا

"وہ بھائی وہ یہ احتشام تنگ کر رہا تھا میں تو بس....."

سارا ملبہ اپنے پر ڈلتا دیکھ احتشام منہ کھولے اسکو دیکھنے لگا

"یہ کیا حرکت ہے احتشام کب بڑے ہو گے تمہارا بچپنا ختم ہی نہیں ہوتا جب دیکھو بچوں کی طرح اسکے پیچھے پڑے رہتے ہو دفع ہو جاو یہاں سے........"

مصطفی نے غصے سے کہا کہاں کا غصہ کہاں اتر گیا تھا احتشام نے سرخ ہوتی آنکھوں سے پریہان کو دیکھا جو نچلا ہونٹ دباتی اسکو ہی دیکھ رہی تھی اسکو کیا معلوم تھا اسکا بھائی اتنا ہی اسکو ڈانٹ دے گا خونخوار نظروں سے گھورتا وہاں سے چلا گیا

"بھائی آپ نے اتنا ہی ڈانٹ دیا....؟"

اسنے آہستہ آواز میں کہا

"کوئی بات نہیں اور آپ بھی اپنی شرارتیں کم کردو پریہان...."

پیار سے چہرہ تھپتھپاتا وہاں سے چلا گیا اور پیچھے اسنے اپنا ہاتھ ماتھے پر مارا تھا

"احتشام تو اب پکا والا ناراض ہو گیا ہے اتنی ڈانٹ جو پڑوادی ہے اب یہ مجھ سے بات نہیں کرے گا اسکو کبھی کسی نے ایسے نہیں ڈانٹا اور میں نے....."

رونی شکل بناتی اسنے اپنے ناخن چبائے تھے اور خود بھی کمرے کی راہ لی

....

مصطفی نے غصے سے آکر شرٹ اتار کر بیڈ پر پھینکی تھی اور بے وجہ چیزوں کو ٹھوکریں مارنے لگا

"کمینہ سمجھتا کیا ہے خود کو یہ ڈیل نہیں کرے گا تو ہماری کمپنی ڈوب جائے گی....."

بیڈ سے تکیہ اٹھا کر نیچے پھینکا تھا

"اسکی کمپنی سے منسلک ساری ڈیلیں کینسل نہ کروائیں تو میرا نام بھی مصطفی حماد نہیں ساری کمپنیز میرے انڈر رہی ہیں نہ...."

بیڈ پر بیٹھ کر ایک پیر کا شوز اتار کر دور پھینکا تھا

"جس کمپنی کے سر پر اتنا بول رہا تھا آج... اسکو معلوم ہو وہ ہمارے سر پر ہی یہاں ہیں تو یہ بھی بھونکنا بند کر دے......"

دوسرا شوز اتار کر بھی دور پھینکا تھا جو کمرے میں داخل ہوتی آبریش کے پیروں میں جا گرا تھا مصطفی نے سر اٹھا کر ابریش کو دیکھا اور پھر سیگرٹ نکالی تھی اور سلگائی تھی مصطفی سیگرٹ تب ہی پیتا تھا جب بہت غصے میں ہو یا پھر ایسے ہی شہرام کے ہاتھ سے کھینچ کر پی لیتا تھا

"کیا ہوا اتنا غصے میں کیوں ہو....؟"

چائے کا کپ سائیڈ پر رکھتی اسکے پاس بیٹھی تھی

"کچھ نہیں ہوا....."

مختصر جواب دیتا لمبا کش لگایا تھا

"بتاو نہ کچھ تو ہوا ہے ورنہ ایسے سیگرٹ نہیں پیتے چلو مجھے بتاو...."

اسنے اسکا بازو تھامتے ہوئے اپنا سر اسکے بازو کے ساتھ ٹکاتے ہوئے کہا تو ماتھے پر بل ڈالے اسنے ایک نظر اسکو دیکھا اور دوبارہ اپنے شغل میں مشغول ہو گیا اسکو کچھ دیر خاموش پا کر آبریش نے سر اٹھایا تھا

"بتاو کیا ہوا ہے....؟ مجھ سے خفا ہو....؟"

اسنے پیار سے اسکی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا تو مصطفیٰ نے چہرہ پیچھے کر لیا جس پر آبریش کو حیرت ہوئی وہ کبھی ایسے تو نہیں کرتا تھا

"مجھ سے ناراض...."

"اووو نہیں یار....."

اسکی بات بیچ میں ٹوک کر اکتائے ہوئے لہجے میں بولا کہ آبریش پیچھے ہوئے

"اچھا چائے پی لینا....."

آنسوؤں کو روکتی وہاں سے اٹھ کر چلی گئی اسکو لگا تھا کہ مصطفیٰ روکے گا لیکن مصطفیٰ نے اسکو روکا نہیں تھا اور یہاں آبریش کا ضبط ٹوٹا تھا اور کمرے میں جا کر زارو قطار رونے لگی

اور ادھر مصطفیٰ جیسے بیٹھا تھا ویسے ہی پیچھے لیٹا اور آنکھیں موند لیں تھی اور کچھ ہی دیر میں وہ گہری نیند سو گیا تھا

....

"چھوٹی امی وشما کہاں ہوتی ہے میں اسکو کم ہی گھر پر دیکھتا ہوں.....؟"

رامز نے سعدیہ بیگم سے سوال کیا تھا

"وہ اسکی دوست کا ایسیڈنٹ ہوا تھا اسکا ایک غریب باپ ہے تو وشما وہی ہوتی ہے زیادہ...."

سعدیہ بیگم نے مختصر سا جواب دیا

"اسلام و علیکم! گڈ مارننگ....."

مصطفی سلام کرتا کرسی گھسیٹ کر بیٹھا تھا اور ناشتا کرنے لگا اسکی نظر سامنے آبریش پر پڑی جو بنا تاثر کے کھانا کھا رہی تھی اسکو اپنا کل کا رویہ یاد ایا اپنا غصہ اس نے احتشام اور آبریش پر نکال دیا تھا اسنے احتشام کو دیکھا جو معمول کے مطابق آج خاموش تھا اسنے خود کو ملامت کیا تھا
پریہان بھی ایک نظر احتشام کو دیکھ لیتا جو بجائے اسکے ساتھ بیٹھنے کے سعدیہ بیگم کے ساتھ بیٹھا تھا اور خاموش تھا

"احتشام دیر ہو رہی ہو جانا نہیں....؟"

اسنے ڈرتے ہوئے پوچھا

"نہیں...."

یک لفظی جواب تھا

"کیوں....؟"

پریہان کی بجائے شازیہ بیگم نے پوچھا

"میرا کوئی لیکچر نہیں...."

سنجیدہ سا جواب تھا

"امی میں بھی نہیں جانا کچھ خاص لیکچر نہیں ہے اج میرا...."

اسنے بھی جانے کا ارادہ کینسل کیا تھا

"خریت اج خاموشی ہے.....؟"

حماد صاحب نے پریہان اور احتشام کی خاموشی نوٹ کرتے ہوئے کہا نوٹ تو سب نے کیا تھا پر خاموش تھے

" بابا کسی نے کہا ہے میں اب بچہ نہیں رہا جو میرا بچپنا ختم نہیں ہوتا..... "

کرسی سے اٹھتا ہوا مصطفی کو دیکھتا تمیز سے جواب دیتا وہاں سے چلا گیا اسکی بات سن مصطفی کے کھانا کھاتے ہاتھ رکے تھے اور ٹھنڈی اہ بھری تھی

"اسے کیا ہوا ہے پری.....؟"

شازیہ بیگم نے مشکوک نظروں سے پریہان کو دیکھا تو اسنے گڑبڑا کر مصطفی کو دیکھا

"کچھ نہیں ہوا میں دیکھ لوں گا فکر نہیں کریں..... "

مصطفی نے تسلی دی تھی تو سب کھانے خی طرف متوجہ ہوئے

....

"ہیلو..... "

وشما معارج کے کمرے میں داخل ہوتی شوخ لہجے میں بولی اور اسکے گلے لگی

"ارے کیسے انا ہوا.....؟"

"میں لائی ہوں اپکی صاحبزادی کو..... "

وشما کی بجائے بلجہ نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے جواب دیا تو وشما مسکرائی

"میری بچی بابا کی یاد نہیں آتی...."

"آتی ہے بابا اسی لیے تو آئی ہوں.... "

وشمانے ااسکے ہاتھوں کو پکڑتے ہوئے کہا

"اور کیا خبر ہے.....؟"

"باباسب تیاری ہے بس ایک دوکام ہولیں انکے بعد بلاسٹ کروایں گے وہ بھی کراچی کے بڑے مال میں....."

بلجہ نے شاطرانہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا

"ہمم مجھے تم دونوں پر پورا بھروسہ ہے میں اس ایس پی کو مزہ چھکاناچاہتاہوں....."

"باباوہ ایس پی آپ کی بیٹی کاہوگافکر نہ کریں....."

وشمانے استہزایہ ہنسی ہنستے ہوئے کہا

"میں اس گھر کو زندہ دفن کردیناچاہتاہوں جنہوں نے تمہیں مجھ سے دور رکھا....."

"شیور بابامجھے بھی اس گھر میں کسی قسم کی بھی کوئی دلچسپی نہیں لیکن پر یہان کو کچھ نہ ہو جتنا میں آپ سے پیار کرتی ہوں اس سے دس گناہ زیادہ میں اس سے کرتی ہوں....."

اسنے آخر میں وارن نظروں سے دیکھتے ہوئے کہاتو معارج نے سر کو خم دیا

"وہ لڑکی تو میرے بیڈ کی زینت بنے گی....."

زہن میں سوچتا مسکرایا تھا کیونکہ وہ کبھی بھی وشما سے پر یہان کیلیے لڑائی نہیں لیناچاہتا تھا

احتشام جو اپنی اسائنمنٹ کو چیک کر رہا تھا کہ کہیں کوئی مسٹیک تو نہیں کہ دروازہ کھٹکا

"یس کم ان....."

اسکو لگا شاید کوئی ملازمہ ہے جو یوں دروازہ بجایا ہے لیکن مصطفی کو اندر آتا دیکھ ٹھٹکا پھر تاثرات نارمل کرتا دوبارہ کام میں مصروف ہو گیا مصطفی دھیرے سے چلتا ہوا اسکے پاس آیا اور اسکے ہاتھ سے اسائنمنٹ پیپر زلیتا سائیڈ پر رکھے اور خود اسکے پاس بیٹھا احتشام نے بنا کوئی رد عمل دیئے اپنا فون اٹھایا تھا جو صاف ناراضگی کا اظہار تھا

"اپنے بھائی سے ناراض ہو.....؟"

اسکی بات پر احتشام نے اسکو ایک نظر دیکھا اور دوبارہ موبائل پر دھیان دیا

"میں غصے میں تھا کل سوری نہ یار....."

اسکی آواز سے شرمندگی صاف ڈھلک رہی تھی احتشام کو اپنے اپ پر بے تحاشہ غصہ آیا کہ وہ کیسے اپنے بڑے بھائی سے سوری کروا رہا تھا اور یہ تو اسکو معلوم تھا کہ مصطفی سچ کہہ رہا ہے کیونکہ مصطفی مر کر بھی جھوٹ نہیں بولتا تھا

اسنے نظریں اٹھا کر اپنے شرمندہ سے بھائی کو دیکھا اور فون سائیڈ پر رکھتا آگے بڑھ کر گلے سے لگایا

"گلے سے لگانے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میری ناراضگی دور ہو گئی ہے....."

اسنے آنکھوں میں شرارت لیے ہنوز چہرے پر ناراضگی لاتے ہوئے کہا تو مصطفی دھیرے سے مسکرایا

"تو یہ ناراضگی کیسے ختم ہو گی.....؟"

اسنے بھی مزاقیہ انداز میں کہا

"جب تک پر یہاں سوری نہیں کرئے گی...."

اسنے بچوں سے انداز میں کہا

"تو آپکو کیا لگتا ہے وہ کرئے گی....؟"

اسنے تنبیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا

"لے دسو وایم ہنڈرڈ پرسنٹ شیور جب سے اسنے ڈانٹ پڑوائی ہے اسکو سکون نہیں آرہا وہ بے تابی سے مجھے منانے کیلیے مچل رہی ہوگئی اور سوچ رہی ہوگئی کہ کوئی موقع ملے بس...."

اسنے اخر میں ہاتھ جھاڑے تھے تو مصطفی پھر ہنسا

"تو پھر کیوں تنگ کر رہے ہو اسکو جب گزارہ تمہارا خود کا بھی نہیں ہو رہا تو.....؟"

اسنے اسکی کمر پر دھپ رسید کرتے ہوئے کہا

"وہ کیا ہے نہ بھائی اس نے مجھے بے وجہ کی ڈانٹ پڑوائی حلانکہ میری غلطی بھی نہیں تھی اور آپ نے کبھی بھی نہیں ڈانٹا تھا بس اس چڑیل نے پڑوادی....."

آخر میں براسا منہ بنایا تھا

"ہاں بس یار غصے میں تھا تو...."

اسنے سر کھجایا تھا...

"آپکی غلطی نہیں اس بھینسی کی غلطی ہے نایہ کہتی کہ میں جا کر سب کو بتا رہی ہوں تو نہ میں اسکے پیچھے بھاگتا...."

اپنے بھائی کو شرمندہ ہوتا دیکھ جلدی سے بولا تھا پر غلط بولا تھا

"کیا بتانا تھا اس نے....؟"

اور پھر مصطفی نے وچلی بات کو پکڑ لیا تھا احتشام نے زبان دانتوں تلے دبائی تھی.

"ارے بھائی وہ سیگرٹ ہے چھوڑیں پڑے...."

اسنے بات کو مزاح کا رخ دیا تھا تو مصطفی ہنسا تھا

"دیکھو احتشام میری جان وہ بہن ہے ہماری اور لاڈلی ہے ہماری اگر ہم اسکو ڈانٹیں گیں اسکا دل بہت برا ہو گا بیٹیاں تو مہمان ہوتی ہیں ہمارے گھر میں ہم تو صدا یہیں رہیں گے نا جانے ہماری بہن کا کیا نصیب ہے خشیاں وہ مل سکیں یا نہیں پتا نہیں جسکی وہ حقدار ہے جب تک ہماری زمہ داری ہے ہمیں اپنی بیٹیوں بہنوں کو خوش رکھنا ہے کیونکہ والدین اپنی بیٹیوں کو سب دے سکتے ہیں سوائے ایک نصیب کے اسی لیے جان میری میں نے اسکو نہیں ڈانٹا تھا جانتا تھا غلطی اسکی ہی ہو گی اس لیے دل برا نہیں کیا کرو......"

اسنے تفصیل سے اسکو سمجھایا تھا اور اخر میں کندھا تھپتھپایا تو احتشام اسکے گلے لگا

"بھائی اپ فکر نہ کریں ہم اپنی بہن سے ہمیشہ یوں ہی پیار کریں گے...."

اسنے مسکراتے ہوئے کہا

"ہاں مجھے یہی امید تھی..."

اسنے اسکا چہرہ تھپتھپایا

"میں چلتا ہوں ایک کام ہے زرا...."

یہ کہتا چلا گیا تو پیچھے احتشام نے مسکرا کر ساری بکس سمیٹیں

اور مصطفی کا ارادہ اب آبریش کو منانے کا تھا

اور مصطفی نے آبریش کو منا لیا تھا جبکہ پریہان نے احتشام کو آبریش تو تھوڑا مشکل سے مانی تھی جبکہ احتشام تو یوں چٹکیوں مان گیا تھا آخر پریہان نے دل پر پتھر رکھ کر اسکو آئسکریم کی آفر جو کی تھی

....

"پریہان آج چھٹی کر لیتی....."

اسکو ناشتا کرتا دیکھ شازیہ بیگم بولیں تھیں

"کیوں....؟"

پریہان کی بجائے جواب احتشام کی طرف سے ایا تھا

"وہ صدیقی صاحب آرہے ہیں تو...."

"تو اسنے کونسا کچن میں پہاڑ توڑنے ہیں...."

احتشام نے آنکھ مارتے ہوئے شرارت سے کہا تو پریہان نے اسکے پیر کے اوپر پیر مارا تھا اور وہ بیچارا تڑپ کر ہی رہ گیا

"امی کل بھی چھٹی کی ہے چھوڑیں جلدی آجاوں گی....."

انکو ملتی باہر چلی گئی

"چھوڑیں اماں فصول کا کام ہی بڑہائے گی..."

اسنے اٹھتے ہوئے شرارت سے کہا تو اسکی امی نے اسکی کمر پر دھپ رسید کی اور ہنس دی

"آجاو شامی کباب یا شامی کباب بنانے بیٹھ گئے ہو...."

باہر سے پریہان کی آواز آئی

"آرہا ہوں چڑیل کو جی...."

بیگ اٹھاتے ہوئے اسنے ہانک لگائی اور خدا حافظ کہتا باہر چلا گیا

....

"آبر......."

مصطفی اسکا نام پکارتا ہوا کچن میں داخل ہوا

"جی...."

اسنے پیچھے پلٹ کر جواب دیا

"امی بلا رہی ہیں....."

زرش کو آبریش کے ساتھ کچن میں موجود دیکھ تمیز سے کہا مینز کسی چھیچھوری حرکت کیئے بغیر آبریش نے اپنی ہنسی دبائی تھی

"ہاں وہ میں لیجاتی ہوں...."

آبریش کو سلاد کاٹتا دیکھ زرش بولی اور کولڈرنک کے ساتھ کچھ لزومات ٹرالی میں سجاتی کچن سے چلی گئی مصطفی نے ایک پیر کچن کے اندر دوسرا باہر رکھتے ارد گرد جھانکا آبریش اسکی ساری کاروائی دیکھ رہی تھی تسلی کے بعد اندر داخل ہوا تھا اور آبریش کو پیچھے سے حصار میں لیا

"یہ تم اچھا نہیں کرتی میرے ساتھ....."

اسنے کندھے سے بال ہٹاتے وہاں تھوڑی ٹکاتے ہوئے کہا

"کیا....؟"

اسنے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا

"مجھ سے دور بھاگ کر کم از کم دن کا ایک ڈوز تو دے ہی دیا کرو...."

ٹرے میں سے کھیرہ اٹھا کر کھاتے ہوئے اسنے نارمل سے انداز میں کہا لیکن آبریش کا چہرہ سرخ پڑا تھا

"مصطفی کوئی آجائے گا جاو نہ...."

اسنے بہانہ ڈھونڈھ کیونکہ یہ بات تو وہ اچھے سے جانتی تھی سب مہمانوں کے ساتھ مصروف ہیں کوئی کچن میں نہیں آئے گا

"تو... تو کیا ہو گا....؟اور ویسے بھی تم میرے کمرے میں آجایا کرو تو مجھے یوں کچن میں تمہیں پکڑنا نہ پڑے...."

اسنے اسکا رخ اپنی طرف کرتے ہوئے کہا

"شرم تو ختم ہو گئی ہو ابھی رخصتی نہیں ہوئی اور آپ ایسے پھیلتے ہیں...."

اسنے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا یہ دیکھے بنا کہ ہاتھ میں چھری موجود ہے جیسے ہاتھ کے ساتھ چھری گھوم رہی تھی ویسے مصطفی کی نظریں بھی گھوم رہی تھی اسکی بات مکمل ہونے کے بعد اسنے اسکا ہاتھ پکڑا

"جانم پہلی بات یہ کہ اس چھری کو سائیڈ پہ کرو....."

اسنے اسکے ہاتھ سے نرمی سے چھری پکڑتے ہوئے سائیڈ پر رکھتے ہوئے کہا تو وہ شرمندہ ہوئی

"اور دوسری بات میرا نکاح ہوا ہے حق ہے تم پر اب گھر والے دس سال رخصتی نہ کریں میں تو انتظار نہیں کر سکتا یار میرے بچوں کی سٹڈی لیٹ ہو رہی ہے...."

اسنے آخر میں شرارت سے کہا اسکی بات سن کر آبریش کی شرمندگی کہیں بھک سے اڑی تھی اب وہ کڑے تیور لیئے اسکو گھور رہی تھی غصے اور شرم کے ملے جلے تاثرات سے سرخ چہرہ لیے اسکو دیکھا تھا

"مصطفی چلو مہمانوں پاس چلتے ہیں...."

اسنے اسکا گھیرہ توڑتے ہوئے کہا

"پہلے اس شوہر سے تو نبٹ لو....."

اسنے اسکو مزید قریب کرتے اسکے اوپر جھکتے ہوئے کہا اور اسکو بولنے کا موقع دیئے بغیر اسکی بولتی بند کی تھی آبریش کا سانس بند ہو رہا تھا کیونکہ کمر اور ہونٹوں پر اسکی گرفت شدت پکڑ چکی تھی

اسکو مصطفی کی انگلیاں اپنی کمر پر گھستی ہوئی محسوس ہو رہی تھی جب سانس جانے لگا تو پوری جان سے اسکے کندھوں پر مکے برسانا شروع کر دیئے پر یہاں فکر کسے تھی

اسکے دونوں ہاتھوں کو پکڑتا اسکی کمر کے ساتھ لگائے تھے اس عمل کے دوران وہ ایک سیکنڈ بھی نہ پیچھے ہٹا تھا جب مصطفی کو محسوس ہوا کہ وہ مزاحمت نہیں کر رہی یعنی بس اینڈ ہے تو ترس کھاتا پیچھے ہوا اور اسکے سرخ چہرے کو دیکھنے لگا جو لمبے لمبے سانس لے رہی تھی نظر پھر بھیگے ہونٹوں پر گئی تھی لیکن اسنے نظریں پھیریں تھی

"بس اتنی قربت برداشت نہیں کر سکتی ابھی تو کچھ کیا بھی نہیں....."

اسنے ہونٹ پر انگوٹھا پھیرتے اسنے اسکے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا

"مم- مصطفی جان نن- نکال دینی تھی آج...."

اسنے پھولے ہوئے سانس کے درمیان نم آنکھوں سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"مت رو یار میں تم سے دور بھی تو نہیں نہ رہ سکتا...."

اسنے معصومیت سے کہا

"تو یوں بھی کوئی کرتا ہے...."

"کیسے.....؟"

اور اب وہ شرارت پر اتر آیا تھا

"یوں...."

اسنے گھورتے ہوئے کہا

"یوں... کیا کیا ہے میں نے...؟"

اسنے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا

"مصطفی...."

اسکی نم آواز گونجی تھی

"اچھا اچھا سوری تنگ کر رہا تھا اور رہا یوں کرنے کی بات تو مجھ پر خود کا اختیار نہیں رہتا بے بس ہو جاتا ہوں تمہارے معاملے میں شدت پسند ہوتا جا رہا ہوں........."

اسنے گھمبیر آواز میں کہا تو وہ اپنی پلکوں کی باڑ گرا گئی کہ اسکو باہر سے آواز آئی

"مصطفی چلیں چھوٹی امی بلا رہی ہیں...."

خود پر دوپٹہ سیٹ کرتی چہرے پر ہاتھ پھیر کر خود کو کمپوز کیا تھا اور دونوں باہر چلے گئے

....

"پریہان اور احتشام جو ابھی یونیورسٹی سے واپس آئے تھے ڈرائینگ روم میں مہمانوں کا ملبا دیکھ اسنے احتشام کو دیکھا تھا جو خود گھبرایا سا اسکو دیکھنے لگا

"چلو پری گھر والوں کی نظروں میں آئے بغیر گھر سے نکل چلتے ہیں...."

احتشام نے اسکے کان میں گھستے ہوئے ایڈوائس دی جو پریہان کو پسند آئی تھی پر ہائے رے قسمت ڈرائینگ روم کے دروازے سے اسکی امی دیکھ چکی تھیں وہ دونوں جو پلٹنے لگے تھے انکی اواز پر

رکے اور ایک دوسرے کی طرف رونی شکل بنا کر دیکھا پھر زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پر سجائے ڈرائینگ روم میں داخل ہوئے دونوں باری باری سب سے ملے تھے

احتشام کو تو مصطفی رامز اور حمزہ (صدیق صاحب کا بیٹا) انہوں نے پاس بیٹھا لیا تھا وہ بیگ پیچھے لٹکا تا بیٹھ گیا تھا پر یہان جو جانے لگی تھی مسسز صدیقی کے بلانے پر رکی

"جی انٹی....."

اسنے ادب سے جواب دیا

"ادھر میرے پاس آکر بیٹھو....."

آبریش جو ڈرائینگ روم میں داخل ہوئی تھی اسکو کچھ غلط کا احساس ہوا اور پر یہان کی چھٹی حس نے بھی الارم دیا تھا وہ بیگ سامنے ٹیبل پر رکھتی انکے پاس آکر بیٹھی اور پھر وہ وہ معائینہ کرنے بیٹھیں کہ وہ تنگ آچکی تھی اور سامنے بیٹھا انکا بیٹا حمزہ جو یک ٹک اسکو ہی دیکھ رہا تھا اسکی نظروں سے بھی اسکو عجیب الجھن ہو رہی تھی اور اسکو بے شمار گالیوں سے نوازا تھا اسنے وشما نے جب زبردستی چہرے پر مسکراہٹ سجائے بیٹھی پر یہان کو دیکھا تو اسکو ترس آگیا

"جاو پری چینج کر لو تھک گئی ہو گی یونی سے سیدھا یہی آگئی ہو نہ باو فریش ہو جاو....."

اور وہ تو پہلے ہی موقع کی تلاش میں تھی جھٹ سے اٹھی اور بیگ اٹھاتے وشما کو فلائنگ کس دیتی وہاں سے نو دو گیارہ ہوئی تھی اور احتشام بھی بہانا بناتا اٹھا تھا

انکا آج لنچ تھا ڈنر تک روکنا چاہا پر صدیقی صاحب نے کہا کہ انکی بہن آرہی ہیں سو اسی لیے... ورنہ رک جاتے تقریباً پانچ بجے تک وہ جا چکے تھے اور ساتھ میں کچھ غور و فکر کرنے کا بھی کہہ کر گئے تھے جس پر سب بڑے سوچ میں پڑ گئے تھے پریہان اور احتشام اس خبر سے ابھی دور تھے باقی سبکو معلوم تھا کہ وہ حمزہ کیلیے پریہان کو مانگ کر گئے ہیں اور آبریش کو بے چینی سے لگی ہوئی تھی

"پریہان....."

وشما پریہان کے کمرے میں داخل ہوتی ہوئی اسکو مخاطب کیا

اسنے کتاب سے نظر ہٹا کر وشما کو دیکھا اور مسکرا کر کتاب سائیڈ پر رکھی

"بیٹھیں ناں آپی....."

اسنے پیچھے ہوتے ہوئے وشما کیلیے بیٹھنے کی جگہ بناتے ہوئے کہا تو وہ بھی مسکراتی ہوئیں اسکے قریب ہی بیٹھ گئیں

"سٹڈی کیسی جا رہی ہے...."

انہوں نے اسکے ہاتھوں کو تھامتے ہوئے پوچھا

"ایک دم فرسٹ کلاس...."

اسنے بھی ادب سے جواب دیا

"شاید تمہیں ایک بات کا علم نہیں چھوٹی امی نے مجھے بھیجا ہے تمہاتے پاس..."

اسنے بات کا آغاز کیا

"کیا مطلب آپی...؟" کونسی بات.....؟"

اسنے بال کان کے پیچھے کرتے ناسمجھی سے پوچھا

"صدیقی صاحب تمہارا رشتہ مانگ کر گئے ہیں تمہارے لیے......"

اور اس بات سے پریہان کے پیروں تلے زمین کھسکی تھی ساتوں آسمان جیسے اسکے اوپر آن گرے تھے اس خبر نے بجلی کی تیزی سے اسکے دل کو چیرا تھا

"ی-یہ کک-کیا کہ رہی ہیں آ-آپ آپی....؟"

اسکے الفاظ ٹوٹے تھے اور اسکو اپنے الفاظ ہی کسی گہری کھائی سے آتے سنائی دیئے تھے وشما چونکی تھی

"مطلب جو ہمارے سامنے بات ہوئی اسی کو لیکر آئی ہوں...."

اسنے مسکراتے ہوئے کہا اور پریہان مسکرا بھی نہ سکی

"بب-بابا نے ہاں کر دی.....؟"

اسنے ایک آس سے پوچھا

"نہیں ابھی ہاں نہیں کی لیکن سعید ابو کا کہنا ہے کہ پریہان کو انکی مرضی پسند آئے گی اور وہ انکار نہیں کرئے گی سورات میں وہ ہاں کر دیں گے کیونکہ صدیقی انکل اور سعید ابو بچپن سے دوست ہیں کوئی شک وغیرہ کی گنجائش ہی نہیں....."

اسنے تفصیل سے آگاہ کیا اور پریہان تو ایسے ہو گئی تھی جیسے ابھی زمین میں دفن ہو جائے گی مطلب وہ شہرام سے دور جا رہی تھی مطلب اسکی مرضی کے بغیر انہوں نے ہاں کر دینی تھی اسکو شدت سے رونا آیا

"کیا ہوا بچے....؟"

اسکو یوں گم سم دیکھ وشما نے پریہان کا کندھا ہلایا تھا تو اسنے کھوئے کھوئے انداز میں اسکی طرف دیکھا

"آپی....."

اسکا دل کہا وشما کے سامنے اپنے دل کا راز کھول دے اسکا دل کیا وہ سب کو چیخ چیخ کر بتائے کے وہ صرف ایس پی شہرام ملک سے محبت کرتی ہے اسکے بنا تصور بھی نہیں کر سکتی زندگی کا وہ مر جائے گی شہرام کے بنا... پر وہ ایسا نہیں کر سکتی تھی

"جی میری جان....."

پریہان کے پکارنے پر وشما نے پیار دے اسکے بال کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا

"آپی مم-مجھے وہ ٹیسٹ تیار کرنا ہے....."

اپنے انسووں کا گلہ گھونٹتے ہوئے کہا تو وہ پیار کرتی دعائیں دیتی وہاں سے چلی گئی اسے لگا شاید پریہان شرما رہی ہے اس لیے بہانا بنایا پر وہ پریہان کے دل میں برپا طوفان سے بے خبر تھی

"اللہ میاں یہ کیا ہو گیا.....؟"

اسکی آنکھوں سے انسووں رواں ہوئے تھے اور روتے ہوئے سوال کیا

"شش-شہرام کو علم ہوا تو... تو وہ ملک ویلا کو آگ لگا دے گا وہ ہر چیز تہس نہس کر دیں گے... شہرام کا غصہ میں کیسے سہ پاوں گی وہ حمزہ کو جج-جان سے مار دے گا....."

اسکا سوچ کر برا حشر تھا

"وہ مجھے کہہ کر گئے تھے کہ میں خود کو انکی امانت سمجھوں انہوں نے کہا تھا جب وہ ائیں گے آتے ساتھ رشتے کی بات کریں گے...."

اسنے ہچکی بھری تھی

"انہوں نے کہا تھا وہ مر جائیں گے میرے بنا... اور میں....؟ میں کیا زندہ رہ پاوں گی......؟"

اسنے خود دے سوال کیا

"نہیں مر جاوں گی شہرام آپ کے بنا آپکی پر یہان مر جائے گی...."

اسنے روتے ہوئے کہا اور دروازے کے باہر کھڑے وجود نے سب سن لیا تھا سن لی تھی پر یہان کی محبت کی داستان.....اور وہ وجود جا چکا تھا وہاں سے

اور اسنے اب ارادہ کیا تھا کہ شہرام کو کال کرئے کچھ دیر خود کو کمپوز کرنے کے بعد اسنے کال ملائی تھی

....

"ہیلو ہاں گل خان وہ فائل لا کر دو مجھے ایک گھنٹے کے اندر اندر ڈھونڈ کر لاو چاہیے مجھے....."

شہرام نے کمرے کی کھڑکی کے پٹ بند کرتے ہوئے گل خان سے فون پر کہا

"ٹھیک ہے اوکے جلدی آنا....."

یہ کہ کر فون بند کرتا بیڈ پر بیٹھا اور لیپ ٹاپ کھولا تھا کہ فون دوبارہ رنگ ہوا فون پر جگمگاتے نمبر کو دیکھ اسکے چہرے پر تبسم پھیلا تھا کیونکہ کال پریہان کی طرف سے تھی یہ پہلی دفعہ تھا جو پریہان نے خود سے کال کی تھی ورنہ شہرام خود ہی کال کرتا اسکو جب بھی کرتا اسنہ بنا دیتی کئیے کال اٹھائی تھی

"جان من ہم غریب کو یاد کیا ہماری خوشی کا تو کوئی ٹھکانا ہی نہیں....."

پریہان ہیلو کرنے کے بعد اسنے جذبات سے بوجھل ہوتی آواز کے ساتھ کہا پریہان نے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنے آنسوؤں روکے تھے

"و-وہ بب-بات کرنی تھی...."

اسنے مشکل سے بات مکمل کی

"جی جان میں حاضر ہوں حکم اس خادم کیلیے کیا حکم ہے...."

اسکی بات پر اسنے کان سے فون ہٹایا تھا اور ہچکی بھری تھی اور جلدی سے کال کٹ کی اسنے ایسے کال کاٹنے پر شہرام کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا اسنے کال ملائی پر دوسری طرف سے نہ اٹھائی گئی اسنے پھر میسج کیا

"کوئین کیا ہوا کال کیوں بند کر دی....؟"

ساتھ پریشانی والا ایموجی تھی اسکا میسج پڑھ کر اسکے رونے میں روانگی آئی تھی اسنے کانپتے ہاتھوں سے میسج ٹائپ کیا

شہرام جو جواب کا منتظر تھا فون پر میسج آنے پر فوراً سے کھولا

"شہرام امی بلا رہی ہوں بعد میں بات کرتی....."

میسج پر کر اسنے ٹھنڈی آہ بھری اور فون سائیڈ پر رکھتا لیپ ٹاپ پر کام میں مصروف ہو گیا اور ادھر وہ زار و قطار رونے لگی شاید یہی سب سے بڑی غلطی کر دی تھی اسنے شہرام کو نہ بتا کر شاید وہ حمزہ کی قسمت میں ہی لکھی گئی تھی اور معلوم نہیں نا جانے کیا ہونے والا ہے

....

آبریش جو اپنے دھیان میں جا رہی تھی نا جانے کونسی سوچ میں گم تھی کہ دوپٹہ پیر میں اٹکنے سے گرنے لگی کہ مصطفی نے فوراً اسکو تھاما تھا

مصطفی جو کب سے اسکو غائب دماغی سے چلتا ہوا دیکھ رہا تھا اسکے یوں اٹکنے پر فوراً آگے بڑھا تھا

"کہاں دھیان ہے....؟"

اسنے اسکو سیدھا کرتے رخ اپنی طرف کرتے ہوئے کہا

"کہیں نہیں بس سوچ رہی تھی کہ پریہان نا جانے اس رشتے کا سن کر کیا ریئیکٹ کرے گی....."

اسنے اپنی پریشانی بتائی تھی اپنی بیوی کی پریشانی سن مصطفی ہولے سے مسکرایا تھا اور اسکے ماتھے پر مہر ثبت کی

"سویٹ ہارٹ پریشان نہیں ہو کچھ خاص ریئیکٹ نہیں ہو گا ڈونٹ وری......"

اسنے اسکی گال سہلاتے ہوئے کہا

"ہمم ایسا ہی ہو گا...."

اسنے مسکراتے ہوئے کہا

"چلو مجھے بڑے ابو بلا رہے ہیں کچھ کام ہے بعد میں ملتے...."

پیار سے اسکے لبوں کو چھوتے وہاں سے چلا گیا تھا اور وہ سرخ ہوتی اپنے کمرے کی طرف چلی گئی

....

آج سنڈے تھا معمول کے مطابق سب ہی گھر میں موجود تھے کل کا صدمہ لئیے پر یہا گھر کی بیک سائیڈ پر بنی سیڑھیوں میں بیٹھی تھی اور شہرام کے غصے کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ احتشام ایا

"موٹی یہاں کیوں بیٹھی ہے کیا ہوا....؟"

احتشام جو اسکو پورے گھر میں ڈھونڈھ چکا تھا اسکو یہاں بیٹھا دیکھ اسکے پاس بیٹھتے ہوئے شرارت سے کہا پر توقع کے بر عکس وہ خاموش رہی ورنہ آحتشام پر یہان کو موٹی کہے اور وہ احتشام کے بال سلامت ہوں امپوسیبل احتشام بھی حیران ہوا تھا

"کیا ہوا ہانی...؟ اتنی چپ چپ کیوں ہو....؟" ہاں سچ رشتے کی خوشی میں چپ ہو......"

خود سوال کرتا خود سے ہی جواب دیا تھا پر یہان نے سرخ آنکھوں سے اسکی طرف دیکھا تھا اسکی آنکھیں دیکھ احتشام چونکی تھی

"کیا ہوا ہے بتاو....؟ ہم سے دور جانے کا غم ہے تو میری جان اتنی جلدی شادی نہیں کریں گے تمہاری ڈونٹ وری......"

اسنے اپنی طرف سے ہی ٹینشن نکالی تھی پر یہان کو مزید رونا آیا اور رونے لگی احتشام گڑبڑا ہی گیا تھا

"اوئے کیا ہوا....؟"

اسنے اسکی طرف مکمل طور پر گھومتے ہوئے کہا

"مم-مجھے شادی نہیں کرنی....."

اسنے روتے ہوئے کہا

"میری جان ایک نہ ایک دن تو ہونی ہے اور ہم اتنی جلدی تمہیں خود سے دور تو نہیں نہ کریں گے...."

اسنے پیار سے اسکے انسووں صاف کرتے ہوئے کہا

"پر مجھے حمزہ سے نہیں کرنی...."

اسکی بات پر احتشام نے حیرت سے اسکو دیکھا

"کیوں...؟ کوئی اور پسند ہے.....؟"

اسنے سوالیہ نظروں سے دیکھا پر یہان رونا بھول کر اسکو دیکھا اور پھر اسنے نفی میں سر ہلایا

"اوہ اچھا میں بھی کہوں میری بہن ایسی ہو نہیں سکتی پھر کیوں نہیں کرنی....؟"

ٹھنڈی سانس ہوا میں خارج کرتا پوچھا

"بس مجھے نہیں کرنی پلیز احتشام...."

بلک بلک کر روتی اسکے سینے سے لگی اور لگاتار روتی اپنا غبار مٹانے لگی

"اچھا اچھا میں کل مصطفی بھائی سے بات کروں گا ٹھیک ہے وہ کچھ کرتے ہیں بھئی جب ہماری بہن ہی راضی نہیں تو شادی کا کیا کرنا...."

اسنے اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے کہا

"پکا....؟"

پریہان نے چہرہ اٹھا کر کہا

"ہاں پکا بس تم تم رونا نہیں ٹھیک ہے...."

اسنے اسکے انسووں صاف کرتے ہوئے کہا

تو اسنے زور شور سے ہاں میں سر ہلایا تو احتشام نے مسکرا کر اسکا چہرہ تھپتھپایا

"چلو اندر چلتے ہیں اور تم منہ دھولو...."

یہ کہتا دونوں اٹھے تھے

یہ جانے بغیر کہ کل تک دیر ہو جانی تھی ایک طوفان برپا ہونے والا تھا جس سے سب بے خبر تھے

جب سے احتشام نے کہا تھا کہ وہ مصطفی سے بات کرئے گا تب سے یہ کچھ حوصلے میں تھی کیونکہ اسکو معلوم تھا اسکے بھائی وہاں کبھی شادی نہیں ہونے دیں گے جہاں یہ ناخوش ہے پر اسکو ڈر تھا کیونکہ سعید صاحب صدیقی صاحب کو زبان دے چکے تھے اور زبان کی کہی بات موڑنا انکے

اصولوں کے خلاف تھی خیر اسکو صبح سے ہی اچھے خیالات نہیں آرہے تھے احتشام سے بات کر کے کچھ بہتر ہوئی تھی لیکن پھر بھی دل تھا کہ گھبرا رہا تھا اسی لیے احتشام سے بات کرنے کے بعد وہ کمرے میں بند ہو گئی تھی اور کمرے میں بند ہوئے ظہر ہو گئی تھی پر اسنے باہر قدم نہ رکھا تھا

....

شہرام جو آج پولیس سٹیشن نہیں گیا تھا کیونکہ سنڈے تھا تو گھر میں ہی موجود تھا اور کمرے میں ٹہلتا ہوا کسی فائل کا معائینہ کر رہا تھا اور ہلکی سے موسیقی کی آواز کمرے میں گونج رہی تھی اسکے لفظوں کے ساتھ خود بھی گنگنا رہا تھا اور دھیان فائل پر تھا کہ اسکا فون رنگ ہوا آگے بڑھ کر اسنے ٹیبل سے فون اٹھایا تو آبریش کا تھا

"اسلام و علیکم ! موٹی کیسی ہے....؟"

شہرام کی جوش بھری آواز سن کر آبریش نے لب کچلے تھے

"وعلیکم السلام میں بالکل ٹھیک تم کیسے ہو....؟"

اسنے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا

"میں بھی ٹھیک کیسے فون کیا....؟"

اسنے فائل بیڈ پر رکھتے موسیقی کی آواز کم کرتے ہوئے پوچھا

"تمہیں ایک خوشی کی بات بتانی تھی...."

اسنے اپنی آواز میں جوش لانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا

"اچھاااکیا کہیں تیری اور مصطفی کی رخصتی کا پلین تو نہیں...."

اسنے ہنستے ہوئے مزاک میں کہا

"نہیں ہماری رخصتی تو پر یہان کا رشتہ بابا نے صدیقی صاحب کے بیٹے حمزہ کیلیے دے دیا ہے...."

اسنے حوصلہ پیدہ کرتے ہوئے کہا اور ادھر شہرام کو لگا جو الفاظ اسنے سنے ہیں گویا وہ غلط سنے ہیں

"آبر کیا کہا مجھے لگتا ہے میں نے غلط سنا ہے....."

آبریش نے زور سے آنکھیں بند کر کے کھولیں تھیں

"جو سنا ہے سہی سنا یے پریہان کا رشتہ....."

"یہ کیا کہ رہی ہو مجھے گئے پندرہ دن نہیں ہوئے اور تم لوگوں نے بنا مجھ سے پوچھے رشتہ کر دیا ہوش میں تو ہو کیا کہ رہی ہو.....؟"

اسکی بات پوری ہونے سے پہلے شہرام کی چنگارتی ہوئی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی

"میں رو ہوش میں ہوں.... تمہیں خوشی نہیں ہوئی......؟"

اسنے اسکی دھکتی رگ پر پیر نہیں الفاظ رکھے تھے

"بھاڑ میں گئی خوشی آگ لگادوں گا ہر خوشی کو....."

غصے سے کہتا فون اٹھا کر سامنے دروازے پر مارا تھا اور ادھر آبریش نے اطمینان کا سانس کیا تھا کیونکہ وہ اپنے بھائی کی محبت سے اچھے سے واقف تھی اس دن جب اسکو گولی لگی تھی اسکو پریہان کو آنکھ مارتے ہوئے بھی دیکھ لیا تھا اسکو بہت خوشی ہوئی تھی کہ پریہان اسکی بھابھی بنے گی پھر

اسکو لگا شاید پریہان پسند نہیں کرتی لیکن کل اسکے کمرے کے باہر اسکی شہرام کیلیے محبت بھی سن کی تھی اسکو بہت خوشی تھی پر پھر اسکو یاد ایا کہ بابا زبان دے چکے ہیں اب کچھ نہیں ہو سکتا صرف شہرام کی اپنی محبت کیلیے لڑ سکتا ہے اور اسنے فون کر کے جان بوجھ کر بتایا اور توقع کے عین مطابق پریہان نے شہرام کو نہیں بتایا تھا

ادھر شہرام غصے سے ادھر ادھر ٹہل رہا تھا دماغ کی رگیں تن گئیں تھی اسنے سامنے ڈریسنگ پر پڑئی ہر چیز کو ہاتھ مار کر نیچے گرایا تھا اور پھر بیڈ پر پکڑئے تکیوں اور بیڈ سیٹ کو اسنے زمین بوس کیا تھا

"پریہان حماد تمہیں تو پریہان شہرام بننے سے کوئی نہیں روک سکتا میں دنیا تہس نہس کر دوں گا اگر کسی نے تمہیں مجھ سے دور کیا تمہیں مار ڈالوں گا اور خود کو بھی....."

اسنے ٹیبل پر پڑئے قیمتی لیمپ کو اٹھا کر سامنے بڑی سی ایل ای ڈی میں دے مارا تھا اور پھر جگ دیوار میں مارا جو چکنا چور ہو گیا تھا اور اسکے ٹکڑے دور تک گرے تھے

"تم نے مجھے نہیں بتایا اسکی سزہ ملے گی اور گھر والے... گھر والوں نے مجھے اس قابل بھی نہ سمجھا کہ میں انکی بیٹی کیلیے ہوں گھر والے تو اب ایس پی شہرام ملک کا قہر دیکھیں گے آہہ......"

اسنے آخر میں اپنے بال نوچے تھے ضبط اور غصے سے آنکھیں سرخ ہو گئیں تھیں جیسے لہو دوڑ رہا ہو اسنے خود کو ڈریسنگ کے سامنے کھڑے ہو کر شیشے میں دیکھا اور غصے میں دائیں ہاتھ کے بے شمار مکے شیشے میں مارے تھے کہ وہ چکنا چور ہو گیا تھا مکمل طور پر ٹوٹ جانے کے بعد تیز تیز سانس لیتا

اسنے نیچے ایک تکڑے میں پڑا عکس دیکھا لیکن وہ چھوٹا ٹکڑا جلد ہی شہرام کے ہاتھ سے نکلنے والے خود سے رنگ چکا تھا اسکا ہاتھ لہو زدہو گیا تھا

پیچھے پیچھے قدم لیتا بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا کر نیچے بیٹھا تھا اور ٹیبل کا دراز نکال کر باہر پھینکا تھا اور اس میں سے سیگرٹ اور لائیٹر نکالا تھا اور پھونکنے لگا اسکا غصہ کسی طور بھی کم نہ ہو رہا تھا اب یہ حال تھا کہ آر یا پار... یا مار دو یا مر جاو..........

....

گل خان جو کچھ دیر پہلے ہی پولیس سٹیشن گیا تھا کچھ فائلز لینی تھی واپس آیا تو کمرے کا دروازہ کھول کر دیکھا تو دھنگ رہ گیا کمرے کا حشر نشر تھا جگہ جگہ کانچ تھا اور خون بھی....اسکے علاوہ سیگرٹ کے ٹکڑے جگہ جگہ پڑے تھے کچھ آدھی تھیں جنکو صرف سلگا کر پھینکا ہو کمرے میں دھواں ہی دھواں تھا اسکی نظر سامنے چٹان سے بھی مضبوط ایس پی پر پڑی تو غش کھا تارہ گیا جو کسی ہارے ہوئے جواری کی طرح بائیں ہاتھ کی انگلی اور انگوٹھے میں سیگرٹ دبائے پینے میں مصروف تھا اسکی نظر دائیں ہاتھ پر پڑی تو فوراً آگے بڑھا اور خون سے لت پت ہاتھ ہو دیکھا

"سر یہ فورا چلیں ہم ڈاکٹر کے پاس چلتا ہے جلدی کریں....."
اسنے پریشانی سے کہا

"گل خان یہ درد تو بہت چھوٹا ہے جو طوفان میرے دل میں برپا ہے یہ درد اس طوفان کے سامنے اس سیگرٹ کے دھوئیں کی مانند ہے....."

اسنے ہارے ہوئے انداز میں کہا

"سر کیا کہ رہا ہے آپ.....؟"

اسنے نا سمجھی سے پوچھا

"تمہارا سر ہار گیا ہے گل خان کمزور پڑ گیا ہے...."

"کسی باتیں کر رہا ہے آپ سر آپ تو بہت مضبوط ہے آپ کبھی نہیں ہار سکتا...."

اسنے اپنے سر کی ایسی حالت دیکھ کر تڑپ کر کہا

"نہیں گل خان ایس پی شہرام ملک اب زندہ نہیں رہ پائے گا اگر اسکی زندگی پر یہان کو کسی نے اس سے چھین لیا تو...."

"کیا کہ رہا یے اپ سر.....؟"

گل خان ابھی بھی نہ سمجھا تھا

"جلدی سے ٹکٹ بک کرواو میری پندرہ منٹ کے اندر اندر مجھے کراچی جانا ہے...."

اسنے ایک نظر اپنے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے کہا

"پر سر اتنی جلدی کیسے....؟"

اسنے الجھتے ہوئے کہا

"نہیں کروا سکتے تو بتاو کچھ مشکل نہیں میں جاوں گاڑی میں گا پر مجھے جانا ہے اب نہ گیا تو بہت دیر ہو جائے گی...."

"او کے سر لیکن پہلے یہ ہاتھ...."

."میرا ہاتھ ٹھیک ہے گل خان جاو جلدی کرو....."

اسنے اسکی بات بیچ میں ٹوکتے ہوئے کہا تو وہ ایک نظر کمرے کو دیکھتا اور افسوس سے اپنے سر کو دیکھتا وہاں سے چلا گیا پیچھے شہرام نے الریڈی پیک کیا ہوا بیگ نکالا اور الماری میں سے فرسٹ ایڈ باکس نکال کر پٹی کی اور چینج کرتا گل خان کا انتظار کرنے لگا

....

پریہان نے کھانا بھی کمرے میں ہی کھایا تھا سب کے پوچھنے پر طبیعت کا بہانا بنایا تھا اب بھی پریہان نے پانی کا جگ ٹیبل پر رکھا تھا جو ابھی بھر کر لائی تھی کہ اسکو دروازہ لاک ہونے کی آواز آئی پیچھے پلٹی تو اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا تھا کیونکہ شہرام کڑئے تیور لیے اسکی طرف پلٹا تھا اور اسکو زور سے دھکا دیتا دیوار کے ساتھ لگایا تھا اور کہ اسکے منہ کو دبوچا تھا پریہان کراہ کر رہ گئی تھی اور اوپر سے شہرام کا خوف الگ اب جانتی تھی اسکو شہرام کے غضب سے کوئی نہیں بچا سکتا اسنے خوف زدہ انکھوں سے اسکے غصے سے سرخ چہرے کو دیکھا

"رشتہ ہو گیا اور مجھے بتایا تک نہیں...."

اسنے اسکے منہ کو زیادہ زور کر دبوچتے ہوئے کہا کہ درد سے اسکی آنکھوں سے انسوؤں نکلے تھے

"ہاں بولو پر یہان حماد کیا سوچا تھا مجھ سے دور ہو جاو گی تو شہرام ملک کو معلوم نہیں ہو گا بولو کیوں کیا ایسا.....؟"

اسنے اسکے منہ کو چھوڑتے ہوئے اسکے بالوں کو جکڑا تھا

"بب-بڑے ا-ابونن-نے کک-کیا ہے...."

اسنے بامشکل اتنے الفاظ ادا کیئے تھے کہ اسکے بالوں پر گرفت سخت ہوئی

"مجھے نہیں بتانا تھا ہاں....ایک بار بھی نہیں سوچا شہرام تمہارے بنا کیا کرئے گا...."

اسنے اسکو بے آواز روتا دیکھ سختی سے اسکے بالوں کو چھوڑا تھا کہ اسکو سر دیوار میں لگا پر یہان کے پچس طبق روشن ہوئے تھے شہرام نے دوسری طرف چہرہ کیئے اپنے غصے کو روکنا چاہا اپنا ماتھا مسلا تھا

"شش-شہرام مم-مجھ سے کک-کسی نے نہیں پوچھا......"

اسنے روتے ہوئے ہچکیوں کے درمیان کہا تو وہ واپس پلٹا اور اسکے بازووں کو سختی سے پکڑا

"جان کے لوں گا سکی جس نے تمہیں مجھ سے دور کرنا چاہا اور تمہارا فرض بنتا تھا اگر انکار نہیں کر سکتی تھی تو مجھے بتانا تھا تمہیں.....".

پر یہان کو اسکی انگلیاں بازوں میں دھنستی ہوئی محسوس ہوئیں

"لیکن میں بھول گیا تم تو مجھ سے دور جانا چاہتی تھی پر مجھے چھوڑ کر جانے کا سوچنا بھی مت...."

اسکی بات پر اسنے تڑپ کر روتے ہوئے اسکو دیکھا وہ کیا جانے وہ اسکے بنا کیسے پل پل مری تجی اور وہ کتنی آسانی سے کہہ رہا تھا کہ وہ اس سے دور جانا چاہتی تھی

"ابھی کہ ابھی سب گھر والوں سے بات کروں گا....."

یہ کہتا اسکو ہاتھ سے پکڑ کر دروازہ کھولتا تقریباً گھسیٹنے کے انداز میں باہر لے کر گیا اور لاونج کے سامنے بنے صحن میں کا کر اسکا ایک جھٹکے سے ہاتھ چھوڑا کہ وہ گرتے گرتے بچی اور اپنے ہاتھ کو دیکھا جو سرخ ہو گیا تھا

" بابا ماما چھوٹے ابو چھوٹی امی....."

شہرام اونچی چلایا تھا مکمل خاموشی میں اسکی آواز چیرتی ہوئی نکلی تھی اور ایک بار پھر دہرایا سب جو تقریباً سونے کیلیے تیار تھے سوائے آبریش کو جسکو یقین تھا اسکا بھائی ائے گا سب باہر ائے تھے اور ایک طرف روتی پریہان کو دیکھ اور دوسری طرف شہرام کو دیکھ سب حیران ہوئے

"شہرام تم کب آئے....؟اور یہ کیا ہنگاما ہے......"

سعید صاحب کمرے سے باہر نکلتے ہوئے بولے احتشام نے بھی مندی مندی آنکھوں کو مسلا تھا اور باہر نکلا تھا جبکہ رامز مصطفی اور زرش ایک طرف کھڑے تھے آبریش پریہان کے پاس اسکے بازو کو پکڑ کر کھڑی تھی وشما سیڑھیوں میں کھڑئی سب دیکھ رہی تھی جبکہ سعدیہ بیگم اور سازیہ بیگم حماد صاحب کے ساتھ کھڑے تھے اور سعید صاحب شہرام کے بالکل سامنے

"میں پوچھ سکتا ہوں آپ نے پریہان کا رشتہ کیوں کر دیا میرا انتظار تک نہ کیا....."

اسنے لہجے کو نارمل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا جو کچھ حد تک ناکام تھی

"تم کون ہوتے ہو یہ سوال کرنے والے..."

سعید صاحب نے غصے سے بیٹے کے رویے کو دیکھتے ہوئے کہا اس وقت سب خاموش تھے

"اس گھر کا فرد اور کیا مجھے اپ سب نے اس قابل بھی نہ سمجھا کہ مجھ سے ایک بار پوچھ لیتے کیا میں دفن ہو گیا تھا جو پر یہان کا رشتہ کہیں اور کر دیا......"

شہرام بلند اواز میں بولا تھا و شما کے ساتھ ساتھ سبکو شاک لگا تھا

"شہرام آواز نیچی رکھو اور کیا کہنا چاہتے ہو تم.......؟"

انکی آواز بھی دگنی بلند ہوئی تھی

"وہی جو آپ سمجھ رہے ہیں ایس پی شہرام ملک کے علاوہ پر یہان کسی کی بھی نہیں ہو سکتی...."

اسنے ایک قدم آگے لیتے غرا کر کہا و شما نے سیڑھیوں کو کس کر پکڑا تھا وہ شل ہو کر رہ گئی تھی

"تو سن لو تم بھی میں صدیقی صاحب کو زبان دے چکا ہوں اور میں زبان سے ہرگز نہیں پھروں گا......"

انہوں نے الفاظ کو مضبوط بناتے ہوئے کہا

"تو اپ بھی سن لیں زبان سے پھرنا ہو گا اپکو کیونکہ سہرام ملک جیتے جی پر یہان ملک کو کسی کا نہیں ہونے دے گا میں ہر چیز تباہ کر دوں گا......"

اور یہی سعید صاحب کا ضبط ٹوٹا تھا اور انکا دائیاں ہاتھ شہرام کے منہ پر چھاپ چھوڑ گیا تھا شہرام لڑکھڑایا تھا پر گرا نہیں چہرے پر ہاتھ رکھتے اسنے بے یقینی سے اپنے ابو کو دیکھا جو کہر برساتی

نگاہوں سے اسی کو دیکھ رہیں تھے کسی میں آگے بڑھنے کی ہمت نہ تھی سب ہی سعید صاحب کے غصے سے اچھے سے واقف تھے انکو کم ہی آتا تھا پر جب آتا کہر برساتے اور آگے بھی کن سا کوئی کم تھا شہرام ملک تھا ایک آگ تھا تو دوسرا اسکا بھڑکتا ہوا

"اپنی حد میں رہو شہرام......"

سعید صاحب نے گرجدار آواز میں کہا کہ ملک ویلا کی در و دیوار تک ہل کر رہ گئی تھی

"اپنی حد میں ہی ہوں بابا....."

اسنے مٹھیاں بھینچتے لہو زد آنکھوں سے چلاتے ہوئے کہا آخر وہ بھی شیر تھا شیر کی طرح ہی بھپرا ہوا

"شہرام....."

پیچھے سے رامز نے ٹوکا تھا تو اسکو اندازہ ہوا وہ بدتمیزی کی حد کو چھو رہا ہے اپنے باپ کے سامنے

"اگر تم ضد میں اڑے رہے تو یاد رکھنا شہرام میں ابھی کہ ابھی حمزہ کے ساتھ پریہان کا نکاح پڑھوا دوں گا....."

سعید صاحب نے انگلی اٹھاتے ہوئے کہا شہرام کے پیر لڑکھڑائے تھے اسنے پریہان کو دیکھا جو منہ پر ہاتھ رکھتی بے آواز روتی نفی میں سر ہلا رہی تھی

"بابا مت کریں ایسا ظلم مر جاوں گا میں مر جائے گا آپکا شہرام...."

اسنے ہارے ہوئے انداز میں کہا وہاں موجود ہر شخص کے دل کو کچھ ہوا کہ ایک بار تو سعید صاحب کے دل کو بھی کسی نے جھنجھوڑا تھا پر وشما کا دل کیا وہ سب کو موت کی نیند سلا دے اسنے ایک نظر روتی پریہان کو دیکھا اور غصے سے چہرہ پھیرتی شہرام کو

"فیصلہ ہو چکا ہے شہرام ہمیں مزید طیش مت دلاو....."

انہوں نے دھیمی آواز سے کہا ایسا محسوس ہوا جیسے وہ تھک گئے ہیں مصطفی کے اشارے پر احتشام نے کرسی انکے پاس رکھی تو وہ سہارا لیتے ہوئے بیٹھے

"بابا پریہان کے بنا شہرام مر جائے گا...."

اسنے قدم قدم لیتے انکے پاس نیچے بیٹھتے ہوئے انکے گھٹنوں کو تھامتے ہوئے بے بسی سے کہا سعید صاحب نے اپنی آنکھیں سختی سے میچیں وہ دو لوگوں کو دی گئی زبانیں نہیں بھول سکتے تھے ایک اپنے بڑے بھائی کو وشما کیلیے دی گئی زبان تو دوسرا پریہان کیلیے

"بیٹے کی خوشی کیوں نہیں نظر ارہی آپ ایسے تو نہ تھے بابا...."

اسنے انکے ہاتھوں پر دباو ڈالتے ہوئے کہا پر انہوں نے کوئی جواب نہ دیا تو کسی ہارے ہوئے جواری کی طرح اٹھا

"بابا اگر پریہان کا نکاح حمزہ کے ساتھ ہوا تو یاد رکھیے گا یہاں سے ایک ڈولی اٹھے گی تو دوسرا جنازہ....."

اسکی بات پر سب نے تڑپ کر اسکی طرف دیکھا آبریش پریہان کو سہارا نہ دیتی تو اب تک وہ گر چکی ہوتی

"چھوٹے ابو میں تو اپکا ٹائیگر شیر ہوں نہ کیا آپکو بھی مجھ پر بھروسہ نہیں کیا آپکو لگتا ہے میں پریہان کو خوش نہیں رکھ سکتا.....؟"

اب اسکی توپوں کا رخ حماد صاحب کی طرف تھا جو شروع سے شہرام کا ہی سوچتے تھے پر اپنے بھائی کے آگے خاموش تھے

"چھوٹے ابو بولیں نہ مم-میں پیر پکڑتا ہوں آپکے پریہان کو مجھے دے دیں ورنہ شہرام مر جائے گا.....اگر...اگر آپ کہتے ہیں نہ کہ میں پولیس کی جاب چھوڑ دوں تو چھوڑ دوں گا ہر چیز چھوڑ دوں گا ہر شرط پوری کروں گا آپکی بس میری کوئین میری پریہان مجھے دے دیں...."

اسنے نم آنکھوں سے منت بھرے انداز میں کہا سب نے حیرت سے اسکو دیکھا اور مصطفی کو رشک آیا اپنی بہن پر کہ اسکے لیے شہرام اپنی پولیس کی جاب چھونے کیلیے تیار تھا جسکا کریز تو شہرام کو بچپن سے تھا اور کتنا لڑ کر ضد سے اس فیلڈ میں گیا تھا

"میرے شیر دل....."

حماد صاحب نے آنکھ کا کونہ صاف کرتے ہوئے اسکو پکارا

"میری پریہان تو شروع سے تیری تھی پر بھائی صاحب کو انکار کرنا میرے بس میں نہ تھا وہ ابھی بھی تمہاری ہے جب تک نکاح نہ کر دیں بھائی سب اسکا وہ تب تک تمہاری ہے...."

سعید صاحب نے حماد کو گھورا تھا

"تو پھر سن لیں سب کسی نے پر یہان کو مجھ دے دور کیا تو زبردستی اٹھوالوں گا اسکو اور نکاح کرلوں گا میں بھی دیکھتا ہوں کوئی کیا کرلے گا...."

اسنے آخر میں سعید صاحب کی طرف دیکھا تھا پر انکو خونخوار نظروں سے گھورتا پاکر اسنے نظریں بدلیں تھی

"سعید صاحب بچہ خواہش رکھتا ہے پری کی دے دیں نہ مت کریں یہ ظلم...."

سعدیہ بیگم بولیں تھی

"پر میں زبان دے چکا ہوں....."

"تو بابا اپکو معلوم ہونا چاہیے تھا اپکے بیٹے کی محبت کا...."

شہرام شوخ ہوا تھا کیونکہ اسکو معلوم تھا اب اسکی پر یہان کہیں نہیں جائے گی صرف اسکی ہے

"شہرام شرم تو تم میں شروع سے نہیں تھی پر اتنے بے شرم ہو گا سوچا نہ تھا...."

یوں سرعام بے باکی سے بات کرتے سعید صاحب تڑخ کر بولے تو شہرام نے سر کھجایا

"میں اب کیا کہوں گا صدیقی صاحب کو..."

انہوں نے ہار مانتے ہوئے کہا

"وہ میں خود دیکھ لوں گا بھائی صاحب بس مجھے میرے بچوں کی خوشی سے زیادہ اور کچھ عزیز نہیں...."

انہوں نے نم آنکھوں سے کہا سبکی آنکھیں نم تھی اور اخر سعید صاحب ہار مانتے ہوئے اٹھے اور پریہان کو پاس آنے کا اشارہ کیا تو وہ انسوؤں صاف کرتی انکے پاس آئی تو انہوں نے شہرام اور پریہان کو پیار دیا اور خوش رہنے کی دعا دی اور پھر باقی بڑوں کو بھی ملے مصطفی احتشام اور رامزاب شہرام کی کلاس لے رہے تھے مطلب چھیڑا چھیڑی.....

وشا غصے سے مٹھیاں بھینتی سیڑھیوں کے ساتھ بنے دروازے سے نکلتی باہر چلی گئی اسکے اندر لاوا ابل رہا تھا اب اسکا رخ اپنے فلیٹ کی طرف تھا اپنے اندر برپا اشتعال کو نکالنا تھا

"چلو بھئی ایک بج گیا ہے رات کا چلو کمروں میں جا کر آرام کرو......"

سعید صاحب یہ کہ کر کمرے میں چلے گئے تو پیچھے سب بڑے بھی کمروں میں چلے گئے

شہرام نے پریہان کو ایک نظر دیکھا اور چلا گیا صاف ناراضگی کا اظہار تھا بے شک اسنے محبت کو پالیا تھا لیکن وہ پریہان سے سخت ناراض تھا اور اس ناراضگی کو ابھی پریہان نے بھگتنا تھا

"اب ہمارے رخصتی کا بھی کچھ کرنا ہو گا...."

آبریش جو پریہان سے دو قدم پیچھے کھڑی تھی مصطفی کے اسکے پیچھے آکر کان میں کہنے اور پھر کان کی لو چومتا چلا گیا اور پیچھے وہ سرخ ہو گئی تھی

"آبر...."

پریہان کی آواپر ہوش کی دنیا میں واپس آئی

"ہاں..."

اسنے اسکے چہرے پر ہاتھ پھیرتی پیار سے مسکرا کر کہا

"تم میرے پاس سو جاو آج پلیز...."

اسنے لب کچاتے ہوئے کہا

"کیوں ڈر رہے کہیں شہرام کمرے میں نہ اجائے.."

اسنے شرارت سے کہا تو پریہان شرم سے چہرہ جھکا گئی

"ہاہاہاہا چلو جان من...."

اسنے اسکا بازو پکڑتے ہوئے کہا اور ساتھ چلنے لگی

....

وشما فلیٹ کی ہر چیز توڑ پھوڑ رہی تھی پونی میں قید بال آزاد ہو چکے تھے

"شہرام مجھے نیچا دیکھانے کیلیے میری پری کو استعمال کیا...."

اسنے سرخ آنکھوں سے اخر میں خود کی طرف اشارہ کیا

"یہ جانتے بھی ہو پریہان میں جان بستی ہے میری..."

اسنے آخر میں دراز میں سے چاقو نکالا تھا گارڈ جو فلیٹ کی حفاظت کیلیے معارج نے رکھا تھا شور کی آواز سے اندر آیا اور اندر کا حال دے اسنے کڑوا گھونٹ بھرا تھا

"میڈم یہ کیا کر رہی ہیں اپ....؟"

وشما کو شہرام کی پک پر چاقو سے کروس کے انداز میں کاٹتے دیکھ آگے بڑتے ہوئے کہا تو وہ غصے سے پلٹی اور گارڈ نے خود کو لانت بھیجی کہ وہ اندر کیوں ایا کیونکہ اب اسکی خیر نہیں تھی

"تم کون ہوتے ہو مجھے روکنے والے....؟ اگر تمہاری خواہش ہے تو تمہیں مار دیتی ہوں......"

اسنے کہتے ساتھ آگے بڑھ کر اسکے دل کے مقام پر خنجر کھوپا تھا خون کے چھینٹے وشما کے منہ اور سامنے کپڑوں پر گرے تھے اس پر گویا جنون سوار تھا وہ گارڈ تڑپتا ہوا وہی گر گیا وہ لمبے لمبے سانس لیتی بیٹھی اور جا بجا خنجر اسکے سینے پر کھوپنے لگی وہ مر چکا تھا پر وشما کا غصہ ابھی نہیں مرا تھا

....

حماد صاحب نے بہت پیار اور سمجھداری سے انکو انکار کیا تھا یہ ہی نہیں انکے نکاح کا بھی تہ ہو گیا تھا ایک مہنے بعد پریہان کے اگزامز تھے اگزامز کے ایک ہفتے بعد ہی نکاح تہ پایا تھا سب بہت خوش تھے پریہان کی خوشی کا بھی کوئی ٹھکانا نہ تھا پر دل کا ایک گوشہ تھا جو خوش نہ تھا کیونکہ شہرام جو ناراض تھا اب مشن اسکو منانے کا تھا.......پر ابھی ایک عذاب باقی تھا احتشام دے گریٹ.....جو صبح سے پریہان کا دماغ چاٹ رہا تھا

"بتاو ہانی تم نے اسی لیے انکار کیا تھا نہ حمزہ کیلیے کہ تم شہرام بھائی کو ہمم پسند کرتی تھی....."

اور اب بھی وہ اسکا دماغ چاٹ رہا تھا

"نہیں احتشام مجھے تو خود رات میں علم ہوا ہے سب....."

اسنے گھورتے ہوئے کہا پلر کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا شہرام سن رہا تھا پر پریہان کی پیٹھ تھی وہ دیکھ نہ سکی لیکن احتشام کو اسنے خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا

"پھر رات میں روئی کیوں تھی....؟"

نیا سرا پکڑا تھا اسنے

"وہ تو امی بڑی امی سب روئے تھے..."

اسنے کمر پر ہاتھ ٹکاتے ہوئے کہا

"پر مجھے پورا یقین ہے تم پسند کرتی ہو شہرام بھائی کو....."

اسنے تھوڑی کہ نیچے ہاتھ ٹکاتے ہوئے کہا

"اللہ کا واسطہ ہے شامی کباب جان چھوڑ..."

یہ کہ کر جانے لگی لیکن پھر پلٹ کر اسکو زور سے دھکا دیتی وہاں سے بھاگ گئی تھی پر احتشام کا قہقہ ضرور سنائی دیا احتشام نے شہرام کی طرف دیکھا تو شہرام ہنس دیا اور پھر فون پر آنے والی بیل کی طرف متوجہ ہوا یو یقیناً گل خان کا تھا

"پریہان بات سنو....."

اسکی امی ٹرے میں دو چائے کے کپ رکھتی ہوئیں پریہان کو مخاطب کیا

"جی امی....."

"یہ ایک کپ مصطفی کو دے آو اور دوسرا شہرام کو....."

شہرام کے نام پر سرخ ہوئی تھی پر جلدی سے اپنی امی کے ہاتھ سے ٹرے پکڑئی چلی گئی اسکو موقع مل گیا تھا شہرام کو منانے کا

مصطفی کو چائے دینے کے بعد اب یہ شہرام کے کمرے کے سامنے کھڑئی تھی ٹھنڈی سانس بھرتی اسنے دروازہ کھٹکھٹایا تھا دو سیکنڈ بعد ہی اجازت ملی تھی

ہینڈل گھمایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اندر داخل ہوئی تو شہرام کو دیکھا جو بیڈ پر بیٹھا موبائل پر گیم کھیل رہا تھا اسنے ابھی پریہان کو نہیں دیکھا تھا اسکو لگا شاید ملازمہ ہے پر وہاں ایک ہی جگہ پر کھڑا دیکھ اسنے چہرہ اٹھایا تو پریہان تھی جو اسکے دیکھنے پر چہرہ جھکا گئی تھی

شہرام کے سینے میں خوشی کی فواریں پھوٹ پڑیں تھی پر بظاہر سنجیدہ رہا

"رکھ دو ادھر اور جاو....."

موبائل سائیڈ پر رکھتا ٹانگیں لمبی کرتا سینے پر ہاتھ باندھتا پیچھے ٹیک لگائی تھی پریہان اثبات میں سر ہلاتی چائے ٹیبل پر رکھی تھی

اسکو واپس مڑتا دیکھ اسنے اگر بڑھ کر ایک ٹانگ نیچے رکھتے پریہان کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا تھا کہ وہ پیچھے سے ہی اسکی گود میں اگرئی پریہان کی پشت شہرام کے سینے کو لگ رہی تھی

"کہا جا رہی ہو....؟ابھی تو تمہیں تمہاری کی گئ غلطی کی سزا ملنی ہے...."

گردن سے اسکے بال ہٹاتا اگے کو جھک کر کان میں سر گوشی کی تھی پر یہان دل و جان سے کانپ اٹھی تھی

"مم-معاف کر دیں شش-شہرام....."

اسکی گھٹی گھٹی آواز شہرام کو سنائی دی

"اور اگر کوئی تمہیں مجھ سے چھین لیتا تو کیا ہوتا...اور تمہاری کی گئ غلطی کی معافی تمہیں نہیں ملے گی...."

غرا کر اسکو دوسرے ہاتھ سے پکڑ کر رخ اپنی طرف کیا تھا اور اسکے بازووں کو اپنے مضبوط ہاتھوں کی گرفت میں لیا کہ پر یہان کی سسکی نکلی

"بولو کوئین...."

اسنے چباتے ہوئے گرفت مضبوط کرتے ہوئے کہا

"دوبارہ کبھی نہیں کک-کروں گی غلطی...."

اسکی بات پر شہرام اسکو دیکھنے لگا اور پھر ایک جھٹکے سے ااسکو کھڑا کیا تھا اور خود بھی اٹھا تھا

"ایک سوال کا جواب دو.....؟"

اسکے سامنے کھڑا ہو کر سینے پر ہاتھ باندھتا اس سے پوچھا تو اسنے نم آنکھیں اٹھائیں

"اگر کوئی تمہیں مجھ سے دور جانے کا کہتا تو کیا کرتی.....؟"

عجیب سوال تھا پر یہان کشمکش کا شکار ہوئی

"ہری اپ ٹیل می وٹ یو ڈو....؟"

اسنے اسکو خاموش پا کر دوبارہ پوچھا

"مم- میں امی ابو کی عزت کیلیے کچھ بھی کرتی چاہے دور ہی کیوں نہ جانا آہہہ....."

وہ جو آہستہ سے جواب دے رہی تھی ایک دم چائے کا کپ نیچے کرنے پر چینخی اور بے یقینی سے شہرام کو دیکھا جو غصے سے اسکو ہی دیکھ رہا تھا

"جو میں سوچنا بھی نہیں چاہتا وہ تم کیسے کہ سکتی ہو پر یہان....؟"

اسکو دیوار کے ساتھ لگاتے غصے سے استفارہ کیا

"آہہ یو ایڈیٹ گو فرام ہئیر....."

اسکو سسکتا دیکھ پیچھے ہوتے خود پر ضبط کرتے ہوئے کہا وہ تو اسکو منانے آئی تھی پر وہ اس سے اور ناراض ہو گیا تھا اس پر اسکو اور رونا آیا اور زور زور سے رونے لگی اسکو یوں روتا دیکھ پیچھے پلٹا

"سوری جان رو نہیں پلیز...."

اسنے گڑبڑا کر آگے بڑھ کر اسکے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے کہا اسکا غصہ بھک سے کہیں اڑ گیا تھا

"آئی ایم سوری شہرام...."

اسنے روتے ہوئے کہا

"ٹھیک ہے رو نہیں میری جان...."

اسنے اسکو خود میں بھینچتے ہوئے کہا تو وہ روتے ہوئے مسکرا دی کیونکہ جانتی تھی ایک رونا ہی اسکی ناراضگی دور کر سکتا تھا

"چلو جاواب رونا نہیں میں ناراض نہیں...."

اسکے انسوؤں صاف کرتے مسکرا کر کہا تو وہ مسکرا دی

"اور چائے...."

اسنے نیچے زمین پر پڑے کپ اور چائے خود یکھتے ہوئے کہا

"چھوڑو نہیں پینی بس ملازمہ کو بھیج دو وہ صاف کر دے گئی...."

اسکے سرخ چہرے سے نظریں چراتے ہوئے کہا تو وہ اثبات میں سر ہلاتی چلی گئی

....

شہرام جو کچھ دیر ٹی وی دیکھنے کے بعد لاونچ سے باہر نکلا تھا پر خود کی طرف آتی وشما کو دیکھ رکا کیونکہ اسکا چہرہ اسکی انکھیں کچھ اچھے پن کی علامت نہیں دے رہی تھیں وہ اسکے پاس اکر رکی اور شعلہ برساتی آنکھوں سے اسکی طرف دیکھا

"اگر میرے علاوہ کسی اور کا ہونے کا سوچا بھی تو جان لے لوں گی تمہاری...."

اسنے آہستہ سے غرا کر کہا

"اچھا پر میں تو تمہاری پیاری کزن پر یہان کا ہونے جارہا ہوں...."

اسنے اسکو جلانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی "تم نے مجھے گرانے کیلیے پر یہان کا استعمال کیا...."

غصے سے اگے بڑھتی اسکے گریبان کو پکڑتے ہوئے کہا

شہرام کے تاثرات بدلے

"حد میں رہو اپنی میں تمہاری جاگیر نہیں جو یوں حکم چلاو گی اور بدتمیزی کرو گی. .."

اسنے اسکے بالوں کو مٹھویوں میں جکڑتے ہوئے طیش سے کہا

"بنالوں گی ایس پی شہرام....."

اسنے دل جلانے والی مسکراہٹ پیش کرتے ہوئے کہا شہرام اسکی بات پر ہولے سے مسکرا کر اسکے بالوں کو چھوڑا اور اپنے گریبان کو چھوڑاتا پیچھے ہوا

"دیکھتا ہوں کیا کر لیتی ہو تم...."

اسنے اسکو زچ کرتے ہوئے کہا اور وہ زچ ہو بھی گئ تھی

"جو میں کروں گی پھر وہ دنیا دیکھے گی...."

اسنے چلاتے ہوئے کہا شہرام کے ماتھے پر بل پڑے.

"یہ آواز نیچی رکھو ورنہ زبان گدی سے کھینچ لوں گا....."

اسنے انگلی اٹھاتے ہوئے کہا کیونکہ وہ دونوں گھر کے بیچو بیچ کھڑے تھے وہ کوئی تماشا نہیں چاہتا تھا نکاح سے پہلے

"ڈرتی نہیں میں کسی سے بہت ہو گیا شرافت کا ڈھونگ اب میں وہی کروں گی جو وشما کو اچھا لگے گا....."

غصے سے اب دگنی آواز میں چلائی تھی یوں آوازیں سن کر سب کمروں سے باہر ائے تھے وشما کو یوں دیکھ سب حیرت سے غش کھاتے کھاتے بچے تھے

"وشامیری بچی...."

سعید صاحب نے پیار سے پکارا تھا

"نہیں ہوں میں آپکی بچی...."

اور وہ پیچھے پلٹ کر انکے سامنے بھی چلائی تھی شہرام نے مٹھیاں بھینچی تھی آبریش زرش احتشام پر یہان سبکو ابھی تک یقین نہیں ہو رہا تھا وشا کہ اس روپ سے

"یہ کیسے بات کر رہی ہو تم چھوٹے ابو کے سامنے...."

رامز نے اسکو گھورتے ہوئے کہا

"میری مرضی میں جیسے مرضی کروں تم کون ہوتے ہو بیچ میں بولنے والے...."

اسکی اس بدتمیزی پر رامز کا ہاتھ اٹھا تھا اور وشا کی گال کو سرخ کیا تھا اس تھپڑ کی تاب نہ لاتے ہوئے وہ گر گئی تھی اور غصے سے اسکی طرف دیکھا تھا سب نے منہ پر ہاتھ رکھا تھا

"رامز اسکی قیمت چکاو گے تم...."

اسکی اواز اس قدر بلند تھی کہ جیسے اسکا گلا پھٹ جائے گا اگر تھوڑا اور بلند ہوئی تو

"وشا یہ تم ہو....؟"

شازیہ بیگم کی کانپتی ہوئی آواز گونجی تو پھٹے ہونٹ پر کپڑے سے خون صاف کرتی اٹھی

"نہیں یہ ہماری وہ سلجھی ہوئی وشا نہیں ہے....."

سعدیہ بیگم نے روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا

"میں... ہونہہ آپکے بیٹے نے مجھے مجبور کیا ہے کہ میں اپنے روپ میں آوں...."

اس دفعہ اواز قدرے دھیمی تھی

"کیا مطلب ہے تمہارا....."

حماد صاحب بھڑکے تھے

"حماد ملک سن لیں میری ایک بات....."

اسکے یوں نام لینے پر رامز دوبارہ اسکی طرف بڑھا تھا لیکن مصطفی نے اگے ہو کر اسکو پکڑا تھا

"بس رامز دوبارہ ہاتھ اٹھانے کی غلطی مت کرنا ورنہ تمہارا دوسالہ بیٹا موت کی نیند سوئے گا......"

زرش نے سعد کو کس کر پکڑا تھا رامز نے شعلہ برساتی نظروں سے اسکی طرف دیکھا تھا

"اس سے پہلے میں تم سے تمہاری زندگی چھین لوں گا...."

اگر مصطفی نے اسکو نہ پکڑا ہوتا تو وہ اسکو ابھی جان سے مار دیتا سعید صاحب لڑکھڑائے تھے

"بڑے ابو...."

احتشام نے سہارا دیا تھا اور کرسی پر بیٹھایا تھا

"میں کسی کو یوں غم نہیں دینا چاہتی پر شہرام نے مجبور کیا....."

اسکو یوں خود پر الزام لگاتا دیکھ اسنے انکھیں گھمائیں تھی

"کیا کہنا چاہتی ہو.....؟"

رامز بولا تھا

"یہ جانتا تھامیں اسکو دیوانوں کی طرح چاہتی ہوں پھر بھی اسنے پریہان کا انتخاب کیوں کیا.....؟"

اسنے اخر میں پریہان کی طرف اشارہ کیا جو منہ پر ہاتھ رکھے وشما کو بے یقینی سے دیکھ رہی تھی

سب پر جیسے حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ گئے تھے

"یہ کیا بکواس ہے....؟"

رامز کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تھا شہرام نے ٹھنڈی اہ بھری تھی

"وہی جو سن رہے ہیں اپ سب میں... سب کی جان لے لوں گی اگر شہرام نے پریہان سے نکاح کیا تو...."

"بکواس بند کرو اپنی تم...."

اسکو یوں بدلحاظ ہوتا دیکھ شہرام چلایا تھا

"آ-آپی...."

پریہان کی ٹوٹی سے اواز نکلی تھی وشما نے تڑپ کر اسکو دیکھا

"پری میری جان تم ہی سمجھاو نہ شہرام کو تمہاری آپی شہرام کے بنا ادھوری ہے وہ سب برداشت کر سکتی لیکن شہرام کو کسی اور کا ہوتا نہیں دیکھ سکتی...."

اسنے اسکی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا تو وہ دو قدم پیچھے ہوئی

"دور رہو اس سے...."

رامز پھر چلایا تھا تو وشما کے قدم رکے اور سبکو دیکھا پھٹے ہونٹ پر خون جم چکا تھا جبکہ چہرے پر انگلیوں کے نشانات تھے

"چلی جاو وشما تم نے ہماری اتنے سالوں کی محنت کو خاک میں ملادیا چلی جاو اب سکت نہیں تمہاری کوئی بھی بات سننے کی ہمارا تم سے کوئی تعلق نہیں تم نے آخر وہی کیا جسکا ڈر تھا....."

سعید صاحب ٹوٹے ہوئے انداز میں بولے

"جارہی ہو لیکن شہرام صرف میرا مقدر ہے...."

یہ کہتی وہاں سے نکلتی چلی گئی کتنے ہی آنسوؤں سکی آنکھوں سے نکلے تھے حماد صاحب نے سعید صاحب کے کندھے پر ہاتھ رکھا

"شکر ہے بابا زندہ نہیں اس بدذات کی کرتوت دیکھنے کیلیے....."

رامز غصے سے پھنکارا تھا

"رامز بس کردو...."

سعید صاحب نے روکنے کو کہا تھا

"کمرے میں جائیں زرش بھابھی احتشام پر یہاں آبریش...."

مصطفی نے زور سے انکھیں میچ کر کھولیں تھی تو سب کمروں میں چلے گئے

"مجھے لگتا ہے وشما حقیقت جان چکی ہے...."

سعید صاحب نے چہرہ جھکائے کہا

"نہیں چھوٹے ابو وہ نہیں جان سکتی...."

"نہیں رامز وہ سب جان چکی ہے....."

انہوں نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا ایک طرف شہرام سینے پر ہاتھ باندھا کھڑا تھا اور دوسری طرف مصطفی دیوار کے ساتھ پیچھے کو پیر ٹکائے سینے پر ہاتھ باندھا کھڑا تھا

"بس ایک اسی غم سے دور بھاگتا تھا معلوم تھا ایک نہ ایک دن میری بچی میرے خلاف ہو گئی لیکن اتنی جلدی یہ سب ہو گا سوچا نہ تھا کاش میں مر جاتا یہ سب دیکھنے..."

"ایسا مت کہیں...."

سب تڑپے تھے تو انکی بات بیچ میں ٹوک کر بولے

"ایسا مت کہیں بھائی صاحب....."

حماد صاحب نے افسوس سے کہا

....

"کیا ہوا یہاں کیوں بیٹھی ہو......؟"

چھت پر ایک کونے میں بیٹھا دیکھا شہرام نے پریہان کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا

جب اسنے شہرام کی طرف دیکھا تو توقع کے عین مطابق وہ رو رہی تھی

"کیوں رو رہی ہو.....؟"

اسنے انجان بنتے ہوئے کہا

"وشما آپی تھی یہ مم - مجھے یقین نہیں آ رہا شہرام...."

اسنے انسوں صاف کرتے ہوئے کہا تو اسنے تھنفی آہ بھری

"چھوڑو اسکو وہ تو شروع سے ہی ایسی تھی...."

"کیا مطلب....؟"

اسنے ناسمجھی سے پوچھا

"کچھ نہیں بس تم مت رو...."

"آپ مجھے چھوڑ دیں شہرام وشما آپی سے......"

"پر یہان...."

اسکو بیچ میں ٹوک کر چلایا تھا تو وہ چہرہ جھکا گئی اسنے اسکو بازو سے پکڑے ہوا اپنے قریب کیا

"یہ فضول بکواس کا مطلب....."

اسنے غصے سے کہا

"شہرام آپی آپ سے بہت پیار کرتی ہیں...."

"اور جو میں تم سے بے انتہا محبت کرتا ہوں اور جو تم مجھ سے محبت کرتی ہو اسکا کیا...."

اسکی بات پر وہ لاجواب ہوئی تھی

"وہ لائق نہیں کسی بھی محبت کی اور اب تمہارے منہ سی ایسی بات سنی تو جان لے لوں گا...."

اسکے ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہوئے اسنے کہا تو خاموش ہوگئی

"جان شہرام کی... میرا کچھ خیال کرو سب بھوک جاو صرف میرے بارے میں سوچو اپنے اچھے سے اگزامز دو پھر ہمارا نکاح ہے اسکے علاوہ کوئی فضول خرافات تمہارے زہن میں نہ ہو ورنہ میں اپنے طریقے سے نکالوں گا تمہارے دماغ میں سے ہر چیز کو....."

اسنے اسکے بالوں میں انگلیاں پھنساتے ہوئے چہرہ قریب کرتے آخت میں ذو معنی بات کی تھی

پریہان نے پلکوں کی باڑ گرائی تھی

"اور ہاں وشا کی وجہ سے اب ایک آنسوؤں بھی تمہاری آنکھ سے نہ نکلے جانتا ہوں وہ تمہارے سب سے کلوز تھی لیکن وہ لائق نہیں کسی بھی چیز کے......"

اسکی انکھوں کو باری باری چومتے ہوئے کہا تو شہرام کے ناراضگی کے ڈر سے اسنے اثبات میں ہلایا

....

اس واقعہ کو ایک ہفتہ گزر چکا تھا وشا گھر کی طرف نہیں ائی تھی رامز بھی دو دن غائب رہا تھا لیکن پھر گھر اگیا اور کام کی طرف متوجہ ہو گیا گھر میں ایک عجیب وحشت ناک سا سکوت تھا ہر وقت سنجیدگی ہی رہتی سعید صاحب کی طبیعت اب کچھ بہتر تھی باقی گھر میں ہر اب سب ایک دوسرے سے نظریں چراتے تھے سوائے شہرام ے ابھی تک وشا کے رویے سے شاک تھے احتشام بھی شرارتوں سے اج کل چھٹی پر تھا

....

"ہیلو ہاں کل اسکی بیوی گھر سے باہر نکلے گی..... نہیں نہیں اس بلاسٹ میں کسی طرح وہ مرنی چاہیے ورنہ سب مجھ پر شک کریں گے......"

وشما نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے فون پر کسی سے کہا

"ہاں وہ گھر کی سب سے بڑی بہو ہے اسکے صدمے میں ایک دو سال تو نکاح کینسل ہو ہی جائے گا...."

آگے سے نا جانے کیا کہا گیا کہ اسکے چہرے پر مسکراہٹ چھائی

"ہاں شاباش بلاسٹ میں مرے وہ اور وہ زندہ نہیں بچنی چاہیے اس رامز کا دو سالہ بیٹا بھی مر جائے کوئی ٹینشن نہیں...."

یہ کہ اسنے فون کٹ کر دیا اور اپنے جشن کی تیاریاں کرنے لگی

"چاچو کیا میں اندر آسکتا ہوں.....؟"

شہرام نے لائبریری کے دروازے سے جھانکتے ہوئے اجازت طلب کی حماد صاحب دیکھ کر مسکرائے

"ہاں آجاو میرے بچے....."

انہوں نے چشمہ اتار کر کتاب میں رکھا اور کتاب بند کرتے کتاب ٹیبل پر رکھی تھی شہرام انکے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھا تھا

"چاچو آپ مجھ سے ناراض ہیں....؟"

اسنے انکے ہاتھ پکڑتے ہوئے پوچھا

"نہیں...."

انہوں نے نفی میں سر ہلایا تھا

"چاچو آپ پلیز پریشان نہیں ہوں میں پریہان کو...."

"تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں میں جانتا ہوں تم میری بیٹی کا ہر کسی سے بڑھ کر خیال رکھو گے....."

انہون نے اسکی بات بیچ میں ٹوکتے ہوئے کہا تو وہ ہولے سے مسکرایا

"چاچو آپ اتنے دنوں سے خاموش سا ہیں......؟"

اسنے اتنے دنوں کی دل میں رکھی بات کہ ڈالی تھی

"پتر جی جو حالات ہوئے ہیں گھر میں خاموشی نے خود بخود ہی ڈیرہ ڈالا ہوا ہے...."

انہوں نے سنجیدگی سے کہا

"چاچو میں جانتا تھا وشما کو شروع دن سے لیکن میں کوئی تماشا نہیں چاہتا تھا بلکہ خود تنگ تھا اسکے ڈراموں سے میں تنگ آگیا تھا اور بتانا چاہتا تھا لیکن اسنے خود ہی سب کھول دیا....."

شہرام ایسا ہی تھا حماد صاحب سے ہر بات شئیر کرلیتا تھا

"مجھ سے زیادہ صدمہ بھائی صاحب کو ہوا ہے......"

انہوں نے افسوس سے کہا

چلو چھوڑو پتر تم بتاو....."

انہوں نے اسکو افسردہ ہوتے دیکھ پوچھا

"چاچو آپ نے کیوں نہیں مجھے چنا تھا پریہان کیلیے.....؟"

اسنے ایک اور شکوہ کیا تھا وہ حماد صاحب اچھی بتی سب بات کہ دیا کرتا تھا ان میں شروع سے ہی کافی انڈرسٹینڈنگ تھی حماد صاحب مسکرائے

"پتر میں نے تو تمہیں چنا تھا پر بھائی صاحب کو انکار نہیں کر سکتا تھا...."

"ہاں ہاں بابا کو تو اپنے بیٹے کی محبت نظر نہیں آتی باقی دنیا جہان کی محبت کو ملاتے ہیں بس بیٹا انکا ہی سوتیلا ہے اور......"

"برخودار....."

اسکی بات ابھی پوری بھی نہیں ہوئی تھی سعید صاحب کی آواز اسکو پیچھے سے سنائی دی اسنے ہڑبڑا کر پیچھے دیکھا جہاں وہ خشمگین نظروں سے اسکو دیکھ رہے تھے شہرام نے صدمے سے حماد صاحب کو دیکھا جو اپنی ہنسی چھپانے کی ناکام کوشش کر رہے تھے

"چاچو آپ نے بھی نہیں بتایا...."

اسکی صدمے سے بھتی اواز گونجی

"پتر میرا تمہاری بات پر دھیان تھا میں نے بھائی صاحب کو دیکھا ہی نہیں...."

انہوں نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا

سعید صاحب دھیرے سے چلتے ہوئے آگے ائے تو شہرام اپنی جگہ سے اٹھا اور سعید صاحب ک بیٹھنے کی جگہ دی سعید صاحب شہرام کے کندھے پر ایک دھپ رسید کرتے ہوئے کرسی پر بیٹھے شہرام اپنے چاچو کو رونی شکل بنا کر دیکھتا کرسی کھینچ خر انکے پاس بیٹھا تھا

"ہاں تو برخودار کیا کہ رہے تھے دنیا جہان کی محبت نظر اتی ہے پر بیٹے کی نہیں....."

انہوں نے شہرام گھورتے ہوئے کہا

"تو سہی ہی تو کہ رہا ہوں بابا آپکو کہاں نظر ائی تھی اپنے اکلوتے سپوت کی محبت...."

اسنے منہ بناتے ہوئے کہا

"اب مجھے کیا معلوم تھا میرا سپوت دل میں محبت لئیے بیٹھا ہے...."

انہوں نے طنز کا تیر چلایا

"بابا آپ اپنے بیٹے کو نہ سمجھ سکے...."

اسنے افسوس سے سر ہلاتے ہوئے کہا

"پتر جی میں اب یہی معلوم کرتا پھرتا میرے پتر کا خون جوش مار رہا ہے کسی کی محبت میں گوڈے گوڈے ڈوبا ہوا ہے بس تجھے گود میں بیٹھا تا پوچھتا رہتا پتر تسی کسے نال پیار ویار تے نئ کر دے....."

انہوں نے ایک اور طنز مارا تھا تو شہرام نے رونی شکل بنا کر حماد صاحب کو دیکھا جو ہنس رہے تھے

"نا کریں نہ بھائی صاحب میرے پیارے بھتیجے کی بے عزتی..."

انہوں نے ہنستے ہوئے کہا تو شہرام نے معصوم سے شکل بنائی اب لائبریری میں مکمل خاموشی تھی

"وشما کی کوئی خبر....؟"

سعید صاحب نے خاموشی کو توڑتے ہوئے کہا شہرام کے عصاب تنے تھے

"وہ اتنا کچھ کر گئی لیکن آپکو ابھی بھی اسی کی فکر ہے.....؟"

شہرام نے کڑوا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا

"شہرام وہ میرے دل کا ٹکڑا ہے میں نے اپنے ہاتھوں سے اسکو پالا ہے میں اپنے مرحوم بھائی اور مرحومہ بھابھی کو کیا جواب دوں گا...."

انہوں نے خود کو نارمل رکھتے ہوئے کہا

"بابا وہ آپکے دل کا ٹکڑا ہے لیکن اسکے دل میں کیا تھا وہ واضع آپکے سامنے ہے اور بڑے ابوامی بھی آپکو قصوروار نہیں ٹھہرائیں گے اسکی کرتوت سبکے سامنے ہے وہ پیار کے لائق نہیں ہے...."

اسنے خود کے غصے کو کنٹرول کرتے ہوئے کہا ورنہ وشما کا زکر اسکے حلق تک کو کڑوا کر چکا تھا

"مجھے تکلیف ہوتی ہے شہرام مت کہا کرو اسکے لیے اتنے سخت الفاظ...."

انہوں نے دکھ سے کہا تو شہرام نے ہونٹ بھینچے

"اگر مجھے معلوم ہوتا کہ وہ تم سے محبت...."

"بابا پلیز...."

شہرام بیچ میں بولا تھا

"میں نے اپنے بھائی سے وعدہ کیا تھا...."

انہوں نے ٹھنڈی اہ بھرتے ہوئے کہا

"وہ قابل نہیں میرے اور جو قابل ہے وہ میرے ساتھ ہے....."

اسنے دوٹوک کہا تو سعید صاحب نے افسوس سے اسکو دیکھا جو اسکا دل چیر رہا تھا

"شہرام بس کردو..."

انہوں نے رخ موڑتے ہوئے کہا

"بھائی صاحب ہم بھی اس سے بہت کرتے تھے اب بھی کرتے ہیں لیکن اسنے کسی کا لحاظ نہیں رکھا وہ مجھے غلط کاموں میں ملوث لگتی ہے...."

انہوں نے خدشہ ظاہر کیا تو سعید صاحب بھی ایک پک کیلیے سوچ میں ڈوبے

"کہیں وہ معارج....."

اسنے بات ادھوری چھوڑی تھی

"شہرام میری بچی اب اتنی بھی بری نہیں ہے...."

انہوں نے گھورتے ہوئے کہا

"بابا مجھے یقین ہے وہ سب جان چکی ہے اور معارج...."

"اگر وہ معارج کے ساتھ ملوث ہوئی تو اسکو میں خود شوٹ کروں گا....."

شہرام کی بات مکمل ہونے سے پہلے رامز دروازے کے پاس کھڑا بولا تھا ان تینوں نے اسکو دیکھا تھا

وہ چلتا ہوا سعید صاحب کے قریب آیا اور نیچے بیٹھتا ہوا سر سعید صاحب کی گود میں رکھا تھا سعید صاحب ہولے سے مسکرائے

"چھوٹے ابو ہماری ہنستی کھیلتی زندگی کو اسنے تہس نہس کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی اگر وہ کسی بھی برے کام میں ملوث ہوئی میں اسکو زندہ نہیں چھوڑوں گا........"

اسکی بات پر خاموشی ہوئی تھی سعید صاحب نے سنجیدگی سے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرہ

"رامز بھائی آپ نے میرے بابا پر قبصہ کر لیا ہے......"

شہرام نے ماحول میں چھائی سنجیدگی ک ختم کرنے کیلیے مزاق میں کہا اور کامیاب بھی ہو گیا تھا کیونکہ سب ہنسے تھے

"جی نہیں میں تو اپنے بابا پاس ہوں تم کیوں جیلس ہو رہے ہو...."

رامز نے ہنستے ہوئے اسکو چڑایا

"اچھا جی تو میں اپنے بابا کی گود میں سر رکھ لیتا ہوں..."

شہرام نے زبان چڑہاتے ہوئے حماد صاحب کی گود میں کرسی پر بیٹھے بیٹھے ہی سر رکھا تھا

پھر ایک آواز قہقے گونجے تھے

"امی چھوٹی امی....."

انکو دروازے پر ایک اور اواز سنی جہاں احتشام کھڑا تھا انہوں نے ناسمجھی سے دیکھا

"دیکھیں نہ آ کر میں نے کہا تھا نہ میں سوتیلا ہوں...."

اسنے ناہونے والے آنسوؤں صاف کئیے تھے تو وہ چاروں کا قہقہ پھر گونجا تھا

"ہاہاہاہا تو ہے ہی سوتیلا...."

شہرام نے آنکھ مارتے ہوئے کہا

"کوئی نہیں جب کوئی نہ ہو گا دونوں فادرز میرے ہونگے..."

اسنے زبان چڑہائی تھی تو رامز اور شہرام نے ہنستے ہوئے سر ہلایا

"وہ کھانا لگ گیا ہے بڑی امی نے بلانے کیلیے بھیجا تھا آجائیں...."

اسنے مسکراتے ہوئے ادب سے کہا

"ہاں چلو...."

سعید صاحب اٹھے تھے

سعید صاحب اور حماد صاحب لائبریری سے باہر نکلے تھے کہ رامز احتشام کے پاس رکا

"یہ ساری چیئرز سیٹ کر کے آنا شاباش.."

اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتا مسکراہٹ دباتا چلا گیا احتشام نے رونی شکل بنائی کیونکہ اسکو پہلے جانا تھا پیچھے شہرام ہنسا تھا اور اسکے بال بیگاڑئے تھے جانے لگا کہ احتشام نے اسکا ہاتھ پکڑا اسنے پلٹ کر سوالیہ نظروں سے دیکھا

"بھائی یہ آپ سیٹ کردو میں جارہا...."

یہ کہتا جھپاک سے باہر چلا گیا پیچھے شہرام بھی ہنستا ہوا چلا گیا کیونکہ رامز نے صرف احتشام کو تنگ کیا تھا

....

آبریش کو کوئی ناول لینا تھا سو وہ گھر سے کچھ فاصلے پر موجود لائبریری میں آئی تھی ناول لے کر وہ اپنی گاڑی سے کچھ فاصلے پر تھی کہ کسی نے اسکا نام پکارا

"آبریش اپس سوری مسسز مصطفی...."

اسکے دوبارہ یوں پکارنے پر پلٹی تھی اور اسکے سامنے جینز شرٹ میں موجود سہی ہایٹ تھی بالوں کو پونی میں مقید کیئے گوری رنگت کافی خوبصورت تھی

"جی آپ کون...؟"

اسنے الجھتے ہوئے پوچھے

"میں نشا...."

اسنے ہاتھ میں پکڑا فون شرٹ کے اوپر پہنی جیکٹ میں ڈالا تھا

"کون نشا.....؟"

یہ ابھی بھی نہ پہچانی تھی

"نشا علی....."

"اوہہ شہرام اور مصطفی کی دوست....؟"

اسکو یاد آیا کیونکہ شہرام اور مصطفی اکثر اسکا زکر کیا کرتے تھے کیونکہ یہ انکی کالج کی دوست تھی

"یس شکر ہے تم نے پہچانا مسسز مصطفی..."

عجیب سا طنز تھا جو آبریش سمجھ نہ سکی اور محض مسکرا دی

"کیسی ہیں آپ....؟"

آبریش نے مروتن پوچھا تھا

"میں ٹھیک اور مصطفی اور شہرام کی سناو....؟"

"وہ دونوں ٹھیک ہیں اور بہت جلد شہرام کا نکاح پر یہان سے ہونے والا ہے...."

اسنے خوشی سے بتایا لیکن نشا کے چہرے کے تاثرات نوٹ نہ کر سکی

"اچھا آو کچھ دیر بیٹھو....."

نشا نے بات پلٹتے ہوئے آبریش کو افر کی

"سوری بٹ شام ہونے والی ہے مجھے جانا ہے پھر کبھی ہم میں گے نہ...."

اسنے سوری کرتے اپنی طرف سے آفر کی نشا کڑ کر ہی رہ گئی

"ٹھیک ہے اپنا نمبر دے دو...."

نشا نے فون نکالتے ہوئے کہا

تو آبریش نے نمبر دیا اور واپس گاڑی کی طرف پلٹی جہاں ڈرائیور اسکا انتظار کر رہا تھا اسکو آتا دیکھ اسنے پیچھلا دروازہ کھولا تھا اسکے بیٹھتے ہی ڈرائیور نے اپنی سیٹ سنبھالی تھی اور زن سے گاڑی لے گیا پیچھے دور تک نشا کہ نظروں نے تعاقب کیا تھا آنکھوں میں حسد نفرت نا جانے کیا کیا تھا

"مصطفی ہاتھ سے گیا تھا تو سوچا شہرام کو اپنا کر لوں گی لیکن افسوس....."

اسنے سوچتے ہوئے فون پر لکھے اسکے نمبر کو دیکھا

"وہ دونوں میرے نہ ہو سکے تو کیا ہوا اگر آبریش خود مصطفی کو میرے حوالے کر دے تو....."

اسنے فقرہ ادھورا چھوڑا تھا اور ہنسی تھی

"یہ کام تو بہت اچھے سے کر لیتی ہوں...."

خود سے کہتی لائبریری کی طرف مڑ گئی کیونکہ وہ آبریش کو دیکھ کر ہی ائی تھی اسنے سکولا ئیو تو نہ دیکھا تھا پر مصطفی سے اسنے اسکی پک دیکھی تھی

....

"بھابھی آپ بازار جارہی ہیں....؟"

زرش کو تیار سا دیکھ اسنے پوچھا

"ہاں چلو گئی...."

اسنے شرارت ست آفر کی کیونکہ جانتی تھی پریہان کو بازار جانے سے سخت چڑ تھی اور توقع کے مطابق اسنے گندہ سامنہ بنایا تھا

"بھابھی آپ سعد کو چھوڑ جائیں پلیززز..."

اسنے کھلکھلاتے سعد کو دیکھتے ہوئے کہا

"اس میں پلیززز کی کیا بات ہے مجھ سے زیادہ تم لوگوں کا حق ہے رکھ لو...."

اسنے سعد کو اسکو پکڑاتے ہوئے کہا جو بنا چوں چراں کئیے چلا گیا اور زرش ڈرائینگ روم میں سبکو خداحافظ کہتی باہر ائی لیکن رامز کے بلانے پر رکی

"یار مت جاو آج میں پھر کبھی خود کے جاوں گا...."

اسنے پریشانی سے اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے کیا

"کیوں کیا ہوا....؟"

اسنے ناسمجھی سے پوچھا

"بس کچھ عجیب سی گھبراہٹ ہے...."

اسنے اپنی پریشانی بتائی

"ہاہاہاہاخوامخواہ پریشان ہو رہے ہیں..."

اسنے اسکی بات مزاق میں اڑائی تھی تو رامز نے لب کچاۓ

"چلو ٹھیک ہے چلی جاو کیا یاد رکھو گی...."

اسنے اسکو زور سے سینے سے لگاتے ہوۓ کہا اسکی فکر تو اپنی جگہ لیکن وہ پورے ایک مہینے بعد شاپنگ کیلیے تیار ہوئی تھی اور وہ اج روک کر اسکو اداس نہیں مرنا چاہتا تھا چھوڑنے کو من نہ تھا لیکن زرش نے ہوش دکانے پر کے وہ داخلہ دروازے کے بیچو بیچ کھڑے ہیں تو رامز پیچھے ہوا

"سعد نہیں جا رہا....؟"

اسنے اسکے سر پر موجود شال درست کرتے ہوۓ کہا

"نہیں وہ پریہان نے رکہ لیا ہے..."

اسنے مسکراتے ہوۓ کہا

"اچھا جاو دھیان سے جانا...."

یہ کہتا اسکی گال پر پیار کرتا چلا گیا کیونکہ لنچ اسکا آفس کے کسی ڈیلر کے ساتھ تھا اور اسکو ابھی فائل کو بھی دیکھنا تھا

....

تقریباً شام کے چار بج گئے تھے کہ رامز آیا اور کاونچ میں ٹی وی لگا کر بیٹھا

"زرش نہیں آئی....؟"

اسنے سامنے سعد سے کھیلتے آبریش اور پریہان سے پوچھا

"نہیں بھائی...."

آبریش نے مسکرا کر جواب دیا سب لاونج میں جمع خوش گپیوں میں مصروف تھے سوائے شہرام کے جو کسی بہت ضروری کام سے چلا گیا تھا

"میرا دل عجیب سا ہی ہو رہا ہے..."

سعدیہ بیگم نے پاس بیٹھے سعید صاحب حماد صاحب اور شازیہ بیگم کو دیکھتے ہوئے دل لر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

"کیوں بھابھی....؟"

حماد صاحب نے پریشانی سے پوچھا

"پتا نہیں....."

انہوں نے سر نفی میں ہلاتے ہوئے کہا

"رکیں بھائی....."

پریہان کی بات پر سب متوجہ ہوئے رامز جو چینل چینج کر رہا تھا پریہان کے کہنے پر رکا اور آواز کی

"آیئے ناظرین یہ دیکھتے چلیں کہ کراچی کہ مشہور شاپنگ مال میں بلاسٹ ہوا ہے جس سے بہت سے لوگ جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں کچھ کو ڈھونڈا جا رہا ہے ہماری پولیس مال میں موجود لوگوں کو تلاش کر رہی ہے..."

وہ نیوز کاسٹر بہت سپیڈ سے بول رہی تھی

رامز نے سن اور آنکھوں میں انسووں لئیے بیٹھی پریہان کو دیکھا

اور دوبارہ ٹی وی کی طرف متوجہ ہوا جہاں وہ نیوز کاسٹر کہہ رہی تھی

"اسکی مزید معلومات کیلیے آیئے ہم یہاں کے ایس پی شہرام ملک سے پوچھتے ہیں..."

یہ کہتے ہی کیمرہ شہرام کی طرف دیکھا جو سبکو ہدایات دے رہا تھا

"آپ کیا کہیں گے اس دھماکے کے بارے میں......؟"

"دیکھیں ہم کوشش کر رہے ہیں...."

اسنے سامنے کھڑئے اسلم کو اشارہ کرتے ہوئے جواب دیا

"آپ کیا کہیں گے یہ بلاسٹ کس نے کروایا ہوگا......؟"

اسکی بات پر شہرام نے اسکو گھورا تھا

"ہم یہاں آپکو کام کرتے نظر آرہے ہیں نہ بجائے ہمیں ڈسٹرب کرنے کے مدد کریں اگر نہیں کر سکتے تو خاموش رہیں...."

شہرام نے چباتے ہوئے کہا اور علی کے بلانے پر اس طرف چلا گیا پیچھے وہ اپنا سا منہ لے کر گئی اور دوبارہ اپنی زبان کے جوہر دیکھانے لگی

"پر یہاں کیا ہوا....؟"

رامز نے الجھتے ہوئے پوچھا

"بب- بھائی پی- یہ مم-مال تو وہ ہے جج- جس میں بب- بھابھی گئیں تھی...."

اسنے روتے ہوئے اٹکتے ہوئے کہتی سب پر بمب پھوڑا تھا

"یہ کیا کہ رہی ہو تم پر یہاں..."

شازیہ بیگم کو پہلے ہوش آیا تھا تو بولیں تھی

"مما میں سس- سہی کہ رہی ہوں مم- مجھے بتایا تھا بب- بھابھی نے....."

اسنے روتے ہوئے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا

"مصطفی شہرام وہی ہے فون کرو اسکو...."

سعدیہ بیگم نے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا رامز بالکل ساکت بیٹھا تھا

مصطفی نے اثبات میں سر ہلاتے شہرام کو فون لگایا جو پانچویں بیل پر اٹھایا تھا

"شہرام تم مال میں ہو....؟"

"ہاں مصطفی....."

پیچھے سے شور کی آوازیں آرہی تھیں

"شہرام بھابھی بھی اسی مال میں گئیں تھی...."

اسنے صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا

"واٹ.... مصطفی یہ کیا کہہ رہے ہو...."

شہرام پر جیسے لاوا گرا ہو

"ہاں پریہان نے کہا ہے کہ وہ اسکو بتا کر گئیں تھی......"

اسنے آخر میں پریہان کو دیکھا جو سر ہاتھوں میں گرائے رو رہی تھی

"میں دیکھتا ہوں مصطفی....."

یہ کہتا فون بند کیا تھا اور حارز کو آواز دی تھی

"یہ پک دیکھو اسکو ڈھونڈھنا ہے...."

اسنے رامز اور زرش کی شادی کی پک اسکو دیکھاتے ہوئے آنکھوں میں آئی نمی کو چھپاتے ہوئے کہا تو اسنے ایک نظر دیکھتے سر ہلاتا چلا گیا اور سبکو آرڈر دینے لگا

اور شہرام نے مٹھیاں بھینچی تھیں

"پلیز خدا بھابھی کو کچھ نہ ہو...."

کہتا ہوا وہاں چلا گیا جہاں احمد اسکو بلا رہا تھا

ادھر سب اپنے اپنے تعلق کو کام میں لا رہے تھے کوئی کسی سے بات کرتا تو کوئی کسی سے سب مرد صبر کی انتہا پر تھے اور عورتوں کا رو کر برا حال تھا آبریش سعدیہ بیگم اور شازیہ بیگم کو سنبھال رہی تھی جبکہ پریہان روتی ہوئی روتے ہوئے سعد کو بہلا رہی تھی جو کب سے رو رہا تھا رامز کی ضبط سے انکھیں سرخ ہو گئیں تھی

تقریباً دو گھنٹے بعد پریہان کا فون بجا تھا جو آبریش نے اٹھایا تھا

"پریہان...."

شہرام کی ٹوٹی سی اواز دی تھی

"ہاں شہرام بولو...."

آبریش کی طرف سب متوجہ ہوئے تھے

"آبر...."

اسنے رندھی ہوئی آواز سے کہا

"شہرام رو رہے ہو....؟"

اسنے روتے ہوئے کہا اور جو اگے سے کہا گیا اس سے وہ اور رونے لگی

"بب- بولو نہ ابر کیا ہوا...؟"

رامز نے اسکے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا

"شش- شہرام کہہ رہا تھا کہ سبکو نکال لیا ہے سبکی پہچان انکے گھر والوں نے کر لی تھی لیکن....."

یہ کہہ کر رکی تھی

"لیکن کیا آبر....؟"

احتشام نے تڑپ کر بولا

"آٹھ لوگوں کی شناخت باقی ہے جن میں سے پانچ عورتیں ہیں...."

یہ کہہ رونے لگی رامز نے سختی سے انکھیں میچیں تھی

"پپ-پھر....."

مصطفی کے الفاظ بھی ٹوٹے تھے

"رامز بھائی ک شناخت کرنی ہو گی کوئی ایسی چیز جو وہ انکو پہنے ہوئے دیکھا تھا..."

اسنے بامشکل بات مکمل کی تھی

اور پھر سب کے رونے کی آواز گونجی تھی

رامز نے آٹھ کر پریہان کے ہاتھ میں موجود اپنے لخت جگر کو دیکھا تھا اور اسکو پریہان سے لیکر اٹھایا تھا اور اسکو پیار کرنے لگا

"بابا بڑے بابا ہمیں چلنا ہو گا اور احتشام انکے ساتھ رہنا...."

اسکے کہنے پر اسنے ہاں میں سر ہلایا تو مصطفی نے رامز کے کندھے پر ہاتھ رکھا جس سے وہ اسکی طرف متوجہ ہوا

"چلیں رامز...."

اسکی بات پر اسنے اثبات میں سر ہلایا اور سعد کو پریہان کو پکڑا دیا اور باہر چلا گیا

....

ہسپتال پہنچے تو سامنے ہی انکو چکر کاٹتا شہرام نظر آیا شہرام انکو دیکھ انکی طرف بڑھا اسکو رامز کو دیکھ کر دل کو کچھ ہوا جو بکھرا سا تھا اسنے آگے بڑھ کر اسکو گلے لگایا کچھ دیر بعد پیچھے ہوا تو اسکی انکھیں نم تھی اسکی ہی نہیں سبکی نم تھیں

"حارز مردہ خانے کی طرف لیکر جاو...."

"چلیں..."حارز کہتا آگے بڑھا تھا اور پیچھے وہ مردہ قدم سے چلے تھے

رامز کانپتے ہاتھوں سے ان پانچ عورتوں کی لاشوں ک دیکھ رہا تھا اسکی حالت غیر ہو رہی تھی آخری مردہ سٹیچر کے پاس ایا تو رک گیا

"بھائی دیکھنا ہو گا....."

اسکو یوں کھڑا پاکر اسنے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا تو وہ لمبی سانس لیتا کانپتا ہاتھ آگے بڑھایا تھا اور منہ سے کپڑا ہٹایا تھا اور پھر دیکھنے کے بعد وہ سنبھل نہ سکا تھا گر جاتا اگر بروقت شہرام نے نہ پکڑا ہوتا اور ادھر سعید صاحب کو بہت مشکل سنبھالا تھا رامز کی انکھیں دھندھلائیں

"ماما یوں مت روئیں دیکھنا بھابھی ٹھیک ہو نگی........"

احتشام نے بھیگی آواز میں اپنی امی سے کہا جو زراو قطار رو رہی تھیں

"کیسے نہ رووں ہمارے گھر کی خوشیوں کو نا جانے کس کی نظر لگ گئی ہے...."

شازیہ بیگم نے اپنا سر ہاتھوں میں گرایا تھا

"وشما اپی کی اور کسکی...."

احتشام نے خود پر قابو پاتے ہوئے کہا سب نے بیک وقت اسکی طرف دیکھا تھا

"احتشام یہ کیا حرکت ہے زبان کو لگام دو اپنی....."

اسکی امی نے اسکو جھاڑا تھا جو ابا اسنے پر یہان سے سعد کو پکڑا تھا جو ہچکیاں لے رہا تھا

"بھابھی جی نا جانے بچی کہاں ہو گی....؟"

سعدیہ بیگم نے شازیہ بیگم کا ہاتھ تھاما تھا اتنے میں ہی لاونج کا دروازہ کھلا اور آنے والی شخصیت کو دیکھ کر انکے چودہ طبق روشن ہوئے تھے اور وہ سحضیت بھی انکویوں روتا دیکھ ٹھٹھکی تھی

....

"رامز...."

مصطفی نے خود کو مضبوط بنانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا جو گاڑی کے ساتھ کھڑا اسر ٹکائے رونے میں مصروف تھا

"رامز بھائی یوں مت روئیں پلیز...."

شہرام فون پر نا جانے رامز کو کیا ہدایات دیتے ہوئے کہا کہ اسکا فون رنگ ہوا

"احتشام کا فون...."

شہرام بڑبڑایا تھا

"مت اٹھانا کیا کہیں گے کہ زرش..."

یہ کہ کر چہرہ دوسری طرف موڑ لیا تھا شہرام نے ہونٹ بھینچے تھے

"اٹھاو شہرام کیا معلوم کوئی ضروری بات ہو...."

سعید صاحب نے اسکو فون اٹھانے کو کہا تو اسنے فون اٹھایا اور آگے سے دی جانے والی خبر سے اسنے بے اختیار حماد صاحب کا ہاتھ پکڑا تھا

"چلیں جلدی گھر جانا ہو گا...."

شہرام جلدی میں ان سے کہتا ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھا تھا

"کیا ہوا شہرام...؟"

مصطفی نے اسکو یوں ہڑبڑی میں کہتے ہوئے کہا اسنے بنا کچھ کہے گاڑی سٹارٹ کی اور مصطفی کو آنکھوں کے اشارے سے تسلی دی

....

پندرہ منٹ میں وہ لوگ گھر تھے اور لاونج میں داخل ہوتے ہی سامنے بیٹھی ہستی کو دیکھ سب حیران ہوئے تھے

"ز-زرش...."

رامز نے بامشکل اسکا نام ادا کیا تھا اسکے پکارنے پر وہ اٹھی تھی بنا کسی کی پرواہ کیئے رامز اگے بڑھا اور اسکو زور سے ہگ کیا اسکے یوں کرنے سے زرش ہڑبڑا گئی اور اسکو دور کرنا چاہا جو الگ نہیں ہو رہا تھا سب نے مسکراہٹ دبائے ادھر ادھر دیکھا تھا اور احتشام صاحب نے تو کمال کر دیا تھا خود کی مختلف پوز سے پکس کھینچنے لگ گیا کہ پریہان نے اسکو کہنی ماری تھی

"کیا ہے...؟"

اسنے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"یہ کچھ زیادہ ہی ہو گیا ہے...."

اسنے چباتے ہوئے کہا

"تو کیا ہوا اب میں انکار و مینس دیکھنے لگ جاوں...."

اسے لاپرواہی سے کہا تو پریہان کا دل کیا اسکا سر پھوڑ دے

"شرم نہیں آتی بہن سے ایسی بات کرتے ہوئے....."

اسنے گھورتے ہوئے کہا جوابا احتشام ہنسا

"شرم کیسی کہ تو ایسے رہی ہے جیسے تجھے کچھ معلوم نہ ہو...."

اسنے آنکھ دباتے بے شرمی کی ہر حد پار کرتے ہوئے کہا جوابا وہ منہ کھولے اسکی بے شرمی کو دیکھ رہی تھی پھر ایک زبردست گھوری سے نوازتی سامنے دیکھا جہاں زرش سب سے مل کر اب سعد کو گود میں لیئے رامز کے ساتھ بیٹھی تھی

"اب بتائیں بھابھی آپ تو مال میں گیئں تھی نہ.....؟"

مصطفی کو کب سے کھٹکھٹا سوال پوچھا تھا

"گئی تھی اور اسی مال میں جانا تھا لیکن راستے میں گاڑی کا ٹائیر پنچر ہو گیا تو ہمارے ڈرائیور صاحب کے پاس ایکسٹرا ٹائیر نہ تھا جب تک اسنے گاڑی ٹھیک کروائی تب تک شام کے چار بج چکے تھے اور پھر ہم نے ارادہ کیا جانے کا لیکن بومب بلاسٹ کی خبر سن کر مجھے کافی حیرت ہوئی کہ نا جانے اللہ نے مجھے کونسی نیکی کے بدلے اس سے بچایا ہے......"

وہ سبکو بتا رہی تھی اور سب بہت انہماک سے سن رہے تھے

"ہائے شکر اللہ کا جس نے میری بچی کی زندگی بچائی اور ہمیں نئی زندگی دی...."
سعدیہ بیگم شکر ادا کرتا نہیں تھک رہی تھیں ہر کسی کے چہرے پر دوبارہ سے رونک آگئی تھی
"رامز مصطفی شہرام جلدی سے صدقہ دو غریبوں میں کھانا تقسیم کروا...."
حماد صاحب نے اس خوشی کے موقع پر انکو حکم دیا جس پر انہوں نے اثبات میں سر ہلایا
"چلو اب جاو آرام کرو کچھ دیر میں رات کا کھانا لگ جاتا ہے شاباش جاو...."
شازیہ بیگم نے اٹھتے ہوئے کہا تو سب مسکرا کر اثبات میں سر ہلاتے چلے گئے

....

"وہ کیسے بط گئی جب میں نے کہا تھا اسکا مرنا ضروری ہے......"
وشا ہاتھ میں گن پکڑے اپنے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھے ان پانچ آدمیوں سے چلا کر کہا جنکے ہاتھ پیچھے رسیوں سے بندھے ہوئے تھے
"میڈم ج-جی ہمیں نہیں مم-معلوم تھا وہ نہیں آئی....."
ایک نے ڈرتے ڈرتے کہا
"کیا مطلب معلوم نہیں تھا تم لوگوں کا دھیان کہا تھا ہاں خوامخواہ کا بلاسٹ کروایا جب وہ ہی نہیں مری....."
یہ پھر سے چلائی تھی اور ساتھ کرسی پر بیٹھا معارج جو گلاس میں شراب انڈیل رہا تھا اسکے ایسے چینخنے پر کانوں میں انگلیاں دی
"مم-معاف کردیں..."

ایک نے پھر ڈرتے ہوئے کہا

"معافی ہو نہہ جہنم میں جانا تم سب لوگ..."

اسنے گن کو لوڈ کرتے ہوئے کہا

"معارج صاحب پلیز ہمیں بچا لیں ہمیں معاف کر دیں...."

وہ سب اسکو گن تانے دیکھ معارج کو دیکھ کر چلائے تھے جوابا معارج نے کندھے اچکا کر گلاس لبوں سے لگایا تھا

"تم لوگوں کو کوئی نہیں بچا سکتا...."

یہ کہ اسنے ایک پر نشانہ باندھتے دماغ میں گولی ماری تھی اور وہ ویسے ہی پیچھے کو گر گیا معارج مسکرایا تھا جیسے اسکو بہت لطف آیا ہو

"معارج صاحب ہم آپکے وفادار ہیں بچا لیں...."

وہ پھر چلائے تھے تو معارج نے کوفت سے دیکھا

"جب معلوم ہے اسنے میری نہیں سننی یوں مجھے اوازیں دے کر میرا دماغ خراب مت کرو...."

کوفت سے بھری اواز تھی اور پھر وشا مسکراتی ان چاروں کے دماغ پر بھی نشانہ باندھتی انکو ابدی نیند سلا چکی تھی وہاں موجود ہر نفیس نے کڑوا گھونٹ بھرا تھا وشا گن پھینکتی چلتی ہوئی اپنے باپ کے پاس آئی اور شراب کی بوتل کو اٹھا کر منہ لگایا تھا

....

اس بلاسٹ کو دو دن ہو گئے تھے دوبارہ کسی نے اسکا ذکر نہ کیا تھا کیونکہ سبکو معلوم تھا یہ حرکت معارج کی ہے مینز بڑوں کو معلوم تھا

اس کیس کو شہرام کے حوالے کیا گیا تھا جس پر شہرام بہت توجہ سے کام کر رہا تھا اور ابھی بھی مصروف تھا کہ حارز کی کال کی طرف متوجہ ہوا

"یس....."

اسکے یس کرتے ہی وہ بمب کی طرح پھوٹ پڑا تھا اور بس اپنی ہی بولی جا رہا تھا

"تو مجھے بولنے دے گا...."

اسنے فون کو گھورتے ہوئے کہا جیسے فون نہیں حارز ہو

"حارز یار میری تو بات سن...."

"میں فارسی میں بکواس کر رہا ہوں کہ میری بھی سن لے...."

لیکن نہ جی وہ حارز ہی کہا جو خاموش ہو جائے

"حارز سٹاپ اٹ...."

اسنے غصے سے تقریباً چلاتے ہوئے کہا تو ادھر خاموشی ہوئی

"ہاں تو سن تو لے میں بتانے ہی والا تھا کہ نکاح تہ ہو گیا ہے میرا اور پریہان کا...."

اسنے چباتے ہوئے کہا

"ہاں کب بتانا تھا جب تیرا نکاح ہو جاتا تب کیونکہ ماشاءاللہ سے دو تین ہفتے تو گزر چکے ہیں اس بات کو....."

اسنے طنز کیا تھا

"یار سوری نا میں جلد ہی بتانے والا تھا پر کچھ رولے پڑ گئے..."

اسنے ٹھمڈی اہ بھرتے ہوئے کہا

"اچھا بہت اچھے اپنے دوست کو بتانا بتانا یاد نہیں تھا......"

طنز ہی طنز تھے

"اچھا نہ بس کر دے اب..."

"میں ناراض ہوں...."

ناراضگی کا اظہار کیا گیا

"تو....؟"

جانتے بوجھتے بھی سوال ہوا

"تو مجھے اچھی سی پارٹی دے کر منا...."

حارز کی ناراضگی والی اواز گونجی

"نامان میں کنسا مرئے جارہا ہوں کہ تو ناراض ہے...."

شہرام شرارت پر اترا تھا اور اسکو تپانا چاہا اور وہ تپ بھی گیا

"تو کھلا رہا ہے یا نہیں...."

اسکی غصے بھری اواز گونجی تو شہرام نے قہقہ لگایا

"اچھا بابا ٹھیک ہے کھلا دوں گا اچھا میں بعد میں بات کرتا امی بلا رہی ہیں...."

اپنی امی کی آواز سن اسنے اس سے کہا تھا اور فون بند کرتا باہر کی طرف بڑھ گیا

....

"ہاں بولو گل خان...."

شہرام اس وقت پولیس اسٹیشن میں بیٹھا تھا جب اسنے گل خان کو فون کیا

"سر ہم انکے دو اڈے تباہ کر چکے ہیں اور ایک مزے کی بات بتاوں...."

اسنے آخر میں خوشی سے کہا

"کیا....؟"

شہرام ہنسا تھا

"وہ اس بندے کو ڈھونڈھتے پھر رہے ہیں جنھوں نے تباہ کیا کیونکہ انکو معلوم ہے اپ یہاں کراچی ہیں تو پھر لاہور میں کون ہے...."

اسکی بات پر شہرام کا قہقہ گونجا

"یعنی وہ بے وقوفوں کو علم ہی نہیں اٹس ناٹ فئیر گل خان انکو علم ہونا چاہیے..."

اسنے حارز کو اجلت میں اندر داخل ہوتے ہوئے کہا

"ہمم اچھا ایک کام آگیا ہے بات کرتا ہوں خدا حافظ....."

فون بند کرتے اسنے فون ٹیبل پر رکھا اور حارز کی طرف دیکھا

"کیا ہوا ہے.....؟"

"یونیورسٹی میں معارج نے بہت سے جاسوس چھوڑے ہوئے ہیں اور انکے پیچھے میں نے اپنے جاسوس لگا دیئے ہیں اور....."

وہ کہہ کر رکا تھا تو شہرام نے سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھا

"اور کچھ انکا اگلا ٹارگٹ تمہیں مزہ چکھانے کا ہے مینز پر یہان بھابھی کو پکڑنے کا......"

اسکی بات پر شہرام نے مٹھیاں بھینچی تھی

"تو کیا کرنا چاہیے.....؟"

شہرام نے غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا

"فکر نہیں کرو میں پر یہان کے ارد گرد ہی ہونگا بس تمہیں چوکنا رہنا ہوگا...."

"ہممم میرے پاس کچھ پلینز ہیں جس سے ہم انکو گمراہ کر سکتے ہیں...."

"ٹھیک ہے لیکن مجھے پر یہان کی فکر ہو رہی ہے...."

اسکی بات پر شہرام مسکرایا

"جب تم جیسا بھائی اور مجھ جیسا اسکا ہمسفر ہو نہ تو اسکو گرم ہوا تک نہیں چھو سکتی...."

اسکی بات پر حارز بھی مسکرایا

"چلو لنچ کرتے ہیں باہر یعنی نکاح کی پارٹی..."

حارز کی بات پر شہرام نے اسکو گھورا اور ناچار جی اسکو اٹھنا ہی پڑا کیونکہ وہ اسکی جان بنا اسکا خرچا کروائے نہ چھوڑتا

آج موسم صبح سے ہی بہت زیادہ خراب تھا کبھی کبھی ایک دم سے ہی موسلادار بارش شروع ہو جاتی جو سب کچھ بھیگو ڈالتی...

اگر ہم ملک ویلا پر نظر ڈالیں تو اسکا منظر کچھ یوں ہے کہ سب لوگ گارڈن میں لکڑی کے بنے گھر میں بیٹھے تھے گھر کہنا مناسب نہ ہو گا کیونکہ تین دیواریں تھی اور ایک چھت تھے باقی آگے سے سارا کھلا تھا جس میں تین بینچ بنے تھے جبکہ پانچ کرسیاں تھی اور درمیان میں ایک چھوٹا سا لکڑی کا ٹیبل تھا ان پانچوں کرسیوں پر سعید صاحب حماد صاحب شازیہ بیگم سعدیہ بیگم اور رامز بیٹھے تھے جبکہ مصطفی اندر سے کرسی لا کر بیٹھا تھا باقی پالٹی پتھر کے بنے بینچوں پر بیٹھی تھی اور مختلف لزومات کے ساتھ بارش انجوائے کر رہی تھی

"آج موسم ہے آشیقانہ...

اے محبوب کہیں تلک نہ نا جانا....."

احتشام نے بیٹھے بیٹھے اپنا راگ شروع کیا اسکے اس گانے سے سبکے قہقے گونجے تھے اور مصطفی نے اسکو گردن سے دبوچا تھا جو اسکے ہاتھ کے نیچے ہی بیٹھا تھا

"تو باز آجا..."

اسنے ہنستے ہوئے کہا اور اسکی گردن کو آزاد کیا اور نفی میں سر ہلایا گویا کہ رہا ہوں مجھے سنگر بننے سے کوئی مائی کا لال نہیں روک سکتا مصطفی اس سے پہلے کچھ کہتا..

شہرام گھر سے گارڈن کی طرف نکلتے دروازے سے آیا اور جلدی سے چلتا ہوا اس ہٹ میں داخل ہوا اور پلر کے ساتھ ٹیک لگاتا ایک پیر پیچھے ٹکایا اور ہاتھ سینے پر باندھے باہر تیز سے تیز تر ہوتی بارش کو دیکھنے لگا سب نے اسکی سرخ آنکھوں کو دیکھا اور اسکی سنجیدگی نوٹ کی

"کیا بات ہے شہرام....؟"

حماد صاحب نے اسکو پوچھا سب اسکی طرف متوجہ تھے شہرام نے سعید صاحب کی طرف دیکھ کر کچھ اشارہ کیا

"آپ سب چلو شاباش کمروں میں موسم کافی ٹھنڈہ ہو گیا ہے بیمار ہو جاو گے...."

سعید صاحب نے ان سب چھوٹی پارٹی کو اندر بھیجا تو احتشام زرش آبریش اور پریہان وہاں سے چلے گئے

"ہاں بولو کیا ہوا...؟"

اب مصطفی نے اسکو مخاطب کیا

"وہ بلاسٹ معارج نے کروایا تھا...."

اسنے رامز کی طرف دیکھا

"ہاں معلوم ہے...."

رامز نے کندھے اچکائے

"وہ اکیلا اس کھیل میں شامل نہیں..."

اسنے ٹھنڈی آہ بھرتے خود کو کمپوز کرنا چاہا

"پھر بتاو پھیلیاں کیوں بھجا رہے ہو...؟"

سعید صاحب نے اپنے گوک مول بات کرتے بیٹے خو کہا

"اس بلاسٹ میں و-وشما بھی شامل ہے...."

اسنے رامز سے نظریں چراتے ہوئے کہا وہاں بیٹھے ہر نفوس کو گویا سانپ ہی سونگ گیا ہو

"ہوش میں تو ہو شہرام...."

سعدیہ بیگم کو سب سے پہلے ہوش آیا تو بولیں

"میں ہوش میں ہوں مما...."

"شہرام آر یو شیور....؟"

مصطفی کو یقین نہ آیا تھا

"اسنے ایک نظر سبکو دیکھتے پھر بت بنے رامز کو دیکھا اور اپنا فون نکال کر ایک وائس سنائی

جس میں اسکے الفاظ تھے

("ہیلو ہاں کل اسکی بیوی گھر سے باہر نکلے گی..... نہیں نہیں اس بلاسٹ میں کسی طرح وہ مرنی

چاہیے ورنہ سب مجھ پر شک کریں گے......")

اس وائس کو تو سب اچھے سے پہچان گئے تھے

"یہ ایک نہیں اور بھی کئیں کیں ہیں......"

اسنے ایک اور کھولی

("ہاں شاباش بلاسٹ میں مرئے وہ اور وہ زندہ نہیں بچنی چاہیے اس رامز کا دو سالہ بیٹا بھی مرجائے کوئی ٹینشن نہیں....")

اس بات پر سب پر سکوت طاری ہو گیا تھا رامز سے وہاں رکنا محال ہو گیا جانے لگا تو شہرام نے اسکو بازو سے تھاما

" بھائی اپکو سب فیس کرنا ہو گا...."

اسنے اسکو ضبط کرتے ہوئے کہا

" وہ ایسا کیوں کر رہی ہے....؟"

اسنے آنکھوں میں جھلکتی نمی کو صاف کرتے ہوئے کہا

" میں بتاوں گا نہیں سناوں گا کیونکہ اسکے گھٹیا الفاظ ادا کرنے کی مجھ میں ہمت نہیں..."

یہ کہتے اسنے ایک اور وائس کھولی

("ہاں وہ گھر کی سب سے بڑئی بہو ہے اسکے صدمے میں ایک دو سال تو نکاح کینسل ہو ہی جائے گا....")

سعید صاحب نے کرسی کو مضبوطی سے تھاما تھا

" بابا....."

رامز اگے بڑھا تھا اور انکے ہاتھوں کو تھاما

" بابا اگر وہ زندہ رہی تو ہماری خوشیاں ہمیں کھا جائے گی..."

رامز نے غیر ہوتی سعید صاحب کی حالت دیکھتے ہوئے کہا

"کیا کہہ رہے ہو رامز ہوش میں تو ہو....؟"

شازیہ بیگم اسکی بات پر تڑپی تھیں اور سعید صاحب کو دیکھا جنکی نظریں ہنوز باہر بارش پر تھیں یہ طوفان انکے دل میں برپا طوفان کے سامنے کہیں دب سا گیا تھا

"رامز ہم سمجھائیں گے تو وہ سمجھ جائے گی...."

سعدیہ بیگم نے روتے ہوئے کہا

"اگر بھابھی جی اسنے سمجھنا ہوتا تو سمجھ چکی ہوتی وہ بہت آگے نکل چکی ہے...."

حماد صاحب نے ایک نظر بارش کو دیکھتے ہوئے کہا

"تو کیا کرنا ہوگا....؟"

مصطفی نے شہرام کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

"جو ضروری ہوا وہ کریں گے لیکن ہمیں اسکو عدالت کے حوالے نہیں کرنا جو کرنا ہوگا نکاح کے بعد کروں گا...."

اسنے موبائل پاکٹ میں ڈالتے ہوئے کہا

"اگر اسنے نکاح میں کچھ گڑبڑ کی تو...؟"

رامز اب پلٹا تھا

"فکر مت کریں سب میرے انڈر ہے..."

اسنے سب کو تسلی دی

سعید صاحب خرسی سے اٹھے تھے اور چلتے ہوئے اس موسلادار بارش میں جا کھڑے ہوئے

"بابا سردی لگ جائے گی..."

اتنی ٹھنڈ میں بارش میں بھیگتا دیکھ شہرام جلدی سے اگے بڑھا لیکن سعید صاحب نے اسکو باہر آنے سے ہاتھ کے اشارے سے روکا تو اسکے قدم وہی تھمے اور بے بس نظروں سے اپنی ماں کو دیکھا

کتنے ہی آنسوؤں سعید صاحب کی انکھوں سے گرے تھے لیکن جو بارش میں معلوم نہ ہوسکا

شہرام نے مٹھیاں بھینچی تھی اسکو غصہ ارہا تھا وشما پر سب سر جھکائے بیٹھے تھے کوئی کسی کے دل میں مچتے طوفان سے بے خبر نہ تھا بس ایک سہی وقت کا انتظار تھا

....

آبریش مصطفی کے کمرے میں داخل ہوئی تو کمری خالہ تھی ٹیرس پر دیکھا تو مصطفی سینے پر ہاتھ باندھتا باہر دیکھ رہا تھا جہاں ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی

مسکراتی ہوئی پیچھے سے جا کر اسکو ہگ کیا تو مصطفی کے لب خود بخود مسکرائے

"سردی لگ جائے گی یہاں کیوں کھڑے ہیں..."

اسنے اسکا رخ اپنی طرف کرتے ہوئے کہا

"ایسے ہی..."

اسنے کندھے اچکائے

"تم کیسے آئی...؟"

اسکو خاموش پا کر مصطفی بولا

"گزر رہی تھی سوچا شوہر شریف کا دیدار ہو جائے...."

اسنے مسکراتے ہوئے شرارت سے کہا تو مصطفی کھل کر مسکرایا بے شک اسنے اسکی ٹینشن ریلز کر دی تھی

"اچھاااب شوہر شریف کا تو یوں دیکھنے سے کام نہیں چلے گا..."

اسنے اسکی کمر کے گرد حصار باندھتے ہوئے کہا تو وہ کھلکھلائی

"کیسے چلے گا....؟"

وہ بھی شرارت پر آمادہ ہوا

"دیکھو نہ موسم کتنا رومینٹک ہے اور بیوی بھی تو کیوں نہ اہم اور...."

اسنے ایک آنکھ دباتے ہوئے لوفرانہ انداز میں کہا اور بات ادھوری چھوڑی جس سے آبریش پوری سرخ ہوئی

"مصطفی امی بلا رہیں تھیں نیچے یہ کہنے آئی تھی....."

اسنے منہ بناتے اصل بات بتائی تو مصطفی نے قہقہ لگایا

"مطلب ایک تیر سے دو شکار بھیجا امی نے اور سویٹ ہارٹ نے کہا کہ وہ ہمارا خود سے دیدار کرنے آئی ہیں..."

اسنے اسکی ناک کے ساتھ اپنی ناک مس کرتے ہوئے کہا تو وہ دوبارہ کھلکھلائی

"بارش میں نہائیں...."

اسنے اسکو کھینچ کر ساتھ لگاتے ہوئے کہا

"نہیں باہر سردی ہے میں نہیں نہانا...."

اسنے جھرجھری لیتے ہوئے کہا

"میں ہوں نہ نہیں لگنے دوں گا...."

بس ایک مصطفی اور دوسرا اسکی رومینٹک باتیں ابریش کا دل چاہا اپنا سر ہی پیٹ لے

"مصطفی چلیں شاباش امی بلا رہی ہیں...."

اسنے آنکھیں دیکھائیں تھی تو وہ بنا اسکو موقع دیئے اسکے چہرے پر جھکا اور اسکی آنکھوں پر باری باری اپنے لب رکھے اور پھر اسکی گالوں کو چوما اسکی نیت اور خراب ہوتی وہ اسکو دھکا دیتی ہنستی ہوئی وہاں سے نکل گئی پیچھے بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہ بھی باہر چلا گیا

....

"سکینہ ایک ک......"

شہرام جو بنا دیکھے امی کہتا اندر داخل ہوا تھا پریہان کو دیکھ کر الفاظ منہ میں ہی رہ گئے اور مسکرایا پریہان بھی دیکھ کر مسکرائی

"کچھ چاہیے تھا....؟"

اسنے اسکو دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے پوچھا

"سکینہ سے چائے کا کہنے آیا تھا..."

"ہم میں بنادوں...."

اسنے اسکو یوں محبت پاش نظروں سے دیکھتا پا کر پلکوں کی باڑ گراتے ہوئے کہا اور وہ تو گویا قربان ہی ہو گیا

"ضرور یہ تو میرے لئیے شرف کی بات ہے..."

اسنے مسکراتے ہوئے کہا تو پریہان نے چائے کیلیے پانی اوپر چڑھایا

"اب تو بس جلدی سے نکاح ہو جائے...."

اسنے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کہا تو پریہان شرم سے چہرہ جھکا گئی

"ہمم شرما لو جتنا شرمانا ہے کیونکہ میری جان نکاح کے بعد تمھیں شرم لیس کر دوں گا....."

اسکی بات پر پریہان کا چہرہ سرخ ہوا اور اسکو گھورا پر اسکی مسکراتی نظریں اور مسکراتے لب اسکو چہرہ موڑنے پر مجبور کر دیا

"اوفف شہرام گھورنا بند کریں ورنہ جائیں میں چائے بھجوا دوں گی..."

اسکو مسلسل گھورتا پا کر اسنے کنفیوز ہوتے ہوئے کہا تو وہ منہ کھولے اسکو دیکھنے لگا

"یار گھور کب رہا ہوں میں تو پیار سے دیکھ رہا ہوں..."

اسنے آخر میں لب دبائے تھے تو گھورتے ہوئے اسنے اسکو چائے پکڑائی

"چلیں چلتے ہیں...."

اسنے چکن فریج میں رکھتے ہوئے اس سے کہا تو وہ بھی سر اثبات میں ہلاتا اسکے ساتھ چلنے لگا

....

رات کا کھانا خاموشی سے کھایا گیا تھا وہاں ٹیبل پر بیٹھے ہر نفوس کے چہرے پر سنجیدگی چھائی ہوئی تھی سوائے احتشام کے جسکو شرارتیں سوجھ رہی تھیں اور پریہان کو چین لینے نہیں دے رہا تھا کسی نے کچھ نہ کہا پر موقع کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے مصطفی نے احتشام کو ٹوکا تو وہ منہ بناتا کھانا کھانے لگا اور پھر کوئی شرارت نہ کی جانتا تھا مصطفی کے ہاتھ نیچے بیٹھا ہے ایک آدمارنے سے بھی مصطفی گریز نہ کرتا

....

"وشما کب تک یوں ایسے ہی بیٹھو گی....."

وشما کو یوں بارش میں بیٹھا دیکھ معارج نے پوچھا

"آپکو مسئلہ ہے....؟"

اسنے نہایت بدتمیزی سے کہا پر معارج عادی تھے اسکے سو کوئی فرق کہ پڑا

"شہرام چاہیے تو بیچ میں آئی ہڈی کو نکال باہر کیوں نہیں پھینکتی....."

انہوں نے اسکے پاس بیٹھتے ہوئے بارش میں بھیگتے ہوئے کہا اسکی بات پر وشما نے لہوزدہ آنکھوں سے اسکی طرف دیکھا

"بابا آج تو یہ بات کہی دوبارہ مت کہیے گا...."

وہ چلائی تھی

"تم پریہان سے اتنی محبت کیوں کرتی ہو...؟"

اسنے نہوست سے کہا

"کیونکہ وہ آپکی بیٹی کے جینے کی وجہ ہے وہ نہ ہوتی تو میں مر چکی ہوتی سمجھے آپ...."

آخر میں چلائی تھی

"کیا مطلب...؟"

انہوں نے الجھتے ہوئے ہوچھا

"وہ میری گڑیا ہے بابا وہ چھوٹی سی تھی پر اپنے گول مٹول چہرے اور ننے ننے ہاتھوں سے مجھے چھوتی ایسا کچھ کہ گئی تھی کہ آپکی بیٹی زندگی کی طرف آئی ورنہ میں نے تو مرنے کی ٹھان لی تھی وہاں رہنے کی وجہ صرف وہی تھی بس وہی اور آپ چاہتے ہیں میں اسے ختم کر دوں بے شک وہ میرے عشق کے بیچ حائل ہے لیکن اور بھی بہت سے طریقے ہیں دوبارہ کوئی ایسی بات مت کہیے گا...."

انکو آخر میں وارن کرتی وہاں سے چلی گئی پیچھے وہ سوچ میں پڑ گئے اور فون نکالا

"ہاں حازق مجھے وہ چاہیے..."

انہوں نے ایک نظر پیچھے دیکھتے ہوئے کہا

"ہاں جب مناسب وقت لگے اور جتنے چاہو گے رقم ملے گی..."

اسنے کمینگی سے کہا

"ہاں بلینک چیک لے جانا اور جتنی چاہو رقم لے لینا لیکن مجھے وہ چاہیے میرے بیڈ پر اس ایس پی کو تو مزہ چکھانا ہے...."

کچھ آگے سے ایسا کہا گیا اسکے چہرت کے تاثرات بدلے

"جو کہا ہے وہ کرو فکر نہیں کرو اس لڑکی کو یوز کر کے تمہیں ہی دوں گا....."

اسنے خباثت سے کہا اور فون رکھ دیا

گھر میں نکاح کی تیاریاں زور شور سے ہو رہی تھی ایک پریہان ہی تھی جو صرف پڑھ رہی تھی کیونکہ اسکے اگزامز چل رہے تھے اور خوش قسمتی سے آج اسکا آخری اگزام تھا اللہ کر کے ختم ہو ہی گئے تھے اسکے اگزامز بہت اچھے ہو رہے تھے اور اسکو یقین تھا وہ اچھی سی جی پی سے پاس نہیں بالکل ہمیشہ کی طرح سیکنڈ پوزیشن سے ہی پاس ہو گئی یہ جتنی بھی محنت کر لے آتی اسکی سیکنڈ پوزیشن ہی ہے

....

وہ پیپر دے کر باہر آئی تو اسکی فرینڈرز اسکا ہی انتظار کر رہی تھیں

"پری کیسا ہوا پیپر....؟"

اسکو آتا دیکھ وہ اکھٹی بولیں

"بہت بیسٹ اور تم لوگوں کا....؟"

اب وہ آرام آرام سے چل رہی تھیں

"اتنا مشکل پیپر کیسے تمہارا اچھا ہو گیا....؟"

اسکی ایک دوست نے منہ بناتے ہوئے کہا تو پریہان ہنسی

"آوٹ اوف کورس تو نہیں تھا پھر بھی مشکل لگا...."

"ہاں یار معلوم نہیں بہت مشکل تھا..."

دوسری دوست نے اپنا چشمہ درست کرتے ہوئے کہا

"اگر کنسیپٹ کلئیر کر لیتی بجائے رٹا لگانے کے تو مشکل نہ لگتا..."

اسنے کندھے اچکاتے ہوئے کہا تو ان تینوں نے لاپرواہی سے بال جھٹکے

"اچھا گائز میں چلتی ہوں ڈرائیور آگیا ہو گا لینے......."

انکو خداحافظ کہتی آگے بڑھ گئی ابھی وہ بلاک سے نکل ہی رہی تھی کہ اسکو لگا جیسے کوئی اسکے پیچھے ہو پیچھے پلٹی تو اکادکا سٹوڈنٹس کے علاوہ کوئی نہ تھا کیونکہ یونیورسٹی میں صرف انکا ہی ڈیپارٹمنٹ تھا کندھے اچکاتی اگے بڑھ گئی

لیکن کسی نے اسکو کھینچا تھا اور دیوار کے ساتھ لگایا اس سے پہلے کے وہ چینختی اسنے اسکو منہ پر ہاتھ رکھا تھا

پریہان آنکھیں پھاڑے حازق کو دیکھ رہی تجی جو اسکے اتنا کلوز کھڑا تھا جسکا ایک ہاتھ اسکے منہ پر دوسرے سے بازو پکڑا ہوا تھا اور ارد گرد دیکھ رہا تھا پریہان کا غصے سے منہ سرخ ہوا تھا اور ہلنے لگے تو حازق اسکی طرف متوجہ ہوا

"مس پریہان میں ہاتھ ہٹا رہا ہوں چینخنا مت..."

اسکے کہنے پر اسنے زور و شور سے ہاں میں سر ہلایا تو اسنے ہاتھ ہٹایا

"یہ کیا بدتمیزی ہے حازق...."

اسکی آواز بلند ہوئی تھی

"ششششش....."

حازق نے اپنے ہونٹوں کے اوپر انگلی رکھتے اسکو خاموش رہنے کا کہا

"حازق دور ہٹو...."

ابکی بار اواز دھیمی تھی پر غصہ ضرور تھا تو حازق نے اپنی پوزیشن دیکھی تو شرمندگی سے چہرہ جھکا تا اسکے بازو کو چھوڑتا دو قدم پیچھے ہوا اب باہر سے آوازیں آرہی تھیں جو دھیمی تھی جیسے کوئی ہو لیکن کافی فاصلے پر

"حازق یہ کون لوگ ہیں کنکی آوازیں ہیں....؟"

باہر سے آتی آوازوں کو سن کر پریہان نے آہستہ سے اسکو کہا حازق نے ایک نظر اسکو دیکھا اور بھی سر ہلکا سا باہر نکالتا ان سے کچھ فاصلے پر کھڑے لوگوں کو جنکے ہاتھ میں گنز تھیں جو ادھر ہی آرہے تھے

"پریہان رن...."

حازق نے اسکا ہاتھ تھام کر بھاگا اور پریہان کو کہا جو ناسمجھی سے اسکے ساتھ بھاگنے لگی پیچھے بھی اب تقریباً بھاگنے کی آوازیں آرہی تھی

حازق اسکو ایک کلاس روم میں لایا اور دروازہ جلدی سے لاک کیا اسنے ایک رومال نکالا اور اپنے منہ پر باندھا پھر ایک گن نکالی پریہان اسکی ساری کاروائی ناسمجھی سے دیکھ رہی تھی

"یہ کیا ہے حازق....؟"

اسکو مزید غصہ آرہا تھا

"ابھی بتانے کا وقت نہیں پریہان جی..."

یہ کہتے ہوئے اسکا ہاتھ پکڑتا کلاس روم کے ساتھ بنے چھوٹے سے کمرے میں لایا جہاں پہ جھاڑو وغیرہ پڑے تھے

حازق نے ایک نظر دروازے کو دیکھا جسکو توڑنے کی کوشش کی جارہی تھی پھر جھک کر پینٹ اوپر کی وہاں پہ رکھے چاقو کو نکالا اور پریہان کو پکڑایا

"یہ اپکی حفاظت کیلیے....."

اسکو ناسمجھی سے دیکھتا دیکھ اسنے پوچھا

"یہ ہو کیا رہا ہے.....؟"

اسنے الجھتے ہوئے کہا

"صبر رکھیں اور یہاں رک جائیں میرے علاوہ کوئی بھی آئے بنا کچھ سوچے مار دیجئیے گا...."

"آپ کہاں جا رہے ہیں...؟"

"کہیں نہیں یہیں پہ کھڑا ہوں جائیں...."

دروازے کو دیکھتے ہوئے اسنے کہا اور اسکو اندر کرتا دروازہ بند کیا اسنے ایک گن نکالی تھی اور لوڈ کی تقریباً دس سیکنڈ میں دروازہ ٹوٹ گیا تھا دروازہ کھلتے ہیں اندھی دھند فائرنگ ہوئی تھی حازق

ایک کرسی کے پیچھے بیٹھا فائرنگ کر رہا تھا دونوں طرف گن پر سلنسر ہونے کی وجہ سے آوازیں نہ ہونے کے برابر تھی اسی لیئے گولی کی آوازیں سن کر یونیورسٹی کے دوسرے اطراف پر موجود انکے دوسرے ساتھی نہ آسکے اس لیئے حازق نے بہت مہارت سے انکا سفایا کیا تھا

ایک نظر دروازے سے باہر چھانکنے کے بعد لاشوں کا پھلانگتا پریھان کی طرف آیا جیسے ہی دعوازہ کھولا پریھان نے وار کیا جسکو حازق نے بروقت پکڑ لیا تھا اور صدمے سے پریھان کو دیکھنے لگا جو پریشانی سے اسکو ہی دیکھ رہی تھی

"میں ہوں چلیں...."

یہ کہتے اسکا ہاتھ پکڑا اور بھاگنے لگا حازق تو بہت تیز بھاگ رہا تھا البتہ سپیڈ تو پریھان کی بھی کم نہ تھی لیکن حازق سے کم تھی

اسکو کار کے پاس لاتا بیٹھنے کا کہا جسنے نفی میں سر ہلایا

"پلیز پریھان جی سٹ..."

اسنے منت کی کیونکہ آوازیں انکو نزدیک سے آرہی تھی پریھان کے بیٹھتے ساتھ حازق نے گاڑی سٹارٹ کی زن سے بھگائی

انکے پیچھے چار گاڑیاں جن میں سے مسلسل فائرنگ ہو رہی تھی لیکن ایک بھی فائر گاڑی پر نہ تھا

"ہم کہاں جارہے ہیں....؟"

سپاٹ لہجے میں گاڑی چلاتے حازق نے اسکی طرف دیکھا اور دوبارہ گاڑی چلانے میں مگن ہو گیا ایک گاڑی نے انکو پیچھے سے دھکا مارا تھا پر یہان کا سر سامنے لگنے سے مشکل سے بچا تھا حازق نے ہلکا سا دروازہ کھولتے مڑتے ہوئے اس گاڑی کے ٹائیر پر ایک فائر کیا تھا جو نہ سنبھلنے کے باعث اپنے ہی ساتھیوں کی گاڑی سے ٹکرائی

"دیکھو حازق اگر تم نے مجھے کچھ نہ بتایا تو میں شہرام کو بتاوں گی وہ تمہارا حشر نشر کر دئے گا کون ہو تم....؟"

پر یہان باقاعدہ چلائی تھی حازق نے لب بھینچے تھے

"کیا سنائی نہیں دے رہا اگر شہرام کو معلوم ہوا تو وہ تمہارے ٹکڑئے ٹکرئے کر دے گا تم جانتے نہیں اسکو وہ اے ایس پی ہے...."

وہ اب رونے کے درمیان چلائی تھی تو حازق نے ٹھنڈی اہ بھری

"پریشان مت ہوں..."

"میرے سوال کا جواب دو...."

اسنے اسکی طرف مڑتے ہوئے کہا

"وہ جو سامنے گاڑی دیکھ رہی ہیں نہ اپ جو مسلسل پیچھے فائرنگ کر رہی ہے اس میں آپکا ہونے والا شوہر ہے ایس پی شہرام ہے...."

اسنے سامنے گاڑی کی طرف اشارہ کیا جو پیچھے فائر کر رہی تھی اسکی بات پر پریہان ساکت نظروں سے اسکو دیکھنے لگی

اب فائرنگ کی آواز نہیں آرہی تھی اور موبائل آنے والے میسجز کو حازق نے دیکھا اور گاڑی کی سپیڈ سلو کر دی اور پیچھے پشت پر سر ٹکاتے پریہان کو دیکھا جو ساکت نظروں سے اپنی جھولی کو دیکھ رہی تھی

حازق نے گاڑی ایک فلیٹ کے سامنے روکی اور پریہان کو دیکھی شاید جسکا دھیان نہ تھا

"پریہان چلیں...."

اسنے اسکی طرف مڑتے ہوئے کہا تو پریہان نے اسکو دیکھا جسکا بلیک حجاب میں گلابی چہرہ چمک رہا تھا

"یہ کونسی جگہ ہے مجھے نہیں جانا تمہارے ساتھ کہیں بھی....."

اسنے قطعی لہجے میں کہا

"چلیں شہرام اندر ہی ہے...."

"مجھے تم پر یقین نہیں...."

اسکی بات پر حازق ایک نظر اسکو گھورتا فون پر شہرام کا نمبر ملایا

"اوئے شہرام یہ تیری ہونے والی بیوی اندر نہیں آرہی...."

اسکے الفاظوں کو سنتی پریہان الجھن کا شکار تھی

حازق نے فون اسکو تھمایا تو آگے سے ناجانے کیا کہا کہ وہ گاڑی سے باہر نکلی اور ایک نظر فلیٹ کو دیکھتی اندر گئی جہاں شہرام کھڑا تھا اسنے پلٹ پر اپنے پیچھے آتے حازق کو دیکھا جو تیز تیز قدم شہرام کے ساتھ جا کھڑا ہوا تھا اور اسکے کان میں کچھ کہا جسنے اثبات میں سر ہلایا تھا اور پریہان کو دیکھا

"کیا ہوا وہاں کیوں کھڑی ہو آؤ نہ پری...."
شہرام نے مسکرا کر کہا جو سنجیدگی سے قدم قدم لیتی انکے پاس آئی
"کون ہو تم.....؟"
شہرام کو اگنور کرتی اسنے حازق کو دیکھتے ہوئے پوچھا جسنے مدد طلب نظروں سے شہرام کو دیکھا جس نے کندھے اچکائے تھے اور اسکے کا تعلق ہونے پر حازق دانت پیس کر رہ گیا
"میں پوچھ رہی ہوں کون ہو تم.....؟"
اب کی بار پریہان چلائی تھی
"جو آپ سمجھ رہی ہیں وہ تو بالکل بھی نہیں...."
حازق نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا
"تم ایک نمبر کے گھٹیہ شخص ہو ابھی شہرام کو بتاؤں تو وہ تمہارے ٹکڑے کر دے...."
اسنے ایک نظر شہرام کو دیکھتے ہوئے حازق سے کہا جو منہ کھولے اسکو دیکھ رہا تھا شہرام نے اپنی مسکراہٹ دبائی تھی

"آپ غلط سمجھ رہی ہیں وہ سب میں نے اس کمینے میرا مطلب اپکے ہونے والے شوہر کے کہنے پر کیا وہ پرپوزل وہ سب کچھ...."

اسنے اپنی صفائی پیش کی

"بتاؤ شہرام...."

اسکو خونخوار نظروں سے دیکھتا پاکر حازق نے شہرام کو مدد طلب نظروں سے دیکھا

"ہاں وہ سب اسنے میرے کہنے پر کیا تھا...."

اسکی بات پر پریہان نے پہلے حیرت اور پھر غصے سے اسکی طرف دیکھا

"جی بھابھی جی اور میرا نام حازق نہیں حارز احمد ہے اور وہ سب اس کے کہنے پر کیا ورنہ باخدا قسم میں شادی شدہ ہوں الحمدللہ سے اور میں آپکو بہن مانتا ہوں...."

اسنے اسکو اپنی حقیقت سے اگاہ کیا تھا اور پھر پریہان کا ہاتھ اٹھا اور اسکے منہ پر چھاپ چھوڑ گیا تھا

حارز منہ پر ہاتھ رکھے شہرام کو دیکھا جو منہ کھولے پریہان کو دیکھ رہا تھا

"بہن مانتے ہیں واہ شرم انی چاہیے تمہیں ایسی حرکتیں کرتے ہوئے پرپوز تو روز ایسے کرتے تھے جیسے تم سے بڑا لوفر کوئی نہیں اب کتنے شریف بن گئے ہو اور کتنے مزے سے اپنی کہانی بتائی ڈوب کے مر جاؤ تم آیا بڑا بہن مانتا ہوں...."

غصے سے اسکی بے عزتی کرتی آخر میں اسکی نقل اتاری تھی جو منہ بناتا اسکو دیکھ رہا تھا

پریہان اسکی بے عزتی کرتی شہرام کی طرف مڑئی وہ جو اپنی ہنسی چھپا رہا تھا اسکا رخ اپنی طرف دیکھ بالکل سیدھا ہوا تھا

"اور اپ... آپ بات مت کریئے گا دونوں ہی فریبی ہیں آپ بدتمیز کہیں کے ایک دوسرے سے ملے ہوئے تھے اور مجھے اندر گھیسٹا بات مت کریئے گا...."

غصے سے کہتی جانے لگی کہ شہرام نے اسکا بازو پکڑا

"اسکو تھپڑ کیوں مارا....؟"

اسنے حارز کی گھورتی نگاہ خود پر پاتے پریہان سے سوال کیا

"وہ یہی ڈیزرو کرتا تھا ہاں اگر اپکو افسوس کے کہ اسکو کیوں مارا آپکو کیوں نہیں مارا تو آپکو بھی مار سکتی ہوں..."

اس بے عزتی پر وہ اپنا سامنہ لے کر رہ گیا

"اچھا ناراض تو مت ہو...."

"ناراض... ہونہہ بات مت کریئے گا اور اگر میڑے پیچھے آئے تو تھپڑ ہی کھائیں گے...."

اپنا بازو چھڑواتی وہاں سے چلی گئی شہرام پیچھے حارز کو دیکھا جو خونخوار نظروں سے اسکو دیکھ رہا تھا

"اب تو کیا دیکھ رہا ہے ایسے...؟"

اسنے لاپرواہی سے کہا

"کمینے بے غیرت میری بے عزتی خروادی اتنے شریف بچے کو پریہان کہ نظروں سے گرادیا جبکہ میں کچھ کیا ہی نہیں...."

اسنے شہرام کو گردن سے دبوچا تھا جو ہنس جا رہا تھا

"ہنسا بند کر سالے......"

اسکو مسلسل ہنستا دیکھ اسنے غصے سے کہا اور اسکو چھوڑا

"یار کوئی بات نہیں ایک تھپڑ ہی تھا نہ تو کوئی نہیں یوں چھوٹے چھوٹے شہروں میں بڑی بڑی باتیں ہوتی رہتی ہیں...."

اسنے خود کی ہنسی کو کنٹرول کرتے ہوئے کہا اور حارز کو دیکھا جو منہ کھولے اسکو دیکھ رہا تھا جسنے محاورے کی ایسی کی تیسی کر دی تھی

"دیکھ لوں گا تجھے چول انسان نہ ہو تو...."

اسنے چباتے ہوئے کہا

"کہاں....؟"

شہرام کو باہر کی طرف قدم بڑھاتا دیکھ اسنے پوچھا

"پر یہاں پاس...."

"ہاہاہااسنے کہا تھا اگر تو اسکے پیچھے کیا وہ ایک جڑ دے گئ..."

اسنے ہنستے ہوئے کہا

"تو کیا ہوا دیکھ لوں گا میں خود ہی...."

شہرام جو جا رہا تھا اسکی بات پر پلٹ کر پاس پڑا چھوٹا سا گلدان اٹھا کر مارتے ہوئے بولا حارز بر وقت پیچھے نہ ہوتا تو اسکے لگ جانا تھا

"آج تو سب ہی بچے کے پیچھے ہی پڑ گئے ہیں...."
اسنے پیچھے سے ہی ہانک لگائی تھی اور کچن میں کچھ کھانے کیلیے گھس گیا

شہرام باہر آیا تو پریہان اس سے پچیس بیس قدموں کے فاصلے پے تھی آنکھیں گھماتا جلدی سے گاڑی میں بیٹھا اور سٹارٹ کی پریہان جو تیز تیز قدم لے رہی تھی سامنے شہرام کی گاڑی آئی اگر وہ بروقت نہ رکتی تو گاڑی کے اندر لگتی اسکو گھورتی دوسری طرف جانے لگی کہ شہرام جلدی سے باہر نکلا لیکن تب تک

شہرام جلدی سے باہر نکلا لیکن تب تک پریہان تیز تیز قدم لیتی آگے جا رہی تھی شہرام نے جلدی سے آگے بڑھ کر اسکو بازو سے کھینچ کر رخ اپنی طرف کیا

"یار سوری نا ناراض کیوں ہو رہی ہو...."

اسنے مظلوم سی شکل بناتے ہوئے کہا جسکا پریہان پر تو خاصا اثر نہ ہوا

"کہا نہ بات مت کریں ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا...."

اسنے اپنا بازو آزاد کروانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا

"یار مان جاو نہ وہ سب میں نے تمہارے لیے کیا تھا...."

اسکی مظلوم شکل میں رتی برابر بھی تبدیلی نہیں آئی تھی

"اچھا تو مجھے بتا تو سکتے تھے نہ ادھر آئے دن اسکے پرپوزل سے میرا دماغ گھوم گیا تھا لیکن نہ اپکو کیا فکر ہے بس بات مت کریں...."

اسنے قطعی لہجے میں کہا

"ایک بار مان جاو دوبارہ ایسا کچھ کیا تو تمہیں بتاوں گا میں نے اپنی فٹ بال چیمپیئن کو ٹرینگ دوں گا کہ وہ میری غیر موجودگی میں خود کی حفاظت کر سکے اور کوئی پریشان کرے تو ایک آدھ جڑ بھی دے......"

اسکی اتنی لمبی بات پر پریہان نے گھورا

"جڑ تو ابھی بھی سکتی ہوں آپکے..."

اسنے چباتے ہوئے کہا تو شہرام نے گندی سے شکل بنائی

"اچھا سوری نہ جان..."

اسنے دو قدم آگے لیتے مزید اسکے قریب ہوتے ہوئے کہا

"نو نیور..."

وہ اس سے رخ پھیرتے ہوئے بولی

"دیکھو تم نے اس بیچارے حارز کو بھی ایک لگا دی حالانکہ اسکی غلطی بھی نہ تھی..."

اسکو اب اپنے پیارے اکلوتے ہیرو کی یاد آئی تو اسکی وکالت میں بولا

"واٹ... بیچارہ.... کوئی غلطی نہ تھی واہ ایس پی شہرام ملک اپ جانتے ہیں میں اسکی وجہ سے کتنا پریشان رہتی تھی اور رہی بات تھپڑ کی تو وہ بالکل کوریکٹ پڑا ہے..."

اسنے چبا کر کہا

"غلط بات ایسے کوئی کرتا ہے...."

اسنے افسوس سے کہا

"کوئی غلط نہیں تھا وہ اسی کے لائک تھا خبر دار جو اس بد تمیز کی وکالت کی تو اور ہاں اگر اپکو افسوس ہو رہا ہے کہ اسکے تھپڑ مارا آپ اس عظیم تھپڑ سے محروم رہ گئے ہیں تو کوئی بات نہیں میں اپکو بھی ماردوں گی مجھے زرا افسوس نہ ہو گا....."

کرارہ سا جواب دیتی اسکو خود کو گھورنے پر مجبور کر گئی تھی

"یہ ہر بات ہر تھپڑ کہاں سے اجاتا ہے...؟"

اسنے منہ بناتے ہوئے کہا تو پریہان نے مسکراہٹ دبائی

"کیونکہ آپکو ضرورت ہے...."

اسنے انگلی اٹھا کر کہا تو شہرام نے اسکی انگلی کو گھورا جیسے سارا قصور اسی کا ہو اور پھر ایک نظر اسکو دیکھتا زبردستی بازو سے پکڑ کر گاڑی میں بیٹھایا تھا اس سے پہلے وہ کچھ کرتی شہرام اسکا دروازہ لاک کر چکا تھا اور خود بھی دوسری طرف آیا

"چلو کھانا کھانے چلتے ہیں..."

اسنے اسکو دیکھتے ہوئے کہا

"مجھے گھر جانا ہے دیر ہو رہی ہے....."

اسنے ہری جھنڈی دیکھائی جو شہرام کو زرا پسند نہ آئی تو کچھ سوچتا ہوا فون نکالا

"جی اسلام و علیکم ! چاچو دراصل نہ پریہان کو ایک دوست کی طرف جانا تھا جسکی وجہ سے میں اسکو وہاں ڈراپ کر کے ایک کام کے بعد جب وہ فری ہو گی تو گھر لے آوں گا پریشان مت ہویئے گا...."

اسنے لمبی سی کہانی گڑی اور ایک نظر پریہان کو دیکھا جو منہ کھولے اسکو دیکھ رہی تھی ہوش تو تب آیا جب شہرام نے فون بند کرتے اسکے سامنے چٹکی بجائی

"ایک نمبر کے جھوٹے بھی ہو آپ...."

شہرام نے اسکو گھورا

"زیادہ نہیں زبان چل رہی اور تم مان جاتی تو مجھے یوں نہ کرنا پڑتا...."

اسنے تھوڑا سختی سے کہا تو وہ منہ بناتی کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی شہرام کے لب بے ساختہ مسکرائے تھے

دس منٹ مے سفر کے بعد شہرام نے گاڑی ایک ہوٹل کے سامنے روکی

"چلو چلتے ہیں...."

اسکو کہتا باہر نکلی تو وہ بھی بیگ بیک سیٹ پر پٹکتی باہر نکلی شہرام اسکا ہر انداز نوٹ کر رہا تھا اور مشکل سے اپنی ہنسی کنٹرول کر رہا تھا

اس شاندار سے ہوٹل میں داخل ہوئے تو پریہان کے لب مسکرائے کیونکہ اسکی خوبصورتی کسی کو بھی ڈھال سکتی تھی ہوٹل کا پینٹ فل وائٹ تھا اور اندر جائیں تو تین ہال نما کمرے تھے جسکے دروازے آپس میں اٹیچ تھے اور دیوار کے مقابلے میں شیشے لگے ہوئے تھے جو تینوں ہال میں موجود لوگ ہر ہال میں دیکھ سکتے تھے شہرام بھی درمیانی ہال میں کونے سے سائیڈ والی ٹیبل چوز کی تھی اور وہ دونوں وہی بیٹھ گئے وہاں سے اس ہال کا سارا منظر سہی سے نظر آرہا تھا شہرام نے کھانا بھی خود ہی آرڈر کیا تھا پریہان تو ارد گرد ہی دیکھ رہی تھی

دونوں خاموشی سے کھانا کھا رہے تھے کیونکہ دونوں کو ہی بھوک کمال کی لگی ہوئی تھی کھانا کھاتے ہوئے پریہان کی نظر ایک ٹیبل کے فاصلے پر پڑے ٹیبل پر گئی جہاں چار لڑکیوں کا ٹولہ اسکے ہونے والے شوہر کو گھور رہے تھے (بقول پریہان) اسنے پھر شہرام کی طرف دیکھا جو پولیس یونیفارم میں ملبوس ماتھے پر بکھرے بال جنکو پیچھے کرنا گوارہ نہ سمجھا مزے سے کھانا کھا رہا تھا

پریہان نے ان چاروں لڑکیوں کو گھورتی شہرام کی طرف متوجہ ہوئی

"چلو چلتے ہیں....."

پریہان نے اٹھتے ہوئے کہا

"کھانا تو مکمل کر لو....."

اسنے اسکو دیکھتے ہوئے کہا

"مجھے نہیں کھانا انکو ہی کھلاو جو تمہیں گھور رہی ہیں...."

ایک غصے بھری نگاہ انکو ڈالی وہ سب سمجھتی شرمنگی سے چہرہ جھکا گئیں اور ایک نگاہ اس پہ ڈالتی بنا اسکی سنیں چلی گئی پیچھے وہ حیرت میں مبتلا ہوا

"اسکو کیا ہوا..."

خود سے بڑبڑاتا فون اور گاڑی کی چابی اٹھاتا خود پیچھے گیا پر یہان غصے سے کھولتی باہر آئی اور فٹ پاتھ پر چلنے لگی شہرام نے اسکو بازو سے پکڑ کر سامنے کرتے کمر میں ہاتھ ڈال کر قریب کیا تو پر یہان نے پوری جان لگا کر اسکی گرفت سے نکلی

"ڈونٹ ٹچ می...."

اسکی بات پر شہرام نے اپنے غصے کو ضبط کیا اور آگے بڑھتا بالکل اسکے قریب کھڑا ہوا

"کیا کہا اگین کہنا زرا...."

آنکھوں میں وارننگ لئیے کہا

"ڈونٹ ٹچ می....."

اسکے قریب ہوتی اونچی چلائی اور شہرام کو مسکرانے پر مجبور کر گئی اسکے چلانے پر شہرام نے ایک آنکھ بند کی تھی اور ایک انگلی کان میں دی تھی ساتھ ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی

"سن لیا یا نہیں...."

کمر پر ہاتھ ٹکاتی اس سے استفارہ کیا

"کیا ہوا اندر سے آ کیوں گئی....؟"

اسنے اسکے چہرے پر جھولتی آوارہ لٹوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا

"میرا کیا کام تھا اندر آپ جانو اور وہ چار چڑیلیں....."

اسنے اسکے ہاتھ کو جھٹکتے ہوئے کہا تو وہ حیران ہوا

"ہیں کون سی چڑیلیں....؟"

"وہ جو ساتھ والے ٹیبل پر بیٹھی تھیں جو تمہیں گھور رہی تھیں..."

"اوو تو یو فیل جیلس....؟"

شہرام نے شرارت سے کہا

"جلتی ہے میری جوتی اسی لیئے تو چھوڑ کر آگئی تھی اکیلا کیوں آئے آپ پھر.....؟"

اسنے غصے سے کہا شہرام اسکی حالت سے محفوظ ہوا

"میرا کیا قصور تھا وہ گھور رہی تھیں میں تو نہیں نہ....."

اسنے مسکراتے ہوئے کہا

"ہاں آپکا کیا قصور بھلا ہے نہ.... آپکا ہی قصور ہے جان بوجھ کر اس ہوٹل میں لائے تاکہ لڑکیاں آپکو دیکھیں آپ ان سے لطف اندوز ہوں جان بوجھ کر تیار ہوئے...."

وہ منہ کھولے اتنے الزامات سن رہا تھا اور ایک نظر اپنے حلیے کو دیکھا جو اسکو تیار کا کہہ رہی تھی

"اسی لیئے آئے تھے تھا آپ تاکہ آپکو بھی لڑکیاں تاڑنے کا موقع مل جائے بس بدتمیز تو تھے آپ اب آپ بہت برے بھی ہو ایک تو مجھ سے اتنا بڑا جھوٹ بولا اور اب میرے زخموں پر نمک چھڑکنے کیلیے یہاں آئے تاکہ یہ دو ٹکے کی دھم جھلیاں آپکو دیکھیں......."

"واللہ...."

اتنے الزامات پر شہرام کے منہ سے بے ساختہ نکلا ساتھ ہنسا بھی تھا اور اسکے قریب ہوا

"اتنے الزامات ہو گئے سارے یا باقی ہیں ابھی...."

"ہونہہ مجھے کیا ضرورت ہے الزامات لگانے کی....."

اسنے ناک سے مکھی آرائی شہرام تو بس اپنی ہونے والی چالاک بیوی کو دیکھتا ہی رہ گیا

"بس کردو ناراضگی معاف کردو نہ یار..."

شہرام نے سنجیدگی سے کہا تو اسنے اسکی طرف دیکھا جہاں اب صرف سنجیدگی تھی

"آپ نے اچھا نہیں کیا..."

اسکی اواز بھر آئی

"شولی نہ جانو..."

اسنے کان پکڑتے ہوئے کہا تو پریہان اسکے ہ

انداز پر ہنسی

"دوبارہ ایسا ویسا کچھ کیا تو میں بات نہیں کروں گی...."

اسنے انگلی اٹھاتے ہوئے کہا تو شہرام نے تابعداری سے سر جھکایا

"تابعدار کوئین اوف مائے ہارٹ...."

اسنے محبت سے لبریز لہجے میں کہا تو پریہان چہرہ جھکا گئی

"آو گھر چلتے ہیں...."

اسنے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا جو اسنے بنا ہچکچائے تھاما تھا اور ساتھ چلنے لگے

....

"یہ عشق بھی بہت بری چیز ہے....."

شہرام جو چائے پیتا سامنے زرش اور آبریش کے پاس کھڑئی پریہان کو دیکھ رہا تھا جو کسی بات پر کھلکھلا رہی تھی اور اپنے ان پڑنے والے گڑوں کی نمائش کر رہی تھی کہ احتشام کے دھپ سے بیٹھنے اور اسکے بات کرنے پر اسکی طرف دیکھا

"اچھا تجھے کیا کہا ہے عشق نے.....؟"

ایک نظر پریہان کو دیکھتے چائے کا گھونٹ بھرتے اسنے احتشام کی طرف دیکھ کر پوچھا

"مجھے نہیں میں تو آپکی بات کر رہا ہوں بھائی دیکھو نہ عشق نے کسی پاسے کا نہ چھوڑا اچھے بھلے مرد کو نکما بنا دیا ہے....."

اسنے افسوس سے کہا

"مسٹر احتشام بتانا پسند کریں گے میں کہاں سے نکما ہوا ہوں....؟"

اسنے ایک آئیبرا اچکا کر کہا تو احتشام نے تھوک نگلا

"بھائی میں وہ والے نکمے نہیں دوسرے والے نکمے کی بات کر رہا ہوں..."

اسنے الٹی سیدھی بات کہی

"چلو جس بھی نکمے کی بات کر رہے پلیز ایکسپلین می....."

"اوففف ہو بھائی آپ تو کھال کی بال... اپس میرا مطلب بات کی کھال ہی اتارنے بیٹھ جاتے ہیں...."

جلدی میں کیا بول اسکو خود معلوم نہ تھا کیونکہ وہ اس وقت شہرام سے اپنی درگت نہیں بنوانا چاہتا تھا

"سدھر جاو احتشام ورنہ مجھے آتا ہے سدھارنا....."

شہرام نے اسکو نظروں ہی نظروں سے وارن کیا تو اسنے دانتوں کی نمائش کی

"بچے کو ڈراو تو نہیں نہ...."

اسنے شہرام کے ہاتھ سے کپ پکڑتے ہوئے ٹھنڈی چائے کا گھونٹ بھرا تو اسکے منہ کے زاویے بدلے اور واپس کپ شہرام کو پکڑایا جسنے بہت مشکل سے اپنی مسکراہٹ روکی تھی کیونکہ جانتا تھا وہ ٹھنڈی چائے نہیں پیتا

"اوففف کوئی ایسی چائے بھی پیتا ہے...."

اسنے گندہ سا منہ بناتے ہوئے کہا تو شہرام نے کندھے اچکائے

"ویسے آپ تو گرم چائے پیتے تھے ٹھنڈی آپکو پسند نہیں تھی... میں نے سہی کہا نہ عشق میں کیا حال ہو گیا ہے آپکا اس موٹی کو دیکھتے دیکھتے آپکی چائے تو اب ٹھنڈی ہی ہو جایا کرے گی......"

اسکے افسوس سے کہنے پر شہرام کا قہقہ بے ساختہ تھا اور اسنے اسکی گردن دبوچی

"کبھی تو سیریس ہو جایا کر....."

اسنے ہنستے ہوئے کہا

"جب میں سیریس ہوا نہ تو میری ہنسی اور شرارتوں کو ترسو گے...."

اسنے ایک ادا سے کہا تو شہرام نے ہنستے ہوئے نفی میں سر ہلایا کہ اسکا کچھ نہیں ہو سکتا لیکن وہ کیا جانتے تھے کبھی کبھی کچھ مزاک میں بھی کہیں دعائیں پوری ہو جایا کرتی ہیں اسی لیے تو ہمیشہ مزاک میں بھی کوئی بری بات نہیں کہنی چاہیے....

....

"آبر جلدی سی میری ایک شرٹ نکال دو ڈیکوریشن والا آتا ہی ہو گا اسکے آنے سے پہلے مجھے ایک کام نبٹانا ہے...."

مصطفی نے جلدی سے کمرے میں آتے ہوئے اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے کہا وہ جو اسکے کمرے میں چائے دینے آئی تھی اسکی بات پر اثبات میں سر ہلاتی شرٹ نکالی اور اسکو تھمائی

"چائے تو پی لیتے...."

وہ جو پکڑ کر پلٹنے لگا تھا اسکی بات پر رکا اور اسکی طرف ایا

"میری جان ابھی بہت جلدی ہے جب آووں گا تو ایک سٹرونگ سی کافی اپنے ہاتھوں کی پلادینا...."

اسکی گال تھپتھپاتا کہتا واشروم میں چلا گیا پیچھے وہ مسکرادی اور اسکا کمرہ سمیٹنے لگی جو بکھرا پڑا تھا کہیں شوز کہیں سوکسیز تو کہیں شرٹ....

....

"کیسے وہ لڑکی ہاتھ سے جا سکتی ہے....؟"

معارج سامنے کھڑے ادمیوں پر دھاڑا تھا

"سر ایک نقاب ہوش تھا وہ اسکو بھگا کر لے گیا....."

ان میں سے ایک بولا

"ہاں اور تم لوگ اتنے ان دونوں کو نہ پکڑ سکے....."

اسنے طنز کا تیر چلایا

"سر ہم نے انکی گاڑئی کا پیچھا کیا پکڑ لیتے لیکن انکی گاڑئی سے اگے ایس پی گاڑی تھی جسنے ہمارا ستیاناس کر دیا....."

اسنے سر جھکائے کہا تو معارج نے آکر اسکے منہ کو دبوچا

"تم لوگ صرف نمک حرام ہو کوئی کام ڈھنگ سے نہیں کرتے....."

حارز کو اندر آتے دیکھ اسنے اسکو چھوڑا تھا حارز ایک نظر ان آدمیوں کو دیکھ صوفے پر تانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھا

"واقع نمک حرام ہیں جع جگہ میں نے انکو سنبھالنے کو کہی تھی وہ سنبھالی ہوتی تو یوں وہ ہاتھ سے نا جاتی انکو صرف کھانا آتا ہے کام نہیں کرنا آتا...."

اسکی بات پر معارج نے اسکو خشمگین نظروں سے دیکھا

"کیا کہنا چاہتے ہو....."

"یہ نمک حرام اس لیے میری بتائی ہوئی جگہ چھوڑ کر انکے پیچھے گئے تا کہ آپکے پاس لانے سے پہلے اسکا فائدہ اٹھا سکیں...."

اسنے سارا ملبہ ان پر تھوپا تھا اور وہ آدمی منہ کھولے اسکو دیکھنے لگا پھر چہرہ جھکا یا کہ کیا معلون یہ سچ کہ رہا ہو جو آدمی مارے گئے ہوں انکا یہی ارادہ ہو ادھر معارج نے غصے سے ٹیبک پر ہاتھ مارا تھا

"حازق وہ مجھے چاہیے...."

اسکی بات ہر حارز نے مٹھیاں بھینچی

"ان جیسے نکمے رکھو گے تو وہ خاک ملے گئی...."

اسنے ہنکار بھرتے ہوئے کہا تو معارج نے نا گواری سے انکو دیکھا

"دفع ہو جاو میری نظروں سے دور...."

اسنے ہاتھ کے اشارے سے جانے کو تو وہ ایک سیکنڈ سے پہلے غائب ہوئے کہ مبادہ ارادہ بدل کے جان کے درپے نہ ہو جائے

"تم چھوڑو اگلی بتاو کیا پلین ہے...."

"وہی ڈسکس کرنے ایا تھا...."

اسکی بات پر اسنے اثبات میں سر ہلایا اور پھر ایک دو گھنٹے اسکے ساتھ گفتگو کے بعد حارز چلا گیا تھا

....

"ہونٹوں سے ہونٹوں کی شبنم چرا لو تم

اس اگ میں جل جل کے ہر راسہ بجھا دو تم"

سامنے ایک بڑی سے ایل ای ڈی پر اس گانے کے ساتھ واہیات قسم کی مووی چل رہی تھی اور وشما سامنے بیڈ پر ٹانگیں پھیلائے سر پیچھے ٹکائے انکھیں موندے ہوئے تھیں کہ گانے کے یہ الفاظ اسکے جزباتوں کو چھیڑ رہے تھے تبھی پاس پڑا جگ اسنے اٹھا کر اس میں مارا تھا کہ اسکا شیشہ چکنا چور ہو گیا

معارج جو کمرے میں داخل ہو رہا تھا ایل ای ڈی میں جگ لگنے اور اسکے چکنا چور ہونے پر اسنے افسوس سے اسکو دیکھا اور چلتا ہوا اسکے پاس بیٹھا

"شہرام چاہیے تو یوں بیٹھنے سے کچھ نہیں ہو گا...."

انہوں نے طنز کیا

"تو کیا کروں ہاں کیا کروں اپ ہی بتائیں..."

اسنے چینختے ہوئے کہا

"جو چیزیں حاصل نہ ہوں انکو حاصل کرنے کیلیے چھیننا پڑتا ہے....."

اسکی بات پر اسنے ناگواری سے دیکھا

"بابا...."

اسنے تنبیہ نظروں سے دیکھا تو معارج نے چہرہ جھکایا

"کل مجھے کام ہے اگر وہ ہو گیا تو ٹھیک ادر وائز میری پرسوں کی لندن کی ٹیکٹ بک کروائیں....."

اسنے کچھ سوچتے ہوئے کہا

"کیوں کل کیا ہے.....؟اور لندن کیوں جانا ہے.....؟"

"میں آپکو بتانا ضروری نہیں سمجھتی....."

"اور شہرام کا تو ایک ہفتے میں نکاح ہے پھر....."

"ہونے دیں....."

اسنے گہری مسکراہٹ سے کہا

"کیا کرنا چاہ رہی ہو.....؟"

اسکو اپنی بیٹی کی حالت پر شبہ ہوا

"فلحال تو لندن جانا چاہ رہی ہوں اب مجھے ریسٹ کرنی ہے پلیز جائیں....."

اسنے لیٹتے ہوئے آنکھیں موندتے ہوئے کہا تو وہ ایک نظر اسکو دیکھتے اٹھ کر چلے گئے پیچھے وہ گہری سوچ میں پڑہ گئ

"ہاں گل خان کیا خبر ہے.....؟"

شہرام نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے پولیس کیپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے اس سے پوچھا

"سر آج آپکو اس ریپ کے سلسلے میں اس لڑکی کے گھر والوں سے ملنا تھا..."

"ہاں یاد ہے مجھے جاوں گا....."

اسنے سر پیچھے ٹکاتے ہوئے کہا

"اسکے علاوہ سر بائیک چوری کا کمپلین آیا تھا...."

"اچھا تو ایک آدمیوں کو کام پہ لگاو اور ایک گھنٹے میں بائیک ڈھونڈھ کر دو...."

اسنے حکم صادر کیا

"سر لگا چکا ہے ہم آپ فکر مت کریں..."

"ہمم گڈ...."

"سر آپکا تو کچھ دنوں تک نکاح ہے آپ چھٹیاں نہیں کرئے گا.....؟"

اسکو آج بھی اون ڈیوٹی دیکھ گل خان سے رہا نہ گیا تو پوچھا

"ہاں دو دنوں تک کروں گا چھٹیاں...."

اسنے مسکراتے ہوئے کہا

"اور ہاں گل خان تم سب تیاری رکھنا اور وقت پر پہنچ جانا....."

"فکر مت کرئے سر ہم سب تیار کر چکا ہے بھروسے مند آدمیوں کو سب سمجھا دیا یے سب چوکنا رہیں گے...."

اسنے ادب سے کہا

"گڈ یہیں امید تھی اور مجھے وہ جو گھر میں چوری کی رپورٹ آئی تھی وہ دیکھاو...."

اسکی بات پر گل خان نے اسکو فائل دی تو وہ چیک کرنے لگا

....

"السلام وعلیکم !......"

حارز نے گھر داخل ہوتے ہوئے بلند آواز میں کہا

"وعلیکم اسلام....."

مسکرا کر کہتی ایک نظر پولیس یونیفارم میں ملبوس اپنے شوہر کو دیکھا جو کل سے غائب تھا

"خریت آپ کل سے گھر نہیں آئے....؟"

اسنے اسکے پاس بیڈ پر بیٹھتے ہوئے پوچھا

"ہاں کام تھا اچھا سنو...."

یہ کہتے گندہ سا منہ بناتے اسنے عذوبہ کو دیکھا

"جی...."

"پر یہان کو سب معلوم ہو گیا...."

اسنے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کہا

"واٹ.. تو پھر اسکا ریکشن کیا تھا...."

ریکشن کے نام پر اسکے چہرے کے تاثرات بگڑ ئے اور سب بتانے لگا پھر ایک نظر اپنی بیوی کو دیکھا جو ہنس ہنس کر پاگل ہو رہی تھی

"عذوبی تمہارے شوہر کو تھپڑ پڑا اور تم ہنس رہی ہو....."

اسنے خفگی سے کہا

"ہاں کیونکہ ہنسنے والی بات ہے اور اچھا ہوا آپ دونوں نے بھی تو اس پیاری سے لڑکی کے ساتھ اچھا نہ کیا..."

اسنے ہنسی کو کنٹرول کرتے ہوئے کہا تو اسنے گھورا

"پیاری لڑکی نہیں بد تمیز کہیں کی کوئی ایسے مارتا ہے ایک تو میں نے اسکی جان بچائی اوپر سے اسنے ایک لگادی...."

اسنے اپنی گال پر ہاتھ رکھا

"وہ حملہ کس نے کروایا تھا....؟"

عذوبہ سیریس ہوئی

"معارج...."

اسنے اس سے نظریں چرائیں تھی کیونکہ جانتا تھا ابھی اسکا نام سن کر اسی آنکھیں نم ہو جائیں گی

"بابا ایسا کیوں کر رہے ہیں وہ کیا یہ برے کام چھوڑ نہیں سکتے....."

اسنے نم آنکھوں سے کہا

"وہ صرف دردناک ناک موت کے قابل ہے میری جان تم اپنے باپ کے کالے دھندھوں اور کرتوتوں کی وجہ سے رنجیدہ مت ہوا کرو...."

اسنے اسکی کو انگلیوں کی مدد سے چھوا

"مجھے شرمندگی ہوتی ہے جب آپ انکاز کر کرتے ہیں شرم آتی ہے حارز...."

اسنے اسکے کندھے پر سر رکھا تھا

"تم کیوں شرمندہ ہوتی ہو....."

"تم جانتے ہو انہوں نے اپنی بیوی تک کو بیچ ڈالا اس پیسے کے لالچ میں اور جب میں نے انکی وجہ سے گھر چھوڑا تو انکو کچھ خاص فرق نہ پڑا کیونکہ میں کونسا انکے کالے دھندھوں میں کام کرتی تھی...."

اسنے روتے ہوئے کہا

"میں اکیلی ہو گئی تھی اگر اپ نہ ملتے اور مجھے لگا تھا میرا سچ جان کر اپ چھوڑ دیں گے لیکن آپ نے میرا ساتھ دیا حارز آئی لو یو سو مچ......"

اسنا اپنا گلابی چیرہ اٹھا کر کہا تو حارز کچھ کہنے لگا کہ اسکا فون بجا دیکھا تو شہرام کا تھا عذوبہ نے اپنے انسووں صاف کیئے تھے

"ہاں کیا ہوا بول....."

"تو نے نکاح پر لازم آنا ہے....."

اسنے سیدھے سے کہا

"نا بابا نا تیری اس ہونے والی بیوی سے ایک اور چپیڑ کھانے کا میرا کوئی ارادہ نہیں...."

اسکی بات پر شہرام کا قہقہ گونجا

"کچھ نہیں کہتی تو نے انا ہے تیرے بنا میرا نکاح ناممکن ہے حارز...."

اب یہ سنجیدگی سے بولا

"میں نے نہیں آنا وہ تو مجھے کچا ہی چبا جائے گی...."

اسنے منہ الٹا سیدھا بناتے ہوئے کہا

"بھابھی کو فون دے زرا...."

اسکی بات پر فون کو گھورتا ہوا اسنے عذوبہ کو پکڑایا تھا

"بھابھی آپ نے حارز نے ضرور آنا ہے...."

"فکر مت کریں بھائی حارز آئے نہ آئے میں تو ضرور آؤں گی...."

اسی بات ہر حارز نے منہ بنایا

"جی مجھے بھی تو وہ گڑیا دیکھنی ہے جسنے میرے شوہر کی گال لال کی...."

عذوبہ نے ہنستے ہوئے کہا تو شہرام کا بھی قہقہ گونجا جبکے حارز نے گھورا تھا

"جی ٹھیک ہے بھابھی جی...."

اسکے کہنے پر اسنے فون حارز کو پکڑایا تھا

"اب آجائیں گے...."اسکی ناراضگی بھری آواز گونجی

"اوکے جانو ٹائیم سے آنا...."

پیار سے کہتا اسنے کال بند کی تھی اور وہ بس فون کو گھور کر ہی رہ گیا

....

"تم نے آنا ہے میرب آنا ہے اور بس آنا ہے....."

احتشام نے دروازے کو بند کرتے ہوئے زور سے بول کر کہا

"اوففف احتشام میں کیا کرنے آؤں گی...؟"

اسکی ایک ہی رٹ سے جھنجھلا کر بولی

"میری بہن کا نکاح ہے اور تمہیں آنا ہے اب سمجھی....."

اسنے چباتے ہوئے کہا

"ہاں تو میں کیا کہوں گی کون ہوں میں...؟"

اسنے احتشام کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے کہا

"کہ دینا آپکی فیوچر میں ہونے والی بہو....."

اسنے شرارت سے کہا ادھر میرب کا دل کیا اسکا سر پھاڑ دے

"میں سیریس ہوں احتشام....."

اسکی سنجیدگی بھری اواز سن کر احتشام نے بھی مزید کوئی مزاک نہ کیا

"میری جان پری سے میری بات ہو چکی ہے تم اسکی دوست بن کر آو گی اور وہ رات کو تمہیں خود ہی کال کر لے گی...."

"لیکن...."

وہ ابھی بھی کنفیوز تھی

"اچھا میرو یار مصطفی بھائی بلا رہے ہیں بعد میں بات کرتا....."

فون بند کرتا باہر گیا جہاں مصطفی لائیٹس والوں کی کلاس لے رہا تھا مینز کام کروا رہا تھا

"جی بھائی...."

اسنے احترام سے کہا

"اوپر چھت پر جاو دیکھو اس لائیٹ لگانے والوں کو سہی کر رہے ہیں کام...."

اسکو حکم دیتا سیڑھیوں پر پھول لگاتے شخص سے مخاطب ہوا کہ تب ہی آبریش اسکے لیے کافی لیکر آئی اسکو جواب دیتا مسکرا کر ابریش کو دیکھا جو سجاوٹ دیکھ رہی تھی

"یہ سجاوٹ تو سیم ویسی نہیں جیسے ہمارے نکاح پر تھی...."

اسنے ایک نظر ہال کو دیکھتے ہوئے کہا

"جی جان یہ شہرام کا ہی حکم تھا...."

اسنے کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا تو وہ مسکرا دی لیکن اسکے قدموں کو زنجیر تب لگی جب مصطفی نے اسکی کلائی پکڑی تو اسنے پیچھے پلٹ کر سوالیہ نظروں سے دیکھا

"تھینکس...."

محبت پاش نظروں سے دیکھتا وہاں سے چلا گیا اور پیچھے وہ مسکراتی لاونج میں چلی گئی جہاں اسکی امی بلا رہی تھی

....

شہرام اپنے کمرے میں داخل ہوتا کیپ اتار کر بیڈ پر رکھی تھی اور دراز سے چارجر نکالتا فون چارجنگ پہ لگانے کے بعد اپنی شرٹ کے بٹن کھول رہا تھا کہ دروازہ کھلنے کی آواز پر پیچھے پلٹا تو حیرت سے اس آنے والی شخصیت کو دیکھتا دوسری طرف مڑتا شرٹ کے بٹن جس رفتار سے کھول رہا تھا اسی رفتار سے بند کیئے اور واپس اسکی طرف پلٹا جو سینے پر ہاتھ باندھے کھڑی تھی

"تم یہاں کیا کر رہی ہو.....؟"

"تمہارا نکاح ہے اور اپنا نکاح اپنی دوست اپنی کزن کے بغیر ہی کرو گے....."

اسنے سینے پر ہاتھ باندھے کہا تو اسنے سنجید گی سے اسکو دیکھا

"تم قابل نہیں اسکے کہ شہرام ملک کے نکاح میں شرکت کرو....."

اسنے پتھریلے لہجے میں کہا

"قابل تو میں بہت چیزوں کے ہوں پر تم نے سمجھا نہ....."

باہر جو پریہان اپنے کمرے میں سے نیچے جا رہی تھی ہلکا سا دروازہ کھلنے اور پھر اندر سے آتی آواز سن کر ٹھٹھکی

"جاو یار دماغ خراب نہیں کرو....."

وہ پہلے ہی بہت تھکا ہوا تھا اسکو ابھی سونا تھا پر یہ چڑیل ہائے شہرام ملک کی بدقسمتی

"شہرام ابھی بھی وقت ہے مجھے اپنا لو میں مر جاوں گی تمہارے بنا...."

اسنے انکھوں میں ڈھیر سارے انسووں لیئے کہا

"اپنا لیتا اگر تم کسی برئے کام میں ملوث نہ ہوتی اگر ہوتی بھی پھر بھی اپنا لیتا اگر پریہان سے مجھے محبت نہ ہوتی تو....."

اسکی بات پر باہر کھڑئی ہستی کی آنکھوں سے دھیر سارے آنسووں نکلے تھے اور وشا نے آنسووں بھری انکھوں سے اسکی طرف دیکھا

"آئی لو یو سوچ شہرام میں سب چھوڑ دوں گی لیکن تم مل جاو...."

"نہیں مل سکتا وشما سو پلیز گیٹ لاسٹ ...."

اسنے سرد لہجے میں کہا

"شہرام تم ایسا مت کرو دیکھو میری طرف میری محبت کو یوں مت دھتکارو ...."

اسنے اسکے سامنے ہاتھ جوڑے تھے شہرام نے بے ساختہ اس سے نظریں چرائیں تھی اسکے دل کو بہت کچھ ہوا تھا لیکن وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا

"یہ تمہاری محبت نہیں تمہاری ضد مجھے پانے کی ورنہ محبت قربانی مانگتی ہے جو تم نہیں دے سکتی ....."

اسنے اسکو افسوس سے دیکھتے ہوئے کہا

"شہرام پلیز مت کرو میرے ساتھ مر جاوں گی میں ....."

روتے ہوئے ہاتھ جوڑتے ہوئے نیچے بیٹھی تھی

"وشما سٹینڈ اپ اینڈ گیٹ لاسٹ ...."

جو بھی تھا وہ اسکو یوں روتا تو نہیں دیکھ سکتا تھا اخر بچپن ساتھ گزارا تھا ہر دکھ درد کے ساتھی تھے ایک عرصہ ساتھ رہے ہیں اور بہت اچھے دوست بھی تھے

"شہرام میں بہت محبت کرتی ہوں تم سے ...."

اسنے نیچے بیٹھے ہی چہرہ اٹھا کر سرخ چہرے سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا جسکو اسکی حالت پر افسوس ہو رہا تھا

"اور میں پریہان سے دس سال سے محبت کرتا ہوں سوال ہی پیدہ نہیں ہوتا اسکو چھوڑنے کا...."

اسنے اس سے نظریں پھیرتے ہوئے کہا

"اور میں جو تمہارے لیے جیتی ہوں اور تمہارے لیے ہی مرتی ہوں اسکا کیا....."

اسنے اٹھتے ہوئے چہرہ صاف کرتے ہوئے کہا

"ہم بہت اچھے دوست تھے تمہاری آنکھوں میں محبت اچھے سے دیکھ لی تھی لیکن میں تمہاری اور اپنی دوستی نہیں کھونا چاہتا تھا لیکن تم نے ہماری دوستی کو داغدار کر دیا....."

اور بے شک شہرام کو بہت صدمہ پہنچا تھا اسکے اس عمل سے.....

"شہرام میں تمہارے عشق میں جنونی ہو گئی ہوں تم نہ ملے تو میرے جنون سے تم بہت کچھ کھو دو گے....."

اسنے اسکی انکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے اٹل لہجے میں کہا وہ اسکو یہی باور کروانے آئی تھی لیکن وہ اسکو دیکھ کہ بہک گئی تھی اور اس سے پھر سے اسکو مانگا تھا

"اور میں اس وجہ کو ہی ختم کردوں گا......"

اشارہ اسکی طرف تھا اگر وہ ضدی تھی تو یہ بھی شہرام ملک تھا اپنے غصے اپنے انداز سے سبکو بھسم کرنے والا

"یاد رکھنا نکاح ہو رہا ہے کیونکہ میں چاہتی ہوں اور ہاں ابھی بہت کچھ باقی ہے شہرام میری جان جسٹ ویٹ اینڈ واچ......"

یہ کہتی مڑئی تھی اسکو مڑتا دیکھ پر یہان پلر کے پیچھے ہوئی تھی اسنے وشما کی پشت کو دیکھا تھا اور آپنا چہرہ بے دردی سے رگڑتی کمرے میں داخل ہوئی شہرام بیڈ پر سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھا تھا اسنے چہرہ اٹھا کر پر یہان کو دیکھا تو سختی سے آنکھیں میچ کر کھولیں کیونکہ اسکے حلیے سے معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ سب سن چکی ہو

"جانتا ہوں سب سن چکی ہو تم..."

اسنے اٹھتے ہوئے کہا

"آپ چھوڑ دیں مجھے وشما آپی سے شادی کر لیں....."

اسنے اپنے لہجے کو مضبوط کرتے ہوئے کہا تو شہرام نے قہر آلود آنکھوں سے اسکی طرف دیکھا پھر اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر کر خود کو کمپوز کیا تھا

"پر یہان پلیز سٹاپ اٹ میں کوئی بحث وغیرہ یا غصہ نہیں کرنا چاہتا...."

اسنے بات پلٹنی چاہی

"شہرام آپی کو دیکھیں وہ اپ سے بے انتہا محبت کرتی ہیں...."

اسنے نم آواز کے ساتھ کہا

"اور جو میں تم سے محبت کرتا ہوں اسکا کیا.....؟"

"میں اپی کو ایسے نہیں دیکھ سکتی....."

اسنے چہرہ جھکا کر کہا

"تو کیا تم مجھے تل تل مرتا دیکھ سکتی ہو....؟"

اب کی دفعہ بے بسی تھی آواز میں اسکی بات پر اسنے چہتہ اٹھا کر اسکو دیکھا تھا

"شہرام مجھے چھوڑ دیں کیونکہ آپ جانتے ہیں میں آپی کو یوں نہیں دیکھ سکتی....."

اسکی بات پر اسنے اسکو بازوں سے تھاما تھا

"فضول کی ضد نہیں کرو شاباش جاو کمرے میں....."

اسنے اسکا چہرہ تھپتھپایا تھا

"انکی زندگی برباد ہو جائے گی آپکے بنا...."

"میرے ساتھ بھی وہ خوش نہیں رہ پائے گی مجھے حاصل کر لے گی لیکن میری محبت اسکا کیا جو صرف تمہارے لیے ہے... میرا دل وہ اسکی طرف کیسے مائل ہو سکتا ہے وہ صرف تمہارے لیے دھڑکتا ہے پری........"

اسنے گہرہ سانس لے کر کہا جیسے وہ ان سب سے اب نجات چاہتا ہو

"اور اگر اس سے شادی کر لی تو تین تین زندگیاں برباد ہو جائیں گی میری وشما کی اور تمہاری....اور کیا تم میرے بنا خوش رہ پاو گی......"

اسنے تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسکو لاجواب کیا تھا

"آپی کہ حالت نہیں دیکھی جاتی..."

اسنے روتے ہوئے کہا اور یہاں شہرام کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تھا

"آپی اپی اپی.... جہنم میں جائے وہ وہ صرر دکھ دینا جانتی ہے جسکے لیے تم اتنا تڑپ رہی ہو نہ اسکو تمہاری پرواہ نہیں ہے پریہان کیوں اسکے لیے اپنے انسووں بہا کر اپنا اور میرا دل جلا رہی ہو....."

اب کے وہ چلایا تھا اور پریہان سہمی تھی

"سن لو میری ایک بات کان کھول کر اگر سو بارہ دور جانے کا سوچا بھی تو اگلی سانس تمہیں نصیب نہ ہو گئی....."

وہ جو اسکو پیار سے سمجھانا چاہتا تھا لیکن پریہان کو ایک ہی ضد پر اڑا دیکھ مجبوراً اسکو غصہ کرنا پڑا اسکو روتا دیکھ اسنے ٹھنڈی سانس بھری تجی اور اسکے ہاتھ تھامے تھے

"چلو خاموش ہو جاو ہمارے نکاح کی تیاری کرو میں صرف تمہیں خود میں مشغول ہوتا دیکھنا چاہتا ہوں ٹھیک ہے....."

اسنے محبت سے کہا تو اسنے اثبات میں سر ہلایا

"آہمممم آہمممم...."

کسی کے گلہ کنگھارنے پر دونوں نے دروازے کی طرف دیکھا جہاں احتشام شرارت بھری مسکراہٹ سے انکو دیکھ رہا تھا پریہان نے جلدی سے ہاتھ کھینچے تھے اور چہرہ صاف کیا

"اوئے ہانی تو کیوں رو رہی ہے ویسے بھی ابھی نکاح ہونا ہے اگر رخصتی بھی ہوتی تو تو نے کونسا اس گھر سے رخصت ہونا تھا رو تو ایسے رہی ہے جیسے جا رہی ہو کہی...."

اسنے مزاق میں کہا تو شہرام ہنسا جبکہ پریہان نے گھورا

"اور سب بڑوں نے منا کیا تھا تم دونوں کو ملنے سے کہتے ہیں شادی سے پہلے دونوں ملیں تو دلہن پر روپ نہیں آتا اس پر تو پہلے بھی نہیں انا تھا اب تو زرا وی نہیں آنا....."

اسنے دادی اماں کی طرح ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا تو شہرام کا قہقہ گونجا اور پریہان اسکے پیچھے بھاگی تھی اسکا ارادہ بھانپتا احتشام پہلے ہی نو دو گیارہ ہو گیا تھا

اور بلا خر وہ دن بھی آ گیا جسکا سبکو انتظار تھا پریہان اور شہرام کا نکاح تھا آج اس لیے پورے گھر میں گہما گہمی مچی ہوئی تھی آج سب جلدی اٹھ گئے تھے ویسے تو نکاح شام عصر کے بعد تھا لیکن پھر بھی سب کاموں میں جڑے ہوئے تھے آخر گھر میں سب سے لاڈلی بیٹی کا نکاح تھا لان کو بہت خوبصورت طریقے سے سجایا گیا تھا لان سے گارڈن کی طرف نکلتے دروازے سے جائیں تو گارڈن میں کھانے کا بہت خوبصورت طریقے سے اریجمنٹ کی گئی تھی کوئی بہت زیادہ خوش تھا تو کوئی حسد کا مارا نا جانے کیا کیا پلینز بنا رہا تھا لیکن ہوتا وہی ہے جو قسمت میں ہو کوئی چاہے جتنے ہی کیوں نہ پلینز بنا لے یا حسد کر لے کیونکہ حسد سے کبھی کچھ ہوا ہے جو اب ہو گا

....

"وکی تم یہ کیسے کر سکتے ہو.....؟"

وشا لندن کے چھوٹے سے بنے گھر میں فون پر وکی کے ساتھ چلا رہی تھی

"میڈم وہ ایس پی بہت تیز ہے....."

اسنے ڈرتے ہوئے کہا

"دل کرتا ہے یہی سے شوٹ کردوں اگر نہیں کر سکتے تھے بتادیتے اب میں پاکستان بھی نہیں آسکتی آہھھھہ......"

چلا کر فون اسنے بیڈ پر پھینکا تھا اسکا غصہ ٹھنڈہ ہونے کا نام تک نہیں لے رہا تھا مطلب شہرام اس سے دور ہو رہا تھا

ادھر وکی نے گندہ سامنہ بنایا تھا اور کندھے اچکاتا چلا گیا کیونکہ اسکو اتنا معلوم تھا کچھ بھی ہو جاتا وشما اسکو نقصان نہیں پہنچا سکتی تھی

شہرام ظہر سے کچھ دیر پہلے ہی گھر آیا تھا اور کمرے میں جا کر اسنے اپنی شرٹ اتاری تھی ہونٹوں پر دلفریب مسکراہٹ تھی اور پھر فون پر ہونے والی بیل کی طرف متوجہ ہوا اور فون پر نام جگمگاتا دیکھ اسکی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی بنا دیری کیئے اسنے فون اٹھایا

"ہیلو ڈیئر کزن کیسی ہو...؟ میری شادی پر نہیں آوگی جو لندن چلی گئی ہو......"

(کیا دوستانہ انداز تھا پر وشما جل بھن گئی تھی)

"شہرام کر لو خوشی سے نکاح منا لو تم اور تمہاری فیملی چار دن کی خوشی کیونکہ وشما ان خوشیوں کو جلا کر خاک کر دے گئی....."

اسکی آواز سے لگ رہا تھا وہ کافی چلائی تھی کیونکہ آواز تبدیل ہوئی ہوئی تھی اسکی بات سن شہرام کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی

"میری جان دھچکا کیسا لگا ٹریلر تو دیکھ ہی لیا ہو گا اگر کچھ اور کرنے کا سوچا بھی تو وہ حشر کروں گا کہ تم کچھ سوچنے کے قابل نہ رہو گئی......"

پتھریلے لہجے میں کہتا اسکو گھبرانے پر مجبور کر چکا تھا لیکن وہ وشا تھی پل سے پہلے سنبھلی تھی

"ہر بار نہیں بچ سکتے تم اور یہ تمہاری فیملی اس دفعہ ناکام ہوا تو کیا ہوا نیکسٹ ٹائیم سہی وہ کہاوت تو سنی ہو گئی ٹرائے ٹرائے اگین ٹل یو سکسیڈ....."

اسنے چباتے ہوئے کہا

"ہاں اچھی کہاوت ہے پر وہ کیا ہے نہ تم پر سوٹ نہیں کرتی یہ کہاوت کیونکہ تمہارے ٹرائے ٹرائے اگین کرنے سے پہلے تمہیں آوٹ اوف ورلڈ کر دوں گا....."

اسنے دل جلانے والے انداز میں کہا لیکن یہ کیا آگے سے فون کٹ چکا تھا فون دیکھ شہرام کا قہقہ گونجا

"تم کبھی نہیں جیت سکتی میں تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں وشا...."

ایک نظر فون کو دیکھتے ہوئے کہا اور آج جو ضروری کام سے گیا تھا سوچنے لگا

("سر وشا اپکے گھر کے قریب بمب بلاسٹ کروانے کا پلین رکھتی ہے اور وہ جب سب تیاریوں میں مصروف ہونگے اپکے گھر کے پاس بمب سیٹ کر دیا جائے گا......"

اس شخص کی بات سن کر شہرام نے مٹھیاں بھینچی تھیں

"سر یہ کام میں کروں گا لیکن کیونکہ مجھے حکم ملا ہے میں وشا کے آدمیوں کو بھیجوں گا جب وہ وہاں پہچیں گے اپ انکا کام تمام کر دینا....."

وہ جو بھی تھا انفار میشن اچھی دے رہا تھا

"فکر نہیں کرو تم دھیان سے رہنا....."

یہ کہتے فون کٹ کیا اور حارز اور گل خان کو سب بتاتا انکے ساتھ پلین ناکام بنا چکا تھا اور سبکو موت کے گھاٹ اتارتا اب واپس گھر آیا تھا کیونکہ جانتا تھا اب وشمانا تو لندن سے واپس آسکتی ہے کیونکہ تب تک آتی نکاح ہو چکا ہوتا تھا اسکا ارادہ پریہان اور شہرام کے علاوہ سبکو مروانے کا تھا اور خود لندن چلی گئی تاکہ کسی کو شک نہ ہو پر وہ شہرام تھا جگہ جگہ اسکے جاسوس تھے)

....

پارلر بھی گھر پر ہی بلائی ہوئی ایک نہیں دو سو پالر والیاں تھی جو سبکو تیار کر رہی تھی

آبریش اور زرش نے مہرون شرارے اور گولڈن کلر کی کرتی پہنی تھی آبریش نے بالوں کو کرل کروا کر کھلا چھوڑا تھا جبکہ زرش نے ڈھیلی سے بالوں کی چٹیا بنا کر آگے کو کی ہوئی نفاست سے کئیے گئے میک اپ میں دونوں غضب ڈھا رہی تھیں

جبکہ پریہان نے مہرون لہنگا جسکے بارڈر پر نیوی بلو سٹون سے کام کیا جو لہنگے کو بھاری بنا رہا تھا جبکہ مہرون دوپٹہ اس پر بھی سٹون سے کام کیا سیٹ ابھی نہیں کیا تھا کیونکہ تیار ہو رہی تھی ابھی دلہن اور مہرون ایڑھی میں گورے پاوں بہت جچ رہے تھے ہاتھوں میں مہرون ہی چوڑیاں جبکہ بالوں کو آبریش کی طرح ہی کرل کر کے چھوڑا ہوا تھا آبریش جتنے لمبے تو نہ تھے لیکن کمر تک آتے تھے وہ بھی بہت حسین تر لگ رہی تھی.......

جبکہ سب لڑکوں نے سعد سمیت بلیک کرتا جسکے اوپر براون واسکٹ پہنی تھی اور سب غضب ڈھا رہے تھے اس ڈریسنگ میں وہ بہت ڈیشنگ لگ رہے تھے

....

میرب گھر کے دروازے کے سامنے کھڑے احتشام کو فون کر رہی تھی ریڈ بلڈ کلر کے فراک میں ریڈ کلر کے سٹولر سے ہی حجاب کیئیے اور پنک کلر کی لپسٹک میں وہ بھی بہت حیسن لگ رہی تھی اور اوپر سے گھبرایا گھبرایا چہرہ لیکن سامنے سے احتشام کو مسکرا کر آتا دیکھ اسکی پریشانی کم ہوئی تھی اور اسکی نظریں احتشام سے ہٹنے کا نام نہیں لے رہی تھیں یہی حال احتشام کا تھا وہ تو اس سراپا حسن سے نظریں نہیں ہٹا پا رہا تھا

"بہت خوبصورت لگ رہی ہو کیوں نہ ہم بھی آج نکاح کروالیں...."
اسنے اسکے سراپے کو ایک نظر دیکھتے شرارت سے کہا تو وہ جھینپ گئی
"اوفف احتشام بس کردو ویسے تم بھی ہینڈسم نہیں بہت ہینڈسم لگ رہے ہو....."
اسنے محبت پاش نظروں سے اسکو دیکھتے ہوئے تو وہ دھیرے سے مسکرادیا
"چلو چلتے ہیں...."
یہ کہتا دونوں مسکراتے ہوئے ساتھ گھر میں داخل ہوئے لیکن سامنے سے مصطفی کو آتے دیکھ اسکی ہنسی کو بریک لگی مصطفی نے انکے پاس آکر قدم روکے اور خشمگین نظروں سے احتشام کو دیکھا

"بھائی یہ پری-پریہان کی دوست ہے میرب....."

اسنے خود پر قابو پاتے ہوئے کہا جو بھی تھا مصطفی کا اسکو شروع سے ہی ڈر تھا شہرام یار امز ہوتے تو سیدھا سا تعارف کرواتا پر اد گر مصطفی تھا میرب نے بہت مشکل سے اپنی ہنسی روکی تھی

"ہمم تو تم اسکے ساتھ کیا کر رہے ہو.....؟"

مصطفی نے سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے کہا

"پری نے کہا تھا اسکو لے او...."

"اچھا تو بچے کیسے ہیں آپ....؟"

اسنے بہت پیار سے مخاطب کہا تو اسنے بہت ادب سے جواب دیا

"اوکے جائیں آپ....."

"اوئے تو کدھر...."

اسکو بھی میرب کے ساتھ جاتے دیکھ مصطفی نے ٹوکا تو میرب بھی رکی

"بھائی پریہان نے کمرے تک چھوڑنے...."

"تم جاو کیٹرنگ کا کام دیکھو......"

اسکی بات میں اثبات میں سر ہلاتا ایک نظر میرب کو دیکھا جواب پریشان سی ہو گئی تھی اور وہاں سے چلا گیا

"بچے آپ سیڑھیاں چڑھ کر جائیں تو تین کمرے چھوڑ کر چوتھا کمرہ پریہان کا ہے...."

اسنے اسکو مسکرا کر کہا تو وہ وہاں سے چلی گئی کیونکہ احتشام کے علاوہ کسی کو نہ جانتے تھی پریہان کو بھی جانتی تھی پر اسکی دو تین دفعہ ہی ملاقات ہوئی تھی لیکن زیادہ بات نہ ہوئی تھی اسکے کمرے میں گئی تو پریہان نک سک سی تیار بیٹھی تھی اور آبریش تھی بس کمرے میں صرف یہی دونوں تھے پریہان کو دیکھ بے اختیار اسکے منہ سے ماشاءاللہ نکلا تھا کہ پریہان اور آبریش دونوں مسکرائیں

وہ دونوں سے ملی اور انکے پاس ہی بیٹھ گئی بہت جلد ان میں گھل مل گئی تھی

"تم دونوں بیٹھو میں نیچے کا چکر لگا لوں....."

آبریش انکو مسکرا کر کہتی نیچے چلی گئی اپنی امی کے کہنے پر کچن میں سے پھول لینے جا رہی تھی کہ کسی نے اسکو کھینچ کر پلر کے ساتھ لگایا تھا وہ جو کچھ بولنے کا ارادہ رکھتا تھا اسکو دیکھ الفاظ منہ میں ہی رہ گئے وہ اسکے سراپے میں کہی کھو سا گیا تھا اور آبریش نے بھی آنکھوں ہی آنکھوں میں اسکو آیتلکرسی پڑھ کر پھونک ماری تھی لیکن وہ یک ٹک خود کو دیکھتی پا کر کنفیوز ہو رہی تھی

"مصطفی......"

اسنے اسکو بازو سے ہلایا تو اسے مسکرا کر اسکے چہرے کی طرف دیکھا اور اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیئے تو وہ مسکرادی

"بہت بہت خوبصورت لگ رہی ہو اتنی کہ دل کر رہا ہے ابھی کمرے میں لے جاوں اور اپنے انداز میں تعریف کروں....."

اسکے ماتھے کے ساتھ اپنا ماتھا ٹکاتا اسنے محبت سے چور لہجے میں کہا کہ آبریش کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھی اور مصطفی کی طرف دیکھا جو بند آنکھیں کیئیے اسکو محسوس کر رہا تھا اسنے بھی اپنے آنکھیں بند کیئں تھی

"ویسے میں کیسا لگ رہا ہوں.......؟"

اسنے مسکرا کر پوچھا

"بس ایویں ہی......."

اسنے ہاتھ اٹھا کر اسکو نفی میں ہلاتے ہوئے کہا تو مصطفی منہ کھولے اسکو دیکھنے لگا پھر خود کی ڈریسنگ کو دیکھا بلیک کرتے میں گورا رنگ اوپر سے گورے رنگ پر بلیک داڑھی غضب پھر نفاست سے سیٹ کیئیے گئے بال...

جس میں وہ بہت وجیہہ لگ رہا تھا کہ کتنی ہی لڑکیوں کی نظریں وہ خود پر محسوس کر چکا تھا لیکن وہ صرف اپنی جان آبریش کے لیے تیار ہوا تھا اور ادھر آبریش ہی....

"ایویں سا ہی لگ رہا ہوں کیا.....؟"

اسنے منہ لٹکائے کہا تو آبریش مسکراہٹ روکتی سرہاں میں ہلایا

"اچھا تو ٹھیک ہے جن لڑکیوں کو میں بہت ہینڈسم لگا انکے پاس ہی چلا جاتا ہوں کم از کم وہ تعریف تو کر دیں گی....."

سنجیدگی سے کہتا جانے لگا کے آبریش نے اسکو گھورا اور اسکا بازو پکڑ کر رخ اپنہ طرف کیا

"کہاں جارہے ہیں.....؟"

اسنے چباتے ہوئے کہا

"انکے پاس جنکو میں بہت ہینڈ سم لگ رہا ہوں....."

اسنے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

"خبر دار جو گئے میں تو مزاک کر رہی تھی آپ بہت ہینڈ سم لگ رہے ہیں......"

اسنے منہ بناتے ہوئے کہا تو اسنے اسکا چہرہ اٹھا کر اسکی آنکھوں میں دیکھا

"کتنا.....؟"

پھر سے سوال ہوا

"بہت زیادہ...."

اسنے جوابا مسکرا کر اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تو مصطفی کے چہرے پر دلفریب مسکراہٹ پھیلی

"ویسے اسی سے ایک گانا میرے زہن میں ایا ہے....."

اسنے شرارت سے کہا

"کونسا.....؟"

اسنے اشتیاق سے پوچھا

"کیتے آکھ نہ میلا لی بلیے.....ملک پر زے ہلا دو دل دے........."

اسکا گانا سن کر آبریش کھلکھلا کر ہنسی تھی تو مصطفی اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس کر رہا تھا

"ہائے مت ہنسو میری جان میں اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس کر رہا ہوں یوں ظلم مت کرو یار ابھی موقع نہیں ہے......"

اسنے دل پر ہاتھ رکھتے آہ بھرتے ہوئے کہا تو آبریش اور کھلکھلائی تھی مصطفی نے آگے بڑھ کر بے اختیار اسکی گال پر ہونٹ رکھے تھے آبریش کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی

"یوں دیکھتی رہو گی یا میری گال پر بھی کس کرو گی....."

اسکی بات آبریش شرم سے چہرہ جھکا گئی تھی کچھ لان میں تو کچھ گارڈن میں مصروف تھے یہاں کوئی نہ تھا سو وہ تسلی سے رومینس کر رہے تھے

"کرو نہ یار......"

اسنے کمر سے پکڑ کر قریب کرتے ہوئے کہا تو اسنے اسکے چہرے کو تھماتے آنکھیں بند کئیں تھی اور وہ جو اسکی گال پر کس کرنے لگی تھی مصطفی نے اسکی بند آنکھوں کا موقع اٹھاتے چہرہ موڑا تھا جسکی وجہ سے اسکے ہونٹ اسکی گال کی بجائے مصطفی کے ہونٹوں سے ٹکرائے تھے آبریش نے فوراً سے آنکھیں کھولیں دور ہونا چاہا لیکن مصطفی مکمل طور پر اسکے لبوں کو قابض کر چکا تھا سو مزاحمت بے کار تھی کچھ دیر بعد چھوڑا تو وہ لمبے لمبے سانس لینے لگی اسکی لپسٹک کونے سے پھیلی تھی

"آبریش پھول ملے یا نہیں....."

باہر سے اپنی امی کی آواز سن کر اسکو ہوش آیا کہ وہ تو پھول لینے آئی تھی اسنے بے اختیار سر پر ہاتھ مارا

"اوففف مصطفی باتوں میں لگادیا میں توپھول لینے آئی تھی....."

یہ کہتی جانے لگی کے مصطفی نے دوبارہ کلائی سے پکڑتے کھینچا تھااور موبائل نکال کراسکا فرنٹ کیمرہ اون کرکے سامنے کیا اپنے ہونٹ سے تھوڑی سی پھیلی لپسٹک دیکھ کر اسنے مصطفی کو گھورا اور سیٹ کرنے پھر جانے لگی لیکن مصطفی نے کوشش ناکام بنادی

"اوف کیا ہے....؟"

اسنے جھنجھلا کر کہا

"پانص سات پکس تو ہو جائیں....."

اور پھر اسکے انکار کے باوجود وہ پانچ سات کی بجائے کافی پکس لے چکا تھا دوبارہ باہر سے آواز پڑنے پر وہ جلدی سے بھاگی تھی اور مصطفی بھی بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہاں سے وہ کام کرنے چلا گیا جسکے لیے یہاں آیا تھا لیکن آبریش کو دیکھ کر رک گیا

....

تقریباًسب مہمان آچکے تھے اور حارز کو آتا دیکھ شہرام اسکی طرف گیا تھا عذوبہ کو سلام کرتا حارز سے بغلگیر ہوا تھا

"مجھے پریہان سے ملنا ہے....."

عذوبہ نے کہا تو شہرام نے مسکراہٹ دبائی اسکا تو جانا منع تھا سو اسنے احتشام کو آواز ماری جو آبریش کے ساتھ سیلفیاں لے رہا تھا

"جی بھائی....."

"بھابھی اور حارز کو پریھان کے پاس لیجاو....."

"میں نہیں جانے والا....."

حارز نے تھپڑ یاد کرتے ہوئے بولا لیکن عذوبہ کی گھوری سے محض منہ ہی بنا سکا اور پھر احتشام انکو پریھان کے روم میں لے گیا جہاں میرب اور پریھان ہی تھیں

"احتشام نے میرب کو دیکھ کر ایک آنکھ دبائی تھی تو وہ سٹپٹا کر دوسری طرف رخ کر لیا تو احتشام مسکراتا ہوا چلا گیا

پریھان نے عذوبہ سے ملی

"واو تم تو بہت خوبصورت ہو....."

عذوبہ نے کھلے دل سے تعریف کی تو وہ کھل کر مسکرائی لیکن پیچھے کھڑے حارز کو دیکھ کر ہنسی رکی

"آپ یہاں...."

اسنے حارز کو گھورتے ہوئے کہا

"شہرام نے بھیجا ورنہ مجھے شوق نہیں تھا....."

اسنے منہ بناتے ہوئے کہا

"اتنے اپ تابعدار تو جائیں بھابھی کو یہی چھوڑ کر یہاں کیوں کھڑے ہیں...."

انکے جھگڑے کو البتہ عذوبہ تو بہت انجوائے کر رہی تھی

"یار بڑئی بد تمیز ہو آپ...."

اسنے گھورتے ہوئے کہا جوابا پریہان اور عذوبہ دونوں ہنس دی وہ گھورتا ہوا وہاں سے چلا گیا

اور وہ کھڑئی بھی آن پہنچی جب شہرام پورۓ ایجاد و قبول کے ساتھ پریہان کو اپنے نام کر چکا تھا احتشام نے اپنی اوٹ پٹانگ حرکتوں سے پریہان کو رونے سے باز رکھا لیکن پھر بھی یہ گھڑئی ایسی ہوتی ہے ایک لڑکی کیلیے کہ بچپن سے اپنے نام کے ساتھ اپنے باپ کا نام لگانا اور پھر ایک ایسا موقع آنا جب وہ باپ کا نام ہٹ جانا ایک لڑکی کیلیے یہ بہت مشکل ہوتا ہے اور رونا تو نہ چاہتے ہوئے بھی آتا ہے

شہرام جو حارز سے باتوں میں مصروف تھا (وہی پولیس والوں کی طرح باتیں مجرم مجرم اور صرص مجرم) کہ دلہن کے آنے کا شور اٹھا اسنے نظریں سامنے پھیریں تو ٹھہر ہی گئیں لیکن ریڈ جالی کے لمبے گھونگھٹ کو دیکھ کر بدمزہ ہوا لیکن اس جالی دار گھونگھٹ سے اسکا چہرہ تھوڑا تھوڑا نظر آرہا تھا اور پھر نظر اسکے لیڈ بلڈ لپسٹک لگے ہونٹوں پر ٹھہری

"اوۓ بھائی حوصلہ رکھو تیری ہی ہے....."

پیچھے سے حارز نے کان میں سرگوشی کی تو وہ ہوش کی دنیا میں آتے اسکی بات پر مسکرا دیا

"ہاں صرف میری ہی...."

مسکرا کر کہتا پریہان کو دیکھا جواب پاس آگئی تھی اسنے ہاتھ آگے بڑھایا تو شور اٹھا تھا پریہان جھینپی تھی زرش نے اسکا ہاتھ شہرام کے ہاتھ میں رکھا تھا کہ شہرام نے ایک جھٹکے سے کھینچا تو وہ اسکے مزید قریب ہو گئی اسکے اس عمل سے وہ تو شرم سے دہری ہو گئی البتہ پورا لان ہوٹنگ اور سیٹیوں سے گونج اٹھا تھا شہرام کے لب کھل کر مسکرائے تھے دونوں ایک ساتھ بیٹھے

پریہان کو بیٹھانے کے بعد زرش جو جانے لگی تھی شہرام نے اسکا ہاتھ پکڑا تو زرش نے پیچھے پلٹ کر دیکھا تو شہرام نے پریہان پر موجود لمبے گھونگھٹ کی طرف اشارہ کیا تو زرش زور سے ہنسی تھی

"صبر رکھا کر بے صبرے....."

رامز جو شہرام اور زرش کی طرف متوجہ تھا شہرام کے اشارے پر ہنستے ہوئے کہا تو اسنے منہ بنایا

"ارے مت تڑپاؤ ظالمو میرے بہنوئی کو....."

احتشام کی شرارت بھری آواز گونجی تھی سٹیج قہقوں سے گونجا تھا تو آبریش نے ہنستے ہوئے گھونگھٹ اٹھایا تھا

"بیوٹیفل......"

پریہان کو دیکھ شہرام کے منہ سے بے ساختہ نکلا پر ہوٹنگ پر ہوش آیا تو زبان دانتوں تلے دبائی پریہان کا جھکا سر اور جھک گیا کہیں سے وہ شرارتی لڑکی نہیں لگ رہی تھی

"کیا ہوا بھائی صاحب....؟"

سعید صاحب کو آنکھیں صاف کرتا دیکھ حماد صاحب بولے

"بس وشما کی کمی ہو رہی ہے....."

انکی بات پر حماد صاحب خاموش ہوئے

"چلیں ائیں نہ ابو بڑے ابو فوٹو شوٹ شروع ہو گیا ہے......"

مصطفی نے انکو مخاطب کیا تو وہ بھی انکے ساتھ چلے گئے

بہت دیر فوٹو شوٹ چلتا رہا پھر بچارے کیمرہ مین کی آئی شامت کے وہ ہتھے چڑ گیا دا گریٹ احتشام ملک کے اور وہ بیچارہ کبھی کیسے پکس کھینچ کبھی کیسے

"کیمرہ مین ہماری کچھ پکس بنا دو....."

شہرام نے دوسرے کیمرہ مین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

"بھائی پہلے ہی آپکی پکس سے میمری فل ہو گئی ہے......."

اس کیمرہ مین نے ہنستے ہوئے کہا

"مطلب.....؟"

اسنے نا سمجھی سے پوچھا

"جی وہ انہوں نے کہا تھا....."

اسنے دور کھڑے مصطفی کہ طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو آبریش کے ساتھ سیلفی لے رہا تھا

شہرام بے اختیار مسکرایا

"ہمم اچھا جاو....."

اسکو کہتا ایک نظر اپنے ساتھ بیٹھی نروس پریہان کو دیکھا اسنے اپنا ہاتھ اسکے برف بنتے ہاتھوں پر رکھا اور دبایا

"ریلیکس بیوی کول ڈاون...."

اسنے اسکی طرف تھوڑا سا جھک کر کہا تو اسنے چہرہ اٹھا کر اسکی طرف دیکھا لیکن اسکی محبت زدہ نظروں کی تاب نہ لا سکی اور نظریں جھکا گئی

کھانے کا دورانیہ شروع ہو گیا تھا اب ہر طرف میوزک کی تیز آواز تھی یہ مغرب کے بعد کا وقت تھا ہر کوئی کھانا کھانے میں مصروف تھا سٹیج پر اب صرف وہ دونوں ہی بیٹھے تھے

"جان فنکشن ختم ہونے کے بعد ڈریس چینج مت کرنا....."

"کیوں....؟"

اسنے بے ساختہ پوچھا

"کیونکہ مجھے تمہیں جی بھر کر دیکھنا اس لیے گارڈن کی دوسری خالی سائیڈ پر انا میں میسج کروں گا تو پانچ منٹ میں چائے بنا کر لانا اگر پانچ منٹ سے چھٹے منٹ کا ایک سیکنڈ بھی ہوا تو..."

"تو....."

وہ کنفیوز ہوئی

"اگر نہ آئی تو سزا ملے گی اور میری جان اب تو پورا حق رکھتا ہوں تم پر......"

اسنے اسکی طرف جھکتے ذومعنی بات کی تھی تو اسنے اثبات میں سر ہلایا

"ویسے میں کیسا لگ رہا ہوں.....؟"

اسکو خاموش بیٹھا دیکھ اسنے پوچھا

تو پریہان نے نظریں اٹھا کر اسکو دیکھا گوری رنگت پر بلیک کرتا اور اوپر سے براون داڑھی اور براون ہی ہمیشہ کی طرح بکھرے بال لیکن اس دفعہ کم بکھرئے تھے اس طرح وہ کسی سلطنت کا بادشاہ ہی لگ رہا تھا اور واقع ہی وہ پریہان کے دل کی سلطنت کا بادشاہ ہی تو تھا پریہان سوچ کر مسکرائی تھی

"کیا ہوا بتاو نہ.....؟"

اسکو مسکراتا دیکھ پوچھا

"بادشاہ ایک خوبصورت بادشاہ وہ بھی میرے دل کی سلطنت کا....."

اسنے نرمی سے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ کے اوپر رکھتے ہوئے کہا وہ کھل کر ہنسا تھا

"اور میرے دل کی ملکہ میرا سب کچھ ہو تم آئی لویو......"

اسنے بازو سے پکڑ کر قریب کرتے ہوئے کہا تو پریہان مسکرا کر چہرہ جھکا گئی

"چاند تاروں میں نظر آئے چہرہ تیرا......"

وہ دونوں جو اپنے خیالوں میں تھے اچانک گانا گنگنانے کی اواز پر ہوش میں ائے تو احتشام کو دیکھ پریہان نے شرم سے چہرہ جھکایا تھا جبکہ شہرام نے دانت کچکائے تھے احتشام مزید گنگناتا شہرام کے ساتھ دھپ سے بیٹھا تھا

"بھائی حوصلے نام کی بھی کوئی چیز ہوتی ہے یار مہمانوں کا ہی خیال کر لو......"

اسنے شہرام کو شرم دلانا چاہی جو کہ ناممکن تھی البتہ اسکی گردن شہرام کے قبضے میں تھی

اسی طرح ہنسی مزاک میں فنکشن اختتام کو پہنچا تھا

پریہان کمرے میں ادھر سے ادھر ٹہل رہی تھی اور بار بار فون کو دیکھتی پر فون اسکو زبان چڑھا رہا تھا اسنے فون بیڈ پر پھینکا تھا اور دھپ سے بیڈ پر بیٹھی

"اوفف شہرام مجھے نیند آرہی ہے لیکن آپکا میسج نہیں آیا....."

اسنے منہ بناتے ہوئے فون کو گھورا جیسے بیچارے کا قصور ہو کہ جان بوجھ کر فون میسج نہیں شو کر رہا

"آئی میری کمر..."

اسنے کمر کو دبایا تھا اور منہ میں بڑبڑائی پانچ چھ گھنٹے لگاتار بیٹھنے اور پھر اسکے بعد بھی یہ لیٹی نہ تھی اب اسکی کمر درد کر رہی تھی یہ کمرے میں آکر بھی نہ لیٹی تھی کیونکہ جانتی تھی اگر لیٹی تو سمجھو سو گئی اور اگر سوگئی تو شہرام کی دھمکی اسنے سوچ کر ہی جھرجھری لی

اسی خیالوں میں میسج کہ ٹیون بجی تو اسنے جلدی سے فون اٹھایا اور میسج شہرام کا ہی تھا جو منٹ تک آنے کا کہہ رہا تھا

مسکرا کر فون رکھتی اسنے اٹھ کر دوپٹا سیٹ کیا اور چادر اٹھاتی اپنے ارد گرد لپیٹی تھی اور خود کو آئینے میں دیکھا وہ ابھی بھی ویسی ہی تیار تھی

پھر دروازہ کھولتی ارد گرد جھانکا اور شوز اتارتی ہاتھ کی انگلیوں میں اسکو سٹرپٹس سے لٹکاتی آہستہ آہستہ لہنگا اٹھاتی چلنے لگی اور ارد گرد دیکھنے لگی کوئی ہے تو نہیں....

اگر چائے نہ بنانی ہوتی تو وہ پیچھے کی طرف سے اترتی سیڑھوں سے اتر جاتی پر افسوس...

پورا گھر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا یقیناً سب سوئے ہوئے تھے سارا دن کام کی وجہ سے تھکے ہوئے تھے کچن میں جاتی ایک لائیٹ جلائی اور چائے کیلیے دودھ اوپر چڑھایا کچھ ہی دیر میں وہ چائے بناتی کچن سے باہر نکلی اور دھیرے سے لان سے نکلتے دروازے کی طرف بڑھی جیسے ہی باہر نکلی اسکو شہرام نظر آیا جو سینے پر ہاتھ باندھے مسخرا کر اسکو دیکھ رہا تھا اسکے دل کی ڈھڑکنیں تیز ہوئیں تھی

شہرام دھیرے سے چلتا ہوا اسکے پاس آیا اور اسکو کندھوں سے تھاما

"یقیناً آج تمہارے سارے انتظام تھے رخصتی کروانے کے اور دیکھو بہت مشکل سے خود پر کنڑول کیا تھا....."

اسکی بات کرتے منہ سے دھواں نکل رہا تھا سردی کافی بڑھ رہی تھی اسکی بات پر پریہان گھبرائی تھی

شہرام نے آگے بڑھ کر اسکی آنکھوں ہر پٹی باندھی تھی

"شش-شہرام...."

"شششش میری جان سرپرائیز ہے نہ...."

اسنے آگے جھک کر کان میں سرگوشی کی اور اسکو کندھوں سے تھامتا چلنے لگا کچھ قدم چلنے کے بعد رکا تھا اور اسکے ہاتھ سے چائے کا کپ رکھا تھا

"شہرام کہاں ہیں آپ.....؟"

اسکو ڈر لگ رہا تھا شہرام کو بھی آس پاس نہ پا کر بولی اور پٹی کھولنے کیلیے ہاتھ بڑھائے جو شہرام بے تھام لیے

"بہت قریب تمہارے....."

پیار سے کہتا اسکے دل کی دھڑکنیں مزید بڑھا گیا تھا اور اسنے پٹی کھولی پر یہان نے جیسے ہی آنکھیں کھولیں سامنے کا منظر دیکھ دھنگ رہ گئی

"واو بہت خوبصورت....."

بے اختیار منہ سے نکلا

کیونکہ سامنے ایک ٹیبل پر پھول ہی پھول تھے نیچے گھاس پر بھی پھول تھے اور مصنوعی سنو جہاں پہ ٹیبل تھا وہاں پہ گر رہی تھی ہوش تو تب ایا جب شہرام نے اسکو باہوں میں اٹھایا تھا وہ تو شرم سے دہری ہی ہو گئی

"شش- شہرام پلیز اتنا......"

"شششش......"

اسکی بات پوری ہونے سے پہلے شہرام نے ٹوکا

اور اسکو لیتا ٹیبل کے پاس گیا وہاں جیسے ہی کھڑے ہوئے بے شمار پھول ان پر گرنے لگے اسنے جھک کر اسکے ماتھے ہر لب رکھے اور گود سے نیچے اتارا اور جیب میں ہاتھ ڈال کر نا جانے کیا کیا کہ پھول گرنے کی رفتار مزید ہوئی پر یہاں کا ادھر دھیان نہ تھا وہ تو اوپر گرتے پھولوں میں کھو سی گئی تھی

"آو نا شادی کا کیک کاٹیں کیونکہ اگر میں کھویا تو تم مصیبت میں پڑ سکتی ہو....."
پیچھے سے کان میں سرگوشی کی تو وہ ڈر کر اچھلی شال شانوں سے ڈھلک کر نیچے گر چکی تھی اور ٹیبل پر دیکھا جہاں بلیک فوریسٹ کیک پڑا تھا جس پر "ایس اور کیو (Q)" لکھا تھا
"کیو کیا.....؟"
اسکی توقع کے مطابق سوال تھا شہرام دھیرے سے مسکرایا
"کیو مینز کوئین..... کوئین اوف مائے ہارٹ......."
اسنے ایک جزب سے کہا تھا وہ دم سادھے اسکو دیکھنے لگی بے شک وہ آج اسکو مارنے کی کوئی کسر نہیں چھوڑ رہا تھا
"چلو کاٹیں....."
اسنے ٹیبل سے چھری اٹھا کر اسکو پکڑائی اور اسکے پیچھے کھڑا ہو کر ایک ہاتھ سے اسکی کمر سے پکڑا اور دوسرا اہاتھ اسکے ہاتھ کے اوپر رکھ کر چاقو پر گرفت مضبوط کی تھی

کیک کاٹنے کے بعد شہرام نے انگلی سے چاکلیٹ لیتے اسکی گال پر لگائی تھی اور آگے بڑھ کر اس چاکلیٹ کو ہونٹوں سے چنا تھا پریہان نے سختی سے آنکھیں میچیں تھیں دل ایسے تھا جیسے پسلیاں توڑ کر باہر آجائے گا

"تم تو ابھی سے ہی گھبرا گئی شہرام کی جان....."

اسنے پیچھے کھڑے ہی آگے چہرے پر چھولتی کچھ لٹوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے کان میں سرگوشی کی اور ہلکی سے بائیٹ کی کہ اسے منہ سے آہ نکلی اور زرا سی گردن گھما کر شہرام کو دیکھا جو اسکے کندھے پر تھوڑی ٹکائے اسکو دیکھ رہا تھا اسکے دیکھتے ہی شہرام نے ایک آنکھ دبائی تو پریہان نے فوراً چہرہ سیدھا کیا وہ شرمائی سی گھبرائی سی سیدھا اسکے دل میں اتر رہی تھی

اسنے ایک پیس اٹھایا اور اسکے منہ کے پاس کیا تو پریہان نے منہ کھولا اور شہرام نے اسکو تھوڑا سا کھلانے کے بعد تھوڑی سی بائیٹ خود بھی لی اور پھر واپس رکھنے کے بعد انگلی پر لگی چاکلیٹ اسنے اسکے سرخ لپسٹک لگے ہونٹوں پر لگائی تو پریہان فوراً اچھل کر پیچھے ہوئی

"پپ-پلیز شہرام......"

اسنے انگلیاں مڑوڑیں تھیں پر شہرام اسکو سن کب رہا تھا چاکلیٹ اور بلڈ ریڈ لپسٹک لگے ہونٹوں کو دیکھ رہا تھا اور آگے ہوتا اسکو کمر سے پکڑ کر کھینچا تھا جس سے وہ سیدھا اسکے سینے سے لگی پریہان نے چہرہ اٹھا کر اسکو دیکھا اسکی آنکھیں بے پناہ محبت برسا رہیں تھی اسنے بے ساختہ ہاتھ

آگے بڑھا کر اسکی انکھوں پر ہاتھ رکھا تھا شہرام مسکرایا تھا اور اپنی آنکھوں سے ہاتھ ہٹا انکو لبوں سے چوما تھا

"ڈر رہی ہو مجھ سے....؟"
اسنے انگوٹھے کی مدد سے اسکی گال سہلاتے ہوئے کہا تو پریہان نے چہرہ جھکایا پریہان خود اسکو دیکھ کر بہک رہی تھی وہ وہی کپڑوں میں موجود تھا بس اسنے واسکٹ اتاری ہوئی تھی لیکن وہ سیدھا اسکے دل پر وار کر رہا تھا

اسکو خاموش دیکھ کر شہرام نے اسکو چہرہ اٹھایا ایک ہاتھ کی انگلیاں بالوں میں پھنساتا دوسرے سے اسکی کمر کو کس کر پکڑے اسکے ہونٹوں پر جھکا تھا چاکلیٹ کو کھانے کے چکر میں وہ اسکی لپسٹک کا بھی ستیاناس کر رہا تھا اسنے سختی سے اسکے کرتے کو مٹھیوں میں دبوچا تھا پریہان کا سانس اب بند ہونے کو تھا لیکن شہرام چھوڑنے کو تیار ہی نہ تھا

پریہان نے اسکے کندھے کو جھنجھوڑا پر یہاں فرق کس کو پڑ رہا تھا جب شہرام کو لگا پریہان کی گرفت ڈھیلی ہو رہی ہے تو نرمی سے پیچھے ہو گیا
اسکے پیچھے ہوتی ہی پریہان لمبے لمبے سانس لینی لگی اور دوسری طرف منہ کرتی ماتھے پر ہاتھ رکھتی سانس لینے لگی شہرام نے اپنے ہونٹوں پر لگی اسکی لپسٹک کو انگوٹھے کی مدد سے صاف کیا

تھااور پریہان کو بازو سے پکڑ کر کھینچا تو وہ پھر سے قریب ہوئی لیکن اب وہ شرافت سے اسکی پھیلی لپسٹک انگوٹھے کی مدد سے صاف کر رہا تھا اس دوران وہ مسلسل مسکرا رہا تھا اور پریہان نے سختی سے آنکھیں میچیں ہوئیں تھی

"چلو اب تم بھی ریسٹ کر لو ان بھاری زیورات اور لہنگے سے ازاد ہو جاو تھک گئی ہو گئی....."

گلے میں بھاری ہار پھر جھمکے بھاری دوپٹہ اور پھر لہنگا دیکھ اسنے ترس کھاتے ہوئے کہا

تو وہ جلدی سے پیچھے ہوئی اور نیچے پڑی شال اٹھائی اور پیچھے کی بنی سیڑھیاں چڑھنے لگی وہاں سے وہ جلدی کمرے میں پہنچ جاتی شہرام نے اسکی پشت کو دیکھا اور تب تک دیکھا جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہ ہو گئی پھر اسنے ٹھنڈی چائے کا ایک گھونٹ بھرا اور پھر کیک کا وہ چھوٹا سا پیس اٹھا کر کھایا پھر کیک اٹھاتا اندر کی طرف چل دیا باقی کام گل خان جو گھر کے باہر گاڑی میں موجود تھا اسکے میسج کرتے ہی پیچھلے دروازے سے اندر آ کر صاف کر دے گا اب اسکا ارادہ بھی آرام کا

دن پھر سے معمول پر آ گئے تھے شہرام بھی اب ڈیوٹی پر جاتا تھا باقی سب نے بھی آفس سنبھال لیا تھا جبکہ پریہان کی کلاسز کچھ دن میں ہی سٹارٹ ہونی تھی......

نکاح کو چار دن ہو گئے تھے سب بہت خوش تھے اور کچھ افسردہ یقیناً بڑے وشما کیلیے افسردہ تھے باقی ہر چیز اپنے معمول پر دوبارہ آ گئی تھی

....

وشما کو واپس آئے دو روز گزر گئے تھے وہ کسی سے بات نا کر رہی تھی معارج اور بلحہ نے بات کرنا چاہی پر اسنے ٹال دیا

اب بھی وہ اپنے گھر کی سیڑھیوں پر ایک ایلبم گود میں رکھے اس پر کہنی ٹکائے ہاتھ تھوڑی کے نیچے رکھے سامنے دیکھتی نا جانے کیا سوچ رہی تھی پھر ٹھنڈی آہ بھرتی ایلبم کھولا تھا اسنے دو پیج پلٹے تھے تیسرے پر اسکی نظر ٹھہر گئی جہاں وشما سرخ آنکھیں لیے پانی پی رہی تھی جبکہ شہرام قہقہ لگا رہا تھا اور مصطفی بھی وشما کے بال بیگاڑ رہا تھا ساتھ پک بنا رہا تھا

یہ پک دیکھتی اسکی آنکھوں میں ڈھیرے آنسوؤں آئے اسکو وہ دن اچھے سے یاد تھا

(یہ یونیورسٹی کے دن تھے وشما ان سے دو سمیسٹر سینئیر تھی جبکہ مصطفی اور شہرام دونوں سیم سمیسٹر میں تھے لیکن فیلڈ الگ تھی اور وہاں شہرام کا دوست حارز بنا تھا لیکچرز فری ہونے پر یہ تینوں کنٹین میں بیٹھے گھے کیونکہ حارز چلا گیا تھا تو شہرام انکے ساتھ بیٹھا کنٹیب پر انجوائے کر رہا تھا

"کیوں نہ وشمی آج گول گپوں کی ریس ہو جائے......"

وشما کو موبائل میں مصروف دیکھ شہرام نے اسکے ہاتھ سے موبائل چھینتے ہوئے کہا تو اسنے گھورا

"ہاں چلو تم دونوں ریس لگاو میں دیکھتا ہوں....."

مصطفی نے پر جوش ہوتے ہوئے کہا اور وشما کو دیکھا

"ٹھیک ہے شہرام جو ہارا وہ دو دن کنٹین سے باقی دونوں کی مرضی کا کھانا کھیلائے گا...."

وشما نے موبائل جیکٹ کی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا

"چلو میں لے کر آیا گول گپے....."

مصطفی کہتا اٹھا اور پانچ منٹ تک دو پلیٹس لے کر آیا جس میں بارہ بارہ گول گپے تھے وہ دیکھ کر اندازہ ہو رہا تھا کہ مرچی تو بس آخیر ہی کی ہے

"سالے کوئی بدلا ہی اتارا ہے تو نے....."

شہرام نے اسکے سر پر چپٹ لگاتے ہوئے کہا اور ایک نظر گول گپوں کو دیکھا

"شہرام ہار مان رہے ہو...."

وشما نے شرارت سے کہا تو شہرام مسکرایا

"ہار ماننا شہرام ملک نے کبھی سیکھا نہیں...."

کہتے ساتھ پلیٹ کھسکائی تھی مصطفی کے ون ٹو تھری کرتے وہ دونوں شروع ہو گئے تھے انکی پلیٹ میں چار چار گول گپے رہ گئے تو دو پلیٹس اور آ گئیں جو مصطفی پہلے آرڈر کر کے گیا تھا دونوں کے کان ناک آنکھوں سے دھوئیں نکل رہے تھے دونوں کی انکھیں سرخ ہو گئیں تھی

اور مصطفی ہنستا ہوا وڈیو بنا رہا تھا اور بس دوسری پلیٹ کے دو گول گپے کھا کر وشما کی بس ہو گئی تھی اور پانی کے دو گلاس پیے جبکہ شہرام سی سی کرتا ہنس رہا تھا اور پھر مصطفی نے ان دونوں کی اس حالت کو انجوائے کرتے پکس بنانا شروع کی وشما کے انکار کے باوجود اسنے اسکے ساتھ پکس بنوائیں

کیونکہ اسکی حالت ایسی نہ تھی اسکی تیڑھی میڑھی پک آ رہی تھی جبکہ شہرام پانی کے تین گلاس پیتا ساتھ پکس بنا رہا تھا مصطفی اور وشما کے ساتھ وشما نے معصوم سے شکل بنائی کہ اسنے کیوں اسکے ساتھ شرت لگائی

"اب تیار ہو جاو پورے دو دن میں اور شہرام اس کنٹین کو تمہارے پیسوں سے کھالی کریں گے......."

اسنے وشما کو جوس کا گلاس پکڑاتے ہوئے شرارت سے کہا تو وہ ہنس دی اور اثبات میں سر ہلایا پھر وہ تینوں ہی اٹھ گئے تھے البتہ اب وشما اور سہرام چاکلیٹ کھا رہے تھے کیونکہ مصطفی نے کوئی دشمنی ہی نکالی تھی)

اسکی آنکھوں سے بے شمار آنسووں نکلے جو ایلبم پر گر رہے تھے

"کیا کر دیا میں نے دو دوست کھو دیئے اپنے جنون میں کیا تھا اگر شہرام میرا ہو جاتا....."

اسنے روتے ہوئے خود سے ہی کہا

"یہ سب شہرام کی وجہ سے ہوا مصطفی شہرام دونوں کو ہی کھو دیا....."

اب روتے ہوئے اسکی آواز بلند ہو گئی تھی

"کتنے حسین دن تھے...."

سوچتی ہوئی اگلا پیج پلٹا اور پھر دھندھلی انکھوں سے پورا ایلبم میں دیکھنے لگی

"سب ختم ہو گیا صرف میرے جنون کی وجہ سے سب ختم....اب میں جو باقی بچا ہے وہ بھی ختم کردوں گی......"

اسنے ایلبم کو دوسری سیڑھی پر پٹختے ہوئے اپنے آنسو وب بے دردی سے صاف کرتے ہوئے خود سے کہا

....

"پلیز چھوڑدیں میری بچی کو کیا بیگاڑا ہے اس نے آپکا چھوڑدیں....."

وہ عورت روتے ہوئے کہ رہی تھی ساتھ اس بچی کا ایک ہاتھ پکڑتے ہوئے کھینچا تھا اور اپنے سینے سے لگایا تھا

"خو مخواہ عذاب ہی ہیں ایک تو جو ہمارے سر پر موت کی تلوار لٹک رہی ہے وہ اتر جائے گی دوسرا گھر کا خرچا کم ہو جائے گا....."

اس شخص نے ہاتھ اٹھاتے اپنی بیوی کو سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا

"یہ کیا کہ رہے ہیں ایک دس سالہ لڑکی کا کتنا خرچا ہو سکتا ہے میں اپنا حصہ اس پر خرچ کردیا کروں گی لیکن ایسامت کریں....."

وہ اور زور سے رونے لگی اور اس بچی کو اپنے سینے میں بھینچا وہ بچی کبھی اپنے باپ تو کبھی اپنی روتی ماں کو نا سمجھی سے دیکھ رہی تھی اسکو کچھ سمجھ نہ آرہا تھا کہ اسکے ساتھ کیا ہو رہا ہے

"تو جو میرے سر پر قرضہ ہے وہ خود کو بیچ کر چکاوں....."

شاید وہ شخص اب تنگ آگیا تھا اس لیے پھنکارا

"وہ آپ نے خود حرام یعنی جوئے سے اپنے سر چڑھایا ہے خود ہی اتاریں میں اپنی بچی قربان نہیں ہونے دے سکتی....."

وہ عورت اٹل لہجے میں بولی

"پاگل ہو گئی ہے تیرا شوہر مارا جا سکتا ہے اور کیا ہوا میں زندہ رہا تو اس جیسی اور لڑکیاں آ جائیں گی...."

وہ شخص بنا شرمندگی کے تاثرات لیے کہا تو اسنے نفی میں سر ہلایا

"کتنا روکا تھا آپکو پر آپ نہ سمجھے یہ سب میری بچی کیوں برداشت کرئے جائیں آپ میں اسکو ہر قیمت پر قربان نہیں ہونے دوں گی...."

اس عورت نے غصے سے کہا تو اسکے شوہر نے ماتھا مسلا اور اسکے ہاتھ سے اسک بچی کو لینا چاہا جب وہ عورت مزید حائل ہوئی تو اس مرد نے دو تھپڑ اسکہ منہ پر مارے جس سے وہ زمین پر گر گئی

"امی...."

وہ بچی اپنے ابو کے ساتھ گھسٹے ہوئے جا رہی تھی اور زور سے چلائی اسکو یہ تو علم نہ تھا اسکے ساتھ کیا ہو رہا ہے البتہ یہ اندازہ ہو گیا تھا اسکا باپ کچھ غلط کرنے والا ہے

"بابا کہاں لے کر جا رہے ہیں چھوڑیں امی...."

وہ اپنے باپ سے پوچھتی پھر سے چلائی تھی

"میری بچی کچھ نہیں ہوتا سکون رکھو..."

اسنے خبیث سے مسکراہٹ دیتے ہوئے کہا اور چلنے لگا لیکن سامنے کھڑے دو وجود کو دیکھ کر قدموں کے ساتھ ساتھ مسکراہٹ کو بھی بریک لگی اسکی بیوی باہر آئی تو سامنے دو ہستیوں کو دیکھ کر اسکو زندگی کی کرن دیکھائی دی

"دیکھیں بھائی صاحب ان سے کہیں میری بچی کو چھوڑ دیں....."

وہ عورت اب دونوں مردوں کے پاس ائی تھی جو شعلہ بار نظروں سے اس عورت کے شوہر کو دیکھ رہے تھے

"معارج یہ کیا کر رہے ہو...؟ چھوڑو اس بچی کو........"

ان میں سے ایک اہنی گرجدار آواز کے ساتھ بولا

"تم بیچ میں مت بولو سعود یہ ہمارے گھر کا معاملہ ہے....."

معارج تھوڑا سہم کر بولا اور اس بچی کے ہاتھ پر گرفت سخت کر دی

"کیا ہوا ہے بھابھی....؟"

سعید صاحب شمائیلہ سے پوچھنے لگے تو وہ سب بتانے لگی

"تم قرضے میں ڈوبے اپنی غلطیوں سے اب اسکو اتارنے کیلیے تم اپنی بیٹی جو دس سال کی ہے بیچنے لگے ہو چھی شرم آتی ہے مجھے تجھے دوست کہتے ہوئے....."

سعود صاحب غصے سے بولے تو معارج نے چہرہ جھکا یا

"تمہیں جتنے پیسے چاہیں میں دوں گا لیکن بدلے میں اپنی بیٹی تم مجھے دے دو....."

انہوں نے آخر سہی فیصلہ کیا تھا معارج سوچ میں پڑا تھا پھر کچھ سوچ کر ہامی بھری اور اس بچی کا ہاتھ چھوڑ دیا تو وہ بھاگتی ہوئی اپنی ماں کے پاس ائی

سعید صاحب نے موقعے پر ہی پیسے دیئے تھے اور شمائیلہ بیگم کی طرف مڑے

"مجھے نہیں جانا امی انکے ساتھ کون ہیں یہ مجھے اپکے ساتھ رہنا ہے....."

وہ بچی اپنی ماں کو چمٹی تھی

"میری جان یہ اپکی بہترین حفاظت کریں گے اور ہم سے بہتر ہیں جاو تم...."

اسنے اسکو حوصلہ دیتے اسکا ہاتھ سعود صاحب کو پکڑایا تھا جنہوں نے اسکو حوصلہ دیا تھا اور اسکو سعود صاحب اور سعید صاحب پر پورا یقین تھا

"بھابھی وشا اب ہماری بچی ہے آپ عذوبہ اور بلحہ کی حفاظت کرنا....."

"فکر مت کریں بھائی وہ انکے چاچو ساتھ لے گئے ہیں...."

یہ کہتی انکی طرف سے تسلی لیتی اندر کی جانب بڑھ گئی جبکہ وہ وشا کو لیتے گاڑی میں روانہ ہو گئے

شمائیلہ نے ایک نفرت بھری نظر معارج پر ڈالی اور اندر چلی گئی پیچھے وہ شاطرانہ مسکراہٹ سے پیسے گننے لگا

....

سب رات کے کھانے کے بعد لاونج میں بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے جبکہ بڑے اپنے اپنے کمروں میں گھسے ہوئے تھے باقی پارٹی مینز گرلز باتیں کوئی ٹی وی دیکھ رہا تو کوئی موبائل تو وکجی لیپ ٹاپ....

"لوکاں دو دو یار بنائے

کسے اوف نہ کیتی ہائے

اساں اکو یار بنایا

تے رولا پے گیا

لوکاں دو دو یار او چچچچ........"

آچانک کسی کے ہاتھوں احتشام کا کان پکڑے جانے پر اس بیچارے کا راگ ادھورا ہی رہ گیا

"یہ کیا کہ رہا ہے تو کسنے دو دو یار بنائے اور تیری دفعہ رولا پے گیا......"

مصطفی نے مزید کان مڑوڑا تھا اب لانچ میں سبکی ہنسی کی آواز تھی

"بب- بھائی گانا ہے آہہ....."

اس بیچارے نے مظلومیت سے کہا لیکن مصطفی بے اور زور سے مڑوڑا تھا

"یہ کیسا بکواس گانا ہے.....؟"

مصطفی نے گھورتے ہوئے کہا

"بھائی آپ ٹھہرے اولڈ یہ نیو جنریشن کا آہہہہ......"

شاید احتشام اپنا کان بھول گیا تھا جو اپنی رفتار میں بولنے لگا لیکن جب کان اور زور سے مڑوڑا تو یاد

آیا وہ اپنے بڑے بھائی کی گرفت میں موجود ہے اس وقت سو نو فضول بکواس

"اچھاااسوری نہ بھائی....."

اسنے مصطفی سے کہتے ایک مسکین سے شکل بنا کر شہرام کو دیکھا مینز وہ اس وقت مدد چاہ رہا تھا تو شہرام کی مسکراہٹ گہری ہوئی

"چلو چھوڑو نہ اسکو یہ دیکھو....."

شہرام اسکو کہتا اپنا موبائل آگے کیا تو مصطفی اسکو چھوڑتا وارن نظروں سے دیکھتا شہرام کی طرف متوجہ ہوا موقع پا تا وہ فوراً سے مصطفی کے پاس سے اٹھا تھا اس گھر میں وہ دو ہی تو بندوں سے سب سے زیادہ ڈرتا تھا ایک مصطفی اور دوسرا سعید صاحب باقی رامز بھائی نے کبھی کچھ کہا نہ تھا اور شہرام تو اپنا ہی بندہ تھا جبکہ حماد صاحب بھی شرارتوں میں ساتھ ہوتے تھے

"آؤ وشا بچی آج سے یہی آپکا گھر ہے....."

وشا کو گھر کے اندر نہ داخل ہوتے دیکھ سعود صاحب نیچے پیروں کے بل بیٹھتے اسکو پیار سے مسکراتے ہوئے کہا تو اسنے خالی خالی نظروں سے انکو دیکھا

"اور مما بابا.....؟"

"مما بابا پاس ہم بہت جلد جائیں گے ٹھیک ہے....."

انہوں نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا اور اپنا ہاتھ آگے بڑھایا جسکو کچھ سوچنے کے بعد وشا نے تھام لیا تھا اور پھر سعود صاحب کھڑے ہو گئے اور اندر داخل ہوئے تو بڑے انکے انتظار میں تھے جنکو سعید صاحب پہلے ہی بتا چکے تھے انکو آتا دیکھ وہ سب مسکرائے تھے

"بیٹا آج سے ہم تمہارے بابا ہیں اور یہ آپکی مما......"

سعود صاحب نے اپنی بیوی کے پاس لاتے ہوئے کہا

"کیسی ہے پیاری لڑکی میرا نام شمائلہ ہے آج سے مجھے آپ مما کہ سکتی ہو....."

انہوں نے اسکی گال پر کس کرتے ہوئے کہا

"شمائلہ وہ تو میری مما کا بھی نام ہے....."

اسکی بات پر سبکے چہروں پر خوبصورت مسکراہٹ پھیل گئی

"ہاں تو کیا ہوا اب سے میں ہوں...."

انہوں نے پیار سے کہا پھر سعود صاحب نے اسکا سب سے تعارف کروایا

"سعدیہ بھابھی سب بچوں کو بلا کر لائیں...."

وہ اثبات میں سر ہلاتی پانچ منٹ میں بچوں کو لے آئیں تھی تب تک یہ لوگ لاونج میں بیٹھ گئے تھے انکے آتے ہی وشا نے ناسمجھی سے سعود صاحب کی طرف دیکھا

"وشا بچی یہ ہے رامز جو کہ میرا بیٹا اور تمہارا بھائی ہے رامز سلام کرو بہن کو....."

انہوں نے وشا کو بتاتے ساتھ گیارہ سالہ رامز کو حکم دیا تو اسنے ہاتھ کیا جسکو کچھ ہچکچا کر وشا نے تھاما

"یہ ہے صائم شہرام سعید مطلب آپکے چھوٹے ابو کے بیٹے اور یہ آبریش اسکی بیٹی...."

انہوں نے دس سالہ صائم سات سالہ شہرام جبکہ پانچ سالہ آبریش سے اسکا تعارف کروایا تو انہوں نے بھی مسکرا کر اسکے ساتھ ہاتھ ملایا

"بھابھی پر یہان.....؟"

"بھائی صاحب وہ سو رہی ہے....."

انہوں نے مسکرا کر کہا

"تو وشما بچے یہ ہے مصطفی اپکے سب سے چھوٹے ابو کا بیٹا اسکے بعد یہ جو اپکی مما کی گود میں احتشام ہے یہ بھی انکا بیٹا ہے انکی ایک چار سالہ بیٹی بھی ہے جبکہ وہ سو رہی ہے تو اس سے بعد میں مل لینا....."

وشما نے آٹھ سالہ مصطفی کو دیکھا جسنے مسکرا کر ہاتھ آگے کیا تو وشما نے بھی مسکرا کر ہاتھ ملایا

"بابا کیا میں احتشام کو اٹھا لوں....."

اسکے بابا کہنے پر سب کھل کر مسکرائے تو شمائلہ بیگم نے انکو احتشام تھمایا

"آوو وشما ہم کھیلتے ہیں....."

صائم نے اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا تو وہ مسکرائی

"چلو ہم بھی چلتے....."

سب شور مچاتے لاونج سے باہر چلے گئے وشما بھی کنفیوز سے باہر انکے ساتھ چلی گئی

انکے جانے کے بعد سبکے چہروں پر سنجید گی چھائی

"اب کیا کریں گے بھائی صاحب....."

حماد صاحب نے فکر مندی سے پوچھا

"حماد جو ہو رہا ہے ہونے دو اب وشما بھی ہمیں ہمارے سارے بچوں کی طرح عزیز ہے...."

انہوں نے کہا تو حماد صاحب نے اثبات میں سر ہلایا

"چلیں کھانے کی تیاریں کریں....."

سب عورتیں کہتی اٹھ گئیں تو مرد حضرات بھی بزنس کا کام لے کر بیٹھ گئے

....

پریہان یونیورسٹی کی کنٹین کے باہر کھڑئی اندر کارش دیکھ کر اسکا تیڑھا سامنہ بنااور ٹھنڈی آہ بھرتی سامنے سے حارز کو آتے دیکھ اسکے چہرے پر سیطانی مسکراہٹ آئی جسکو وہ چھپا گئی اور سینے پر ہاتھ باندھتی حارز کو دیکھنے لگی جو موبائل پر کچھ دیکھ کر دھیرے دھیرے سے مسکرا رہا تھا پھر ایک دم سے چہرہ اٹھانے پر اسکی مسکراہٹ غائب ہوئی کیونکہ پریہان اسکو ہی دیکھ رہی تھی اور اسے آنے کا اشارہ کیا تو ناچارجی اسکو اسکے پاس جانا پڑا

"جی کیا کام ہے آپکو...."

اسنے جلدی سے کہا

"مجھے بھوک لگی ہے...."

وہ ڈائیرکٹ مدعے پر آئی تو حارز الجھا

"تو میں کیا کروں.....؟"

"مجھے کنٹین سے کچھ کھانے کیلیے لا کر دیں...."

اسنے حکم صادر کیا اور وہ منہ کھولے اسکو دیکھنے لگا پھر کنٹین کے اندر رش دیکھ اسنے جھرجھری لی

"نا بابا نا میں تو نہیں اتنے رش میں جانے لگا......"

کنٹین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور پریہان ک دیکھا جو اسکو اب گھور رہی تھی

"کیا ہے یار آپکو....؟"

اسنے منہ بناتے ہوئے کہا

"تم نے کہا تھا تم میرے بھائی ہو اور اتنا نہیں کر سکتے نا جانے کیا سوچ کر شہرام نے تمہیں میری حفاظت کیلیے رکھا ہے ایک کنٹین کے رش میں نہیں گھس سکتے......"

اسنے چویا بلیک میل کیا تو اب گھورنے کی باری حارز کی تھی

"بہن کہا تو بہنیں بھائیوں کو تھپڑ نہیں مارا کرتیں اور بھائی نوکر نہیں ہوتے بہنوں کے اور اسکے علاوہ مجھے یہاں کام ہوتا ہے ساتھ نہ کے اکیلی آپ میڈم کی حفاظت کرتا ہوں اور یار مارنا ہے بچے کو اس رش میں گھسا کر......"

چار پانچ باتیں سناتے آخر میں مظلومیت سے کہا تو پریہان نے بامشکل اپنی ہنسی روکی

"بھوک لگی ہے اچھے والے بھائی نہیں لا دو پکا پھر کبھی تھپڑ نہیں ماروں گی...."

پوری مسکے باز ہے پریہان تو ناچار جی اسکو کنٹین میں گھسنا پڑا

پانچ منٹ کے تگودو کے بعد وہ برگر اور کول ڈرینک لے سکا ابھی وہ مڑنے لگا کہ اسکا فون رنگ ہوا دیکھا تو شہرام کا تھا اسنے یس کر کے کان کے ساتھ لگایا

"کہاں ہے....؟"

دوسری طرف سے پوچھا گیا

"تمہاری اکلوتی بیوی کیلیے کنٹین میں خجل خوار ہو رہا ہوں...."

اسنے چباتے ہوئے کہا

"مطلب.....؟"

"مطلب آپکی میڈم صاحبہ نے اتنے رش میں مجھے مسکا لگا کر بھیج دیا ہے......"

اسکی بات پر شہرام کا قہقہ لگا تو حارز نے غصے سے فون بند کر دیا اور پلٹا تو پر یہان اسکو کڑے تیوروں سے گھور رہی تھی اسنے آنکھیں گھماتے ہوئے اسکو اسکا سامان پکڑایا تھا اور جانے لگا

"شکریہ حارز....."

اسکی آواز پر وہ پلٹا تو پر یہان مسکرا رہی تھی جوابا وہ بھی مسکرا دیا

"پیسے تو لے لو....."

اسکو جاتا دیکھ دوبارہ بولی

"اب بھائی پیسے تھوڑی لیتے ہیں....."

وہ بنا رکے پیچھے گھوم کر کہا اور چلا گیا پیچھے پر یہان مسکرا کر کندھے اچکاتی اب بر گر سے انصاف کر رہی تھی

....

آبریش جو ناول پڑھنے میں مصروف تھی کہ اسکا فون رنگ ہوا دیکھا تو ان ناون نمبر تھا اگنور کرتی دوبارہ ناول پڑھنے لگی لیکن پھر بیل ہوئی تو اسنے اٹھایا

"کون.....؟"

روکھے سے انداز میں پوچھا

"پہچانا نہیں.....؟"

دوسری طرف سے شوخ سی آواز گونجی

"نہیں....."

یک لفظی جواب ملا

"نشاہوں یاراس دن ملے تھے لائبریری کے باہر......"

"اوونشاسوری نمبر سیو نہیں تھا آپکااس لیے پہچان نہ سکی....."

اسکو یاد آیا تو فوراً سوری کی

"کوئی بات نہیں...."

"ویسے کہاں تھی اتنے دن فون نہیں کیااور شہرام کے نکاح پر نہیں آئی.....؟"

نکاح کی بات سن کر اسکے چہرے کا رنگ فق ہوا تھا

"وہ دراصل میں یہاں نہیں تھی لندن گئی ہوئی تھی شہرام نے کہا تھا بٹ نہ آسکی...."

اب وہ کیا بتاتی شہرام نے خود ہی نہیں بلایا تھا

"اوووہ اچھا....."

اب آبریش کیا کہتی بھلا

"ہمم مل لو یار میں آج کل فری ہوتی ہوں تم فری ہو تو ملیں آج کیا خیال ہے....."

نشاایسے مخاطب ہوئی جیسے بچپن کی دوستیں ہوں

"ہمم ٹھیک ہے میں مماسے پرمیشن لے کر چار بجے تک تم سے مل لوں گی...."

اسنے مسکرا کر کہا ادھر نشا کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ پھیلی کیونکہ وہ اپنا کام کر چکی تھی اب بس پلین پر عمل درامد کرنا تھا

"ٹھیک ہے پھر ملتے ہیں بائے....."

فون رکھتے ہی نشا گانا گنگناتی کمرے سے باہر چلی گئی

....

"مصطفی کل اسلام آباد تمہاری میٹنگ ہے فارق صاحب کے ساتھ رات بارہ بجے کی فلائیٹ میں نے بک کروادی ہے......"

رامز مصطفی کے کیبن میں آتا ہوا بولا تو وہ اسکی طرف متوجہ ہوا

"اچھا رامز پھر وہ مجھے اسکی ڈیٹیلز سینڈ کر دینا......"

اسنے لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے کہا

"ہاں میں کر دوں گا جانا تو مجھے تھا پر مجھے کل لنچ پہ جانا ہے حمزہ کے ساتھ ڈیل کے سلسلے میں تو اس لیے دونوں چاچوں سے پوچھا تو انہوں نے کہا مصطفی کو بھیج دو........."

اسنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے تفصیل بتائی تو اسنے اثبات میں سر ہلایا کیونکہ اچانک میٹنگ کا مسئلہ اسکو تب ہوتا جب وہ فرسٹ ٹائیم فیس کر رہا ہو لیکن وہ اب اتنی میٹنگز اٹینڈ کر چکا تھا کہ ٹرین ہو چکا تھا

"اوکے ٹھیک ہے میں دیکھتا ہوں ڈونٹ وری...."

اسنے ٹائی کو ڈھیلا کرتے اوپر والا بٹن کھول کر کرسی کے ساتھ ٹیک لگاتے ہوئے کہا تو اسنے اثبات میں سر ہلایا اور پھر کچھ اہم چیزیں دی اور کچھ چیزیں میل کر دیں تھی

"اچھا تم گھر جاؤ تیاری کر لو دو تو ویسے بھی بج گئے ہیں کچھ ریسٹ کر کے تیاری کر لو....."

رامز نے اٹھتے ہوئے کہا تو وہ بھی اٹھا

"تمہیں کیا کام ہے....؟"

اسنے گلاسز آنکھوں پر لگائیں اور کرسی سے کوٹ اٹھاتا اپنے ایک بازو پر رکھتے ہوئے پوچھا

"مجھے کچھ میلز کرنے ہیں اور آج ایک ڈیزائنر سے ملنا ہے....."

اسنے اسکے ساتھ روم سے نکلتے ہوئے اپنا پلین بتایا تو اسنے اثبات میں سر ہلایا

پھر مصطفی خدا حافظ کہتا لفٹ میں گھس گیا جبکہ رامز اپنے کیبن میں چلا گیا تھا

....

"روکو روکو گاڑی کو روکو....."

گل خان نے ڈنڈا گھماتے ہوئے ایمبولینس کی وین کے سامنے آتے ہوئے کہا تو اس ایمبولینس کے ڈرائیور نے گاڑی روکی

"کیوں صاحب کیا ہوا مریض ہے گاڑی میں...."

اس ڈرائیور نے گاڑی روکتے ہی گل خان سے کہا

"ہاں ہاں معلوم ہے مریض ہے زرا تم نیچے آنا....."

شہرام نے مسکرا کر اسکو کہا تو وہ پولیس والے کا موڈ اچھا دیکھ کر نیچے اترا اور سردی میں آنے والے پسینے کو صاف کیا

"کیا ہے اندر....؟"

شہرام نے اسکے کندھے کے گرد بازو حمائل کرتے ہوئے پوچھا تو اس ڈرائیور نے تھوگ نگلا

"وہ صص-صاحب مریض....."

اسنے اٹکتے ہوئے کہا

تو شہرام اسکو لیے پیچھے آیا

"زرا کھولو تو سہی....."

اسکو پیچھے کرتا پیچھلا دروازہ کھولا تو سامنے ایک لاش پڑی تھی اور تین لوگ ڈاکٹر یونیفارم میں بیٹھے تھے

"یہ مریض ہے....؟"

شہرام نے گھومتے ہوئے ایک تھپڑ اسکے منہ پر چڑا تھا اس ڈرائیور کا پورا جبڑا ہل کر رہ گیا تھا پھر شرام نے واپس گھومتے ہوئے لاش کے نیچے موجود باکس کو کھینچا تو وہ باکس نوٹوں سے بھرا تھا وہاں ایمبولینس میں موجود ہر نفوس کے چہرے پر پسینے کی بوندیں چمکنیں لگیں اور وہ تینوں باہر نکلے

"ارے واہ اوپر لاش نیچے کیش زبردست...."

مسکرا کر بولتے ہوئے ایک اور تھپڑ پھر دوسرا تیسرا اور پھر کتنے ہی کہ وہ نیچے گر گیا

"اے ایس پی تو جانتا نہیں ہم کون ہیں.....؟

ان میں سے ایک چلایا

"ارے جب تم لوگ خود کو ہی نہیں جانتا تو میں نے جان کر اچار ڈالنا ہے....."

اسنے ایک مکا اس آدمی کے منہ پر بھی جڑا تھا

"اریسٹ کر لو سبکو اور اچھے سے خاطر تواز و کرو ہمارے مہمانوں کی....."

دل جلانے والی مسکراہٹ پیش کرتے ہوئے کہا تو گل خان نے باقی اہلکاروں کو اشارہ کیا

"رکو تم جاو اور معارج کو جا کر مبارک باد دینا ٹھیک ہے......"

شہرام نے ہونٹ کے نیچے انگلی ٹکاتے ہوئے کچھ سوچ کر کہا تو اسنے وہاں سے بھاگنے کی کی

"گل خان یہ منی بھی اسکی جگہ پر پہنچاو......."

یہ کہتے ساتھ فون پر متوجہ ہوا جہاں ڈی ایس پی خاور کا فون تھا

"یس یس سر ایم کمنگ....."

آگے سے حکم صادر ہوا تھا تو شہرام نے کہتے ہوئے فون بند کیا

"میں ڈی ایس پی خاور سے ملنے جا رہا ہوں دھیان سے...."

کہتا اپنی جیپ میں بیٹھا زن سے چلا گیا

....

آبریش ریسٹورنٹ میں بیٹھی نشا کا انتظار کر رہی تھی ابھی مشکل سے پانچ منٹ بھی نہ گزرے تھے کہ نشا اسکو مسکراکر آتی ہوئی دیکھائی دی اسکو دیکھ یہ بھی مسکرادی

"سوری دیر ہوگئی...."

نشا نے بیٹھتے ساتھ کہا

"اٹس اوکے ہو جاتی ہے...."

"ہمم آرڈر کریں...."

اسنے مسکراکر کہا اور ویٹر کو بلایا اسکو آرڈر دینے کے بعد یہ اور نشا باتوں میں مگن ہوگئے کہ جب ویٹر آرڈر لے کر آیا پر جیسے ہی وہ جوس رکھنے لگا جوس کا گلاس الٹ کر نشا کے کپڑوں پر گر گیا تو وہ فوراً سے کھڑی اور اور ابریش بھی کھڑی ہوتی اسکی خراب ہوتی ڈریس کو دیکھنے لگی

"کوئی بات نہیں آپکی غلطی نہیں میں واش کر لیتی ہوں...."

اسنے مسکرا کر کہا اور اچھے بننے کی کوئی کسر نہ چھوڑی تھی

"میں یہ دھولوں...."

اسکی کہنے پر آبریش نے اثبات میں سر ہلایا نشا مڑئی اور چہرے پر شاطرانہ مسکراہٹ تھی اسنے ایک نظر ویٹر کو دیکھا اور آنکہ دبائی تو ویٹر مسکرایا تھا جبکہ نشا کی ابریش کی طرف پشت تھی وہ دیکھ نہ سکی

آبریش نشا کا انتظار کر رہی تھی کہ نشا کا ٹیبل پر پڑا فون رنگ ہوا اسنے اگنور کیا لیکن دوبارہ ہو تو اسنے فون اٹھا کر دیکھا کسکا ہے لیکن جو نام جگمگا رہا تھا اس سے اسکے ہوش خطا ہوئے تھے اور پک دیکھ کر وہ بے ہوش ہونے والی ہو گئی تھی اس سے پہلے وہ اٹھاتی فون بند ہو چکا تھا پھر میسج آیا اسنے جیسے ہی کھولا جیسے جیسے پڑتی گئی اسکے چہرے کا رنگ فق پڑ گیا اور فون ہاتھ سے چھوٹتے چھوٹتے بچا

"امی آبریش کہاں ہے.....؟"

پورا گھر ڈھونڈھنے کے بعد اب وہ کچن میں کھڑی اپنی امی سے پوچھا تھا

"بیٹا وہ ایک دوست سے ملنے گئی ہے...."

"جی اچھا آپ پھر راشدہ سے کہ کر یا خود ایک دو سوٹ اور کچھ ضروری سامان پیک کر دیجئیے گا بارہ بجے کی فلائیٹ ہے میری...."

"ٹھیک ہے بیٹا...."

انہوں نے مسکرا کر کہا

"کھانا لگاوں....؟"

اسکو پلٹتا دیکھ اسکی امی نے پوچھا تھا

"میں فریش ہو کر آتا ہوں...."

ادب سے جواب دیتا اپنے کمرے کی طرف چلا گیا اسکا ارادہ آبریش کے پاس کچھ ٹائیم گزارنے کا تھا لیکن وہ تھی نہیں تو اسنے سوچا اب رات جانے سے ایک دو گھنٹہ پہلے اس سے مل لے گا

....

وشماسب کے ساتھ کھیلنے اور کھانا کھانے کے بعد اب گارڈن میں اکیلی بیٹھی گھٹنوں میں سر دیئے رو رہی تھی

"ہیلو لیڈی آپ کون ہے.....؟"

ایک چار سالہ بچی اپنی کمر پر ہاتھ ٹکاتی اس سے استفارہ کر رہی تھی تو وشما نے چہرہ اٹھا کر اس پری کو سہم کر دیکھا کہ یہ کونسی مخلوق ہے اب

"ہیلو میں آپ سے بات کل لہی ہوں....."

اسنے اپنی توتلی زبان میں اسکے چہرے کے آگے چھوٹے چھوٹے ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا تو وہ ہوش میں آئی

"تم لو کیوں لہی ہو (تم رو کیوں رہی ہو).......؟"

اسنے معصومیت سے پوچھا

"تم کون ہو.....؟"

وشما نے الٹا اسی سے سوال کیا

"میں...."

اسنے اپنی طرف اشارہ کیا تو وشما نے اثبات میں سر ہلایا

"آپکو مجھ پیالی کا نہیں پتا....."

گویا وہ تو صدمے میں ہی چلی گئی تھی وشما نے نفی میں سر ہلایا

"میں پیالی سی پلیہاں (پریہان)....."

اسنے ایک ادا سے کہا تو اسکو یاد آیا سعود صاحب کی بات تو یہ مصطفی کی بہن ہے جو اس وقت سو رہی تھی اسنے اپنے ذہن میں سوچا

"ویسے آپ لو کیوں رہی ہو....؟"

اسکی سوئی وہی اٹکی ہوئی تھی

"بس میرے مما پاپا کی یاد آرہی ہے...."

وہ نا جانے کیوں اپنے دل کا حال بیان کر گئی تھی

"مما بابا کی تو وہ آپ کملے (کمرے) میں جا کر مل لو وہ تو کملے میں ہی ہونگے....."

اسنے معصومیت سے کہا تو وشا نے چہرہ جھکایا

"کیا ہوا آپکو بولو نہ اتنی پیالی لرکی روتی تھوڑئی ہے....."

پریہان نے بامشکل اسکے ساتھ جگہ بنا کر بیٹھتے ہوئے کہا تو وشا بے ساختہ مسکرائی اور ادھر ہو کر اسکو اور جگہ دی

"پری تمہیں معلوم ہے ان سب نے مجھے چھوڑ دیا....."

اسکی بات پر پریہان نے ناسمجھی سے اسکو دیکھا

"کنہوں نے چھوڑ دیا.....؟"

وہ پیار سے بولی تو وشا کو اس پر ڈھیروں پیار آیا

"تم کتنی پیاری ہو....."

وشمانے اسکے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو پریہان کھل کر ہنسی جسکی وجہ سے اسکے ڈمپل نمایا ہوئے وشما کنفیوز ہوئی کہ کونسی گال پہ زیادہ گہرہ گڑا ہے اسنے بے اختیار انکو چھوا تھا

"کیا ہوا....؟"

اسکے سوال پر وہ سیدھی ہوئی اور دوبارہ سے غمزدہ

"آپکو معلوم ہے یوں سیڈ نہیں ہونا چاہیے بھلا کیا ہوتا ہے مما کہتی جو سیڈ ہوتے وہ کالے ہو جاتے....."

پریہان نے منہ بنا کر کہا اسکی بات پر وہ منہ کھولے اسکو دیکھنے لگی

"پریہان تمہیں نہیں نہ معلوم کیا ہوا ہے میرے ساتھ......"

وہ اسکے ساتھ سب شئیر کرنا چاہتی تھی

"ادھر میلی طرف دیکھو....."

اسنے اپنے چھوٹے چھوٹے دونوں ہاتھ اسکی گال پر رکھتے ہوئے چہرہ خود کی طرف کیا

"آپ دکھی مت ہو میں ہو نہ آپکے ساتھ مجھے بتاو کیا ہوا ہے میں اسکو بہت سالا ماروں گی کہ اسکو اپنی دادی نانی یاد آجائے گی آپ دکھی مت ہو نہ دیکھو مجھے لونا آرہا ہے...."

اسنے آخر میں آنکھوں میں خارش کرتے سرخ کرنی چاہیں اور اپنی گال زور سے کھینچ کر سرخ کی تھی وشما اسکو دیکھ کر ہنسی وشما کو وہ چھوٹی سی لڑکی بہت پیاری لگی تھی جس نے چند سیکنڈ ہی اسکی سیڈنیس دور کر دی تھی

"سب نے مجھے چھوڑ دیا....."

اسنے اسکی طرف دیکھتے ہوئے شرمندگی سے کہا

"وہ سب گندے بچے ہونگے انکو نہ اللہ میاں سزادیں گے آپ دکھی مت ہوں اور یہ دیکھو......"

اور پھر اپنے منہ کی عجیب سی شکلیں بنانیں لگیں تو وشا ہنستی ہوئی اسکو گلے سے لگایا تھا

"ویسے آپ میلی دوست بنو گی...."

اس سے الگ ہوتی اسنے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تھا جسکو بنا سوچے سمجھے اسنے تھاما تھا

"ویسے تو میلی نہ بہت زیادہ دوستیں ہیں لیکن اب صرف آپ میلی دوست ہو میں آپ سے کھیلوں گی اور باتیں کروں اب باقی سے کٹی کرلوں گی....."

"لیکن وہ تو تمہاری دوستیں ہیں ان سے کٹی کیسے کروگی وہ بھی میرے لیے....."

اسنے حیرت سے پوچھا

"اووہووواابھی اپ سمجھ دار نہیں ہو لیکن میلے ساتھ رہ کر ہو جاوگی اب سنو میں انکو نہ بہت زیادہ مالوں گی جس سے وہ نالاض ہو جائیں گی وہ منائیں گی بھی تو میں کٹی ہی رہوں گی اور صرف آپکی دوست رہوں گی....."

اسنے آنکھیں پٹپٹاتے اپنا پلین بتایا اور وہ حیرت سے منہ کھولے اس پٹاخہ کو دیکھنے لگی جو ہونٹوں کو گول کیئے اسکو دیکھ رہی تھی

"یار تم بہت کیوٹ ہو...."

وشا نے دوبارہ اسکو ہگ کیا تھا

بے شک وہ اپنا غم اسکے ساتھ باتوں میں کچھ پل کیلیے بھول گئ تھی

"چلو کھیلتے ہیں....."

وشما نے کہا تو دونوں ایک دوسرے ہاتھ پکڑتی اندر چلی گئیں.....

....

آنسوؤں بے اختیار اسکی آنکھوں سے رواں تھے اسنے کانپتے ہاتھوں سے فون ٹیبل پر رکھا اور جلدی سے اپنا چہرہ صاف کیا اسکو یقین نہیں ارہا تھا انہی سوچوں میں نشا اسکے سامنے اکر بیٹھی

"ارے تمہیں کیا ہوا رو کیوں رہی ہو....؟"

اسنے ہمدردی سے پوچھا تو آبریش نے چہرہ اٹھا کر اسکی طرف دیکھا

"مصطفی سے تمہارا کیا تعلق ہے....؟"

اسکے سوال پر نشا من ہی من میں مسکرائی لیکن چہرے کو ایسے بنالیا جیسے اسکی کوئی چوری پکڑی گئی ہو

"کک- کیا کہہ رہی ہو تم...."

اور نشا کا ڈرامہ سٹارٹ ہوا تھا

"یہ یہ کیا ہے.....؟"

اسنے فون اٹھا کے میسج کھول کر اسکے سامنے کیا تو نشا نے پڑھا جس میں لکھا تھا

"میری جان نشا یار اج رات میں تمہارا ویٹ کروں گا اگر نہ ائی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا مجھے تمہاری قربت کی ضرورت ہے پلیز مصطفی کی جان اج رات پھر میرے نام کر دو ورنہ انجام کی ذمہ دار تم خود ہو گئی....."

میسج پڑھ کر اسنے دانت کچکپائے تھے کیونکہ وہ میسج میں کچھ زیادہ ہی بول گیا تھا

"بولو نشا...."

آبریش نے سوچا شاید کوئی اور مصطفی ہو لیکن یہ کیا نشا تو انسووں بہانے لگی

"میں نہیں چاہتی تھی تمہیں معلوم ہو لیکن مصطفی مجھے یونیورسٹی ٹائیم سے ایسے ہی ٹارچر کرتا ہے اسکے پاس کچھ میرے ساتھ زبردستی کھینچی گئی بے ہودہ پکس ہیں جسکی وجہ سے یہ مجھے بلیک میل کرتا ہے......"

اسنے بھرپور ایکٹنگ کی تھی اور آبریش کو اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی

"تت-تم جھوٹ بول رہی ہو میرا مصطفی ایسا نہیں ہے......"

"میں جانتی تھی اسی لیے کبھی نہیں بتایا لیکن تم نے خود پڑھا ہے....."

اسنے آنسووں صاف کرتے ہوئے کہا

"مجھے کام ہے خدا حافظ...."

ابریش جلدی میں کہتی اٹھی تھی اور ریسٹورنٹ سے نکلتی چلی گئی

آبریش کے جاتے ہی نشا نے آنکھیں صاف کیں تھی اور چہرہ گھمایا تو ایک خوش شکل لڑکا اسکے سامنے اکر بیٹھا

"واہ نشاتم نے تو کمال کر دیا..."

اس لڑکے نے جوس کا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا

"لیکن تم نے اتنا بے ہودہ میسج کیوں بھیجا...."

وہ خفا سی بولی

"تو وہ کیا خفقا کچھ ذہن میں آ نہیں رہا تھا ویسے بھی فائدہ ہی ہوا ویسے وہ جل پری سوہنی بیت ہے....."

اسنے آنکھ مارتے ہوئے خباثت سے کہا تو نشا بھی خباثت سے ہنسی

"وہ میرا ہو گیا تو آبریش تمہاری وعدہ...."

وہ بھی کمینگی سے بولی تھی اور پھر دونوں کھانا کھانے لگے

آبریش گھر آ کر سیدھا کمرے میں چلی گئی تھی رات کا ڈنر بھی سبکے ساتھ نہ کیا سر درد کا بہانا بنا کر کمرے میں ہی چار نوالے لیے تھے لیکن دل تھا کہ اس بات سے انکاری تھا لیکن دماغ کچھ سننے کو تیار نہ تھا اور پھر دماغ نے دل پر برتری حاصل کر لی تھی

....

رات کے دس بجے مصطفی نے آبریش کے کمرے کا رخ کیا کیونکہ وہ سیدھا یہی سے نکل جاتا ائیر پوٹ کیلیے دروازہ کھلا تھا اندر داخل ہوا تو آبریش کی پشت اسکی طرف تھی شاید دروازے کی آواز سے اسکا دھیان نہیں گیا سو ویسے ہی بیٹھی رہی مصطفی خوبصورت سا مسکرایا اور پیچھے سے جا کر ہگ کیا

"میری جان کا سر درد کر رہا تھا تو بتا دیتی میں آجاتا...."

اسنے اسکی گردن سے بال ہٹاتے گردن پر ہونٹ رکھتے ہوئے کہا تو آبریش ہوش میں آئی اور بے دردی سے اسکا گھیرہ توڑا تھا مصطفی کو حیرت ہوئی لیکن پھر اگنور کر کے آگے بڑھا اور اسکے دونوں بازووں تھام کر قریب کرنا چاہا لیکن آبریش نے بے دردی سے اسکے ہاتھ جھٹک دیئے

مصطفی نے ایک نظر اپنے جھٹکے ہوئے ہاتھ کو دیکھا اور پھر آبریش کو.... وہ اسکو اپنے سے دور تو کرتی تھی لیکن اکثر شرما کر یا پیار سے کہتی تھی لیکن آج اسکے دور ہونے پر سختی تھی اور چہرے پر غصہ تھا آنکھوں میں محبت کے ساتھ کہیں نفرت کی جھلک بھی تھی مصطفی کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا

"یہ کیا تھا آبریش.....؟"

اسے حیرت سے پوچھا اسکو شاید پھر لگا وہ مزاق کر رہی ہے

"پاس بھی مت ایئے گا....."

اسنے انگلی اٹھاتے ہوئے کہا

"کیا مطلب ہے تمہارا بیوی ہو تم میری....."

اسنے چباتے ہوئے کہا تو آبریش استہزایہ ہنسی

"اوہہ بیوی نشاتو بیوی نہیں پر راتیں تو اسکے ساتھ ایسے گزارتے جیسے پورا حق کو آپکا اس پر....."

اسکے الفاظ نہیں تیر تھے جو اسکے دل کو چیر رہے تھے

"آبریش...."

وہ ایک دم سے چلایا تھا

"کیا ہوا سچائی سنی نہیں جارہی کیا مصطفی حماد....."

وہ بدلحاظی سے بولی تھی

"بکواس بند کرو کیا بولی جارہی ہو....؟"

اسکو سچ میں اسے رویے کی سمجھ نہ ائی تھی

"مجھے بلیک میل کرنے کیلیے کیا ہے اپکے پاس ہاں بولیں ہونگی کوئی پکس ہماری جس میں ہم قریب ہوں....."

وہ طنز پر طنز کر رہی تھی

"یہ کیا بے ہودہ بکواس ہے...."

اسنے جھنجھلا کر پوچھا

"واہ مصطفی اتنا انجان کیوں بن رہے ہیں نشا کو تو قابو میں رکھا ہوا ہے اس بیچاری کو بلیک میل کرکے اسکا استعمال کرتے ہیں جب ایک سے دل نہیں بھرا مجھ پر بھی آگئے جب میں نشا کی طرح ہاتھ نہ آئی تو نکاح کرکے اپنی حوس پوری......"

"شٹ اپ آبریش جسٹ شٹ اپ....."

اسکی برداشت ختم ہوئی تو وہ بیچ میں چلا کر بولا اور اسکو سب سمجھ آگیا یہ نشا کا کیا دھرا ہے اسنے ٹھنڈی اہ بھری تھی اور خود کو کمپوز کیا تھا

"میری بات سنو اس کمینی نے جھوٹ بولا ہے جو بھی بولا ہے...."

وہ پیار سے کہتا آگے بڑھا تو اسنے ہاتھ کے اشارے سے وہی روک دیا

"اب اپکی کسی بات کا اثر نہ ہو گا ثبوت دیکھا ہے پڑھا ہے اپنی آنکھوں سے....."

اسکی بات پر وہ الجھا کہ ایسا کیا دیکھ لیا اس نے جس پر اسکو اپنے مصطفی پر یقین نہیں

"آبر میری جان اپنے مصطفی پر یقین نہیں...."

اسنے صدمے سے کہا تو ایک پل کو آبریش نے دل کی بیٹ مس ہوئی لیکن دماغ دل سے زیادہ طاقتور تھا سو حاوی ہو گیا

"ہاں کیونکہ ابھی بھی آپ مجھ سے اپنی پیاس بجھانے ائے ہیں پھر نشا کے پاس جائیں گے آپ حوس پرست آدمی...."

"بکواس بند کرو اس سے پہلے میرا ہاتھ تم پر اٹھے..."

وہ اسکو بیچ میں ٹوک کر بولا تھا جو اسکی سچی محبت کو حوس کا نام دے رہی تھی

"اپ مجھئے خاموش نہیں کروا سکتے میں چپ نہیں رہوں گی سبکو آپکی حقیقت بتاوں گی اور ہاں مجھے اپ سے طلاق چاہیے....."

اور یہاں مصطفی کی برداشت ختم ہوئی اور اسکا ہاتھ آبریش کے نازک چہرے پر اپنی چھاپ چھوڑ گیا تھا وہ تھپڑ کی تاب نہ لا سکی تو اوندھے منہ بیڈ پر گری

"اپنی بکواس بند رکھو میں ایک لفظ برداشت نہیں کروں گا اپنی پاک پاکیزہ محبت کے خلاف جان لیں لوں گا تمہاری آبریش مصطفی....."

ٹجھر تجھر کر کہتا بنا اسکی حالت دیکھے کہ وہ ہوش میں ہے یا نہیں لمبے لمبے ڈگ بھرتا چلا گیا تھا کمرے سے نہیں بلکہ گھر سے ہی یہ سوچے سمجھے بنا کہ اسکا بھاری ہاتھ وہ نازک وجود برداشت کر سکا ہو گا یا نہیں

....

نشا جو سکھ کی نیند سو رہی تھی دروازہ بار بار نوک ہونے کی وجہ سے اسکی آنکھ کھلی اور آٹھ کر دروازہ کھولا تو اسکا سانس اوپر کا اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا کیونکہ سامنے مصطفی دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا اسنے چہرے پر آئے پسینے کو صاف کیا تھا

"مم۔ مصطفی تم...."

وہ ہکلائی تھی تو مصطفی بنا کوئی موقع دیئے اندر داخل ہوا اور بازوؤں سے دبوچ کر دیوار کے ساتھ لگایا اسکی گرفت بہت سخت تھی کہ نشا کو اپنا بازو ٹوٹتا ہوا محسوس ہوا

"مصطفی چھوڑو مجھے...."

"کیا بکواس کی ہے ابریش کو....؟"

مصطفی نے غرا کر کہا

"کک۔ کیا کک۔ کچھ بھی تو نہیں...."

وہ پھر سے ہکلائی تھی کیونکہ اسنے یہ سوچا ہی نہیں تھا مصطفی یوں اس وقت آسکتا ہے

"اپنی گندی زبان سے میری جان سے عزیز بیوی کے دماغ میں میرے خلاف گند بھرنے کی تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی تمہاری وجہ سے زندگی میں پہلی بار اس پر ہاتھ اٹھایا ہے...."

یہ کہتے ساتھ اسنے دو تھپر نشا کے چہرے پر رسید کیئے تھے کہ وہ بیڈ پر گرئی تھی اور پلٹ کر سہمی نظروں سے اسکو دیکھنے لگی جواب پینسل اٹھا رہا تھا

"مم-مجھے معاف کردو مصطفی....."

ڈر کی وجہ سے بے ساختہ اسکے منہ سے نکلا تھا ورنہ وہ جھوٹ بولنے کا پورا ارادہ رکھتی تھی

"میری ہنستی کھیلتی زندگی میں آگ لگادی مجھے میرے رب کرہاں گناہگار ٹھہرادیا تم نے...."

یہ کہتے ساتھ اسنے پینسل زور سے اسکے بازو پر کھونپی تھی اس سے پہلے وہ چینختی مصطفی نے بھاری ہاتھ نے اسکی چینخ کا گلہ گھونٹا تھا

"شش چلائی تو یہ پینسل منہ میں بھی کھونپ دوں گا سمجھی....."

اسنے اسکووارن کیا تھا وہ مسلسل رو رہی تھی

"میری پاکیزہ محبت کو حوس کا نام دیا صرف تمہاری وجہ سے....؟

اسنے شعلہ بار نظروں سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"میں اسلام آباد جارہا ہوں کل شام تک واپس آوں گا میرے انے سے پہلے حقیقت میری بیوی کو بتادینا ورنہ تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر کے چیل کووں کو کھیلادوں گا......"

اسکے بالوں کو مٹھیوں میں دبوچتے اسنے اپنی لہوزدانکھوں سے اسکو گھورتے ہوئے کہا

"اور تم جانتی ہو میں ایسا کر سکتا ہوں......"

اسنے ایک جھٹکے سے اسکے بالوں کو چھوڑا تھا اور آخری بار وارن نظروں سے دیکھتا وہاں سے نکلتا چلا گیا جبکہ نشا نے اپنے آنسووں صاف کیئے تھے اور اپنے بازو کو دیکھا تھا جس سے خون نکل رہا تھا اسکو پھر سے رونا آیا تھا خیر خود کی ہی غلطی تھی

مصطفی رش ڈرائیونگ کر رہا تھا اسنے غصے کو اپنے دماغ پر حاوی ہونے سے بچایا تھا کیونکہ اسکو گاڑی خود ڈرائیونگ کرنی تھی اور اسلام آباد گاڑی کے ذریعے جانا تھا اسنے گھر فون کر کے یہ کہا تھا کہ وہ گاڑی کے ذریعے جائے گا ٹیکٹس کینسل کروادیں پوچھنے پر اس نے یہ کہ دیا کہ اسکو ایک دوست سے بھی ملنا ہے سو بہانوں کے بعد اسنے فون رکھا تھا اور ڈرائیونگ کر رہا تھا

ایک ہاتھ سے سٹیرنگ سنبھالے جبکہ دوسرے میں سیگرٹ دبائے بار بار لبوں سے لگا رہا تھا

"آبریش مصطفی حساب دو گی تم اس بے اعتباری کا......."

خود سے بڑبڑایا تھا کتنے ہی آنسووں اسکی آنکھ سے نیچے گرئے تھے وہ مرد ہو کر رو رہا تھا وہ تڑپ رہا تھا اپنی محبت کی بے اعتباری پر

"اپنی ہر تکلیف دکھ درد تڑپ کا حساب لوں گا جب تک تم میری طرح نہیں تڑپو گی میں معاف نہیں کروں گا....."

اسنے سیگرٹ کو غصے سے باہر پھینکا تھا اور ایک اور سیگرٹ سلگا کر لبوں کے درمیان رکھی تھی

....

صبح سب ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھے تھے اور شازیہ بیگم اور سعدیہ بیگم کھانا لگا رہی تھیں

"جاو احتشام آبریش کو بلا کر لاو....."

سعدیہ بیگم نے احتشام نے کہا تو اسکو بلانے چلا گیا

"مصطفی اور رامز بھائی کہاں ہیں.....؟"

شہرام نک سک سا تیار ہو کر کرسی گھسیٹ کر بیٹھا تھا مصطفی اور رامز کو موجود نہ پا کر پوچھا

"مصطفی اسلام آباد گیا ہے جبکہ رامز کو جلدی آفس جانا تھا...."

شازیہ بیگم کی بات پر اسنے اثبات میں سر ہلایا

"آبر باجی...."

احتشام اونچی سا پکارتا کمرے میں داخل ہوا لیکن فوراً نظریں جھکا گیا کیونکہ آبریش اوندھے منہ ویسے کی ویسے ہی لیٹی ہوئی تھی

"آبر باجی... آبریش باجی..... بھابھی جی اٹھیں مما بلا رہی ہیں نیچے....."

اسکے پکارنے پر بھی اسکے جسم میں زرا حرکت نہ ہوئی تو حیرت سے آگے بڑھا

"باجی اٹھو نہ...."

اسنے دوبارہ پکارا تھا

"بھابھی اپ تو گدھے گھوڑے کتے باندر سب کے ساتھ ریس لگا کر سو رہی ہیں....."

اسنے ہنستے ہوئے اسکا کندھا جھنجھوڑ کر کہا لیکن کوئی حرکت نہ ہوئی اب حقیقتاً اسکو پریشانی ہو رہی تھی

اسنے آدھا بیڈ پر اور آدھا زمین بوس ہوئے دوپٹے کو اٹھایا اور اسکو سیدھا لیٹا کر اسکے اوپر اوڑا تھا

"آبر باجی آپ اٹھ کیوں نہیں رہی ہیں اٹھیں...؟"

اسنے جھک کر اسکا چہرہ تھپتھپاتے ہوئے کہا لیکن اسکو حیرت کا شدید جھٹکا لگا کیونکہ وہ آگ کی مانند جھلس رہی تھی

"آبریش بھابھی...."

اسنے دوبارہ پکارا لیکن ہوش میں نہ اتے دیکھ نیچے بھاگا تھا

"بابا ماما شہرام بھائی...."

وہ دو دو سیڑھیاں پھیلانگتا اور اونچی اونچی آوازیں دیتا نیچے گیا

"کیا ہوا....؟"

سعید صاحب اسکو دیکھ کر پریشانی سے بولے

"وہ وہ آبر باجی کو ہوش نہیں آرہا...."

اسنے ہانپتے ہوئے کہا تو سب کرسیوں سے اٹھے شہرام جلدی سے بھاگا تھا اور تیز تیز زینے چڑتا آبریش کے کمرے میں پہنچا

"آبریش اٹھو آبریش....."

وہ پکارتا ہوا اسکا چہرہ تھپتھپا رہا تھا اسنے اسکو اٹھایا تھا تو وہ اسکے سینے کے ساتھ لگ گئی

"آبریش...."

سب اسکو پکار رہے تھے شہرام اپنے سینے کے ساتھ لگی آبریش کو بار بار پکار رہا تھا

"احتشام گاڑی نکالو....."

احتشام کو کہتے اسنے آبریش کو گود میں اٹھایا تھا جب نیچے گیا تو احتشام گاڑی کا دروازہ کھول کر کھڑا تھا آبریش کو پچھلی سیٹ پر بیٹھایا تھا اسکے ارد گرد سعدیہ بیگم اور شازیہ بیگم بیٹھیں تھی اور اسکو بار بار ہوش میں لانے کی کشش کر رہی تھیں شہرام نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور جلدی سے گاڑی بھگا لے گیا جبکہ احتشام نے انکے پیچھے ہی دوسری گاڑی نکالی جس میں سعید صاحب اور حماد صاحب تھے جبکہ زرش اور پریہان گھر ہی تھی

....

وہ مسلسل روم کے باہر ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہے تھے جبکہ سعدیہ بیگم اور شازیہ بیگم بینچ پر بیٹھی اسکے لیے دعا کر رہی تھیں آدھے گھنٹے بعد ایک ڈاکٹر باہر آیا تو سب اسکی طرف لپکے

"کیا ہوا ہے ڈاکٹر....؟"

سعید صاحب فورا بولے

"کسی ٹینشن کی وجہ سے انکا بی پی ہائی ہو گیا تھا جسکی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گئیں اور اور انکو کافی تیز بخار بھی ہے فکر نہیں کریں انجیکشن وغیرہ لگا دیا ہے کچھ دیر تک بخار کم ہو جائے گا آپ انکو گھر لیجا سکتے ہیں...."

ڈاکٹر نے اپنے پروفیشنل انداز میں کہا اور چلا گیا

"ٹینشن...."

شہرام زیر لب بڑبڑایا تھا اور اندر روم میں چلے گیے جہاں وہ بے ہوش بڑی تھی

"جاو مصطفی کو فون کر کے بتاو اور گھر بھی..."

سعید صاحب نے اسکو حکم دیا تو اثبات میں سر ہلاتا ایک نظر ابریش کو دیکھتا باہر چلا گیا اسے گھر میں سکو بتا دیا تھا جبکہ مصطفی کا فون نہیں لگ رہا تھا بعد میں کرنے کا سوچ کر باہر سے کچھ کھانے کیلیے لینے چلا گیا

تقریباً گیارہ بجے تک اسکو ہوش اگیا تھا آبریش نے جھوٹ بول کر سکو دلاسہ دے دیا تھا کہ کوئی ٹینشن نہیں بس ویسے ہی ہو گیا ہو گا کچھ فارمیلیٹیز کے بعد اسکو ڈسچارج کر دیا گیا تھا اور اسکو گھر لے گئے تھے البتہ بخار ابھی بھی کافی تھا

....

مصطفی نو بجے آفس پہنچا تھا اور تین گھنٹے کی لگاتار میٹھنگ کے بعد سب کے جانے کے اب وہ ریلیکس سا کرسی پر ٹیک لگا کر بیٹھا تھا اور اور اتنا خود کو مصروف رکھنے کے باوجود اسکا دھیان بھٹک کر ابریش کی طرف جا رہا تھا اسکو دوبارہ سے خیال آتا دیکھ اسنے اپنی جھٹ سے آنکھیں کھولیں تھی آنکھیں کافی حد تک سرخ ہو گئیں تھی کیونکہ وہ ساری رات سویا نہ تھا صرف دو کام کیے تھے ایک آبریش کو سوچا تھا اور دوسرا سیگرٹ پھونکی تھی

اور اب بھی اسنے سیگرٹ سلگائی تھی اسنے اپنا فون نکالا جس پر کافی کالز تھیں اور ساری شہرام اور سعید صاحب کی تھیں

اسنے ٹھنڈی اہ بھرتے شہرام کو کال ملائی لیکن فون بند تھا شاید بیٹری لو تھی پھر اسنے سعید صاحب کو ملایا جو دوسری بیل پر اٹھا لیا گیا تھا

"جی بڑئے ابو....."

سلام دعا کے بعد اسنے پوچھا تھا

"مصطفی....."

"کیا ہوا بڑئے ابو....؟"

انکہ بھیگی سے آواز سن کر وہ فوراً سیدھا ہو کر بیٹھا لیکن آگے سے جو کچھ سنا اسکے ہاتھ سے سیگرٹ نیچے گرئی تھی

"میں آرہا ہوں فکر نہیں کریں...."

اسنے تسکی دیتی فون بند کیا تھا اور اپنا سر تھاما تھا خود کو بے شمار ملامت کیا جو بھی تھا اسکو تھپڑ نہیں نارنا چاہیے تھا

فوراً سے اٹھا تھا اور باہر آکر اپنی گاڑی میں بیٹھا گاڑی سٹارٹ کرنے لگا لیکن آبریش کے الفاظ اسکے زہن میں گونجنے لگے

"آبریش نہیں اتنی آسانی سے نہیں تم نے اچھا نہیں کیا ابھی تمہیں میری بے رخی سہنی ہو گی تم نے میری بے انتہا محبت دیکھی تھی لیکن ابھی سختی دیکھنا باقی ہے تم ایسے کر کے میرے دل میں موجود ناراضگی ختم نہیں کر سکتی...."

خود سے بڑبڑاتا اسنے سٹیرنگ پر اپنا سر ٹکایا تھا اور کچھ دیر خود کو ریلیکس کرنے کے بعد اسنے گاڑی سٹارٹ کی تھی

....

"پری مصطفی......"

کمرے میں کوئی بھی موجود نہ تھا سوائے پریہان کے جو اسکو سوپ پلا رہی تھی

"آبر بھائی آجائیں گے بڑے ابو نے بتایا ہے انکو وہ آرہے ہیں...."

اسکی بات پر بے اختیار اسکے آنسوؤں نکلے تھے

"کیا ہوا روکیوں رہی کو سر درد کر رہا ہے کیا......؟"

اسنے فکر مندی سے پوچھا

"ہاں بس تھوڑا سا...."

اسنے مسکرانے کی ناکام کوشش کی

"اچھا روکو میں میڈیسن امی سے پوچھ کر لاتی ہوں....."

یہ کہتی باہر چلی گئ

"مصطفی معاف کردیں میں اسکی باتوں میں اگئ اور آپکی پاک محبت پر شک کیا غصے میں دھیان نہ رہا میں کیا کہ گئ آپکو...."

آنکھوں سے آنسوؤں بہتے تکیے میں جزب ہو رہے تھے وہ اب سسکیاں لے رہی تھی

....

ہم نہ سمجھے تیری نظروں کا تقاضہ کیا ہے۔😗
* کبھی پردہ کبھی جلوہ یہ تماشہ کیا ہے۔*❤️

شہرام جو پولیس سٹیشن جانے لگا تھا سامنے سے آتی پریہان کو دیکھ کر اسکے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی ورنہ آبریش کی وجہ سے وہ صبح سے پریشان تھا اسنے قدم اسکی طرف بڑھائے جو ناجانے کونسی سوچوں میں غرق تھی

"کیا ہوا مسسز کہاں گم ہو.....؟"

اسنے سامنے چٹکی بجاتے شہرام نے مسکرا کر کہا تو وہ ہوش میں آئی اور شہرام کو دیکھا جو پولیس یونیفارم میں ملبوس تھا

"کچھ بھی تو نہیں....."

اسنے اس سے نظریں چراتے ہوئے کہا ورنہ دل تو دھک دھک کر رہا تھا اس دن کے بعد وہ اج اسکو تنہائی میں مل رہی تھی

"کچھ تو ہے....."

اسنے اسکو کمرے سے پکڑ کر حصار میں لیتے ہوئے کہا تو اسنے ہڑبڑا کر ارد گرد دیکھا جہاں رستہ سنسنان سا تھا اور اسکی بے باک ہوتی آنکھوں میں دیکھا

"چچ-چھوڑیں کوئی اجائے گا شہرام...."

اسنے اپنا آپ اسکی قید سے ازاد کروانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا جو بے سدھ تھا

"اوفف شہرام ملک کی پناہوں میں کیسا ڈر.....؟

اسنے شوخ پن سے کہا تو پریہان نے گھورا

اسکے گھورنے پر شہرام نے آگے بڑھ کر اسکی پیشانی پر بوسہ دیا اور اپنی پیشانی اسکی پیشانی کے ساتھ ٹکائی وہ سانس روکے شہرام کی سانسوں کو خود کے چہرے پر محسوس کر رہی تھی

پریہان نے جیسے ہی اسکی گرفت ڈھیلی ہوتی دیکھی تو اسکا حصار توڑتی وہاں سے بھاگی تھی

شہرام بالوں میں ہاتھ پھیرتا آبریش کے کمرے کی جانب بڑا اسکا ارادہ اس سے ملنے کے بعد پولیس سٹیشن جانے کا تھا

....

"وشما تم بہت پیاری ہو....."

صائم نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کھلے دل سے تعریف کی

"ہمم ایسا تو نہیں ہے....."

اسنے منہ بناتے ہوئے کہا

"کس نے کہا ایسا نہیں ہے تم تو مجھے بہت پیاری لگتی ہو....."

اسنے غور سے اسکا چہرہ دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا

وہ محض چہرہ جھکا گئی

"ایک بات کہوں وشما اگر تم برا نہ مناو تو....؟"

وہ ہچکچایا تھا پر وہ اس وقت اسکو دل کا حال بیان کرنا چاہتا تھا

"ہمم بولو....."

اسنے مسکرا کر کہا

"تم مجھے بہت اچھی لگتی ہو مما کہتی ہیں جب سب بڑے ہو جاتے ہیں انکی شادی ہو جاتی ہے تو کیا جب ہم دونوں بڑے ہو جائیں گے تم مجھ سے شادی کرو گی....."

وہ پہلے تھوڑا ہچکچایا تھا لیکن بعد میں مسکرا کر اسکو اپنے دل کے حال سے آگاہ کیا تو وہ پہلے حیرت سے اسکو دیکھنے لگی اور پھر شرما کر چہرہ جھکا گئی دونوں ہی شادی کے مطلب سے انجان تھے انکے حساب سے شادی کا مطلب صرف اکھٹے ساتھ رہنے کا تھا پر قسمت کو تو کچھ اور ہی منظور تھا

"وشما آپی آپ یہاں ہو میں پولا (پورا) گھل (گھر) ڈھونڈھ چکی ہوں...."

پریھان نے کمر پر ہاتھ ٹکاتے ایک گھورتی ہوئی نظر صائم پر ڈالنے کے بعد وشما سے کہا

"وہ میں صائم کے ساتھ تھی...."

اسنے مسکرا کر کہا

"آپ ہمارلی دوست ہیں تو صائم بھائی کے ساتھ کیا کل لہی ہیں....."

اسنے اب وشما کو بھی گھورا تھا صائم نے مسکراہٹ دبائی

"کیونکہ پری میری جان وشما ہماری دوست ہے نہ تو....."

"جی نہیں وہ ہمالی دوست ہے بس....."

وہ اسکی بات بیچ میں ٹوک کر بولی

"یہ ہمالی دوست ہیں اور ہم انکے دوست ہیں..... ناانکے علاوہ ہم نے کوئی دوست رکھا ہے اور نہ یہ ہمارے علاوہ کوئی بھی دوست رکھیں گی........"

وہ ضدی لہجے میں بولی تو وشما نے اسکو گود میں بیٹھایا

"ایسا ہی ہوگا پری میری جان....."

اسنے اسکی دونوں گال کو باری باری چومتے ہوئے کہا تو اسنے صائم کو گھورتے ہوئے وشما کو ہگ کیا تھا اور بیچارہ صائم نکا سامنہ لے کر رہ گیا

....

مصطفی سب سے ملنے کے بعد تھکا ہارا اپنے کمرے میں آیا اسنے آبریش کو اب تک نہ دیکھا تھا دل اس ظالم کو دیکھنے کیلیے بے چین تھا لیکن اس ظالم کا ظلم یاد آتے دل کو ڈپٹ دیتا

اسکی حالت کافی خراب تھی جب اسنے یہ پریہان سے سنا تو کافی بے چین ہوا لیکن پھر پریہان نے بتایا کہ اب صرف بخار ہے جو پہلے سے کم ہے کچھ تو اسکو کچھ تسلی ہوئی

اپنے کپڑے لیتا فریش ہونے چلا گیا اب اسکا رادہ آرام کا تھا کیونکہ یہ کل سے سویا نہ تھا اور اب بھی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد اسکی کمر تھک گئی تھی

....

"ہاں حارز فلحال میں اس بڑھی عورت کے گھر جا رہا ہوں....."

اسنے ایک ہاتھ سے فون کان کے ساتھ لگائے جبکہ ایک سے سٹیر نگ سنبھالے سامنے سڑک پر نظریں مرکوز کرتے ہوئے حارز سے فون پر کہا

"ٹھیک ہے میں بھی معارج سے کچھ کام کے سلسلے میں جا رہا ہوں اسنے بلایا تھا......."

حارز عذوبہ کو اپنے طریقے سے الودہ کہتا گھر سے نکلا تھا اور ساتھ شہرام کو فون کرنے لگا

"اچھا ٹھیک ہے میں بعد میں بات کرتا ہوں....."

یہ کہتے فون رکھا اور ڈرائیو نگ پر دھیان دینے لگا لیکن سامنے سے تیز رفتار میں ٹرک کو آتے دیکھ اسکو لگا شاید اسکا ڈرائیور نشے میں ہے جو رونگ سائیڈ پر آرہا ہے اپنے اور اسکے بچاو کیلیے اسنے جلدی سے گاڑی گھمائی لیکن تب تک ایک جھماکے سے گاڑی اڑتی ہوئی دوسری سائیڈ پر جا گری تھی ہر طرف آگ اور دھواں پھیل چکا تھا

....

برباد کرنے کے بعد اس نے پوچھا مجھ سے...!!

پھر آؤ گے میری زندگی میں...!

دل لہولہان تھا ظالم لبو نے کہ دیا...

*انشاءاللہ ❤ *

"آبریش......"

آبریش جو گھٹنوں میں سر دیئے رو رہی تھی ایک مانوس سے آواز پر چہرہ اٹھایا تو مصطفی ہر تاثر سے پاک چہرے کے ساتھ اسکو دیکھ دیکھ رہا تھا وہ فوراً سے بیڈ سے اٹھی تھی

"مم۔ مصطفی....."

مشکل سے اسکا نام ادا ہوا تھا

"کیوں کیا تم نے ایسا کیوں میری محبت کو روندہ دیا تم نے کیوں کیا... میں نے تو کوئی کمی نہیں چھوڑی تھی تمہارے ساتھ محبت میں....."

اسنے سنجیدگی سے کہا

"معاف کردو مصطفی مجھے معاف کردو......"

وہ روتے ہوئے کہا

"محبت میں بے اعتباری کی گنجائش نہیں ہوتی اور جہاں بے اعتباری کا ایک بھی پودہ پروان چڑھ جائے وہاں محبت باقی نہیں رہتی......."

مصطفی کی اواز میں کیا نہ تھا دکھ درد تڑپ جو آبریش باخوبی محسوس کر رہی تھی لیکن اسکو اپنے لیے محبت کہیں نظر نہیں ارہی تھی

"ایک بار معاف کردو میں بہکاوے میں آگئی تھی......"

اسنے سسکتے ہوئے کہا

"میری ایک نہ سنی تم نے اپنے مصطفی کی نہ سنی جو تم سے بے پناہ محبت کرتا تھا اس مصطفی پر بے اعتباری کی......"

اسنے اسکو بازووں سے جھنجھورتے ہوئے کہا

"کیا کہا تھا طلاق چاہیے....."

وہ اب اسکے الفاظ دہرا رہا تھا

"رشتے سے ازادی چاہیے....."

اسنے اپنا چہرہ قریب کرتے ہوئے کہا

"مصطفی جن چیزوں سے محبت کرتا ہے انکو کبھی قید کر کے نہیں رکھتا انکی مرضی کے بنا.. جاو مصطفی نے تمہیں آذاد کیا......"

یہ کہتے ساتھ اسنے ایک جھٹکے سے اسکو چھوڑا تھا تو وہ پکٹ کر بے یقینی سے اسکو دیکھنے لگی

"میں مصطفی اپنے پورے ہوش و حواس میں تمہیں......."

وہ ٹھہرا تھا اور اپنی ضبط سے سرخ آنکھیں زور سے بند کر کے کھولیں تھی جیسے اپنے اندر آنسووں کا گلہ گھونٹ رہا ہو

"میں تمہیں طلاق دیتا ہوں

طلاق دیتا ہوں"

اسکے الفاظ خنجر کی طرح چبھ رہے تھے اسکے سینے میں وہ بار بار نفی میں سر ہلانے لگی

"طلاق دیتا ہوں"

....

"چل تیرے لیے ایک سرپرائیز ہے......"

معارج روم میں آتا ہوا شمائیلہ سے بولا تو وہ ایک دم کھڑی ہوئی

"کک-کیا مطلب ہے تمہارا.....؟"

"چل تو سہی......."

وہ اسکو کہتا باہر نکلا تو ناچار جی اسکو بھی نکلنا پڑا اور دونوں باہر کھڑی ٹیکسی میں بیٹھے جو معارج نے بلائی تھی

"ہم کہاں جا رہے ہیں.....؟"

تقریباً آدھا گھنٹہ سفر کرنے کے بعد شمائیلہ نے پوچھا

"میری جان فکر نہیں کرو میں نے ایک جاب تلاش کی ہے اسکی سیلری لینے جا رہا ہوں میز فرسٹ سیلری تو اپنی بیوی کو بھی ساتھ لیجا رہا ہوں....."

اسنے شاطرانہ انداز میں کہا تو شمائیلہ پہلے حیرت پھر مسکرائی اسکو لگا اسکا شوہر واقع ہی سدھر گیا ہے

مزید دن منٹ کے سفر کے بعد گاڑی ایک بڑے سے گھر سے سامنے رکی

"چلو...."

اپنی بیوی سے کہتا اسنے ٹیکسی کے ڈرائیور کو کرایہ دیا اور دونوں اندر کی طرف بڑھ گئے

"سلام صاحب...."

اندر داخل ہوتے سامنے بیٹھے دو بڑی بڑی مونچھوں والوں کو معارج نے سلام کیا جبکہ وہ خباثت سے شمائیلہ کو دیکھ رہے تھے

"آ گئے تم...."

ان میں سے ایک اپنی مونچھوں کو مروڑتے ہوئے بولا

"جی صاحب یہ بیوی...."

اسنے جھکتے ہوئے کہا اور شمائیلہ کی طرف اشارہ کیا

تو ان میں سے ایک نے اپنے آدمی کو اشارہ کیا وہ اپنے باس کا حکم سمجھتا پیسوں سے بھرا بیگ معارج کو تھمایا اسنے چمکتی آنکھوں سے بیگ کو دیکھا

"اس مونچھوں والے کے دوبارہ اشارے پر وہ آدمی شمائیلہ کی طرف گیا اور اسکو بازو سے پکڑا

"یہ کیا کر رہے ہو چھوڑو مجھے معارج یہ کیا کر رہا ہے....؟"

وہ اس آدمی کی گرفت میں مچلتی ہوئی معارج سے بولی جو مسکرا کر اسکو دیکھ رہا تھا

"بتایا تو تھا کہ پہلی سیلری ملے گی جب تک تم انکے ساتھ رات نہیں گزارو گی پہلی سیلری کیسے ملے گی فکر نہیں کرو صرف ایک رات اور کل یہ تمہیں چھوڑ جائیں گے پھر ہم مل کر ان پیسوں سے پارٹی کریں گے آئی پرومس تمہارے بنا میں ان پیسوں میں سے ایک پیسہ بھی نہیں نکالوں گا......."

وہ خباثت سے بھری مسکراہٹ کے ساتھ بولتا شمائیلہ پر بجلیاں گرارہا تھا وہ کیسے اس پر یقین کر سکتی تھی وہ اسکو یہاں پہنچنے ایا تھا وہ اونچی اونچی رو رہی تھی اور اس آدمی کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرر ہی تھی جو اسکو کمرے میں لیجارہا تھا وہ شخص شمائیلہ کو کمرے میں بند کرتا دروازہ باہر سے لاک کرتا ان مونچھوں والوں کے پاس آکر کھڑا ہو گیا

"کل جب میرے آدمی اسکو چھوڑنے ائیں گے اور رقم بھی مل جائے گی اب تم جاو....."
ان میں سے ایک بولا تو وہ شکریہ ادا کرتا نوٹوں سے بھرے بیگ کو لیکر چلا گیا اسکے جاتے ہی وہ حوس پرست مونچھوں والے آدمی اس کمرے میں گئے جہاں شمائیلہ تھی اور پھر کچھ دیر بعد شمائیلہ کی چینخوں پکار کی آواز نے اس درو دیوار تک کو ہلا کر رکھ دیا تھا لیکن ظالموں نے بہت بے دردی سے اسکی چینخو وپکار کو دبایا تھا اور اسکو بے دردی سے نوچ ڈالا وہ عورت ذات کچھ نہ کر سکی

جو عورت ذات ایک مرد کو جنم دیتی ہے وہ مرد اسی عورت کو نوچ ڈالتے ہیں ایک درندے کی مانند یہ سوچے بغیر کہ اسکا انجام بہت برا ہے

شہرام سے گاڑی سنبھالنا مشکل ہوئی تو وہ سیدھا درخت سے جا کر ٹکرائی اسکا سر بری طرح سٹیرنگ سے ٹکرایا تھا پر ایک دھماکے کی آواز سے باہر دیکھا ایک کار دوسری سائیڈ پر آگ کی زد میں اگئی تجی اور ٹرک والا وہاں سے بھاگ گیا تھا مطلب یہ سازش تھی شہرام کو مروانے کی اسکو سب سمجھ آنے لگا تھا اور بیچاری اسکے پیچھے آتی گاڑی اس ٹرک کی نظر ہو گئی تھی

ناجانے کتنوں کی دعائیں تھی جو اسکے ساتھ تھیں

"معارج تجھے نہیں چھوڑوں گا میں...."

غصے سے بڑبڑایا تھا پر اپنے چہرے پر کچھ محسوس کرتا اسنے ہاتھ لگایا تو خون نکل رہا تھا اسنے جلدی ست شیشے میں دیکھا تو ٹھٹھکا کیونکہ خون اسکے ماتھے سے بہت تیزی سے بہ رہا تھا اسنے جلدی سے ٹیشو پیپر سے اپنا چہرہ صاف کیا لیکن ٹشو بھی خون سے لت پت ہو گئے تھے اسنے جلدی سے حارز کو فون ملایا

"کیا ہوا میری جدائی اتنی بھی برداشت نہیں....."

فون اٹھاتے ہی وہ شوخ سا بولا تھا

"حارز ایک بھروسے مند ڈاکٹر جلدی سے فلیٹ میں لے کر پہنچو...."

اسنے ایک ہاتھ سے کان کے ساتھ فون لگائے جبکہ دوسرے ہاتھ سے ٹشو کی مدد سے خون سے رنگا چہرہ صاف کر رہا تھا

"کیا ہوا شہرام....؟"

وہ پریشانی سے بولا

"بس تم لے آو بعد میں بتاتا ہوں......."

"رات کے نو بجے....."

حارز کلاک پر ٹائیم دیکھتا ہوا بولا

"چل میں اتا ہوں....."

ایک ڈاکٹر کا خیال آتے جلدی سے بولا تھا اور عذوبہ کو مختصر سا کہتا گھر سے نکل گیا

شہرام نے چلفی سے گاڑی سٹارٹ کی اور سامنے سے گاڑی صاف کرنے والا کپڑا اٹھا کر ماتھے پر رکھا خون اتنا بہ رہا تھا وہ شاک سے کیفیت سے دیکھتے ہوئے گاڑی چلانے لگا اب وہ اس حالت میں گھر نہیں جا سکتا تھا

....

شہرام فیلٹ میں پہچا تو حارز پہلے سے وہاں موجود تھا اور ادھر سے ادھر ٹہل رہا تھا اسکو دیکھ اسکی طرف بڑھا اور ماتھے پر خون کو دیکھ کر اسنے پریشانی سے پوچھا

"بتاتا ہوں....."

یہ کہتے بیٹھا اور ڈاکٹر کو اشارہ کیا جو اسکے ماتھے پر خون صاف کرتا بینڈج کرنے لگا بینڈج خروانے کے بعد حارز ڈاکٹر کو فارغ خرتا اب اسکے پاس بیٹھا سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا اسکے دیکھنے پر شہرام نے ٹھنڈہ آہ بھری اور سب بتانے لگا حارز کے ماتھے پر بل پڑے تھے

"یہ معارج اپنی حد پار کر رہا ہے شہرام..."

حارز غصے سے بولا تھا جان سے پیارے دوست کو اس طرح دیکھ کر حالانکہ شہرام اپنی چوٹ پر بھی اطمینان سے بیٹھا تھا جبکہ حارز ہائپر ہو رہا تھا

"یار کیا معلوم یہ معارج کا کام نہ ہو تو کول ڈاون رہ یار....."

اسکی بات پر اسکی ادھر سے ادھر چکر کاٹتے پاوں رکے تھے اور کمر پر ہاتھ ٹکاتا اسکو دیکھنے لگا

"معارج ہی ہے ان سب کے پیچھے اور وشما کو تو معلوم ہونا چاہیے کہ اسکا باپ تمہیں مروانے کی کوشش کر رہا ہے......."

"جوش میں ہوش مت کھو حارز تم وشما کے سامنے ابھی مت آنا ورنہ وہ تمہیں دیکھتے ہی پہچان جائے گی ابھی معارج کے خلاف تمہاری ضرورت ہے وہاں....."

اسنے اسکو گھورتے ہوئے کہا

"اور تمہیں کیا لگتا ہے وہ اس بات سے پریشان ہو گئی کہ شہرام ملک کو چوٹ لگی ہے.....؟"

شہرام نے حارز سے سوال کیا تو اسنے ناسمجھی سے دیکھا

"تم جانتے ہو وہ مجھ سے محبت نہیں کرتی صرف ضد ہے اور وہ صائم کا بدلہ میرے اپنے سگے بھائی کا بدلہ مجھ سے لینا چاہتی ہے....."

اسنے کرب سے کہا صائم اسکا بھائی تھا اور صائم کو وشما سے دور کرنے کا ذمہ دار وہ شہرام کو سمجھتی تھی شہرام کو علم تھا ان سب باتوں کا لیکن وشما سمجھتی تھی شہرام بے خبر ہے اس لیے وہ اسکو اپنی محبت کا کہتی تھی

"وہ غلطی پر ہے شہرام....."

"خود کو اپنی غلطیوں کی وجہ سے موت کے حوالے کر رہی ہے اور میں اسکو دیکھو جان سے مار بھی نہیں سکتا میرے بھائی کی محبت تھی وہ بھائی سے وعدہ نہیں توڑ سکتا...."

اسنے کرب سے انکھیں میچیں تھی

....

"میں تمہیں طلاق دیتا ہوں

طلاق دیتا ہوں"

اسکے الفاظ خنجر کی طرح چبھ رہے تھے اسکے سینے میں وہ بار بار نفی میں سر ہلانے لگی

"طلاق دیتا ہوں"

"مصطفی......"

وہ ایک دم سے چینختی ہوئی اٹھ بیٹھی تھی تیز تیز سانس کینے لگی پر یہان جو اسکے ساتھ ہی سوئی ہوئی تھی اسکے اس طرح چلانے پر ہڑبڑا کر اٹھی اور جلدی سے لیمپ جلایا

"آبر..آبر کیا ہوا....؟"

اسکو روتے دیکھ اور بری طری ہانپتے دیکھ اسنے پریشانی سے پوچھا تو وہ غائب دماغی سے اسکو دیکھنے لگی

اسکی غائب دماغی نوٹ کرتی جلدی سے اٹھی اور گلاس میں پانی انڈیلتی اسکے لبوں کے قریب کیا

"آبریش پیو...."

اسنے پیار سے کہا تو اسنے پانی کے دو گھونٹ بھرے تھے

"آبریش مجھے بتاو کیا ہوا ہے....؟"

اسنے اسکا چہرہ تھپتھپاتے ہوئے پوچھا

"وہ مم-مجھے چچ-چھوڑ دے گا پپ-پری چھوڑ دے گا......."

وہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں بولتی دوبارہ اسکے سینے سے لگی زار و قطار رو رہی تھی پریہان نے نا سمجھی سے اپنے گلے لگی روتی ابریش کو دیکھا

"کون چھوڑ دے گا....؟"

اسکے سوال پر بھی وہ روتی رہی تقریباً دس منٹ بعد اسکا رونا اسکی گھبراہٹ کم ہوئی تو وہ پریہان سے الگ ہوئی

"اب مجھے بتاو آبریش کیا ہوا ہے مجھے بہت گھبراہٹ ہو رہی ہے....."

اسنے پریشانی سے کہا

"مم-مصطفی مجھے چھوڑ دیں گے پپ-پریہان...."

وہ سسکیوں کے درمیان بولی تو پریہان کو اسکی دماغی حالت پر شک ہوا

"دماغ خراب تو نہیں ہو گیا بھائی تمہیں کیوں چھوڑیں گے وہ تم سے بہت محبت کرتے ہیں وہ کیوں چھوڑیں گے ضرور خواب دیکھا ہے برا تم......"

اسنے اسکو گھورتے ہوئے کہا تو وہ زور زور سے نفی میں سر ہلانے لگی

"مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی ہے پری وہ مجھے کبھی معاف نہیں کریں گے...."

اسنے اپنے نہ رکنے والے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے کہا

"کیا کہہ رہی ہو...؟ میرا دل ڈوب رہا ہے سہی سے بتاو....."

اب اسکو مزید فکر ہو رہی تھی اور وہ تھی کہ پہیلیاں بھجا رہی تھی

آبریش نے ایک نظر پریہان کو دیکھا اور سب بتاتی چلی گئی آبر کی باتیں سنتے اسکے چہرے کے تاثرات بھی بدل رہے تھے اسکو سب بتاتی آبریش پھر ہاتھوں میں چہرہ چھپاتی رونے لگی تو اسنے اپنی جان سے پیاری دوست کو افسوس سے دیکھا جسنے بہت بڑی بے وقوفی کردی تھی

"تم نے بہت برا کیا بھائی ساتھ اسکی ناراضگی جائز ہے آبریش...."

اسنے دکھ سے کہا تو آبریش نے چہرہ اٹھا کر اسکی طرف دیکھا

"تم مت ناراض ہو پری تمہاری ناراضگی مصطفی کے ساتھ برداشت نہیں ہو گئی مجھے معاف کردو مصطفی سے کہو پری...."

وہ اسکے ہاتھ تھامتی روتے ہوئے بولی

تو پریہان بھی نم آنکھوں سے اسکو دیکھنے لگی تو اسکی یہ حالت بے وجہ نہیں تھی

"میں نہیں ناراض بس دکھ ہوا تمہیں بھائی کی محبت نظر نہیں ائی وہ جو تمہارے دیوانے ہیں ان پر شک کیا صرف اس نشا کی باتوں میں آکر افسوس ہے ابریش بھائی تو جان قربان کرتے تھے تم پر اور تم ان پر ایک اعتبار نہ کر سکی......."

اسکی باتیں بھی سچ تھی وہ پھر رونے لگی

"آبریش میرا مقصد رولانا نہیں تمہیں خاموش ہو جاو یار رومت پلیز...."

اسنے اسکے انسوؤں صاف کرتے ہوئے

"بھائی مان جائیں گے صبح ہوتے ہی بھائی کے جانے سے پہلے تم انکو منانے جانا...."

"اگر وہ نہ مانے.....؟"

اسنے خدشہ ظاہر کیا

"تو دوسری بار کوشش کریں گے جب تک وہ مانیں گے نہیں کوشش کرنا اور ہاں وہ خواب تھا بھول جاو دل پر مت لو کچھ بھی ہو جائے مصطفی بھائی تمہیں طلاق کا سوچ بھی نہیں سکتے......"

اسکی طات پر اسنے اثبات میں سر ہلایا اور آنسووں صاف کیئیے

"اٹھو نماز پڑھ کو یا ہم دونوں مل کر پڑھ لیتی ہیں....."

اسنے ٹائیم دیکھتے ہوئے کہا جہاں گھڑی بجار بجا رہی تھی

"اسکا مطلب یہ تو قبولیت کا وقت ہے اگر سچ ہو گیا خواب..."

"بکواس بند کرو آبریش...."

اسکی بات بیچ میں ٹوک کر پریہان غصے سے بولی تھی تو وہ چہرہ جھکا گئی

"اچھا میں وضو کر لوں پھر تم کر لینا مل کر نماز پڑھتے ہیں چلو رو نہیں...."

اسکی گال پر کس کرتی اٹھی اور واشروم چلی گئی کچھ دیر بعد وضو کر کے نکلی تو آبریش وضو کرنے چلی گئی پریہان نے اسکے اور اپنے لیے شال نکالی کیونکہ انکے ڈریس کے ساتھ کے دوپٹے سلک کے تھے

اسکے نکلتے ہی اسنے اسکو شال تھمائی اور پھر دونوں نے نماز پڑھی جیسے جیسے آبریش نماز پڑھ رہی تھی اسکے دل کو سکون مل رہا تھا

....

"جاو آبریار....."

پریہان نے آبریش کو گھورتے ہوئے کہا جو مصطفی کے دروازے کے سامنے کھڑی اندر نہیں جا رہی تھی

"ڈر لگ رہا ہے....."

اسنے معصومیت سے کہا تو پریہان نے ٹھنڈہ آہ بھری

"اگر نہیں جاوگی تو بھائی کی ناراضگی مزید ہو گئی اور اگر اب تم نہ گئی تو مجھ سے برا نہ ہو گا....."

اسنے وارن دیتی نظروں سے آخر میں کہا تو وہ آیتلکرسی پڑھتی اندر داخل ہوئی کمرہ خالی تھی واشروم سے پانی کے گرنے کی آواز سن کر سمجھ گئی کہ مصطفی اندر ہے

وہ باہر کھڑی اسکا انتظار کرنے لگی ساتھ اپنے بے قصور ہاتھوں کی کو آپس میں رگڑتی انکی شامت لائی ہوئی تھی

مصطفی تولیے سے بال رگڑتا باہر نکلا تو آبریش کو دیکھ کر ٹھٹھکا اور آنکھوں کو ٹھنڈک ملی لیکن پھر اسکو ناراضگی کا خیال آیا تو اسکو نظرانداز کرتا شیشے کے سامنے جا کھڑا ہوا

وہ جو اس سے بات کا موقع تلاش کر رہی تھی اسکے یوں نظرانداز کرنے پر اسکی آنکھوں میں ڈھیر سارے آنسوں آئے تھے

"مم۔ مصطفی...."

وہ بامشکل بولی

"چلی جاو آبریش....."

اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے وہ بولا اور بیڈ سے سرٹ اٹھا کر پہننے لگا کہ ابریش نے اسکو پیچھے سے ہگ کیا

"آئی ایم سوری مجھے معاف کردو مصطفی پلیز......"

وہ روتی ہوئی بولی

"اووو تو بیگم کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہم....."

اسنے خود سے سوچا کیونکہ اسکو اتنا تو معلوم تھا نشا اسکو کچھ نہیں بتائے گی وہ تو ویسے بھی اس دن اسکو سبق سکھانے گیا تھا کہ مزید وہ کوئی قدم نہ اٹھائے لیکن اسکا فلحال آبریش کو معاف کرنے کا ارادہ نہیں تھا وہ اسکی روح کو زخمی کر چکی تھی بری طرح

"پیچھے ہٹو....."

وہ اپنے گرد سے اسے بازووں کا حصار توڑتا ہوا بولا اور اپنی شرٹ پہنی

"مصطفی معاف کر دیں مجھے پلیز مصطفی آئی لو یو میں اپکے بنا نہیں رہ سکتی ..."

اسنے اسکے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا تو مصطفی نے آگے بڑھ کر سختی سے اسکے بازووں کو پکڑا

"تم خود سوچو جو تم نے حرکت کی ہے کیا اسکے بعد تم معافی کے قابل ہو ہاں بولو....."

اسنے سخت لہجے میں بول کر اسکو لاجواب کر دیا تھا

"تم نے میری محبت کو حوس کا نام دیا آبریش میری محبت پر برائی سے پاک تھی بنا کسی غرض سے تم سے کی تھی اور نے...."

ایک درد سے کہتا آخر میں اسکے بازوں کو سختی سے چھوڑا تو وہ گرتے گرتے بچی

"غلطی ہو گئی معاف کر دیں پلیز....."

اسنے روتے ہوئے کہا تو مصطفی نے اسکے روتے ہوئے چہرے سے نظر ہٹائی کیونکہ وہ پگھل رہا تھا پر وہ اسکو ابھی معاف نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ اسکی غلطی سنگین تھی

"جاو اس سے پہلے میرا ضبط جواب دے جاو جاو گیٹ لاسٹ...."

اسنے غصے سے کہا

"نہیں مصطفی جب تک اپ معاف نہیں کریں گے ہم نہیں جائیں گے....."

اسنے آگے بڑھ کر اسکے ہاتھ تھامتے ہوئے کہا جنکو مصطفی نے سختی سے اسکے ہاتھوں سے آزاد کروائے تھے

"تمہاری غلطی معمولی نہیں... میرا زخم چھوٹا نہیں جو تمہارے سوری سے بھر جائے گا یہ روح کا زخم ہے جسکو بھرنے میں وقت لگے گا.... تم نے کیا کیا آبریش تم معافی کے قابل نہیں بالکہ تم تو میری محبت کے بھی قابل نہیں......"

وہ کیسے دل پر پتھر رکھ کر کہ رہا تھا وہ وہی جانتا تھا

"ایسے مت کہو مصطفی....."

وہ تڑپ کر بولی

"تم جانتی ہو کبھی میں نے اس بات کی خود کو اجازت نہیں دی کہ اپنی پاکیزہ محبت کے بارے میں کچھ کہوں اور تم... تم کیسے کہ سکتی ہو تم سے محبت ایک طرف لیکن تمہں بھی اس بات کی اجازت نہیں آبریش مصطفی.......اگر مجھے تمہارے جسم کی بھوک ہوتی نہ تو تمہیں اگر میں اپنی گرفت میں لے لوں تو تم سے نکلنا مشکل ہو جائے اور اپنی پیاس آسانی سے مٹا سکتا تھا پر مجھے تم سے محبت تھی خیر تم نہیں سمجھو گی........."

یہ کہتا ایک کہر آلود نظر اس پر ڈالتا چلا گیا اور پیچھے وہ زار و قطار رونے لگی

ادھر پریہان کافی پریشان ہو رہی تھی کہ معلوم نہیں کیا ہو رہا ہو گا کہ کچھ ہی دیر میں آبریش مردہ قدموں سے کمرے میں داخل ہوئی اسکی حالت دیکھ اسنے کچھ پوچھنا مناسب نہ سمجھا کیونکہ اسکی حالت سب بیان کر رہی تھی اسنے اسکو بیٹھا کر پانی پیلایا وہ مسلسل رو رہی تھی اسنے اسکو زبردستی

سکون کی گولی دی تھی اسکو اس وقت یہی بہت لگا اور وہ بھی پانچ منٹ میں سو گئی تھی لیکن سوتے ہوئے بھی اسکی ہچکیاں برقرار تھیں.

شام کے پانچ بج رہے تھے جب آبریش کی پلکوں میں ہلکی سی جنبش ہوئی دھیرے سے اپنی آنکھیں کھولتی چھت کو گھورنے لگی شاید دماغ ابھی مکمل طور پر بیدار نہ ہوا تھا کچھ زور ڈالنے پر یاد آیا پریہان نے اسکو میڈسن دی تھی اور کافی ہائی ڈوز دیا تھا جو اسکی آنکھ پانچ بجے کھلی تھی مصطفی اور اپنی جانے والی گفتگو کو یاد کرتی دو آنسوؤں نکلے تھے پھر جلدی سے صاف کرتی اٹھی تھی لیکن بیڈ کے کونے میں پڑے ایک باکس کو دیکھ کر اسکو حیرت ہوئی
اسنے باکس اٹھایا اور اسکو کھولا تو اندر ریڈ بلڈ ساڑھی تھی اسنے حیرت سے دیکھا پھر اندر موجود ایک چٹ نکالی جس پر لکھا تھا

"جب اٹھو تو نہا کر تیار ہو جانا میں بازار ہوں کچھ دیر تک آجاوں گی....."
یہ پریہان نے رکھا تھا اسکو لگا شاید مصطفی کو اس پر رحم آگیا ہو ٹھنڈہ آہ بھرتی اسنے باکس کو پرے دھکیلا تھا اور پھر سے لیٹ گئی
ابھی اسکو لیٹے مشکل سے پندرہ منٹ ہی گزرے ہونگے کہ پریہان آندھی طوفان کی طرح کمرے میں داخل ہوئی آبریش کو ایسے لیٹے دیکھ اپنی کمر پر ہات ٹکاتی اسکو دیکھنے لگی جو ایک نظر اسکو دیکھتی پھر سے آنکھیں بند کر چکی تھی

"ابھی تک لیٹی ہو تم ڈریس کیسی لگی.....؟"

اسنے ٹیبل پر کچھ بیگز رکھتے ہوئے اس سے پوچھا

"یہ سب کس لیے میں کیا کروں....؟"

وہ اٹھ کر بیٹھتی ہوئی بولی

"یہ سب مصطفی کو منانے میرا مطلب مصطفی بھائی کو منانے کیلیے....."

آبریش کے منہ سے مصطفی مصطفی کی گردان سن کر اسکے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا

"کیا مطلب ہے تمہارا..؟اس سے کیسے مانے گا.....؟"

اسنے گھورتے ہوئے کہا کیونکہ اسکو ابھی بھی سمجھ میں کچھ نہ آیا تھا

"زرا ادھر کھسکو...."

پریہان نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا

"نہیں مجھے نہیں کھسکنا....."

اسنے منہ بناتے ہوئے کہا

"اچھا چلو مت کھسکو میں ہی آتی ہوں...."

اسنے مسکرا کر کہا اور آبریش کے بالکل پاس ہو کر بیٹھی آبریش نے سوالیہ نظروں سے دیکھا جیسے

پوچھ رہی ہو کہ اب بتاو

پریہان اسکی نظروں کا مفہوم سمجھتی شیطانی مسکراہٹ پیش کرتی اسکے کان کے قریب جھکی وہ جیسے جیسے اسکو پلین بتا رہی تھی آبریش سرخ ہو رہی تھی

پلین بتانے کے بعد جب اسنے پیچھے ہو کر آبریش کا چہرہ دیکھا تو مسکراہٹ دبانا مشکل ہو گیا

"یہ کیا بکواس ہے پریہان یہ سب میں نہیں کروں گی اپنی ڈریس اٹھالو...."

اسنے زبردست گھوری سے نوازتے ہوئے کہا تو پریہان نے گندہ سا منہ بنایا کیونکہ بیچاری نے بچتے بچاتے آرڈر کیا تھا یہ ڈریس

"کیوں....؟"

"ان سب سے کیا ہو گا بھلا پری....؟"

وہ سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی

"جب بھائی تمہارا دو آتشہ حسن دیکھیں گے تمہاری ان نشیلی آنکھوں میں کھو سے جائیں گے اور...."

"بس بس پریہان میں کہ رہی ہوں ناولز پڑھنا چھوڑ دے......"

وہ جو بیچاری پوری ناولز کے ڈائیلوگز میں گم تھی اسکے ٹوکنے پر ہوش میں آئی

"اچھا چھوڑو نہ یار جلدی سے تیار ہو جاو مجھے یقین ہے بھائی مان جائیں گے......"

"پریہان مان جائیں گے پر جو تم کہ رہی ہو میں وہ نہیں کروں گی باقی پلین ٹھیک ہے....."

اسنے کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا

"کیا نہیں ہو گا ایک کس ہی تو کہی ہے ویسے بھی بھائی تمہارے شوہر ہیں....."

اسنے انتہائی بے باقی سے کہا تو آبریش اسکو گھورنے لگی

"اچھا اب ایسے نہ دیکھو مجھے معلوم ہے میں خوبصورت ہو،...."

اسنے ایک ادا سے کہا

"میں ایسا کچھ نہیں کروں گی بے شرم کہیں کی شرم کر لو کچھ تو....."

آبریش نے اسکی بات کو اگنور کرتے اسکو شرم دلانی چاہی پر جیسے پریہان میں اب شرم باقی نہ رہی تھی

"آپ کے بھائی کا ہی تو اثر ہے...."

اسنے معصومیت سے کہا

"میرا بھائی خیر اتنا بے شرم نہیں...."

اسنے اپنے بھائی کی سائیڈ لی یہ جانتے ہوئے بھی کہ اگر مصطفی کم نہیں تو وہ بھی پر یہان کا شوہر تھا اسکو بہتر معلوم ہو گا

"جی اتنا ہی بے شرم ہے...."

اسکو جیسے اسکی سائیڈ لینا گناہ لگا اسی لیے تڑخ کر بولی

"اوفف کچھ تو شرم کر لو کوئی ایسے بھی کہتا ہے....."

آبریش کا دل چاہا اپنا سر ہی پیٹ لے

"ایسے ہی کہتا ہے وہ ہمارے شوہر ہیں اب ان سے کیا شرمانا مجھ سے تو گھٹ گھٹ کر نہیں جیا جاتا....."

اسنے اپنی بات کر سر پیر توڑا تھا

"اس میں گھٹ گھٹ کر جینے والی کونسی بات ہے.....؟

"یہ ناولز پڑھنے والے ہی جان سکتے ہیں تم جیسے بے زوق نہیں ہونہہ....."

ہائے اسکی ادائیں آبریش کو اپنا سر پیٹنے پر مجبور کر رہی تھیں

"پر یہاں پھر سوچ لو مجھے ڈر لگ رہا ہے......"

اسنے اصل بات بیان کی

"کونسا ڈر..؟ کیسا ڈر...؟ شوہر ہیں بھائی تمہارے اور تم انکے پاس وہ تمہارے پاس ہی آئیں گے اور ایک عدد آہمم سے کچھ نہیں ہو جاتا لوگ نا جانے کیا کیا کر جاتے ہیں....."

وہ شروع ہوئی تھی تو بس ختم ہونے کا نام نہ لی اور آبریش اسکو منہ کھولے دیکھنے لگی جو بس آج پٹڑی سے اتری ہوئی تھی وہ پر یہاں جسکو رومینٹک ہونا پسند تھا تھا

"ہائے سات سلام ہیں شہرام تجھے....."

آبریش بس سوچ کر ہی رہ گئی

"اب بیٹھی کیوں ہو میں زرا بھائی کا کمرہ ٹپ ٹاپ کر آوں....."

وہ آنکھ مارتی اٹھی

"مصطفی تو آنہیں گئے....."

"نہیں ممانے بتایا ہے کہ وہ رات آٹھ بجے تک ائیں گے فکر ناٹ اسی لیے یہ پلین بنایا ہے اور باقی تیرے حوالے سے بھی میں دا گریٹ پر یہان سب سنبھال کے گی...."

اسنے بیگز چیک کرتے ہوئے کہا آبریش بیچاری صرف گھور ہی سکی جو سارے پلینز مینز گھٹیا پلینز بقول آبریش کے بنا چکی تھی

"اٹھو نا یار...."

اسکو یوں ہی بیٹھے دیکھ اسنے دوبارہ سے کہا

"دوبارہ سوچ لے پر یہان اگر تیرا بھائی نہ مانا ساری تیاری اور سارے رومینس کا بیڑا غرق ہو جائے گا....."

وہ رونی شکل بنا کر بولی

"فکر مت کرو رومینٹک انداز میں سوری بولو گی تو بھائی مان جائیں گے....."

اسنے الماری سے کچھ نکالتے ہوئے کہا

"اللہ کرے شہرام کے ہاتھ تو ایسے لگے...."

آبریش کو کچھ نہ سوجھا تو یہی کہہ دیا

"تو کیا وہ ہر وقت ہی رہتیں ہیں موقع نہیں چھوڑتے ڈونٹ وری عادت ہو گئی ہے ویسے بھی شوہر ہے میرا خیر ہے...."

وہ مصروف سے انداز میں بولی

"شرم نہیں آتی میرے بھائی کی ایسی باتیں میرے سامنے کر رہی ہو....."

"تو کیا ہوا اگر وہ ہے نہیں تو پھر کہو ویسے میرا بھائی بھی تو رومینٹک ہے بہت زیادہ...."

اسنے فلائنگ کس دیتے ہوئے کہا

"اچھا میں جا رہی ہوں آدھے گھنٹے تک واپس آتی ہوں...."

یہ کہتی جانے لگے کہ دوبارہ پلٹی

"ہاں اگر کس سے کام نہ بنے تو ساڑھی کو زیادہ پنز نہ لگائیں....."

یہ کہتی جھپاک سے باہر بھاگی تھی اسکی بات کا مطلب سمجھتی وہ چلائی تھی اور شرم سے سرخ چہرہ ہاتھوں میں تھاما تھا

....

پریہان سارا سامان مصطفی کے کمرے میں رکھتی اب اسکا رخ اپنے کمرے کا تھا کیونکہ کچھ چیزیں جو آبریش کو معلوم نہ تھی وہ اسکے کمرے میں تھی

پریہان اپنے دھیان میں جا رہی تھی جب کسی نے اسکا ہاتھ پکڑ کر کمرے میں کھینچا

"اوففف شہرام آپ بھی شرم......"

وہ جو اپنی رفتار میں بول رہی تھی اسکے ماتھے پر زخم کو دیکھ کر خاموش ہوئی

"یہ کیا ہوا....؟"

آگے بڑھتی اپنے اور اسکے بیچ ایک قدم کے فاصلے پر کھڑی ہوتی اسنے اسکے زخم کو چھوتے ہوئے کہا

"بس وہ چھوٹی سی چوٹ ہے ڈونٹ وری....."

اسنے مسکرا کر کہا

تو پریہان نے وہ رہا سہا فاصلہ بھی ختم کیا اور اسکے کندھوں پر ہاتھ رکھتی ساتھ اپنی ایڑھیاں اٹھاتی اوپر ہو کر اسکے زخم پر اپنے لب رکھ دیئے پھر خود ہی شرما کر پیچھے ہوئی

"دوا تو اچھی لگائی اب ماتھے کہ علاوہ جو ہونٹ پر زخم ہے اسکا کیا....؟"

اسکی بات پر اسنے اسکے ہونٹ دیکھے جو بالکل سہی تھی گھورتی ہوئی جانے لگی لیکن تب تک وہ اسکو گرفت میں لے چکا تھا اور ایک ہاتھ کی انگلیوں کو اسکے بالوں میں پھنساتا اور دوسرے سے کمر پر گرفت سخت کرتے اسکی سانسوں کو قید کر چکا تھا

پریہان نے مزاحمت کی لیکن بے کار تھی پھر خود بھی اسکے گلے میں ہاتھ ڈالتی اسکو محسوس کرنے لگی لیکن اسکی پکڑ سخت سے سخت ہو رہی تھی اسکو اب اپنی کمر میں اسکی انگلیاں پیوست ہوتی محسوس ہو رہی تھیں جبکہ ہونٹ پر جلن شروع ہو گئی تھی پر وہ اسکی گرفت سے نکلنے کی ناکام کوشش بھی نہیں کر سکتی تھی کیونکہ وہ ہلتی تو گرفت سخت ہو جاتی

کچھ دیر رحم آنے کے بعد پیچھے ہوا تو پریہان لمبے لمبے سانس لینے لگا جبکہ شہرام کی سانسیں بھی تیز ہو گئیں تھی

"جاواس سے پہلے میں بے خود سا ہوں اگر میں مدہوش ہوا تو صبح سے پہلے اس کمرے سے تم نہیں نکل سکتی....."

اسنے شوخ پن سے اسکے اسکے ہونٹوں کو دیکھتے ہوئے کہا جس پر لپ گلوز مدھم ہو گیا تھا وہ موقع پاتی وہاں سے بھاگی تھی اسکو کیا معلوم تھا وہ جو پہلے ابریش کے ساتھ مزاق مزاق میں شوخ ہو گئی تھی وہ سچ بھی ہو سکتا ہے

پیچھے شہرام نے خود کو آئینے میں دیکھا تو لب بے ساختہ اپنے ہونٹ پر لگے اسکے لپ گلوز کو دیکھ کر مسکرایا اور انگوٹھے کی مدد سے صاف کیا اور پھر اپنے کپڑے لیتا واشروم میں گھس گیا کیونکہ وہ کچھ دیر پہلے ہی آیا تھا

....

پریہان تقریباً ایک گھنٹے کی مصروف ترین تیاری کے بعد اسنے کمرے کا جائزہ لیا تو خود ہی شرما گئی ایسا کمرہ سجا کر اب اسکا ارادہ آبریش کو دیکھنے کا تھا

کمرے کی لائیٹس اوف کرتی آبریش کے کمرے میں آئی تو آبریش ساڑھی پہنے ہلکا سا میک اپ کیئے بیٹھی تھی

"ہمم کچھ کمی ہے...."

خود سے بڑ بڑاتی ریڈ بلڈ لپسٹک اٹھا کر اسکی طرف ائی

"میں نے لگائی ہوئی ہے....."

اسنے پیچھے کو ہوتے ہوئے کہا

"تھوڑی ڈارک ہونی چاہیے....."

اور اسکے انکار کے باوجود وہ اسکی لپسٹک ڈارک سے بھی ڈارک کی تھی

"اب پرفیکٹ....."

یہ کہتی اسکا جائزہ لیا اور دادی اماں کی طرح اسکی بلائیں لی

"یار ایک بار پھر سوچ لے مصطفی غصہ نہ ہو جائیں....."

اسکو یہی ڈر کھائے جارہا تھا

"کچھ نہیں ہوتا ایویں غصہ ہوں گے بھائی.. بلکہ وہ تو آج اپنے ہوش کھو بیٹھیں گے....."

اسنے مسکراتے ہوئے اسکی گال چومتے ہوئے کہا تو وہ مزید جھینپ گئی

"شہرام بھی ایسے ہی تیرے ساتھ کرے گا ہائے اور رتو نہیں....."

اسکو کہتی رونی شکل بناتی شیشے میں دیکھا اور پر یہان اسکی بات پر کچھ دیر پہلے والی اپنی اور شہارم کی ملاقات یاد کر کے جھینپ گئی اور شرما دی

"اوئے تجھے کیا ہوا...؟"

اسکو یوں ہلکا ہلکا مسکراتے دیکھ اس سے پوچھا تو وہ گڑبڑائی

"کچھ نہیں میں تو تیرا انجام دیکھ کر مسکرا رہی ہوں....."

اسنے آنکھ مارتے ہوئے کہا

"چل تو جا بھائی آتے ہی ہونگیں اگر کوئی کمرے میں کمی ہو تو بتا دیں ٹھیک ہے میں تیرے کمرے میں انتظار کر رہی ہوں..."

اسنے اسکے بیڈ پر پھیلتے ہوئے ایک ہاتھ اٹھا کر اسکو حکم دیا تو وہ اسکو گھورتی شیشے میں دیکھتی جانے لگی

"یار وہ موبائل اتار کر دیتی جائیں...."

اسنے ٹیبل پر چارجنگ پر لگے فون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو وہ اسکو پکڑاتی کنفیوز سے کمرے سے باہر جھانکا تسلی کے بعد دھڑکتے دل کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئی تو کمرہ دیکھ کر اسکی گھبراہٹ میں مزید اضافہ ہوا گھبراہٹ پر قابو پاتی پریہان کے پلین کے مطابق وہ ٹیرس پر جا کر کرسی پر بیٹھ گئی

....

سب اس وقت ڈنر کرنے کیلیے بیٹھے تھے سوائے آبریش اور مصطفی کے مصطفی تو باہر سے ہی کر کے آئے گا جبکہ آبریش کے پوچھنے پر پریہان نے کہا کہ وہ سو گئی ہے اسنے کھانا کھلا دیا ہے سب خشگوار ماحول میں کھانا کھا رہے تھے شہرام اپنی نظروں سے پریہان کے چہرے کے ہر نقوش کو چھوتا سنگین گستاخی کر رہا تھا اس سے بے خبر وہ احتشام کے ساتھ گپوں میں مصروف تھی یا شاید جان کر انجان بن رہی تھی

"رامز تم وشما سے کہو ہمیں اس سے ملنا ہے....."

سعید صاحب کے رامز کو مخاطب کرنے پر سب انکی طرف متوجہ ہوئے جبکہ شہرام کے چہرے کے تاثرات بگڑ ئے تھے

"کیوں بابا....؟"

رامز کی بجائے شہرام کی طرف سے سوال ہوا

"مجھے اس سے پراپرٹی اور کچھ ضروری باتیں کرنی ہیں بے فکر رہو سبکے سامنے کروں گا......"

انہوں نے تحمل سے جواب دیا لیکن ادھر شہرام کا ضبط جواب دے رہا تھا رامز فلحال خاموش تھا

"بابا کوئی ضرورت نہیں اس مکار عورت کو بلانے کی میں اسکو اس گھر میں ایک منٹ کیلیے برداشت نہیں کر سکتا...."

وہ غصے سے بولا

"شہرام حد میں رہو وہ لڑکی کوئی اور نہیں میری جان سے عزیز بیٹی ہے...."

وہ بھی دھاڑ ئے تھے

"وہ جان سے عزیز بیٹی جو سبکی جان کی دشمن بنی ہوئی ہے...."

وہ بھی شہرام تھا کہاں چپ رہ سکتا تھا

"شہرام خاموش ہو جاو....."

حماد صاحب اسکو غصہ ہوتے دیکھ بولے تھے اسنے ایک نظر اپنے چاچو کو دیکھا اور آٹھ گیا

"ہماری بات سنو شہرام...."

شہرام جو جانے لگا تھا انکی بات پر اسکے قدم فوکے اور پلٹ کر انکو دیکھا

"میں کسی خاص مقصد کیلیے بلا رہا ہوں اور اپنی زبان کو اسکے خلاف استعمال کرنے کیلیے قابو میں رکھا کرو یہ نہ ہو میں وہ کر بیٹھو جو تم نے سوچا بھی نہ ہو....."

انکی بات پر ایک افسوس بھری نظر ان پر ڈالتا بنا کسی کی آواز کو نوٹ کرتا گھر سے ہی نکلتا چلا گیا

"رامز سن لیا تم نے یا تم بھی شہرام کی طرح ہی غصہ کرو گے....؟"

انہوں نے اب رامز کو مخاطب کیا جو کھانا کھانے میں مصروف ہو گیا تھا

"جی چھوٹے ابو میں کر دوں گا کال پریشان مت ہوں...."

اسنے مسکرا کر کہا تو سب کھانے کی طرف متوجہ ہو گیا

پریہان کا دل بجھ سا گیا تھا شہرام کے جانے سے جانتی تھی وہ غصے میں ہے اب وہ رات بھر گھر نہیں آئے گا وہ بس اسکو غصے میں دیکھتی پریشان ہو رہی تھی

....

مصطفی کو آتے آتے رات کے نو بج گئے تھے تھکا ہارا جب کمرے میں داخل ہوا جیسے ہی اندر داخل ہوا ٹھٹھک کر رہ گیا پورا کمرہ موم بتیوں کے جلنے کی وجہ سے روشن تھا جگہ جگہ پھول بکھرے ہوئے تھے اور ٹیبلز اور نا جانے کہاں کہاں پر یہان نے کینڈلز لگائیں ہوئیں تھی جو کچھ دیر پہلے آبریش نے جلائیں تھی

آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اندر داخل ہوا کوٹ بیڈ پر ٹکاتا سامنے شیشے پر نظر گئی تو ایک چٹ لگی تھی

"آئی ایم سوری...."

آگے سیڈ ایموجی تھی سر جھٹکتا اسنے سائیڈ ٹیبل پر دیکھا وہاں بھی ایک چٹ موجود تھی

"آئی لو یو....."

اس چٹ پر لکھے لفظوں کو زیر لب دہرایا تھا اور اچانک بیڈ پر نظر گئی جس پر پھولوں سے "ایس" "آر" "وائے".. لکھا تھا

اسکے لب مسکرائے تھے لیکن جلدی ہی سکیڑ لیئے تھے یہ تو اسنے بیڈ پر کوٹ رکھتے وقت غور نہیں کیا

شرٹ کو پینٹ سے آذاد کرتا اوپر والے دو بٹن کھولے تھے ٹیرس سے آتی روشنی کی طرف متوجہ ہوا

بے اختیار قدم اس طرف بڑھائے تو اسکو مزید حیرت کا جھٹکا لگا آبریش چہرہ دوسری طرف کیئے کھڑی تھی شاید وہ اسکی موجودگی سے انجان تھی

"یہ کیا ہے سب کچھ صاف کرواو سب...."

وہ جو آنکھیں بند کیئے کھڑی تھی اسکی آواز پر پلٹی تھی

"مم۔مصطفی...."

اسکی گھبراہٹ میں مزید اضافہ ہوا تھا مصطفی کی نظریں اسکے چہرے کا طواف کر رہی تھیں جو آج غضب ڈھا رہی تھی

"منانے کا طریقہ برا نہیں...."

مصطفی نے سوچا تھا اور اس پر سے نظریں ہٹائیں جو چہرہ جھکائے کھڑی تھی

"یہ صاف کرواو سب تب تک میں نیچے ہوں...."

اس دفعہ آواز میں نرمی تھی اور کہ کر پلٹا کہ آبریش نے اسکے ہاتھ کو پکڑا اسکے پکڑنے پر وہ پلٹا تھا

"آئی ایم سوری مصطفی...."

وہ نم آواز میں بولی تھی مصطفی کو بے تحاشہ اس پر پیار آیا اور اسکی گرفت سے اپنا ہاتھ آذاد کروانا چاہا جو مشکل نہ تھا پر شاید مصطفی بھی نہیں چاہتا تھا اس سے دور ہونا

"آبر یار تم نے میرا دل بہت بری طرح توڑا...."

وہ دکھ سے بولا تو آبریش نے اسکی طرف دیکھا جہاں اب غصہ نہیں بے بسی دکھ تکلیف تھی وہ اس وقت اسکے دل کو زخمی کر رہا تھا وہ غمزدہ سا اسکو بہت تکلیف پہنچا رہا تھا وہ بھی اب اسکی مزید ناراضگی برداشت نہ کر سکتی تھی

تو ایک جھٹکے سے اسکی شرٹ کو کھینچ کر اسکو تھوڑا جھکایا اور کچھ خود کی ایڑھیاں اونچی کرتی اسکے لبوں پر جھکی اور نرمی سے اپنے ہونٹ رکھتی پیچھے ہونے لگی لیکن مصطفی نے سختی سے اسکو گرفت میں لے لیا تھا

شاید کتنوں دنوں کی تڑپ وہ آج مٹانا چاہتا تھا

اسکے لمس میں شدت تھی جیسے وہ اسکو خود سے دور رہنے کی سزا دے رہا ہو لیکن آہستہ آہستہ شدت کم ہو گئی تھی اور نرمی نے جگہ لے لی تھی جیسے ساری ناراضگی ختم ہو گئی ہو

نرمی اور بہت پیار سے دور کرتا اسکا چہرہ دیکھا جو اسکے ڈریس کی طرح سرخ ہو گیا تھا اور لمبے لمبے سانس لے رہی تھی
"مصطفی نے اپنی پیشانی اسکی پیشانی سے ٹکا لی تھی اب دونوں کی تیز سانسیں ایک دوسرے کو محسوس ہو رہی تھیں
ماحول کی اس خاموشی میں دونوں کے دلوں کی دھک دھک اس ماحول میں ایک شور سا برپا کر رہی تھیں

کچھ دیر یوں ہی خود کو محسوس کرنے کے بعد وہ اسکو اپنی گود میں اٹھا چکا تھا کمرے میں موم بتیوں کی روشنی اس سین کو اور خوبصورت بنا رہی تھی نرمی سے اسکو بیڈ پر لیٹاتا اس پر جھکا تھا اور کتنے ہی پل اسکو محسوس کیا تھا
اسکے چہرے پر محبت بکھیرتا اب اسکی گردن تک پہنچ گیا تھا جب آبریش نے اسکو پکارا تو اسنے سر اٹھا کر اسکی طرف دیکھا

"ناراض تو نہیں.....؟"

وہ اسکے کندھوں پر ہاتھ رکھتی ہوئی بولی

"کیا میرے لمس سے تمہیں لگتا ہے کہ ناراضگی ہو گئی اب باقی...."

وہ شرارت سے بولا تھا

"آئی ایم سوری ہر چیز کیلیے مصطفی میں دوبارہ ایسا کبھی نہیں کہوں گی آئی لو یو سو مچ...."

وہ محبت سے اور کچھ شرمندگی سے بولی

"بولنا بھی مت اس دفعہ ضبط سے کام لیا ہے اگلی دفعہ جان لے لوں گا...."

وہ سنجیدگی سے بولا

"لے لیں اب تو ویسے بھی آبریش مصطفی آپکے لیے جیتی ہے...."

وہ سکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی تو وہ اسکو دیکھ کر کھل کر مسکرایا اور اپنی شرٹ کے سارے بٹن کھول کر اتاری تھی اسکی اس حرکت پر وہ شرم سے پانی پانی ہو گئی تھی

وہ مکمل طور پر اس پر جھک چکا تھا

وہ اس پر جھکا اپنی شدتیں لٹا رہا تھا کہ اسکو اپنا کنفھا نم سا محسوس ہوا تو اسنے چہرہ اٹھایا

"کیا ہوا رو کیوں رہی ہو....؟"

اسنے اسکا چہرہ تھماتے ہوئے کہا تو اسنے پلکیں جھکائیں

"ڈر لگ رہا ہے...؟"

اسنے نرمی سے پوچھا تو اسنے اثبات میں سر ہلایا

"شش ڈرو نہیں ابھی میرا آہمم کرنے کا ارادہ نہیں وہ سب رخصتی کے بعد صرف کچھ پل تمہیں محسوس کرنا چاہتا ہوں...."

اسکی بات پر وہ خاموش ہو گئی تو مصطفی دوبارہ مصروف سا ہو گیا اور خود ہی پھر کچھ دیر بعد اس سے دور ہو گیا تو وہ اٹھ کر بیٹھی اور اسکے کندھے پر اپنا سر رکھا

"ہمم مصطفی میں کمرے میں جا رہی ہوں..."

وہ معصومیت سے بولی تو مصطفی اسکو لیے ہی پیچھے کی طرف گرا

"اتنی جلدی بھی کیا ہے....."

اسنے اپنی گال اسکی گال سے مس کرتے ہوئے کہا تو اسکی داڑھی کی وجہ سے وہ کھلکھلائی تھی

"بس کریں میں چلتی ہوں....."

اسکو دھکا دیتی اٹھی تھی مصطفی بیڈ پر لیٹا اسکو دیکھ رہا تھا جو ٹیبل پر پڑی اپنی شال اٹھا کر اپنے گرد لپیٹ رہی تھی

"آئی لو یو آبر...."

وہ جو شال درست کر رہی تھی اسکی جزبات سے چور آواز پر شرمیلی سے مسکراہٹ سے باہر بھاگ گئی جبکہ مصطفی تھوڑا سا اوپر کھسکتا اوندھے مبہ لیٹ گیا تھا اور پھول اٹھا کر اپنے اوپر بکھیرنے لگا

....

آبریش شرمیلی سی اپنے کمرے میں داخل ہوئی تو سامنے پریہان مسکرا کر اسکو دیکھ رہی تھی

"میں نے کہا تھا نہ بھائی مان جائیں گے...."

اسنے بیڈ سے اٹھ بیٹھتے ہوئے کہا تو وہ ہنستی ہوئی اسکے پاس آکر بیٹھی

"تھینک یو سو مچچچچچچچچچچچ......"

اسکو کس کر گلے لگاتی بولی تو وہ کھلکھلا کر ہنسی

"ویسے مبارک ہو اور ہاں میں کچھ نہیں پوچھوں گی پرسنک وغیرہ...."

اسنے شرارت سے کہا تو وہ مسکرا کر چہرہ جھکا گئی

"ہاں ویسے تم بتانا چاہو تو نو پرابلم..."

اسکی بات کا مطلب سمجھتی اسکو گھورا تھا اور آٹھ کر الماری سے کپڑے نکالنے لگی

"تم کدھر...."

پریہان کو اٹھتے دیکھ اسنے پوچھا

"اب کمرے میں اب تو تم ٹھیک ہو نہ....."

اسنے شوز پہنتے ہوئے کہا

"نہیں یار بھی میرے پاس سو جا....."

اسنے اسکی طرف دیکھتے ہوئے گویا منت کی تھی

"نا بابا یہ نہ ہو کہ تم مصطفی بھائی سمجھ خرہگ کر لو ویسے ایک منٹ ایک منٹ کہیں تم مجھے مصطفی بھائی تو نہیں سمجھ رہی کہ...."

وہ مزید کچھ بولتی آبریش کی طرف سے پڑنے والے کشن نے اسکی بولتی بند کی تھی اور خود آبریش واشروم میں گھس گئی تھی

"ویسے بھی میں کونسا جارہی تھی صرف پانی پینے کیلیے اٹھی تھی..."
وہ واشروم کے دروازے کے پاس ہوتی ہوئی بولی تو آبریش اندر ہی کھڑی مسکرائی تھی وہ خقد کو خوش قسمت ترین محسوس کررہی تھی اتنی اچھی نند پلس بھابھی ملنے پر جو اسکا اتنا خیال رکھتی تھی کہ جان چھڑکتی تھی اسکو خود کے ہونے پر فخر تھا

"احتشام بابا کی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی وہ کہتے ہیں رشتہ لے آو اب تم جلدی....."
وہ دونوں اس وقت بیگز کندھے پر لٹکائے گراونڈ میں دھیرے دھیرے چل رہے تھے
"کیا ہوا ہے انکل کو....؟"
اسنے اسکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا
"انکو ہارٹ کا مسئلہ ہے اب تو زیادہ پین ہوتی ہے...."
اسنے پریشانی سے کہا
"اچھا تم پریشان مت ہو میں اگلے ویک تک سبکو بتاوں گا اگلے ویک ہی لے آوں گا ٹھیک ہے....."
اسکی بات پر اسنے اثبات میں سر ہلایا تھا

"چلو آئس کریم کھاتے ہیں پھر تمہیں وہی سے گھر چھوڑ دوں گا...."

اسنے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا وہ اسکو اسکی سوچوں سے نکالنا چاہتا تھا

"پر یہان کس کے ساتھ جائے گی...؟"

"وہ آج نہیں آئی...."

"ہمممم....."

اسکی بات پر محض وہ اتنا ہی بول سکی

"چلو آئس کریم پارلر چلتے ہیں پھر گھر چھوڑ دوں گا....."

اسنے اسکے کندھے کے گرد بازو حمائل کرتے ہوئے کہا تو وہ مسکرا دی اور اسکے ساتھ چلنے لگی

....

"سعد پھوپھو کی جان ابھی تم بہت چھوٹے ہو اتنی مرچی والی کیسے کھاو گے...."

پر یہان آخری سیڑھی پر سعد کو گود میں لیے بیٹھی تھی جسکے ہاتھ میں لیز تھا اسکی بات پر وہ لیز کو دیکھنے لگا

"تمہیں مرچی لگے گی لاو پھوپھو کھا لیتی ہے نہ تمہاری...."

وہ اصل بات پر آئی تھی اور ایک لیز نکال کر کھائی تھی وہ بس ٹکر ٹکر اپنی پھوپھو کو دیکھ رہا تھا

سامنے سے آتے شہرام نے اسکی آخری بات سنی تھی اور اپنی چالاک بیوی کی بات پر ہنسا اور وہی سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا ہو گیا

"تمہیں پتا ہے اتنی مرچی بچوں کی صحت کیلیے ٹھیک نہیں ہوتی لاؤ مجھے دو میں کھا لیتی ہوں نہ......"

اسنے سعد کے ہاتھ سے لیز پکڑتے کھانے لگی شہرام حیرت سے اسکو دیکھ رہا تھا

"پر یہان....."

شہرام کی صدمے بھری آواز گونجی وہ جو ایک اور ٹکڑا منہ کی طرف لیجا رہی تھی اسکے پکارنے پر اسکا ہاتھ رکا اور اسکی طرف دیکھا سعد بھی اپنی لیز لیتا وہاں سے بھاگا تھا

"شہرام کو بھی ابھی انا تھا...."

افسوس اسکے دیکھنے کا نہیں بلکہ لیز مکمل نہ کھانے کا تھا

"واہ مسسز شہرام ایک بچے سے لیز ٹھگ کر کھا رہی ہے...."

اسنے ایک آئی برو اچکا کر کہا تو وہ منہ بناتی کھڑی ہوئی

"تو اس میں کیا ہے اسنے کونسا کھا لینی تھی......"

اسنے منہ بنایا تھا

"اووووو...."

شہرام نے اوو کو لمبا کھینچا تھا

"ہاں تو اور کیا اچھی بھلی میں کھا رہی تجی ڈسٹرب کر دیا الٹا لیز بھی گئی میری...."

اسکی بات پر وہ حیرت سے منہ کھولے اسکو دیکھنے لگا نہیں یعنی اسکو لیز کے جانے کا دکھ تھا

"تم میری یعنی ایس پی شہرام کی بیوی ہو کر ایسی باتیں کر رہی ہو....."

اسکی حیرت کم نہیں ہو رہی تھی

"بیوی ہو گئی تو کیا ہوا اب بندہ لیز کھانا چھوڑ دے...."

"اوہہ میری جان تم میری بیوی ہو حکم کرو یہاں ڈھیر لگا دوں لیز کے پیکٹس کے...."

وہ پیار سے بولا

"ڈھیر تو میں بھی لگا لوں پر وہ مزہ نہیں جو مزہ کسی سے چھیننے یا مانگ کر کھانے میں آتا ہے....."

وہ ایک ادا سے بال جھٹکتے ہوئے بولی اور وہ صدمے سے منہ کھولے اسکو دیکھ رہا تھا پھر جلدی سے منہ بند کرتا آگے بڑھا اور دو قدم کے فاصلے پر کھڑا ہوا

"ایس پی شہرام ملک کی ناک کٹوا دی تم نے......."

وہ افسوس سے سر دائیں بائیں ہلاتے ہوئے بولا

"ایوں اپکے منہ پر ناک تو لگی ہوئی ہے...."

وہ انکھیں پٹپٹاتی شرارت سے بولی تھی پر وہ شہرام ملک تھا اسکو ہرانا مشکل کام تھا

"کہاں لگی ہے زرا چھو کر تو بتاو نہ....."

وہ اسکو جیکٹ سے کھینچ کر پاس کرتے ہوئے بولا اور پریہان نے سٹپٹا کر اسکے سینے پر ہاتھ رکھا تھا اور اسکو خود سے دور کیا اسکے دور ہوتے ہی وہ تیزی سے زینے چڑھتی اوپر چلی گئی تھی جبکہ شہرام نفی میں سر ہلاتا سعید صاحب کے کمرے کی طرف چل دیا

....

"بھائی جیسا آپ مناسب سمجھیں آپکا حکم سر آنکھوں پر....."

حماد صاحب ڈرائیونگ کر رہے تھے جب انہوں نے سعید صاحب کی کسی بات کا جواب دیا

"مجھے پورا یقین تھا تم بھی جانتے ہو مجھے سب بچے عزیز ہیں اور وشما کیلیے صائم کی آنکھوں میں محبت مجھے نظر آئی ہے میں بھائی صاحب سے بات کروں گا....."

انکی بات پر حماد مسکرایا اس سے پہلے وہ کوئی جواب دیتا سامنے انکو زمین پر گری ایک چیز نظر آئی

"سعید بھائی وہ کیا ہے....؟"

حماد صاحب نے گاڑی روکتے ہوئے کہا تو سعید صاحب بھی سامنے موجود زمین پر پڑی کوئی چیز کی طرف متوجہ ہوئے

"چلو دیکھتے ہیں...."

انکی بات پر وہ بھی باہر نکلے دونوں اس زمین بوس ہوئی چیز کے پاس پہنچے تو وہ کوئی چیز نہیں بلکہ ایک وجود تھا

"حماد صاحب نے جیسے ہی سیدھا کیا دونوں کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا

"شمائیلہ بھابھی...."

سعید صاحب نے پکارا تھا حماد صاحب نے دیکھا تو نہ ہوا تھا پر نام لینے سے معلوم ہوا یہ معارج کی بیوی ہے

"بھابھی آپکو کیا ہوا ہے اٹھیں....."

سعید صاحب نے انکا کندھا جھنجھوڑا تھا

"بھائی انکو ہاسپٹل لیجانا ہو گا ہمیں...."

حماد صاحب نے کہا تھا اور پھر سعید صاحب کے اشارے سے اسکو گود میں اٹھایا تھا

تقریباً دس منٹ کی مسافت کے بعد وہ لوگ اسپتال میں موجود تھے

انہوں نے سعود صاحب کو بھی کال کر دی تھی وہ بھی دس منٹ میں ہاسپٹل پہنچ گئے تھے

"کہاں ہیں بھابھی....؟"

سعود صاحب نے آتے ساتھ پوچھا

"وہ اندر ڈاکٹر چیک کر رہے ہیں....."

"کیا ہوا.....؟"

انکی بات پر حماد نے سب بتایا تب ہی ڈاکٹر باہر نکلا اور اپنے چہرے سے ماسک ہٹایا

"جب آپ لائے تھے انکو یہاں انکو دو تین سانسیں ہی باقی تھیں اور اب افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے وہ اس دنیا میں نہیں رہیں....."

ڈاکٹر کی بات پر وہ تینوں شاک سی کیفیت سے اسکو دیکھنے لگے

"ایک اور ضروری بات....."

وہ داکٹر تھوڑا ہچکچایا تھا پر وہ ڈاکٹر تھا اسکو سب بتانا ہی تھا

"جی کیا....؟"

"وہ یہ کہ....."

اتنا کہ کر ڈاکٹر رکا تھا

"کہ انکے ساتھ تشدد ہوا ہے انکے ساتھ کئی لوگوں نے ریپ کیا ہے اور مار پیٹ کی ہے جگہ جگہ بلیڈز کے نشانات ہیں اسکے علاوہ انکی عمر سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یہ شادی شدہ ہیں ہم نے ڈی این اے چیک کروایا لیکن... باقی اپ خود سمجھ دار ہیں کچھ فارمیلیٹیز کے بعد آپ لاش لیجا سکتے ہیں....."

وہ انکا کندھا تھپتھپاتا چلا گیا تھا

"معارج نے اپنی بیوی کے ساتھ یہ کیا کیا....؟"

سعود صاحب وہاں موجود بینچ پر بیٹھے تھے

"بھائی صاحب کوئی اتنا گھٹیا کیسے ہو سکتا ہے......"

سعید صاحب دکھ سے بولے تو وہ چہرہ جھکا گئے انکی آنکھوں سے دو آنسوؤں نکلے تھے جنکو وہ کمال مہارت سے چھپا گئے تھے

....

ٹھاہ ٹھاہ....

سعود صاحب کا بھاری ہاتھ معارج پر اٹھا تھا

"یہ گھٹیا حرکت تم کیسے کر سکتے ہو افسوس ہے اپنی ہیرے جیسی بیوی کو گنوا دیا....."

سعود کا دو تھپڑ لگانے کے بعد بھی اس پر سے غصہ کم نہ ہوا تھا اور اسکا کالر دبوچا سامنے ہی معارج کی بیوی کفن میں موجود تھی زیادہ لوگ نہ تھے بس بیس پندرہ ہونگے

"شرم آنی چاہیے تمہیں چھی تمہیں دوست کہنا بھی اب گناہ ہے...."

وہ نفرت اور حقارت سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولے

انکی خاموشی سب عیاں کر گئی تھی

"ہم باہر ہیں کندھا ہم دیں گے خبردار جو تو آگے بھی بڑھا تو..."

یہ کہتے تینوں باہر چلے گئے تھے

"سالی کمینی مر گئی چار پیسے اور کما کر دے جاتی تو کیا تھا...."

وہ ایک نظر لاش کو دیکھتا ہوا بڑبڑایا اور چہرے پر ہاتھ پھیرہ جہاں سعود صاحب کا ہاتھ چھاپ چھوڑ گیا تھا

"سعود تو اس تھپڑ کی قیمت چکائے گا بہت جلد....."

اسنے غصے سے کہا اور ایک نظر لوگوں کو دیکھا جو نفرت سے اسکو دیکھ رہے تھے بنا انکی طرف دھیان دیئے وہ اندر کی طرف بڑھ گیا اور لوگ تبصروں ہر شروع ہو چکے تھے جنکا کام ہی یہی تھا

....

پورے کمرے میں چینخوں کی آواز تھی وہ چلا چلا کر تھک چکی تھی پر کوئی اسکی ایک بھی نہ سن رہا تھا کوئی ہوتا تو سنتا لیکن اگر کوئی تھا بھی تو بہرہ بنا ہوا تھا

"کون ہو تم لوگ کیوں لائے ہو مجھے یہاں...؟"

وہ پھر سے چلائی تھی چلا چلا کر اس گلا بیٹھ گیا تھا وہ کرسی کے ساتھ بندھی خود کو کھولنے کی کوشش کر رہی تھی

"آواز نیچی رکھو یہ نہ ہو زبان کاٹ دوں...."

کوئی شخص کمرے میں داخل ہوا اور بے زاریت سے بولا

"کون ہو تم....؟"

اس لڑکی کے چہرے پر روشنی پڑھنے کی وجہ سے وہ اسکو دیکھ نہیں پا رہی تھی

"میری جان میں ہوں جسکو پانے کیلیے تم نے کیا کیا نہیں کیا اب میں آیا ہوں تو پوچھ رہی ہو کون ہو....."

وہ شخص اسکی بات کا مزاق بناتے ہوئے بولا اور تھوڑا آگے آیا اب اسکا چہرہ اس لڑکی کو صاف واضع نظر آرہا تھا وہ اس شخص کا چہرہ دیکھ کر دھنگ رہ گئی تھی

"مم۔مصطفی....."

اسنے مصطفی کا نام زیر لب دہرایا تھا اور بار بار پلکیں جھپک کر دیکھ رہی تھی شاید خواب ہو

"کیا ہوا یار میں مصطفی ہی ہوں..."

وہ ہنس کر بولی

"کک۔کیوں لائے ہو مجھے یہاں.....؟"

وہ حلق کے بل چلائی تھی مصطفی جتنا زور سے وہ چلائی تھی اتنا زور سے ہنسا تھا

"ہاہاہاہا یار خود ہی تو مجھے چاہتی تھی پانا کہ میری بیوی کو بھی بدگمان کرنا چاہا مس نشا علی نہیں بلحہ معارج....."

اسکی بات پر اسکے چہرے کا رنگ فق ہوا تھا مطلب وہ جان چکے تھے کہ یہ نشا نہیں بلکہ بلحہ ہے

"حیران مت ہو ہمارے لیے جاننا کچھ مشکل نہیں...."

پیچھے سے شہرام آکر بولا تھا

"اگر معلوم ہو ہی گیا ہے تو ایس پی اور مصطفی میرا باپ تم لوگوں ک چھوڑے گا نہیں......"

وہ دوبارہ چلائی تھی اور چلانے کے بعد کھانسنے لگی

"ہاہاہا ہم چاہتے بھی نہیں کہ وہ ہمیں چھوڑے....."

شہرام ہنسا تھا

"غلطی کی ہے بلحہ معارج کو اگواہ کر کے وشما آپی اور بابا نہیں چھوڑیں گے...."

وشما کے نام دونوں کے چہرے سنجیدہ ہوئے تھے

"وشما کو ہم دیکھ لیں گے اور رہی بات معارج کی اسکی موت تو پکی ہے....."

مصطفی سنجیدگی سے بولا تھا

"تم دونوں مروگے میں ماروں گی...."

"ارے دیکھو تو کہ کون رہی ہے جو خود ابھی پنجرے میں قید ہے..."

شہرام حیران ہونے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بولا اور پھر دونوں نے قہقہ لگایا اور مصطفی نے آگے بڑھ کر ایک تھپڑ لگایا تھا اور اسکے منہ پر پٹی باندھی تھی وہ غصے سے مصطفی کو دیکھ رہی تھی

"میری جان یہ تھپڑ میرا دل کیا تو مارا....."
اسکے چہرے پر آئے بال کان کے پیچھے کرتے ہوئے بولا اور باہر چلا گیا جبکہ شہرام بھی ایک قہر بھری نظر سے اسکو دیکھتا مصطفی کے پیچھے ہی باہر چلا گیا تھا

"شہرام اب اسکا کیا کرنا ہے....؟"
مصطفی نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھا
"اسکو ابھی مار نہیں سکتے یہ معارج کی خاص ہے ضرور کچھ جانتی ہوگئ زیادہ محنت نہیں کریں گے اس پر اگر نا بتائے تو مار دیں گے کیونکہ معارج کا معلوم کرنا ہمارے لیے زیادہ مشکل نہیں......."
اسکی بات پر مصطفی نے اثبات میں سر ہلایا
"تم فکر مت کرو اور کام پر دھیان دو میں بھروسے مند آدمی کو اسکی رکھوالی پر لگا دوں گا اور شاید معارج کو اسکی خبر ہونی چاہیے تاکہ وہ اپنی بیٹی کو ڈھونڈھنے میں مصروف ہو جائے......."
اسکی بات پر شہرام نے پر سوچ نظروں سے اسکی طرف دیکھا
"ہمم ٹھیک جو مناسب لگے تجھے...."
"چلو چلتے ہیں مجھے میٹنگ اٹینڈ کرنی ہے ایک....."
مصطفی کہتا اٹھا تو وہ بھی اٹھا تھا

.........."بابا آپکو کیا ہو رہا ہے......؟"

میرب اپنے والد کو ہلاتے ہوئے بولی جو درد سے کراہ رہے تھے

"بابام- میں کچھ کرتی ہوں ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں بابا اٹھیں حوصلہ کریں...."

وہ روتے ہوئے بولی جنکی آنکھوں سے آنسووں رواں تھے

وہ اس وقت کیسے لیکر جاتی ایک بجے کا وقت تھا اگر اکیلی اپنے والد ساتھ کہی غلط ہاتھوں لگ جاتی تو.. یہ سوچ آتے ہی اور رونے لگی کہ اب کیا کرئے پھر کچھ سوچ آتے اسنے جلدی سے فون نکالا تھا

بیل مسلسل جا رہی تھی لیکن دوسری طرف سے کوئی بھی نہیں اٹھا رہا تھا

"پلیز پک اپ دا کال احتشام...."

خود سے بڑبڑاتی اسنے دوبارہ کال کی اس دوفعہ تیسری بیل پر اٹھا لیا گیا تھا

"کیا ہوا اس وقت جاناں....؟"

اسکی نیند سے ڈوبی آواز سنائی دی اسکی آواز سن اسکو مزید رونا آیا

"ا-احتشام...."

اسکی روتی آواز سن کر اسکی نیند بھک سے اڑ ئی تھی

"کیا ہوا میرب....؟"

اسنے اٹھتے ہوئے پریشانی سے پوچھا

"بابا ٹھیک نہیں ہیں جلدی آجاو پلیز...."

وہ روتے ہوئے بولی

"میں پانچ میں آرہاہوں رومت...."

یہ کہتا جلدی سے اٹھا تھا چابی اٹھاتا جلدہ سے زینے اترا تھا اور سیڑھیوں کے ساتھ بنے دروازے سے باہر نکلا تھا اس دروازے سے وہ ڈائیرکٹ اپنی گاڑی کے پاس پہنچا تھا اسنے گاڑی سٹارٹ کی اور جیسے ہی گیٹ کے پاس پہنچا گارڈ نے جلدی سے گیٹ کھولا اسے لگا شاید احتشام دوستوں کے ساتھ جارہا ہے کیونکہ رامز مصطفی شہرام احتشام کبھی کبھی اس وقت بھی کام کی وجہ سے جایا کرتے

میرب احتشام کا انتظام کررہی تھی اور ساتھ روتی ہوئی اپنے باپ کو حوصلہ دے رہی تھی جو اس وقت چارہائی پر لیٹا کراہ رہا تھا

ٹھیک پانچ منٹ بعد احتشام نے دروازہ کھٹکھٹایا تھا تو اسنے فوراً باہر جاکر دروازہ کھولا

"شکر ہے احتشام تم آگئے..."

وہ بے اختیار اسکے گلے لگی تھی سو احتشام کی حیرت سے پوری آنکھیں کھل گئیں تھی

"میرب انکل کہاں ہیں....؟"

اسنے اسکو بازووں سے پکڑ کر خود سے الگ کرتے ہوئے کہا تو اسکو خود کی بے اختیار پر غصہ آیا اور جلدی سے اندر گئی

"انکل آپ اٹھیں میں ڈاکٹر کے پاس لیکر چلتا ہوں....."

احتشام نے سہارا دیتے ہوئے کہا

"میرب یہ گاڑی کی چابی پکڑو اور پچھلا دروازہ کھولو...."

اسنے اسکو چابی پکڑائی اور باہر بھاگی پیچھے اسنے انکو سہارا دیا تھا اور گاڑی تک لایا اور پچھلی سیٹ پر بیٹھایا ساتھ میرب بیٹھی تھی اور احتشام نے جلدی سے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی تھی

وہ فرنٹ مرر سے دونوں کو بار بار دیکھ رہا تھا

"یہ لو میرب پانی....."

اسنے پانی کی بوتل اٹھا کر پکڑاتے ہوئے کہا تو اسنے کانپتے ہاتھوں سے تھام لی تھی

ٹھیک دس منٹ بعد وہ ہوسپٹل میں موجود تھے اور روم کے باہر کھڑا احتشام ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہا تھا جبکہ میرب بینچ پر بیٹھی رو رہی تھی ایک تو اسکو اسکے والد کی فکر تھی دوسرا اسکو میرب کا رونا تکلیف میں مبتلا کر رہا تھا

....

"کیا ہوا بابا پریشان کیوں ہیں...؟"

وشما اپنے باپ کو کمرے میں ادھر سے ادھر ٹہلتا دیکھ پوچھا

"اس ایس پی اور مصطفی نے تمہاری بہن بلحہ کو اگواہ کروالیا ہے....."

وہ غصے سے بولے تھے

"اچھا...."

اسنے اتنا کہہ کر گری کی بائیٹ لی تھی

"کیا تمہیں زرا فکر نہیں تمہاری بہن انکی قید میں ہے....؟"

اسکو یوں تحمل سے بیٹھا دیکھ وہ بولا تھا

"توکس نے کہا تھا مصطفی اور آبریش کے بیچ غلط مہمیاں ڈالنے کو اپنی غلطی سے ہوا ہے سب......"

اسنے آرام سے کہا تھا

"وہ مصطفی کو پسند کرتی ہے...."

"اوووا چھا جہاں تک میرا خیال ہے یہ آپنے خود اسکو پھنسانے کو کہا تھا....."

مطلب وہ انکی ہونے والی خفتگو سے بے خبر نہیں تھی

"خاموش رہو وشما نا جانے وہ اسکے ساتھ کیا کریں گے....."

وہ پریشانی سے بولا

"ہونہہ فکر مت کریں جو بھی کریں گے لیکن آپ سے بدتر کوئی نہیں کر سکتا....."

وہ طنزیہ انداز میں بولی تھی

"وشما حد میں رہو تم اپنے باپ سے بات کر رہی ہو تمیز کے دائرے میں رہو یہ سب اس سعود...."

"بسسس ایک لفظ بابا جان کے بارے میں نہیں سنوں گی میں یہ ہر گز برداشت نہیں کروں گی سعود بابا کو کچھ کہا تو...."

وہ غصے سے بولی تھی

"اور میں کون ہوں....؟"

اب اسکا اشارہ اپنی طرف تھا

"آپ اچھی طرح اپنی حثیت جانتے ہیں کہ میری زندگی میں کیا ہے میں صرف صائم کی وجہ سے ہوں آپکے ساتھ ورنہ مجھے آپ سے کوئی غرض نہیں....."

صائم کے نام پر اسکے چہرے پر عجیب سا کرب تھا جسکو وہ بہت مہارت سے چھپا گئی تھی جبکہ اسکا باپ بس کڑوا گھونٹ بھر کر رہ گیا

"نا جانے میری بیٹی کیسی ہو گی...."

اسنے فکر مندی سے کہا

"آپکی دشمنی شہرام کے ساتھ تھی سعید بابا حماد بابا ساتھ تھی باقیوں کے ساتھ آپکی کیا دشمنی ہے دور رہیں باقیوں سے اور ابھی آپ مصطفی کو جانتے نہیں اپنے غصے میں وہ کیا کر بیٹھے کچھ معلوم نہیں خیر کبھی قسمت سے بلحہ انکی قید سے نکل گئی تو اس سے مصطفی کے بارے میں بھی سن لیجیے گا....."

آخر میں دل جلانے والی مسکراہٹ پیش کرتی وہاں سے چلی گئی اور اسکا باپ دانت پیس کر ہی رہ گیا تھا

....

"یار پلیز رونا بند کرو کچھ نہیں ہوتا انکل کو...."

وہ اسکے پاس بیٹھا ہوا بولا اسنے اپنی سرخ ناک اور آنکھوں سے اسکی طرف دیکھا احتشام کہی کھو سا گیا تھا اوپر سے اسکے چہرے پر چھولتی کچھ آوارہ لٹوں جنکو آج اسنے پہلی بار دیکھا تھا ورنہ اسنے اسکو ہمیشہ حجاب میں دیکھا تھا آج جلدی میں وہ کر نہ سکی تھی

احتشام نے مشکل سے اسکے چہرے سے نظریں ہٹائیں تھی

"احتشام بابا ٹھیک ہو جائیں گے نہ....."

اسنے روتے ہوئے کہا احتشام اس سے پہلے کچھ بولتا ڈاکٹر بار نکلا تھا اور یہ جلدی سے اسکی طرف بڑھا

"انکی حالت کچھ بہتر ہے پہلے سے لیکن ابھی مکمل طور پر نہیں...."

"کیا ہم مل سکتے ہیں...؟"

میرب جلدی سے بولی تھی

"دیکھیں...."

"پلیز....."

اس سے پہلے ڈاکٹر کچھ بولتا میرب نے التجایا نظروں سے کہا

"ٹھیک ہے لیکن زیادہ بات مت کریئے گا..."

ڈاکٹر ٹھنڈی آہ بھر کر کہتا چلا گیا تو وہ دونوں اندر داخل ہوئے

انکو دیکھ میرب کا باپ مشکل سے مسکرایا تھا

"بابا..."

وہ روتے ہوئے انکاہاتھ تھاما تھا

"میں ٹھیک ہوں پریشان مت ہو بیٹا...."

اسنے بامشکل کہا

"بابا کہاں ٹھیک ہیں آپ..."

اسنے سوں سوں کرتے ہوئے کہا تو احتشام کو اتنی سیریس کنڈیشن میں بھی ہنسی آئی جو اسنے بہت مشکل سے چھپائی تھی

"یہ احتشام ہے....؟"

میرب کے پیچھے احتشام کی طرف انہوں نے اشارہ کیا تو اسنے پیچھے مڑ کر دیکھا

"جی بابا یہیں ہے احتشام...."

میرب نے مسکرا کر کہا

تو اسکے والد نے ہاتھ بڑھایا جسکو احتشام نے فوراً آگے بڑھ کر تھاما تھا اور انکے پاس بیٹھا

"کیا واقع تم میری بیٹی سے محبت کرتے ہو....؟"

"جی انکل میں بہت محبت کرتا ہوں...."

اسنے مسکرا کر کہا اسکے والد نے دیکھا تھا اسکی نظریں اکی مسکراہٹ ہر شیطانی نفسی عمل سے پاک تھی

"میری ایک بات مانو گے...؟"

انہوں نے ایک امید سے کہا

"جی جی بولیں..."

"تم میری بیٹی سے نکاح کر لو...."

انہوں نے ایک امید سے کہا جہاں احتشام حیران ہوا تھا وہاں میرب کا بھی پورا کا پورا منہ کھلا تھا

"لیکن بابا...."

وہ حیرت سے صرف اتنا ہی کہہ سکی

"بیٹا میں نہیں جانتا میری کتنی عمر باقی ہے میں جیتے جی تمہیں محفوظ ہاتھوں میں دینا چاہتا ہوں....."

انہوں نے محبت سے کہا

"بابا...."

"مجھے منظور ہے...."

اس سے پہلے میرب کچھ بولتی احتشام بولا تھا

"لیکن احتشام...."

وہ مزید کچھ بولتی احتشام نے اسکو مزید بولنے سے روکا تھا

"انکل اگر آپ برا نہ منائیں تو میں اپنی فیملی کو بلانا چاہوں گا میں زا اپنے بڑے بھائی بہن اور بھابھی کو...."

"ہاں بیٹا کیوں نہیں اور تمہارے ماں باپ....؟"

"انکل وہ ابھی انکو بتانا مناسب نہیں وہ سو سوال کریں گے ایک بار نکاح ہو جائے میرے بھائی سب سنبھال لیں گے ویسے تو ماما بابا کسی کو کوئی اعتراز نہ ہو گا لیکن وہ یہی کہیں گے ابھی میری عمر نہیں....."

وہ ہچکچا کر کہتا آخر میں منہ بنایا تھا تو اسکا باپ مسکرا

"مجھے کوئی اعتراز نہیں...."

اسکی بات پر احتشام نے مسکرا کر میرب کو دیکھا جو چہرہ جھکائے شرما رہی تھی

"میں اتا ہوں...."

وہ یہ کہ کر باہر چلا گیا تو اسکے باپ نے انکھیں موند لیں تھی جبکہ میرب بھی اٹھ کر سنگل رکھے صوفے پر بیٹھ گئی تھی

....

...ماضی...

"ناجانے بھابھی کی کیا حالت ہوئی ہو گئ...."

جب سے سعود صاحب سعید صاحب اور حماد صاحب نے اکر انکو بتایا تھا تب سے یہ تینوں رو رہی تھیں

"بھابھی کی زندگی ہی اتنی تھی لیکن معارج کا انجام بہت برا ہے ایسے لوگوں کی اللہ رسی ضرور ڈھیلی کرتا ہے لیکن جب کھینچتا ہے تو ایسے لوگ منہ کے بل گرتے ہیں....."

حماد صاحب نہوست سے بولے تھے انکے لہجے میں معارج کیلیے نفرت ہی نفرت تھی

"اگر وشا کو معلوم ہو گیا کہ اسکی ماں اب اس دنیا میں نہیں رہی تو.....؟"

شمائیلہ بیگم پریشانی سے بولیں تھی

"آپ حوصلہ رکھیں کچھ کرتیں ہیں...."

سعید صاحب بولے تھے

اور بس یہی بات انکو نہیں کرنی چاہیے تھی کیونکہ باہر جو وشا ان سے ملنے آرہی تھی انکی بات سن چکی تھی اور وہ ابھی تک سکتے میں تھی

وہ کہتے ہیں نہ جب اپنے چھوڑ دیں دس سالہ بچہ بھی بیس کا ہو جاتا ہے

وہ جلدی سے وہاں سے بھاگی تھی اور اپنے کمرے میں گئی پریہان جو اسکو ڈھونڈھ رہی تھی اسکے اس طرح بھاگ کر جانے پر اسکے پیچھے گئی

"کیا ہوا آپ ایسے لو(رو) کیوں لہی (رہی) ہو.....؟"

اسنے اسکو گھٹنوں میں سر دیئے روتے دیکھ پوچھا

"پریہان میری ماما مر گئیں پریہان وہ مر گئیں اب میں کیا کروں گی کیسے زندہ رہوں گی میں میں اب زندہ نہیں رہوں گی میں بھی مر جاوں گی...."

پریہان جو اسکی بات سمجھنے کی کوشش کر رہی تجی اسکی اخری بات پر آنکھیں کھولے اسکو دیکھنے لگی

"یہ کیا کہہ رہی ہو آپ آپ کیوں مر و گئی....؟"

وہ پریشانی سے بولی

"میفے زندہ رہنے کا مقصد کیا ہے اب تم ہی بتاو......"

وہ ایک بچی سے سوال کر بیٹھی تھی

"آپی اللہ کے علاوہ ہمیں کوئی موت نہیں دے سکتا اگر خود مرنا چاہیں تو ہماری ٹیچر کہتی ہیں وہ خود کشی ہوتی ہے اور وہ گناہ ہوتا ہے اللہ جی مارتے ہیں بہت زیادہ اور پھر سب روتے بھی ہیں اگر کوئی مر جائے تو......"

وہ اسکا چہرہ تھامتے ہوئے بولی اور وشما کے رونے میں روانگی آئی

"لیکن میں اب کیا کروں گی....؟"

پھر سے سوال ہوا تھا شاید وہ اس سے سوالوں کا جواب چاہتی تھی زندہ رہنے کی وجہ جاننا چاہتی تھی اس سے پوچھ رہی تھی جسکو خود ابھی زندگی کا مطلب نہیں پتا تھا

"مما کہتی ہیں اللہ جی ہمیں زندگی دیتے ہیں ہمیں انکے لیے جینی چاہیے اور کوئی اگر ہمیں چھوڑ کر چلا گیا ہے تو اسکی اتنی ہی زندگی ہو گئی ہمیں انکے کیے جینا چاہیے جو ہمیں پیار کرنے والے ابھی باقی ہیں ہمیں جس نے زندگی دی اسکے کیے جینا چاہیے......"

وشما اسکو غور سے سن رہی تھی وہ بس بول رہی تھی جسکو شاید یہ بھی معلوم نہ تھا وہ کیا بول رہی ہے

"کیا ہوا آپی....؟"

اسنے اسکے چہرے کے سامنے ہاتھ لہراتے ہوئے کہا تو وہ ہش میں آئی

"بہت شکریہ پری اگر تم نہ آتی نا جانے میں خود کو کیا کر لیتی....."

اسنے اسکو زور سے ہگ کرتے ہوئے کہا تو پریہان نے بھی اپنے ننے ننے ہاتھوں سے اسکے گرد گھیرہ تنگ کیا

....

پریہان اپنے گرد اچھے سے چادر لپیٹتی اور ایک ہینڈ بیگ اٹھایا اس میں اسنے احتشام کے مطابق اپنے نکاح کا سرخ دوپٹہ رکھا تھا اور پھر کندھے پر لٹکاتی باہر نکلی تو شہرام بھی اسی وقت کمرے سے نکلا تھا

"تم کہاں...؟"

شہرام نے اسکو پوچھا تھا

"وہ احتشام نے بلایا ہے...."

"مجھے بھی بلایا یے اس وقت خریت ہی ہو...."

وہ پریشانی سے بولا

"ہمم میں آبریش کو اٹھالوں اسکو بھی ساتھ لانے کا کہا ہے احتشام نے...."

"ہاں میں بھی مصطفی کو اٹھا کر لاتا ہوں تب تک رامز بھائی گاڑی باہر نکال لیں گے...."

یہ کہتا وہ مصطفی کے کمرے میں چلا گیا جبکہ پریہان آبریش کے کمرے میں

ٹھیک پانچ منٹ بعد سب باہر کی طرف چلے گئے جہاں رامز گاڑی میں بیٹھا انکا انتظار کر رہا تھا مصطفی آگے بیٹھا تھا جبکہ شہرام آبریش اور پریہان پچھلی سیٹ پر بیٹھے تھے زرش نہیں آئی تھی وہ سعد کے ساتھ تھی

....

یہ سب ہاسپٹل پہنچے تو احتشام روم کے باہر کھڑا انکا ہی انتظار کر رہا تھا انکو دیکھ انکی طرف لپکا

"کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے....؟"

رامز فکر مندی سے بولا

"گھر میں کسی کو تو نہیں بتایا...."

اسکی بات پر سب نے نفی میں سر ہلایا

"اب جلدی بھی بول...."

مصطفی نے گھورتے ہوئے کہا تو اسکے سانس خشک ہوئے تھے اور سب بتانے لگا اور اب مصطفی کے ساتھ ساتھ سب اسکو گھور رہے تھے

"اگر یہ مزاک ہے تو میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا...."

مصطفی نے تیور دیکھ اسنے تھوگ نگلا تھا

"نہیں بھائی اور میں میرب کو پسند بھی کرتا ہوں اس لیے...."
اسنے چہر جھکائے کہا
"ہمم ٹھیک ہے چلو شہرام مولوی کا انتظام کرو......"
مصطفی کے بولنے سے پہلے رامز بولا تو وہ چلا گیا جبکہ پریہاں اور آبریش میرب کے پاس چلی گئیں باقی یہ تینوں بھی اندر چلے گئے

پھر کچھ ہی دیر میں میرب.... میرب خالد سے میرب احتشام ملک بن گئی گھی احساس نیا تھا اس لیے وہ شرمارہی تھی اور احتشام کی خوشی کی انتہا نہ رہی لیکن اسنے اپنے نکاح کیلیے کیا کیا نہ سوچا تھا پر سبکو سائیڈ پر رکھتا اس بات پر خوش تھا کہ میرب ہی اسکا مقدر بنی

صبح کے چار بج رہے تھے رامز اور شہرام ناشتہ لینے چلے گئے جبکہ آبریش اور پریہان کو میرب کو تنگ کررہی تھی اور بیچارہ احتشام مصطفی کے پاس بیٹھا تھا

"یار احتشام یہ میرب تو پریہان کی دوست نہیں تھی....."
اسنے اب غور کیا تو اسکو نکاح والی بات یاد آئی احتشام گڑبڑائی تھی
"ہاں تو اسکی دوست بھی تھی وہ الگ بات ہے مجھ سے محبت کے بعد وہ اسی دوست بنی تھی....."
احتشام نے دانت دیکھاتے ہوئے کہا تو مصطفی نے گھورا اور اسکی گردن کو دبوچا تھا

"تو ضائع ہو گا...."

اسنے غرا کر کہا لیکن احتشام کی چینخ نکلی تو وہ تینوں اسکی طرف متوجہ ہوئیں پر یہان اور آبریش ہنسنے لگی جبکہ میرب پریشانی سے دیکھنے لگی

"بھائی کچھ خیال کریں اب میں نکاح شدہ ہوں میری منکوحہ کا ہی خیال کر لیں...."

اسنے معصومیت سے ایک نظر پریشان سی میرب کو دیکھتے ہوئے کہا تو مصطفی نے ہنستے ہوئے اسکو چھوڑا

"یار جسٹ چل یہ ایسے ہی ہیں..."

پر یہان نے گھبرائی سی میرب کو دیکھ کر کہا تو وہ مشکل سے مسکرائی

....

...ماضی...

معارج نے کتنی ہی دفعہ سعود صاحب پر اٹیکس کروائے تھے لیکن شاید کتنی ہی دعائیں انکے ساتھ تھیں

معارج دلاور کے ساتھ مل گیا تھا اسکو لگا تھا وہ انکی طرح امیر اور انکی طرح سبکے دلوں میں بھی دلاور کی طرح اسکی دہشت بھی پھیلے گی اور ایسا ہی ہوا تھا وہ امیر ترین ہوتا جا رہا تھا پیسے کے لالچ میں نا جانے کتنے بے گناہوں کی جان کی تو کتنوں کو اپنی حوس کی بھینٹ چڑھایا وہ اگے سے بھی بدتر ہو گیا تھا

بلحہ اور عذوبہ کو انکا چاچو ملک سے باہر لے گیا تھا جس پر معارج نے کوئی ایکشن نہ لیا جبکہ اسکو وشما کی بھی رتی برابر پرواہ نہ تھی

وہ اپنے بدلے میں اس قدر مگن ہو گیا تھا کہ اپنے دوست سعود کی جان کا دشمن بن بیٹھا تھا آج بھی یہی ہوا تھا انکا ایکسیڈنٹ کروانا چاہا پر سعود صاحب بہت مشکل سے بچے تھے لیکن انکی گاڑی کھائی کی طرف گر گئی اگر یہ بروقت نہ نکلتے تو شاید یہ زندہ بھی نہ ہوتے

"آپ کو کتنی چوٹ ائی ہے دیکھیں...."

اسکی بیوی اسکے ماتھے پر انکا زخم صاف کرتی ہوئی بولی سب بڑے اس وقت انکے کمرے میں موجود تھے

"چھوٹی سی چوٹ ہے فکر مت کرو...."

انہوں نے سب پریشان کھڑے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"بھائی صاحب میں اسکو زندہ نہیں چھوڑوں گا....."

سعید صاحب غصے سے بولے تھے

"چھوڑو سعید یہ اسکا کام نہیں ہے میں رونگ سائیڈ پر تھا مجھ سے غلطی ہوئی ہے...."

انہوں نے مسکرا کر کہا تو سعید جانے لگا کہ سعود صاحب کی آواز پر رکا

"تمھیں میری قسم ہے تم کچھ نہیں کرو گے...."

انکی بات ہر افسوس سے انکو دیکھتا باہر چلا گیا جبکہ سعود صاحب نے ٹھنڈی آہ بھری جانتے تھے اب سعید صاحب کچھ نہیں کریں گے

....

"بابا اٹھیں بابا....."

میرب ایک دم سے چلائی تھی انکی سانسیں اکھڑیں تھی اسکے چلانے کی اواز سن کر سب اندر ائے تھے ڈاکٹر بھی آیا تھا

"ڈاکٹر نے انکے ہاتھ کی نبض چیک کی ہارٹ بیٹ چیک کی اور پھر ٹھنڈہ آہ بھرتا پیچھے مڑا...

"سوری سر ہی از نو مور..."

ڈاکگر بیشوارنہ انداز میں کہتا چلا گیا پیچھے میفب زور سے رونے لگی پر یہان اور آبریش کی آنکھوں میں بھی آنسووں تھی

"مصطفی کے اشارے پر شہفام نے اثبات میں سر ہلایا

"چلو احتشام میرے ساتھ..."

وہ روتی میرب کو ایک نظر دیکھتا شہرام کے ساتھ چلا گیا اور مصطفی ان تینوں کے پاس آیا جبکہ رامز آفس سے کال آنے پر وہاں چلا گیا تھا

انہوں نے ڈرائیور کے ہاتھوں ایک اور گاڑئی منگوا کی تھی میرب کو رونے سے فرصت نہ تھی سب انہوب نے ہی سنبھالا تھا ہر چیز

تین روز بعد........

احتشام اور شہرام کی گاڑئی آگے پیچھے گراج میں آکر روکی اور دونوں گاڑیوں سے سب باہر نکلے

"آپکو کیا لگتا ہے بابا اور بڑئے ابو کا کیا ریکشن ہو گا....؟"

احتشام نے پرشانی سے سبکو پوچھا تو سب نے اسکی طرف دیکھا

"ہمم معلوم نہیں ہاں البتہ میں نے سبکو گھر میں اطلاع دے دی ہے سب ہمارے استقبال میں لاونج میں ہی کھڑئے ہونگے...."

رامز نے مسکرا کر کہا تو سب نے مسکراہٹ دبائی سوائے احتشام اور میرب کے میرب تو کنفیوز تھی البتہ احتشام کی شکل رونے والی ہو گئی تھی

"رامز بھائی...."

احتشام نے پکارا تو وہ چلتے چلتے ہی پیچھے مڑ کر سوالیہ نظروں سے دیکھا

"تو کیا میں کلمہ پڑھ لوں....؟"

اسکی بات پر سبکے قہقے گونجے اور لاونج میں داخل ہوئے رامز کے کہے کے مطابق سب بڑئے وہی تھے اور انکو اندر آتا دیکھ ان چاروں نے ایک تگڑئی گھوری سے نوازا تھا

"آو و برخوردارو تم لوگوں کا ہی انتظار تھا...."

سعید صاحب نے طنز کیا

"ادھر آؤ نہ زرا تم...."

انہوں نے احتشام کو اشارہ کیا تو وہ کڑوا گھونٹ بھرتا آگے گیا اسکے جاتے ہی میرب پریہان کا ہاتھ پکڑ کر اسکے تھوڑا پیچھے ہوئی

"احتشام سعید صاحب سے کچھ فاصلے پر کھڑا ہوا تھا

"اتنے بڑے کب سے ہو گئے جو ایسا فیصلہ کرنے لگے ہاں..اور رامز مصطفی شہرام تم تینوں بچے نہیں تھے جو میری بچیوں کو بھی ساتھ لے گئے اور اس کم عقل انسان کا ساتھ دیا....."

وہ سب پر گرج رہے تھے سب خاموشی سے کھڑے تھے

"بڑے ابو وہ آہہ...."

وہ جو کچھ مزید بولتا اپنا کان سعید صاحب کی گرفت میں دیکھتا کراہ گیا اور بات بیچ میں ہی رہ گئی

"کیا وہ ہاں کیا وہ....؟"

انہوں نے گھورتے ہوئے کہا تو پریہان نے ٹھنڈی آہ بھری کے اسکو ہی اب کچھ کرنا ہوگا پھر اپنے پیچھے کھڑی میرب کو دیکھ اسکے ہونٹ مسکرائے

"ارے بڑے ابو اس سے تو ملیے...."

اسنے میرب کا ہاتھ پکڑ کر سامنے کرتے ہوئے کہا تو وہ گڑبڑا گئی اور سعید صاحب اسکا کان چھوڑ کر میرب کی طرف آئے

"ماشاءاللہ تو آپ ہیں ہماری بہو رانی...."

لہجے میں نرمی دیکھ میرب کو تھوڑا حوصلہ ہوا اور اثبات میں سر ہلایا

"ماشاءاللہ ہیرہ ہو اور تمہیں بیٹا اس الو کے پٹھے میں کیا نظر آیا جو اس سے شادی کی...."

سعید صاحب کی بات کر سبکے قہقے گونجے احتشام نے رونی شکل بنا کر اپنے باپ کو دیکھا جو وہ بھی ہنس رہے تھے

"بابا آپ ہنس رہے ہیں گالی آپکو ہی گئی ہے...."

اسنے منہ بناتے ہوئے کہا تو انہوں نے گھورا

"منہ بند رکھو اپنا...."

انہوں نے ٹوکا تو وہ سعید صاحب کی طرف متوجہ ہوا

"بیٹا ہمیں رامز نے بتایا تمہارے بابا کا ہمیں بہت افسوس ہوا اللہ انکی مغفرت فرمائے اور جنت میں اونچا مقام عطا فرمائیں آمین...."

سب نے یک زبان کہا تھا تو میرب نے آنکھوں میں آئی نمی کو پیچھے دھکیلا تھا

"ارے رونا نہیں فکر نہیں کرو بچے ہم ہیں نہ سب آپکے اپنے یہ آپکے بہن بھائی ہم ماں باپ اور یہ کم عقل برخودار آپکے شوہر نامدار...."

آخر میں انہوں نے احتشام کو طنز کیا تو وہ بیچارہ اپنا سا منہ لے کر رہ گیا

"چلو بچے آپ پر یہاں کے کمرے میں آرام کرو تب تک آپکا روم راشدہ سے کہہ کر صاف کروا دیتا ہوں آپ رات کے کھانے پر سب سے تسلی سے مل لیجیئے گا...."

حماد صاحب کی بات پر اس نے اثبات میں سر ہلایا

"ماشا بہت پیاری بچی ہے میری بہو...."

شازیہ بیگم نے اسکا ماتھا چومتے ہوئے کہا تو سعدیہ بیگم نے بھی اسکا ماتھا چوما اور پھر پریہان اسکو اپنے کمرے میں لے گئی جبکے باقیوں نے بھی اپنے اپنے کمروں کی راہ لی تھی

....

وشماج پھر اپنے کمرے میں بیڈ پر بیٹھی ایک البم گود میں رکھے بیٹھی تھی

اسنے صفحہ پلٹا تو پیچھلے صفحوں کہ طرح اس پر بھی اسکے بے شمار آنسووں نکلے تھے

یہ اسکی منگنی کی پک تھی جس میں اسکے ایک طرف مصطفی تو دوسری طرف شہرام کھڑے ہنس رہے تھے اور یہ گھور رہی تھی

"مصطفی شہرام...."

اسنے اپنے دونوں ہاتھوں سے انکی پکس کو چھوا تھا اور پھر جلدی سے صفحہ پلٹا اور اسکے رونے میں روانگی آئی اس میں صائم اور وشما کی منگنی کی پک تھی دونوں کسی بات پر ہنس رہے تھے

"صائم آئی کو یو صائم میں اپکو بہت یاد کرتی ہوں کیوں مجھے تنہا چھوڑ گئے آپکے بنا آپکی وشما ادھوری ہے صائم مجھے بھی ساتھ لیجاتے......"

وہ روتے ہوئے اسکی پک کو دیکھ کر بول رہی تھی

"آپکا بدلہ لینا صائم مجھ پر فرض ہے آپکے قاتلوں کو انکے انجام تک پہنچانا ہی میری زندگی کا مقصد ہے شہرام کا سب کچھ چھین لوں گی میں سب کچھ ...."

اسنے اسکی پک پر کس کرتے ہوئے کہا

"جیسے شہرام نے آپکو مجھ سے چھین لیا اس طرح میں اس سے ہر وہ چیز چھین لوں گی جسکو وہ سب سے زیادہ پسند کرتا ہے اس سے ہر چیز چھین لوں گی اسکو تڑپا تڑپا کر ماروں گی میں صائم آپکے بھائی کو زندہ نہیں چھوڑوں گی......"

وہ روتے ہوئے مسلسل بول رہی تھی اسکے لہجے سے شہرام کیلیے نفرت ٹپک رہی تھی

"آپ جانتے ہیں صائم میرے لیے اس سے خوشی کی اور کیا بات تھی کہ میری پریہان شہرام کے مقدر میں ہو لیکن میرا بدلہ میری آنکھوں کے سامنے اجاتا کے جس وجہ سے مجھے اسکی خوشی زہر لگتی ہے اسکو پھنسانے کیلیے میں نے کیا کچھ نہ کیا لیکن وہ میرے ہاتھ نہ آیا لیکن وہ بہت جلد اپنے پیاروں کے لیے تڑپے گا جیسے میں صرف اپ کے لیے پل پل تڑپتی ہوں....."

ایلبم بند کرتی سینے سے لگایا تھا اور ویسے ہی روتی روتی اوندھے منہ لیٹ گئی تھی اب کتنی ہی یادیں اسکی اور صائم کی اسکے آنکھوں کے سامنے گھوم رہی تھیں اور اسکو شہرام سے شدید نفرت ہو رہی تھی

....

....ماضی...

سب پروان چڑھ گئے تھے وشماالبتہ انکے ساتھ بہت اٹیچ ہوگئی تھی اسکواپنی ماں کی کمی رزا محسوس نہیں ہورہی تھی

"وشما....."

وشماجو مصطفی سے لیپ ٹاپ لینے جارہی تھی اسکی اواز پر مسکرائی لیکن مسکراہٹ چھپاتی فوراًپلٹی

"جی...."

"بات سنو کچھ بات کرنی کے...."

اسنے سر کھجاتے ہوئے کہاوشانے محسوس کیاآج نیلی آنکھیں الگ پیغام دے رہی ہیں

"جی میں سن رہی ہوں..."

اسنے گھبراکر کہاتو صائم نے ارد گرد دیکھاپھر اسکا ہاتھ پکڑتااپنے کمرئے میں لے گیااور دروازہ بند کرکے اسکی طرف پلٹاوشماکو تنہائی میں اس سے خوف نہ آیاتھاکیونکہ وہ جانتی تھی وہ اسکے لیے پاک جزبے رکھتاہے اسنے آج تک اسکی نظروں میں خودکیلیے حوس نہ دیکھی تھی

"وہ بات کیاگھماوپھراوں مطلب وہ آئی لویو....."

پیچھے سے پھول نکال کراسکے سامنے کرتے ہوئے کہاتواسکی ہارٹ بیٹ تیز ہوئی اوراسکواور پھول کودیکھ کر چہرہ جھکاکراپنانچلا ہونٹ کچلا

"لونہ یار...."

اسکی بات ہر اسنے کانپتے ہاتھوں سے پھول پکڑا

"میں نے بابا سے بات کرلی ہے وہ سعود ابو سے ہماری بات کریں جانتا ہوں تمہاری طرف سے انکار نہ ہوگا پر وہ کیا کہتے ہیں اظہار محبت ضروری ہے نہ....."

وہ ایک ہی سانس میں سب کہ گیا تھا اور وہ منہ کھولے اسکو دیکھنے لگی پھر مسکرا کر اسکو دیکھا

"مجھے تو خوئی اعتراض نہیں....."

شرما کر کہتی وہاں سے بھاگ گئی اور صائم نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا تھا

گورا رنگ بھورے بال کے ساتھ بھوری داڑھی اور پھر اس پر پر کشش نیلی آنکھیں وہ گھر میں موجود ہر فرد سے زیادہ خوبصورت تھا اس پر اسکی مسکراہٹ جان لیوا اور وہ پھر مسکرایا تھا اور خود بھی باہر چلا گیا

سعید صاحب نے سعود صاحب سے بات کرلی تھی بھلا اسکا کسی کو کیا اعتراض ہونا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے انکی منگنی کردی گئی تھی انکی شادی انکی سٹڈی کے بعد ہونا طے پائی تھی ہر طرف خوشی کا سماع تھا

ہاں البتہ پریہاں وشما سے سخت ناراض ہوئی تھی وہ اپنی دوست کو کسی کے ساتھ شئیر نہیں خرنا چاہتی تھی اسی لیے سخت ناراض ہوئی تھی اتنا کہ وشما کے دوکس کرنے پر مان گئی تھی

....

"یار آبر ایک کپ چائے ہو جائے...."

مصطفی اسکے کمرے میں داخل ہوتا پیچھے سے حصار میں لیتے ہوئے کہا تو وہ دھیمے سے مسکرائی

"آپ جائیں میں لاتی ہوں...."

اسکی کندھے پر نرم گرم سانسیں محسوس خرتی گھبرا کر کہا اور اس سے دور ہوئی لیکن ہائے قسمت دوپٹا مصطفی کے ہاتھ میں ہی رہ گیا اب وہ گھبرائی سی بنا دوپٹے کے دوسری طرف مبہ کر کے کھڑی تھی

مصطفی نے اسکے گرین دوپٹے کو دیکھا اور پھر اسکی پشت کو دیکھ کر مسکرایا

مصطفی نے دوپٹہ پٹکے کہ طرح گلے میں لپیٹا تھا اور وہ ایسے کافی ہینڈسم لگ رہا تھا

"یار یہ دوپٹہ تو بہت کام کی چیز ہے میں تو یہی دوپٹہ اپنی مہندی پر پٹکے کے لحاظ سے گلے میں لوں گا سہی ہے نہ...."

اسنے ایک نظر خود کو شیشے میں دیکھتے ہوئے اس سے کہا تو وہ شرما دی پھر مصطفی اپنے گلے سے اسکا دوپٹہ نکالتا اسکے شانوں پر پھیلایا تھا اور پیچھے ہوا

"میں یہی ہوں جاو چائے لے آو..."

اسنے مسکرا کر کہا تو وہ جلدی سے باہر نکل گئی اور پیچھے مصطفی اسے بیڈ پر اوندھے منہ گرا تھا اسکی ایک ٹانگ بیڈ پر جبکہ دوسری تھوڑی سی نیچے لٹک رہی تھی

"آبریش یار مصطفی کہاں ہے..؟وہ کمرے میں بھی نہیں ہے...."
شہرام کی جھنجھلائی سی آواز کچن میں گونجی
"وہ دراصل میرے کمرے میں ہیں چائے بنانے آئی تھی میں انکے لیے....."
اسکو شرمندگی ہو رہی تھی شہرام کو یہ بتاتے ہوئے اور شہرام اسکے لہجے میں شرمندگی محسوس کر چکا تھا تو مسکرایا
"ٹھیک ہے میرے لیے بھی ایک کپ لے آنا اپنے کمرے میں ہی...."
اسکی گال کھینچ کر کہتا چلا گیا
"اوفف مصطفی آپ بہت برے ہیں...."
خیالوں میں اس سے کہتی پھر خود ہی مسکرا دی تھی

شہرام کمرے میں داخل ہوا تو مصطفی کو یوں لیٹے دیکھ اسکے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ آئی اسنے صوفے سے تین کشنز اٹھائے اور رسہ کر اسکی کمر پر مارا

مصطفی کوئی چیز کمر پر لگنے سے ہڑ بڑا کر پلٹا لیکن اگلا کشن اسکے منہ پر لگا تھا اس سے پہلے تیسرا بھی لگتا مصطفی نے کیچ کیا تھا اور شہرام کو دیکھا جو ہنس رہا تھا اسنے اپنا ناک مسلتے اسکو تگڑی گھوری سے نوازا تھا

"لانت تیری منحوس شکل پہ....."

مصطفی بے گھورتے ہوئے مسلسل ہنستے شہرام کو دیکھ کر کہا

"کمینے میری بہن کے کمرے میں کیا کر رہا ہے.....؟"

شہرام نے مصنوعی گھوری سے کہا

"اوئے یہ میری بیوی کا کمرہ ہے..."

وہ دوبارہ سیدھا لیٹتا ہوا بولا

"جی نہیں یہ پہلے میری بہن کا کمرہ ہے....."

اسنے ایک اور کشن اسکے سینے پر مارا اور اگلا کشن شہرام کی طرف پھینکا گیا جو اسنے بہت مہارت سے کیچ کیا تھا

"ہو گئی تیری بہن لیکن اب میری بیوی ہے...."

اسکو اپنے ساتھ بیٹھتا دیکھ مصطفی نے بھی اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا

"ہونہہ آیا بڑا بیوی والا...."

شہرام نے ناک سے مکھی اڑائی تھی

"اچھاااابڑئے بڑئے چول دیکھے پر تیرے مقابلے میں سب پھیکے ہیں..."
اسنے اسکی کمر پر ایک دھپ رسید کرتے ہوئے کہا تو شہرام کا قہقہہ لگا

"اچھا مجھے کچھ دیکھانا تھا اس لیے پورا گھر دھونڈھ لیا پر لانتی میری بہن کے کمرے میں ہے...."
اسنے فون نکالتے ہوئے شرارت سے کہا تو بیچارہ مصطفی محض گھور ہی سکا اور فون کو دیکھا جہاں
اب شہرام اسکو کچھ دیکھا رہا تھا

کہ تب ہی آبریش آئی اور جگہ جگہ کشنز دیکھ اسنے افسوس سے اپنے بھائی اور شوہر کو دیکھا کیونکہ یہ
اچھے سے واقف تھی کہ انکی جنگ عظیم چہارم شروع ہوئی گی
اسنے دونوں کپ مصطفی کے اشارے پر ٹیبل پر رکھا اور سارے کشنز انکی جگہ پر رکھے
کہ پریہان آبریش کو آوازیں دیتی کمرے میں داخل ہوئی

مصطفی اور شہرام کو دیکھا تو انکو دیکھ کر مسکرائی اور دوبارہ آبریش سے مخاطب ہوئی
"چلو میں تمہیں کچھ دیکھاتی ہوں...."
اسنے شہرام کی نظروں سے گھبرا کر کہا جو تکر ٹکر اسکو دیکھ رہا تھا وہ اس وقت پرپل شافٹ قمیض
جبکہ پرپل ہی ٹراوزر میں گیلے کھلے بال وہ سیدھا اسکے دل میں اتر رہی تھی

"پرپل پری...."

شہرام نے اپنے خیالوں میں اسکو نئے نام سے مخاطب کیا

"اوئے سالے بہن ہے میری...."

مصطفی نے پیچھے سے اسکے دھپ رسید کرتے ہوئے کہا تو وہ ہوش میں ایا

"اوو جا بیوی ہے وہ میری...."

وہ کہاں پیچھے رہنے والا تھا

"اچھا میری بیوی تیری بہن تو تیری بیوی تیری ہی بیوی...."

وہ گھورتے ہوئے بولا

"تو اور کیا میری بیوی اسکو نہیں دیکھوں تو کسکو دیکھوں...."

شہرام نے شرارت سے کہا

"تو آبر بھی میری بیوی ہے تجھے کیا مسئلہ ہو رہا تھا تب..."

مصطفی کہاں پیچھے رہتا اور وہ دونوں ان کی ایسے باتوں سے سرخ ہو رہی تھیں

"اوفف خاموش ہو جاو دونوں سمجھے اور ہاں ہم تم دونوں کی بیویاں نہیں منکوحے ہیں سمجھے دونوں....."

آبریش انکو دوبارہ سے لڑتے دیکھ غصے سے بولی تھی اور پریہان کا ہاتھ پکڑ کر جانے لگی کے دوبارہ پلٹی

"خبر دار جو میرا کمرہ دوبارہ گندہ کیا تو...."
مصطفی اور شہرام دونوں کو بیڈ پر پڑے تکیے اٹھاتے دیکھ آبریش انگلی اٹھا کر بولی تو دونوں نے واپس تکیے وہی رکھ دیے تو آبریش باہر چلی گئی
اسکے جاتے ہیں دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور قہقہ لگا کر ہنسے پھر دوبارہ شہرام اور مصطفی شہرام کے موبائل کی طرف متوجہ ہو گئے

....

"آو بیٹا ڈنر نہیں کرو گے....؟"
شہرام باہر جاتا دیکھ سعدیہ بیگم بولیں تو سب شہرام کی طرف متوجہ ہوئے
"نہیں مما میں باہر سے کر لوں گا مجھے بہت ارجنٹ کام ہے...."
اسنے مسکرا کر کہا
"اچھا مصطفی مجھے میری جیپ کی چابی نہیں مل رہی اپنی گاڑی کی چابی دے...."
اسکی بات پر وہ اثبات میں سر ہلاتا جیب سے چابی نکال کر اسکی طرف پھینکا جسکو کیچ کرتا سبکی طرف ایک مسکراتی نظر ڈالتا باہر چلا گیا

شہرام جو ابھی گاڑی میں بیٹھا تھا کہ اسکا فون رنگ ہوا اسنے دیکھا تو حارز کا فون تھا
"کب تک آرہا ہے....؟"
اسکے فون اٹھاتے ہی حارز بولا تھا

"بس پانچ منٹ میں....."

شہرام گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے بولا

"ٹھیک ہے جلدی پہنچ یہ بلحہ بہت بے تاب ہو رہی ہے....."

اسنے سامنے بیٹھی بلحہ کو دیکھتے ہوئے کہا البتہ بلحہ نہ پہچان سکی کیونکہ اسکا چہرہ ڈھکا ہوا تھا

"آرہا ہوں اس چڑیا کے پر کاٹنے...."

کہتے ساتھ اسنے فون رکھا تھا

"حوصلہ ڈئیر بلحہ شہرام آرہا ہے...."

یہ کہتا باہر چلا گیا اور پیچھے وہ پھر سے خود کو آزاد کروانے کی کوشش کرنے لگی

پر یہاں آج سعدیہ بیگم کے کہنے پر شہرام کے کمرے کی خود صفائی کر رہی تھی صاف ستھرا تو تھا ہی پر پھر بھی وہ اسکو چمکا رہی تھی اسکے کپڑے مزید ترتیب سے رکھنے کے بعد اسکی نظر ساتھ والی الماری پر پڑی تو سوچ میں پڑ گئی

اور صدا کی تجسس ماری پر یہاں اب پھر تجسس میں مبتلا ہو گئی تھی

"اس میں کیا ہے جو اسکو تالا لگا ہوا ہے...؟"

گال پر انگلی ٹکاتی خود سے بڑبڑائی تھی

"خیر شہرام کی ڈیوٹی کے حوالے سے ہی ہونگے...."

پھر خود ہی جواب دیتی پلٹی لیکن ہائے تجسس دوبارہ الماری کی طرف دیکھا

"کچھ تو ہے چابی تلاش کرتی ہوں...."

خود سے کہتی الماری میں موجود دراز دیکھنے لگی پھر بیڈ کے ساتھ موجود پہلے دراز کو کھولا اسکو دیکھنے کے بعد دوسرا کھولا تو اس میں ایک چابی نظر آئی

چابی کو دیکھ اسکے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی اور جلدی سے الماری کی طرف بڑھی اور لاک کھولنے کی کوشش کرنے لگی کیونکہ وہ چار چابیاں تھی

پریہان جو دوسری چابی ٹرائے کرنی لگی تجی شہرام نے بازو سے کھینچ خررخ اپنی طرف موڑا

"یہ کیا کر رہی ہو تم....؟"

وہ اسکے ہاتھ سے چابی لیتا ہوا بولا

"بڑی امی نے صفائی کا کہا تھا...."

"صفائی کا کہا تھا تو اس الماری کو کیوں کھول رہی تھی....؟"

وہ غصے کو کنڑول کرتا ہوا بولا

"کیا مطلب ہے شہرام آپ میرے شوہر ہیں آپکی چیزوں کو چھونے کا حق ہے مجھے...."

وہ حیرت سے بولی

"شوہر ہوں لیکن اسکا مطلب یہ نہیں کہ کسی بھی چیز کو یوں ہی ہاتھ لگاو...."

وہ اسکا بازو زور سے دبوچتا ہوا بولا پریہان کی آنکھوں میں بے شمار آنسوؤں آئے تھے

"یہ کیسے بات کر رہے ہیں آپ شہرام کیا اب آپکی چیزوں کو چھونے کا حق نہیں ہے مجھے...."

وہ انکھوں میں نمی لیے بولی

"او یار بس کردو پر یہان...."

اسکا بازو چھوڑتا ہوا بولا تو وہ آنسووں صاف کرتی پلٹی شہرام نے ٹھنڈی آہ بھر کر اسکو بازو سے کھینچ کر دوبارہ قریب کیا تھا

"چھوڑیں مجھے یہ کیا بد تمیزی ہے شہرام...."

وہ بازو آزاد کروانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی

"ناراض ہو گئی ہو...؟"

"میں کون ہوتی ہوں آپ سے ناراض ہونے والی میرا اتنا حق کہاں ہے کہ جناب شہرام سے ناراض ہو سکوں....."

وہ طنزیہ انداز میں بولی تو شہرام اسکے چہرے کو تکنے لگا

"یار سوری مجھے غصہ آگیا تھا تمہیں یوں یہ الماری کھولتے دیکھ....."

وہ پیار سے بولا تھا

"اوو غصہ واہ شہرام ملک... تو میری بات بھی کان کھول کر سن لیں اگر مجھے آپکی چیزوں کو چھونے کا یا دیکھنے کا حق نہیں ہے تو آپکو بھی کوئی حق نہیں میری چیزوں کا یا مجھے چھونے کا....."

وہ آنسوؤں بھری آنکھوں سے اسکو دیکھتی ہوئی غصے سے بولی اسکی بات پر شہرام نے اپنا غصہ بہت مشکل سے ضبط کیا تھا

"تمہیں دیکھنا ہے کیا ہے اس میں....؟"

"نہیں مجھے کوئی شوق نہیں سنبھال کر رکھیں اپنی چیزوں کو نظر نہ لگ جائے.."

وہ پھر طنز کر بیٹھی تھی وہ اسکی بات کر کچھ دیر اسکو دیکھتا رہا پھر کمرے سے کھینچ کر پاس کیا ایک ہاتھ اسکی کمر پر ٹکائے جبکہ دوسرے سے لاک کھولنے لگا اور پر یہان اسکی گرفت کو آزاد کرنے کی کوشش کر رہی تھی

"یہ لو دیکھ لو جان...."

اسکی بات پر اسنے الماری کی طرف دیکھا تو اپنی بے شمار پکس دیکھ کر حیران رہ گئی

"اتنی پکس میری...."

وہ اپنی پکس کو چھوتے ہوئے بولی

کہیں بچپن کی پکس تھیں تو کہیں مصطفی اور آبریش کے نکاح کی تو کہیں صائم اور وشا کی منگنی کی بے تحاشہ کچھ لگی ہوئیں تھی تو کچھ پڑی ہوئیں تھی

"یہ اتنی پکس...."

وہ ناراضگی بھولے مسکرا کر اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولی تو وہ بھی مسکرایا اور پیچھے سے حصار میں لیتا تھوڑی اسکے کندھے پر ٹکائی تھی

"جی یہ سب آپکی ہیں...."

"تو مجھ سے چھپا کیوں رہے تھے....؟"

اسنے ہلکے سے گردن موڑ کر اس سے سوال کیا

"وہ ایسے ہی میری جان بس میں نہیں چاہتا تھا تم دیکھو پر تم تو مجھے باتیں سنانے لگی اور ناراض الگ ہو گئی...."

وہ منہ بناتے ہوئے بولا تو وہ ہنسی

"تو آپ یہ آرام سے کہہ دیتے کہ نہیں دیکھا سکتا آپ نے تو میرا حق ہی ختم کر دیا...."

وہ منہ بنا کر بولی

تو شہرام نے اسکی گال چومی جس سے اسکے ڈمپلز نمایاں ہوئے اور ایک ہاتھ آگے بڑھا خرپک اٹھائی جو جلی ہوئی تھی

شہرام کو وہ دن یاد آیا تو ہولے سے مسکرایا

"یہ کیسے جلی.....؟"

"وہ دیکھ رہا تھا تو سیگرٹ لگ گئی...."

پیچھے ہو تا رخ اپنی طرف کر کے اس سے پک لیتا ہوا بولا

"یہ دراز....؟"

اسکی نظر دراز پر پڑئی تو ہاتھ سے اشارہ کیا جسکو شہرام نے فوراً تھاما تھا

"بس آج کیلیے اتنا کافی ہے میری جان..."

اسکے دونوں ہاتھ لبوں سے لگاتے ہوئے کہا تو وہ شرما کر چہرہ جھکا گئی

شہرام نے الماری بند کی اور اسکو کندھوں سے تھاما

"وہ کمری صاف ہو گیا ہے میں چلتی ہوں...."

وہ اسکی لودیتی نظروں سے گھبرا کر بولی

"لیکن کمرے میں رہنے والا تو ابھی صاف کیا نہیں تم نے...."

اسکی بات پر وہ گھور کر رہ گئی اور جانے لگی کے شہرام نے اسکا یہ پکڑ کر ایک جھٹکے سے کھینچا تو وہ ہلکی سے چینخ مارتی اسکے سینے سے آلگی

شہرام اسکی کمر پر گرفت سخت کرتا کس کر گلے لگایا تھا پھر کچھ دیر بعد دور کرتا بنا اسکی طرف دیکھے واشروم میں گھس گیا اگر دیکھ لیتا تو یقیناً وہ ابھی اس کمرے سے نہ جا پاتی

....

"یہ جو تم ہلکا ہلکا مسکرا رہے ہو

کیا بیغیرتی کی ہے جو چھپا رہے ہو"

شہرام نے ہنستے ہوئے احتشام کو لاونج میں داخل ہوتے دیکھا تو بلند آواز میں شعر کہنا تو بے وقوفی ہو گئی شہرام نے اپنی زبان مبارک سے عظیم کلامات احتشام کے لیے عرض کئیے تھے
جس پر سب نے ہلکا ہلکا مسکراتے احتشام کی طرف دیکھا جو نا جانے کیوں مسکرا رہا تھا

وہ شہرام کا شعر سن کر کھل کر مسکرایا تھا یعنی وہ واقع کوئی بیغیرتی کر کے آیا تھا احتشام دھپ سے شہرام کے ساتھ بیٹھا

"شامی کباب کے بچے....."
باہر سے پریہان کی چلاتی ہوئی آواز آئی تو انکو سمجھنے میں دیری نہ لگی
"لیں ابھی لگ جائے گا پتا...."
شہرام کو ایک آنکھ مار کر کہتا چھپاک سے صوفے کے پیچھے ہوا تھا
"شامی کباب کے بچے تجھے میں آج زندہ نہیں چھوڑوں گی....."
پریہان نے چلاتے ہوئے کہا سب اپنا کام چھوڑ ے انکی لڑائی انجوائے کر رہے تھے سوائے مصطفی اور رامز کے جو ضروری فائل تیار کر رہے تھے البتہ سن بھی رہے تھے اور مسکرا بھی رہے تھے

"کیا ہوا پریہان میری بڑئی بہن ایسے کیوں چلا رہی ہو....؟"

وہ معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے بولا تو پریہان صدمے سے اسکو دیکھا پھر غصے سے اسکی طرف بڑھی لیکن کالین میں پیر اٹکنے کی وجہ سے وہ سیدھا شہرام کے اوپر جا گری

"اوووووو....."

سب نے یک زبان ہوٹنگ کی تھی مصطفی اور رامز نے بھی دیکھا پر گڑبڑاتے دوبارہ کام کرنے لگے

"استغفار استغفار بچوں کے سامنے کوئی ایسی حرکت کرتا ہے توبہ خراب کر رہیں ہیں آپ اس زمانے کے شریف بچوں کو....."

وہ بچوں کی طرح آنکھوں پر ہاتھ رکھتا بولا تو پریہان نے احتشام کی بجائے شہرام کو گھورا جو مزے سے اسکے کمر میں ہاتھ ڈالے پیچھے کو ڈھا ہوا تھا اسکے گھورنے پر آنکھ ماری تو وہ فوراً اسکی گرفت سے نکلی

شرم سے دہری ہو رہی تھی احتشام تو چول تھا اسکے بقول لیکن مصطفی کے سامنے شرم سے ڈوب ہی مری

"تجھے تو بعد میں دیکھوں گی شامی کباب کے بچے تیرا قتل میرے مینڈک بھائی فرض ہو گیا ہے......"

وہ غصے سے بولی

"آپ کیلیے جان بھی قربان پر یہان میری جان لیکن میری بیوی کے سامنے ایسامت کریئے گا اب میں بھی ایک عدد بیوی والا ہوں یار....."

اسنے مسکرا کر میرب کو دیکھتے ہوئے پر یہان سے کہا تو میرب چہرہ جھکا گئی

"تو اپنی بیوی کو کونسا چین لینے دیتا ہے دو دن میں ہی تنگ آ گئی ہے تمہاری فضول حرکتوں سے اور....."

ابھی کچھ بولتی کے شہرام کی گھوری سے اسنے زبان دانتوں تلے دبائی تھی

"بعد میں پوچھتی ہوں تجھے....."

یہ کہتی باہر کی طرف گئی

"کیا پوچھنا ہے پوچھ لو گنتی وغیرہ سب کچھ آتی ہے...."

اسنے پیچھے سے ہانک لگائی جو پر یہان سن چکی تھی اور مسکرا بھی دی اسکا سارا غصہ ہوا ہوا تھا

" بائے داوے کیا کارنامہ کیا ہے دیور جی.....؟"

زرش نے پوچھا تو اسنے دانت دیکھائے

"بس اسکی شیمپو کی بوتل میں پاوڈر ڈالا تھا ہاں بس اتنا ہی....."

اسکے ایسے معصومیت سے کہنے پر سبکے قہقے گونجے تھے

"خبر دار جو میری معصوم بھابھی کو دوبارہ تنگ کیا تو......"

آبریش نے مصنوعی خفگی سے کہا تو وہ ہنسا

"بس مجھے ڈر ہے اس جیسا کوئی دوسرا معصوم پیدہ ہی نہ ہو جائے...."

وہ یہ کہتا چھپاک سے بھاگا تھا کیونکہ اسکا میچ تھا جو وہ ہر گز نہیں چھوڑ سکتا تھا اور پر یہاں کی وجہ سے دیر ہو گئی تھی

اسکی بات پر سب ہنسے آبریش کے ہنستے ہوئے مصطفی پر نظر گئی جو نظروں کے حصار میں لیے اسکو ہی دیکھ رہا تھا

اسکے دیکھنے پر اسنے ایک آئیبر واچکا یا تو جوابا مصطفی نے آنکھ ماری اسنے فوراًارد گرد دیکھا لیکن سب مصروف تھے

....

سب اس وقت لاونج کے بیچو بیچ کھڑے تھے کیونخہ سعید صاحب کے کہنے پر وشما یہاں موجود تھی شہرام نیچے آیا تو اسنے کوفت سے وشما کو دیکھا لیکن وشما کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی جو اسکو زہر لگی یہ کبھی نیچے نہ آتا اگر اسکے والد محترم نہ بلاتے

"یہ کون ہے احتشام....؟"

میرب نے احتشام کے ساتھ کھڑے ہوتے ہوئے آہستہ آواز میں پوچھا

"ابھی لگ جائے گا پتہ...."

اسکی بات پر وہ سامنے دیکھنے لگی

"جی سعید ابو آپ نے یاد فرمایا تھا....؟"

وہ لہجے میں نرمی لاتی ہوئے بولی تو انہوں نے اثبات میں سر ہلایا وشما نے سامنے دیکھا جہاں پر یہان مصطفی کے ساتھ کھڑئی تھی وشما نے مسکرا کر دیکھا اسکی مسکراہٹ محبت سے بھرپور تھی لیکن پر یہان چہرہ پھیر گئی اور وشما کے دل کو بہت کچھ ہوا تھا کیونکہ آج جو وہ فیصلہ کر کے آئی تھی اسکو کیا کہنا یے یقیناً اسکے بعد وہ اس سے اور بد دل ہو جائے گی پر اسکو اپنے صائم کا بدلہ لینا تھا

"ہم تمہارے حصے کی پراپرٹی کی بات کرنا چاہتے تھے...."

"میرا یہاں کوئی حصہ نہیں ہے بابا میرا حصہ صرمعارج بابا کے پاس ہے جس میں مجھے زرا انٹرسٹ نہیں....."

وہ ہر تاثر سے پاک چہرے کے ساتھ بولی

"لیکن تم حق رکھتی ہو...."

وہ تحمل سے بولے

"کوئی حق نہیں میرا یہاں کیوں شہرام....؟"

اسنے آخر میں شہرام سے پوچھا تھا جو کہر برساتی نظروں سے اسکو ہی دیکھ رہا تھا

"اچھی بات ہے تم خود ہی سمجھ گئی ہو....."

وہ سرد لہجے میں بولا پر وشما کی مسکراہٹ اور لہجے میں زرا کمی نہ آئی

"شہرام خاموش رہو...."

سعید صاحب نے ٹوکا تھا

"سعید بابا تو آپ بے پراپرٹی کے علاوہ میرا کیا فیصلہ کیا ہے...؟ مجھے دولت نہیں چاہیے جو چاہیے وہ دے دیں بس....."

وہ دل جلانے والی مسکراہٹ پیش کرتی ایسے بات کر رہی تھی جیسے سب اسکی ہاں میں ہاں ملانے ہی تو بیٹھے تھے

سب اسکی بات اچھے سے سمجھ چکے تھے

"کیا مطلب ہے....؟"

شاید سعید صاحب اپنی سوچی گئی بات کو غلط ثابت کرنا چاہتے تھے

"جو آپ نے سنا ہے یعنی صرف شہرام....."

اس بار لہجہ بے لچک تھا مسکراہٹ کا نام ونشان بھی نہ تھا

"زہر نہ دے دوں تمہیں میں...."

شہرام بھڑکا تھا

"میں مرنے والی پھر بھی نہیں..."

وہ بھی اسی کے لہجے میں بولی

"شہرام کیا تم خاموش نہیں رہو گے...؟"

انکے گھورنے پر وہ خاموش ہوا اس وقت اسکو سیگرٹ کی طلب ہونے لگی لیکن وہ اس وقت سبکے سامنے ایسے اس کنڈیشن میں نہیں پی سکتا تھا

"تم جانتی ہو اسکا نکاح پر یہاں سے ہو گیا ہے......"

"صائم کے بعد میں منگ تھی شہرام تھی......"

وہ غصے سے بولی یعنی اسکو معلوم تھا اور سب کے چہرے پر کرب تھا صائم کے نام سے

"اپنی گندی زبان سے میری بھائی کا نام مت لو وشا ورنہ شوٹ کر کے رکھ دوں گا...."

شہرام نے غراتے ہوئے کہا کیونکہ وہ سب بڑعں کی آنکھوں میں نمی دیکھ چکا تھا اس بار سعید صاحب نے اسکو ٹوکا نہ تھا وہ اپنے جوان بیٹے اور بڑے بھائی کا غم بھولے نہ تھے

"اچھا ہمم ایس پی شہرام منگ تھی میں تمہاری سعود بابا کو زبان دی تھی سعید بابا نے کیا ہوا اس زبان کا... مرتے وقت وعدہ لیا تھا بابا نے تمہارے باپ سے......"

وہ غصے سے بولی تھی سب چھوٹوں پر حیرت کے پہاڑ ٹوٹ گئے تھے لیکن مصطفی رامز اور شہرام کو اسکی بات سے کوئی فرق نہ پڑا

"بٹ آئی لو پر یہاں یو نو...."

وہ اس دفعہ دھیمی آواز سے بولا

"سعید بابا بولیں نہ حماد چاچو بولیں....."

اسنے شہرام کو ایک گھوری سے نوازتے ان دونوں کو مخاطب کیا

"ہمیں معلوم ہے لیکن شہرام پریہان کو پسند خرتا ہے ہم کچھ نہیں کہ سکتے...."

سعید صاحب دھیرے سے بولے

"یعنی بیٹا بھائی سے زیادہ عزیز ہو گیا ہاں...؟"

وہ آج آگ لگانے خے پورے موڈ میں تھی

"کیا چاہتی ہو تم ہاں...؟ شہرام کا نکاح ہو گیا ہے... جان بخش دو اسکی....."

اس دفعہ رامز غصے سے بولا تھا

"تو رہے نکاح میں کس نے روکا ہے..."

وہ نارمل انداز میں بولی سبکو حیران کر گئی تھی

"کیا مطلب ہے....؟"

شازیہ بیگم بولیں

"چاچی ماں بس میری شادی بھی شہرام سے کروادیں مرد تو چار شادیاں کر سکتا ہے میں تو پھر دوسری کی بات کر رہی....."

اسکا یہ نارم انداز سب پر بجلیاں گرا گیا تھا

"یو ایڈیٹ کھیلونا ہوں میں تمہارے لیے ہاں میری زندگی کے فیصلے کرنے والی تم کون ہوتی ہو.....؟"

وہ غصے سے پھنکارا تھا

"یہ ناممکن ہے وشا ہمیں مزید پریشان مت کرو....."

سعید صاحب تھکے سے انداز میں بولے

"سعید ابو میرا نکاح کروادیں آئی پرومس میں پریشان نہیں کروں گی کسی کو کچھ نہیں کروں گی ایسا کردیں ورنہ....."

وہ بات بیچ میں چھوڑ گئی تھی

"ورنہ کیا....؟"

شہرام چلایا تھا اتنی زور سے چلایا کہ میرب ڈر کر احتشام کے پیچھے ہوئی اور کندھے سے تھوڑا سا سر نکالتی دیکھنے لگی

"احتشام یہ کیا ہے.....؟"

وہ در کر بولی

"بعد میں بتاوں گا...."

وہ آہستہ سے بولا

"مجھے ڈر لگ رہا ہے...."

وہ اسکا بازو زور سے پکڑتی ہوئی بولی اس سیریس کنڈیشن میں بھی احتشام کے لب مسکرائے

"ڈرو نہیں...."

اسنے گردن تھوڑی پیچھے کرتے ہوئے اسکے کان میں کہا اور سامنے متوجہ ہوا

"بولو ورنہ کیا....؟"

اسکو خاموش پا کر شہرام دو قدم اسکے پاس لیتے ہوئے بولا

"ورنہ سکبو مار دوں گی...."

بس یہاں اسکی بس ہوئی تھی اور پہلا تھپڑ وشما کی گال پر پڑا تھا وہ لڑکھڑائی تھی پر گری نہیں ابھی سنبھلی بھی نہ تھی کہ دوسرے ہاتھ نے بھی اسکے منہ پر چھاپ چھوڑی تھی وہ لڑکیوں پر ہاتھ نہ اٹھاتا تھا پر اسنے مجبور کر دیا شاید وہ یہی ڈیزرو کرتی تھی

"شہرام....."

سعید صاحب طیش کے عالم میں کھڑے ہوئے تھے

شہرام جو تیسرے تھپڑ کیلیے ہاتھ اٹھا چکا تھا انکی آواز پر اسکا ہاتھ ہوا میں ہی رکا البتہ لہو زدہ آنکھیں وشما پر تھیں جو اپنا پھٹا ہونٹ صاف کر رہی تھی

"تمہیں اس بات کی کس نے اجازت دی کہ تم وشما پر ہاتھ اٹھاو....."

اسکی بات پر اب وہ اپنے باپ کو دیکھ رہا تھا

"دفعہ ہو جاو ہماری نظروں کے سامنے سے ہمیں تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنی نکل جاو اس گھر سے....."

آخر میں وہ چلائے تھے اور سب بے یقینی سے انکو دیکھنے لگے

اپنے بیٹے کی آنکھوں میں بے یقینی دیکھ انہوں نے نظریں پھیریں تھی

"بابا....."

"جاو شہرام....."

وہ قطعی لہجے میں بولے تھے اور کسی میں ہمت نہ تھی کہ کچھ بول سکے

شہرام نے غصے سے وشما کی طرف دیکھا اور ایک اور تھپڑ رسید کیا وہ جو اسکو دیکھ کر مسکرا رہی تھی اسکے اس حملے کیلیے تیار نہ تھی سو نیچے گر گئی

"شہرام یہ کیا حرکت ہے....؟"

وہ رعب دار آواز میں بولے

"گھر سے نکالا تو جا ہی رہا تھا تو سوچا ہوا میں رکا ہاتھ اپنی چھاپ اس چڑیل کے چہرے پر چھوڑ ہی جائے....."

یہ کہتا پلٹا تھا اور سامنے مصطفی کو دیکھا جسنے اسکو آنکھ ماری تھی شہرام نے اپنی مسکراہٹ روکی اور سعید صاحب کی طرف دیکھا جو اپنی نظروں سے کہر برسا رہے تھے

"جا رہا ہوں ایسے مت دیکھیں اور ہاں چڑیل تم سے شادی مر کر بھی نہیں....."

اپنے باپ کو کہتا وشما کی مسکراہٹ اس سے چھیننا نہ بھولا تھا اور باہر کی طرف قدم بڑھائے اسنے روتی ہوئی پریہان کی طرف دیکھا اسکی طرف مسکراہٹ اچھالتا باہر نکلتا چلا گیا

"مت کریں سعید...."

سعدیہ بیگم نے روتے ہوئے کہا تو انہوں نے کوئی جواب نہ دیا

"رک باو پریہان اگر ایک قدم بھی باہر نکالا تو ہم سے برا کوئی نہیں ہو گا....."

پریہان جو شہرم کے پیچھے جانے لگی تھی انکی آواز پر اسکے قدم رکے اور خفگی بھری نگاہ سے انکی طرف دیکھا

"جاو وشما...."

وہ یہ کہتے کرسی پر ڈھے سے گئے جیسے سدیوں کے بیمار ہوں

وشما انکے اشارے پر جانے لگی کہ پریہان کی طرف قدم بڑھائے اپنی طرف وشما کو آتے دیکھ اسنے قدم پیچھے لیے تھے

"چلی جائیں نفرت ہے آپ سے مجھے بے انتہا...."

وہ یہ کہتی وہاں سے بھاگ گئی تھی اور وشما کا دل کسی نے مٹھی میں جکڑ تھا

سب پلین کے مطابق ہوا تھا وہ شہرام کو ان سے دور کر گئی تھی لیکن پر یہان....

وشما ایک نظر سبکو دیکھتی وہاں سے چلی گئی باقی بھی اپنے اپنے کمروں کی راہ لی جبکہ رامز اور مصطفی بھی باہر نکل گئے دونوں کو بے شمار غصہ تھا وشما پر

....

"اوفف احتشام یہ وشما آپی کیسی لڑکی نکلی......؟"

سب کچھ سننے کے بعد میرب نے حیران ہوتے ہوئے احتشام سے پوچھا

"دیکھ لو سارا سکون برباد کر رکھا ہے اس نے....."

"تمہیں پر یہان کے پاس ہونا چاہیے تھا...."

"وہی سے ارہا ہوں وہ آرام کرنے لگی تھی میں نے اس سے سے کہا ہے جب اٹھو گی آئسکریم کھلا کر لاوں گا...."

اسکی بات پر اسنے اثبات میں سر ہلایا

"ویسے سنو...."

وہ اب شاید شرارت کے موڈ میں آگیا تھا

"جی...."

اسنے سنجیدگی سے بولا

"نکاح کے بعد تم زیادہ خوبصورت نہیں لگنے لگی ہو......."

اسنے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہا میرب کو اتنی ٹھنڈ میں بھی پسینے آنے لگے

"چھوڑو...."

وہ شرم سے سر جھکاتی ہوئی بولی

"اتنی بھی کیا جلدی ہے...."

یہ کہتا اسکے ماتھے پر اپنی محبت کی مہر ثبت کرتا باہر چلا گیا پیچھے وہ اسکی حرکت پر شرما کر مسکرا

"دیکھیں صائم آپکے قاتل کو میں نے اسکی فیملی سے دور کر دیا ہے کچھ وقت کیلیے ہی سہی پر اسکو گھر سے نکلوا دیا ہے...."

اپنے ہاتھ میں موجود صائم کی تصویر کو دیکھ کر اس سے بولی

"جیسے اسنے دور کیا تھا ویسے بھی بہت جلد اسکو سب سے نہیں سبکو اس سے دور کر دوں گی تنہا کر دوں گی اسکو موت کی بھیک مانگنے کا یہ....."

ضدی انداز میں کہتی اسکی تصویر کو سینے سے لگایا تھا اور آنکھیں موندیں تھی

"یار وشمی تمہیں میری آنکھیں اتنی ہی پسند ہیں تو تم لے لو پھر تمہارے پاس چار انکھیں ہوں گی ان سے دیکھا کرنا صرف مجھے ہی اپنے صائم کو......."

ایک آواز اسکے ارد گرد گونجی تھی اور پھر ایک کھلکھلانے کی آواز بھی اسنے جھٹ سے آنکھیں کھولیں تھی آنکھوں میں موجود آنسووں آنکھوں کی باڑ توڑتے پھسلتی ریت کے مانند بہنے لگے

"آپ کیوں چھوڑ گئے آپ چار آنکھوں سے دیکھنے کی بات کرتے تھے پر وشا کے پاس موجود یہ بد نصیب آنکھیں ہیں جنکو آپکا دیدار میسر نہیں......"
ہمیشہ کی طرح اسکے رونے میں روانگی آئی تھی
"نہیں اب میرے رونے کا وقت نہیں شہرام گیٹ ریڈی اب تمہارا ٹائیم شروع ہو گیا ہے...."
اسنے بے دردی سے آنکھیں صاف کیں تھی

"کیا وشا تم سہی کر رہی ہو....؟"
اسکی سماعتوں سے ایک آواز ٹکرائی تھی شاید اسکے ضمیر کی آواز تھی جو اسکو سوچ میں مبتلا کر چکی تھی
"ہاں سہی کر رہی ہوں قاتل ہے وہ میرے صائم کا......"
"شہرام پر اتنا الزام جس پر تم بہت بھروسا کرتی تھی....."
ایک اور آواز نے اسکے قدم روکے تھے
"کرتی تھی اسی کو اسنے توڑا میں نے آنکھوں سے صائم کا قتل کرتے اسکو دیکھا ہے میری آنکھیں جھوٹ نہیں دیکھ سکتی ہیں....."

اسنے کہا تھا اور کچھ پل انتظار کیا کہ گویا کوئی اور آواز نہ ہو شاید یہ اپنے ضمیر کو اپنی باتوں سے سلا چکی تھی

یہ سمجھتی تھی جو آنکھوں سے دیکھا وہ سچ ہے کبھی کبھی آنکھوں دیکھا حال بھی غلط ہوا کرتا ہے

....

صبح سب کھانے کے ٹیبل پر موجود تھے سوائے پریہان کے...

"پریہان کہاں ہے....؟"

سعید صاحب نے اسکی غیر موجودگی دیکھتے ہوئے پوچھا

"وہ کالج چلی گئی ہے....."

سعدیہ بیگم نے مصروف سے انداز میں کہا شاید ناراضگی کا اظہار ادھر بھی تھا

"اتنی جلدی کھانا کھائے بغیر....."

انہوں نے حیرت سے پوچھا

"جی بھائی صاحب صبح ڈرائیور کے ساتھ جلدی چلی گئی میں کھانا بنا رہی تھی اسکو کہا کہ اتنی جلدی کیوں جا رہی ہے کھا کر جائے پر وہ نہ رکی......."

اس بار شازیہ بیگم نے بتایا تھا

"آپ نے روکا بھی نہ بھابھی صاحبہ....؟"

"کافی روکا میری آوازوں کو اگنور کرتی چلی گئی......"

سب ہی ان دونوں کی طرف متوجہ تھے

ٹیبل پر آج کافی خاموشی تھی جو انکو کھائے جا رہی تھی

"یعنی ہم سے وہ بھی ناراض ہے...."

انہوں نے سوچا اور کھانے کی طرف متوجہ ہوئے

"کھانا تو مکمل کھاو....."

مصطفی کو اٹھتے دیکھ شازیہ بیگم بولیں

"مجھے ایک فائل ریڈی کرنی ہے خدا حافظ....."

کرسی کی پشت سے اپنا کوٹ اٹھاتا باہر چلا گیا

یعنی سب ہی ناراض تھے غلطی کا احساس انکو بھی تھا کہ شاید گھر سے نہیں نکالنا چاہیے تھا

"آپ کب یونیورسٹی جاو گی بیٹا....."

حماد صاحب نے ماحول کا تناو کم کرنے کیلیے میرب سے پوچھا

"وہ...."

"نیکسٹ ویک سے بابا....."

اس سے پہلے میرب بولتی احتشام بولا تھا اسکے جواب پر وہ سر جھٹکتے کھانا کھانے لگے جبکہ میرب نے گھورا تھا وہ آج سے ہی جانا چاہتی تھی

....

پریہان کا آج یونیورسٹی میں بھی زرا دل نہیں لگ رہا تھا اسکو اپنا آپ شہرام کے بغیر ادھورا لگ رہا تھا ویسے وہ کونسا اسکے پاس ہر وقت رہتا تھا پر اسکو احساس تو تھا نہ کہ جب بھی وہ گھر آئے اسکی محبت بولتی باتوں کو محسوس کر سکے

اسکی رات شہرام سے بات ہوئی تھی یہ کافی روئی تھی لیکن اس نے اسکو مزید رونے سے منع کیا تھا لیکن وہ کیسے خود پر ضبط رکھتی

آج وہ کلاس اٹینڈ تو کر رہی تھی پر اسکے دماغ کے ہر کونے میں شہرام کی سوچیں تھی اسی لیے سر کے بلانے پر بھی ہوش میں نہ آئی

"پری سر بلا رہے ہیں...."

اسکے ہلانے پر وہ ہوش میں آئی اور اسکی طرف دیکھا

"مس پریہان آپکا دماغ کدھر ہے میں کب سے آپکو آواز دے رہا ہوں....."

سر غصے سے بولے تو وہ اب کیا کہتی

"سوری سر...."

وہ اتنا ہی کہہ سکی

"کوئی مسئلہ ہے تو آپ مجھ سے شئیر کر سکتی ہیں....."

اس دفعہ انہوں نے مسکرا کر نرمی سے کہا آخرانکی کلاس کی ہونہار سٹوڈنٹ ہر وقت اپنادماغ کلاس میں حاضر رکھتی تھی لیکن انکولگا کوئی مسئلہ ہے جو وہ غائب دماغی سے بیٹھی ہیں

"نونو سرایوری تھینگ ازاوکے....."

اسنے بھی مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا

"اوکے اپنی اسائمنٹ چیک کروائیں....."

انکی بات پر وہ اسائنمنٹ لیتی انکے پاس چلی گئی

یہ والی کلاس ختم ہونے کے بعداب اسکا کوئی ارادہ نہیں تھانیکسٹ کلاس لینے کا کیونکہ اسکے پیٹ میں چوہے مینڈک سب کچھ ناچ رہے تھے

اسنے کنٹین کی راہ لی پر رش دیکھ کر اسکے چودہ طبق روشن ہوگئے

مایوسی سے پلٹی پر سامنے سے حارز کو جاتادیکھ اسکی مسکراہٹ گہری ہوئی اور اسکی طرف قدم بڑھائے

"حارز حارز سنو تو....."

وہ اسکے سامنے جاکھڑی ہوئی اگر حارز بروقت نہ رکتا توانکی ٹکر ہوجاتی

"جی مس پریہان....."

اسنے چباتے ہوئے کہا

"کہا جارہے ہو....؟"

"آپکو جو بھی کہنا ہے جلدی کہیں مجھے دیر ہو رہی ہے...."

یہ ٹائم دیکھتا ہوا بولا کیونکہ شہرام اسکو جلدی بلارہا تھا

"وہ مجھے بھوک لگی ہے تم مجھے کنٹین سے پلیز کچھ لادو گے کھانے کیلیے...."

وہ معصومیت سے بولی جبکہ بیچارے حارز نے گھورا

"مجھے دیر ہو رہی ہے سوری میں نہیں لا سکتا......"

وہ یہ کہ کر جانے لگا کہ پریہان پھر سے آگے آئی

وہ اس سے پہلے کچھ بولتا اسکا فون رنگ ہوا تو دیکھا شہرام کا تھا

"لو آپکے شوہر نامدار کا فون آگیا...."

پریہان سے کہتا فون اٹھایا

"کہاں دفن ہے ابھی تک آیا کیوں نہیں....."

دوسری طرف سے شہرام کی آواز گونجی

"آ ہی رہا تھا یہ آپکی کچھ لگتی پریہان میڈم نے راستے میں روک لیا اور بکواس قسم کی فرمائش کررہی ہیں....."

اسنے چباتے ہوئے کہا اور مسکراتی ہوئی پریہان کو گھورا

"پری کھڑی ہے فون دے اسکو...."

اس دفعہ اواز میں نرمی تھی حارز نے فون اسکو پکڑایا

"فون کیوں نہیں اٹھا رہی تھی....؟"

"دراصل کلاس لے رہی تھی فون سائیلنٹ پہ تھا......"

اسنے ایک نظر حارز کو دیکھتے ہوئے کہا جو سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا اسکو دیکھ رہا تھا

"کیا فرمائش کر رہی ہو....؟"

"میں تو بس اتنا کہ رہی ہوں کنٹین سے کچھ کھانے کیلیے لادیں مجھے بھوک لگی ہے صبح سے کچھ نہیں کھایا اب آپکی معصوم بیوی اتنے رش میں جائے....."

اسکی معصوم بھری ایکٹنگ دیکھ کر حارز منہ کھولے اسکو دیکھنا لگا جب پر یہان کی آواز پر ہوش میں آیا جو اسکو فون پکڑا رہی تھی

"ہاں بول...."

حارز نے کہا

"لادے یار میری بیوی کو کچھ کھانے کیلیے....."

اسکی بات پر اسنے گھور کر فون کو دیکھا

"نہیں اب دیر نہیں ہو گی....؟"

"یار میں سنبھال لوں گا تو لادے...."

دوسری طرف سے مسکراتی ہوئی آواز آئی

"اچھا زن مرید کہیں کا....."

جہاں دوسری طرف قہقہ گونجا تھا وہی پریہان بھی ہنسی اور اسنے فون بند کیا

"یہ لو ایک برگر اور کول ڈرنک لانا...."

اسنے پیسے اسکے سامنے کرتے ہوئے کہا تو اسنے ایک نظر پیسوں کو دیکھا اور کنٹین کی جانب بڑھ گیا

پانچ منٹ تک آیا تو اسکے ہاتھ میں برگر اور کول ڈرنک تھی اسنے پریہان کو تھمائی وہ جانے لگا لیکن پریہان نے پھر اسکو پکارا

"اب کیا ہے...؟"

وہ کوفت سے بولا

"حارز ناراض ہو... آئی ایم سوری مجھے معلوم ہے مجھے تھپڑ نہیں مارنا چاہیے تھا پر آپ دونوں نے بھی تو غلط کیا نہ غصے میں آکر میں نے سب کیا ریئلی سوری...."

اسنے شرمندگی سے کہا تو حارز مسکرایا

"اب بہنیں سوری تھوڑی نہ کرتی ہیں بس تھپڑ زور کا تھا اور وائز اٹس اوکے پیاری بہن...."

اسنے اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

"سچی حارز تم نے مجھے معاف کر دیا حارز تم کتنے اچھے ہو......"

اسنے جوش میں بلند آواز میں کہا کہ ارد گرد سے گزرتے سٹوڈنٹس نے دیکھا تھا

"ارے آہستہ لڑکی یہاں کی کو میرا نام معلوم نہیں حازق کہا کرو یار یہاں معارج کے آدمی ہوتے ہیں میں کسی کو شک میں نہیں ڈالنا چاہتا انکے لحاظ سے میں تمہیں پھسانے کیلیے ہوں (اسعغفار)........"

اسنے ارد گرد دیکھتے اسکی طرف کو جھکتے ہوئے کہا

"اوکے اب کوئی مسئلہ نہیں ہوگا حارز آئی مین حازو....."

اسکی بات پر وہ مسکرایا

"یس معلوم ہے نوٹنکی کہیں کی...."

اسکو ہنس کر کہتا آگے بڑھ گیا جبکہ پریہان بھی ہنستی کیفے کی طرف چلی گئی اب اسکو کھانا کھانے کیلیے سکون دہ جگہ چاہیے تھی

....

شہرام کو آج گھر سے گئے تین روز ہو گئے تھے نہ شہرام نے سعید صاحب سے رابطہ کیا نہ سعید صاحب نے شہرام سے البتہ دونوں گھر والوں سے ایک دوسرے کی خیر خریت معلوم کر لیتے تھے

سعید صاحب کا پریہان سے سامنہ نہ ہوا تھا وہ ناشتہ کیے بغیر یونیورسٹی چلی جاتی تھی

ادھر بیچارا حارز اور بیچارا شہرام دن رات جاگ کر ڈیوٹی کر رہے تھے اس دن میٹنگ میں ایک لڑکی بھاگ گئی تھی جسکو ڈھونڈھنے کی زمہ داری ڈی سی پی صاحب نے ان دونوں کی لگائی تھی

اور دونوں ماشاءاللہ سے اب تک اس لڑکی کو ہزار گالیوں سے نواز چکے تھے

....

"یار لڑکی انکی بھاگی ہے سیاپا ہمیں پڑھ گیا ہے....."

دونوں اس وقت کھڑے ایک دوسرے سے اس لڑکی کو الٹی سیدھی سنا رہے تھے

"تو اور کیا یار شیر و میری تو نیند نہ لینے کی وجہ سے بری حالت ہے...."

حارز نے انگڑائی لیتے ہوئے کہا تو شہرام ہنسا

"سہی بات ہے نیند مجھے بھی بڑی آرہی ہے پر کیا کریں ہماری ساس لگتی تھی نہ جو بھاگی ہے....."

اسنے سامنے کھڑے علی کو سامنے سے آتی گاڑی کا چیک کرنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا

"گھر والے سنبھال کر رکھتے نہیں اپنی بیٹیوں کو چلو یار بھاگ گئی اب جانے تو گولی مارو پرے....."

حارز تو کچھ زیادہ ہی اکتایا ہوا تھا

"یار آج آلینے دے ڈی ایس پی صاحب کو....."

شہرام تو آج مرنے مرانے تک پہنچ جانے والا تھا

"لے فیر آگیا ہی (لو پھر آگیا ہے)...."

اسنے پنجابی میں ہی سامنے سے آتے ڈی ایس پی کو دیکھتے ہوئے کہا

"کیتھے....."

"سامنے دیکھو جانو....."

اسنے کہنی مارتے ہوئے کہا تو اسنے اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا جہاں ماشاءاللہ سے ڈی ایس پی صاحب ارہے تھے

"کوئی خبر.....؟"

"نو سر....."

دونوں نے یک زبان کہا

"ہممم....."

"سر آج کچھ لوگ کہ رہے تھے کہ خوامخواہ ہمیں خجل خوار کررہے ہیں وہ ہماری طرف سے ڈسٹرب ہورہے ہیں مجھے نہیں لگتا انکی بیٹی ملے گی....."

ہائے شہرام کے بنا سرپیر کی کہانیاں

"ہمم. ٹھیک ہے تم لوگ جاو میں کچھ اور کرتا ہوں......"

شہرام کا کندھا تھپتھپاتا ڈی ایس پی آگے بڑھ گیا تھا

شہرام اور حارز دونوں نے اسکی پشت کو دیکھ کر فلائینگ کس دی تھی پھر دھیرے سے ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مارا تھا

"چل چلتے ہیں....."

"ہاں یار ہم تو لاوارث ہوئے پڑے ہیں گھر سے بے گھر....."

شہرام نے جیپ کی طرف اسکے ساتھ جاتے ہوئے کہا

"ایسا کر تو میرے گھر چل....."

حارز نے حل پیش کیا

"نہ یار! پہلے کی بات اور تھی اب تو بیوی والا ہے میں فلیٹ میں جا کر بلحہ سے ٹائم پاس کرتا ہوں....."

اسنے آنکھ دباتے ہوئے کہا

"نہ یار بیچاری میں اب تیرا ٹارچر سہنے کی ہمت نہیں....."

اسنے گاڑی کے پاس رکتے ہوئے ترس آنہ انداز میں کہا تو شہرام ہنسا

"تجھے بڑا ترس آرہا ہے...ہاں سچ سالی ہے نہ تیری آنا تو ہے ہی......"

اسنے شرارت سے کہا اور گاڑئی میں بیٹھا حارز نے بے اختیار استغفار پڑھا تھا جس پر شہرام نے دوبارہ قہقہ لگایا تھا

....

آبریش گارڈن میں جھولے پر بیٹھی ہولے ہولے سے جھولا جھول رہی تھی

کہ کسی نے پیچھے سے اسکو زور سے جھولا جھلایا آبریش کی چینخ گونجی تھی پر کسی کے ہنسنے کی آواز سن گردن موڑی تھی تو مصطفی تھا

جیسے ہی جھولا پیچھے آیا مصطفی نے جھولا روکا تھا اور دونوں طرف سے زنجیروں کو تھامے آگے کو جھکا

"ڈر گئی تھی...؟"

"تو اور کیا مجھے لگا کسی جن نے جھولا جھلایا تھا....."

اسنے اپنا دل تھامے کہا تو وہ زور سے ہنسا تھا

"میں بھی جن ہی ہوں جو تمہیں ابھی چمٹ جائے گا......"

یہ کہتے ساتھ اسے پیچھے سے زور سے ہگ کیا تھا تو وہ بھی کھلکھلائی تھی

پھر مصطفی پیچھے ہوتا ویسے ہی جھولے پر آبریش کے پیچھے بیٹھا تھا اب دونوں کی پشت ایک دوسرے سے لگ رہی تھی مصطفی نے اپنا سر آبریش کے سر کے ساتھ پیچھے کو ٹکایا اور پیروں سے دھیرے دھیرے جھولا جھولنے لگا

"مصطفی شہرام سے بات ہوئی میری کل ہوئی تھی......"

"جی میں آفس کے بعد اسکی طرف ہی گیا تھا اب اسی سے مل کر آیا ہوں....."

یہ کہتا اٹھا تھا اور نیچے سے اپنا کوٹ اٹھایا جو اسنے کندھے پر لٹکایا ہوا تھا آبریش کو جھولے دیتے ہوئے نیچے گر گیا تھا

کوٹ نیچے سے اٹھاتا آگے کی طرف آکر اسکے ساتھ بیٹھا اور سر اسکے کندھے پر رکھا

"ہمارے گھر میں سب کب تک ٹھیک ہو گا......؟"

آبریش نے دھیرے سے گردن موڑ کر کہا

"معلوم نہین پر فکر نہیں کرو ہماری خوشیاں جلد لوٹ کر آئیں گی...."

اسنے بند آنکھوں سے کہا کہ اسکو اپنے ماتھے پر نرم گرم لمس محسوس ہوا تو مصطفی کے ہونٹ مسکرائے تھے اور سر اٹھایا تھا

"روز ایسا ایک لمس بخش دیا کرو یقین جانو میری عید ہو جایا کرے گی....."

اسنے اسکے چہرے پر آتی آوارہ لٹوں کو انگلی پر لپیٹتے ہوئے کہا تو وہ مسکرائی

"مصطفی آپ زندگی بن گئے ہیں میری آپ میری زندگی کا خوبصورت سچ ہیں آئی لو یو...."

یہ کہتی سر اسکے سینے پر رکھا تھا اس خوبصورت اظہار پر وہ کھل کر مسکرایا تھا

"نہ بیگم سینے میں سر چھپانے سے تمہارے اس اظہار کا جواب نہیں ملے گا....."

اسکا چہرہ اٹھا کر ہاتھوں میں تھامتے اسے دلکشی سے کہا تو وہ شرمیلی مسکراہٹ سے چہرہ جھکا گئی

"اجازت ہے محبت کا جواب محبت سے دینے کی......؟"

اسکی بات پر اسنے نظریں پر نظریں جھکا گئی جہاں محبت کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا

مصطفی جھکا تھا اور اسکے چہرے کو دیوانہ وار چومنے لگا اور اب اپنا لمس اسکے سرخ لبوں پر چھوڑا تھا دھیرے سے پیچھے ہوا تو وہ چہرہ پھیر گئی تھی جبکہ وہ دوبارہ اسکے کندھے پر سر رکھ چکا تھا

....

پریہان یونیورسٹی سے باہر نکلی تو اسکا ڈرائیور ابھی نہیں آیا ہوا تھا اسنے ارد گرد نظر دوڑائی تو ساتھ کچھ فاصلے پر پولیس یونیفارم میں ملبوس اپنے شوہر کو دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئی تھی اور قدم اسکی طرف بڑھائے شہرام بھی سینے پر ہاتھ باندھا مسکرا کر اسکو دیکھ رہا تھا

"آپ یہاں....؟"
اسنے اپنی محبت کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا
"کیوں میں نہیں آسکتا....."
اسنے آنکھوں کو گوگلز سے آذاد کرتے ماتھے پر بکھرے بالوں کو ایک جھٹکے سے پیچھے کیا تھا

کتنی ہی لڑکیاں فدا ہوئی تھیں اسکے اس انداز تھے نا جانے کتنی نظروں کے حصار میں تھا وہ اس وقت پریہان نے تو خود اپنا دل تھاما تھا

"کیا ہوا کہاں گم ہو.....؟"
"کہیں نہیں شکر آپ آگئے میری آپکو دیکھنے کی ویسے بھی تمنا ہو رہی تھی...."

اسنے سچ کہا تھا تو شہرام مسکرایا

"ہمم میں بھی مس کر رہا تھا اپنی جان کو تو ملنے چلے آیا اور چلو ہم لانگ ڈرائیور پر چلیں گے....."

اسنے آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ تھاما تھا

"لیکن ڈرائیور آتا ہی ہو گا میں کیسے آپکے ساتھ......؟"

اسنے پریشانی سے کہا

"کیا مطلب کیسے میرے ساتھ بیوی ہو تم میری میں جہاں چاہوں لیکر جا سکتا ہوں....."

اسکو اسکا یوں کہنا اچھا نہ لگا تھا

"میرا وہ مطلب نہیں تھا شہرام بس کسی کو بتائے بغیر اور ڈرائیور بھی آنے والا ہے ایسے اچھا نہیں لگتا......"

اسنے اسکے ناراضگی کے ڈر سے وضاحت دی

"اچھا بیوی کو ساتھ لیکر جانے کیلیے مجھے کسی کی اجازت کی قطع ضرورت نہیں سمجھی اور میں ڈرائیور کو فون کر دیتا ہوں یار....."

اسنے خفگی سے کہا

"شہرام پلیز سمجھیں نہ....."

ناجانے وہ کیا سمجھانا چاہ رہی تھی

"مجھے نہیں سمجھنا نہیں جانا صاف کہ دو بہانے مت بناو مطلب اب بیوی کو ساتھ لیکر نہیں جانا تو کسی کو ساتھ لیجانے کیلیے ایک الگ لڑکی رکھنی ہو گئی....."

غصے اور خفگی سے کہتا اسکے ہاتھ چھوڑتا پشت اسکی طرف کیے کھڑا ہو گیا اسکا موڈ بری طرح اوف ہو چکا تھا پر یہان کے ہاتھ پیر پھولنے لگے اسکی ناراضگی سے

"شہرام سنیں نہ...."

اسنے اسکا ہاتھ پکڑ کر رخ اپنی طرف کرنا چاہا لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوا تو خود ہی اسکے سامنے جا کھڑی ہوئی لیکن اسنے چہرہ پھیر لیا

"شہرام پلیز ایسا مت کریں...."

اسنے تڑپ کر کہا

"تو کیا کروں یعنی یار حد ہے تم مجھے مکمل طور پر ہرٹ کر چکی ہو...."

اسکے لہجے سے ہی اسکی ناراضگی کا اندازہ پریہان لگا سکتی تھی

"ایم سوری پلیز شہرام مجھے معاف کر دیں میرا مقصد آپکو ہرٹ کرنا نہیں تھا پلیز ناراض مت ہوں....."

اسنے اسکو ہگ کرتے ہوئے کہا تو اسنے اسکو دیکھا اور اسکے گرد بازو پھیلائے

"یار دیکھو جان میں اپنی ڈیوٹی چھوڑ کر تمہارے لیے آیا بس میرا ہی دل بے قرار تھا ورنہ تم تو....."

اسنے بات ادھوری چھوڑی تھی اور اسکو دور کرنا چاہا لیکن اسنے اور زور سے ہگ کیا

ارد گرد کے لوگوں کی دونوں کو پرواہ نہیں تھی

کچھ ہی دیر میں اسکو اپنا سینہ گیلا محسوس ہوا

"جان رو کیوں رہی ہو...؟"

اسنے پچکارتے ہوئے اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرا

"آئی لو یو شہرام ناراض مت ہوا کریں مجھے آپکی ناراضگی برداشت نہیں....."

اسکی بات پر وہ دھیرے سے مسکرایا

"اچھا نہیں ناراض....."

اسنے اسکے آنسووں صاف کرتے ہوئے کہا

"اچھا پھر ایک شرط ہے میری...."

"کیا.....؟"

"پھر کل تمہیں ریڈی رہنا ہوگا میں لینے آوں گا ہم گھومنے جائیں گے بیشک گھر میں بتا دینا یا چاچو سے اجازت لے لینا....."

اسنے پیار سے کہا تو وہ چہرہ جھکا گئی

"منظور ہے یا میں جاوں....؟"

اسکو جاموش پا کر اسنے پوچھا تو اسنے تڑپ کر چہرہ اٹھایا

"منظور ہے...."

اسنے مسکرا کر کہا تو شہرام بھی دلکشی سے مسکرایا

"او کے سی یو ٹو مارو....."

اسکا ماتھا چومتا پیچھے ہوا

"میں چلتی ہوں....."

اسکی داڑھی پر ہاتھ پھیرتی دوسری سائیڈ پر چلی گئی جہاں اسکا ڈرائیور اسکو یونیورسٹی کے دروازے پر ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر کملا ہو رہا تھا

شہرام نے اپنی آنکھوں پر گوگلز لگائے اور بالوں میں ہاتھ پھیرتا جیپ میں بیٹھا تھا وہ اپنے آپ پر بے شمار نظریں محسوس کر رہا تھا پر وہ ایس پی شہرام ملک تھا ایک مغرور شہزادہ ایک معصوم شہزادی کا شہزادہ....

....

پر یہان گھر آئی تو لاونج میں اسکی نظر گئی جہاں حماد صاحب اخبار لیے بیٹھے تھے ساتھ چائے کی چسکیاں بھر رہے تھے اسنے لمبی سانس خارج کی تھی

"ابھی بات کر لیتی ہوں..."

خود سے کہتی اندر داخل ہوئی اور سلام کیا جسکہ جواب انہوں نے مسکرا کر دیا اور اور اخبار سامنے ٹیبل پر رکھا

"بابا آپ آج آفس نہیں گئے...؟"

"گیا تھا بیٹا میری ایک میٹنگ تھی پھر میں وہی سے گھر آگیا....."

انکے جواب پر پریہان چہرہ جھکا گئی

"آپکو کچھ کہنا تھا بیٹا...؟"

"جی بابا وہ دراصل...."

اتنا کہہ کر رکی اور اپنے باپ کو دیکھا اور پھر سے چہرہ جھکا کر بات کا آغاز کیا

"وہ دراصل آج یونیورسٹی کے باہر شہرام ملنے کیلیے آئے تھے...."

"ہمم اچھا....."

حماد صاحب مسکرائے تھے

"وہ چاہتے تھے کہ میں انکے ساتھ جاوں میرا انکے ساتھ کچھ دیر گھومنے کیلیے جاو لیکن میں نے منع کر دیا...."

اتنا کہہ کر رکی تھی اور کسی مجرم کی مانند نظریں جھکائیں ہوئیں تھی

"تو وہ ناراض ہوگئے انہوں نے کہا ہے وہ ایک شرط پر مانیں گے اگر میں کل انکے ساتھ باہر گھومنے کیلیے جاوں....."

اتنا کہہ کر پھر رکی تھی

"اچھااا....."

حماد صاحب نے مسکراہٹ دبائی تھی

"بابا کیا آپکی اجازت ہے میں کل شہرام کے ساتھ چلی جاوں آپ سے پرمیشن لینا چاہتی تھی......؟"

اسکی بات پر وہ کھل کر مسکرائے

"بیٹا شہرام آپکا شوہر ہے اس سے ملنے یا اسکے ساتھ کہیں جانے کیلیے آپکو کسی اجازت کی ضرورت نہیں آپ بنا اجازت کے بھی جاسکتی ہیں وہ آپ پر حق رکھتا ہے....."

انکی بات پر اسنے خوشی سے چہرہ اٹھا کر انکی طرف دیکھا

"تھینک یو بابا مینز میں جاسکتی ہوں...؟"

اسنے دوبارہ اجازت چاہی

"ہاں ہاں بیٹا کیوں نہیں اپ نہ بھی پوچھتی تو جاسکتی تھیں کوئی نہیں روک سکتا آپکو آپکے شوہر سے ملنے سے...."

"ارے شکریہ بابا...."

یہ کہتی وہ ان سے لپٹی تھی

"اوکے بابا میں چلتی ہوں تھوڑا آرام کرلوں....."

خداحافظ کہتی چلی گئی جبکہ انہوں نے مسکرا کر شہرام کو فون ملایا

"اسلام و علیکم! چاچو کیسے ہیں...؟"

پر جوش آواز گونجی

"وعلیکم السلام میں بالکل ٹھیک سنا ہے آج ہماری بیٹی سے ملے تھے....."

انکی بات پر شہرام کے چہرے پر تبسم پھیلا

"جی چاچو یقیناً اسنے آپ سے اجازت تو لے لی ہو گئی....."

"ہاہاہاہاہاہاں لے لی ہے اور ہم نے صاف انکار کر دیا ہے...."

انہوں نے شرارت سے کہا

"ہاہاہا میں مانتا ہی نہیں چاچو آپ انکار کریں گے....."

اسنے ہنستے ہوئے کہا تو وہ پھر ہنس دیے

"ہاں ٹھیک کہا کل اپنا خیال رکھنا...."

"اور آپکی بیٹی کا.....؟"

اسنے بھی شرارت سے کہا

"وہ تو تم اپنی جان سے بھی زیادہ حفاظت کرو گے کہنے کی ضرورت نہیں...."

"ہاہاہا او کے چاچو مجھے کال آ رہی ہے پھر بات کرتے....."

اسنے فون کو دیکھتے ہوئے کہا جہاں ڈی ایس پی کی کال آ رہی تھی

"او کے خیال رکھنا اللہ حافظ...."

یہ کہ کر انہوں نے فون رکھ دیا اور بچوں کی خوشحالی کی دل سے دعا کی تھی

....

ابھی اسکو سوئے مشکل سے ایک گھنٹہ کی گزرا ہو گا کہ اسکے فون پہ ہونے والی بیل نے اسی نیند میں خلل پیدہ کیا

اسنے کوفت سے فون اٹھایا دیکھا تو شہرام کا تھا

"اوفف شہرام میں اتنے مزے سے سو رہی تھی خریت فون کیا.....؟"

فون اٹھاتے ساتھ کہا گیا

"ہاں جان کیونکہ ٹھیک دس منٹ بعد باہر ایک پارسل آئے گا میں نہیں چاہتا تمہارے علاوہ کوئی اور دیکھے سو نیچے جاو....."

اسنے ٹائم دیکھتے ہوئے کہا

"کونسا پارسل..؟ میں نہیں جا رہی مجھے نیند آرہی ہے شہرام...."

اسکی نیند بھری اواز سن کر شہرام بے ساختہ مسکرایا

"ایک کام کرو جلدی سے اٹھو منہ دھو لو نیند اڑ جائے گی اور نیچے جاو ہری اپ...."

"نہیں شہرام نیچے جاتی ہوں منہ نہیں دھونا کیونکہ میں نے دوبارہ سونا ہے....."

اسکی اس معصومانہ بات پر شہرام کو ٹوٹ کر پیار آیا

"اوکے میری جان جیسا تم مناسب سمجھو اور اس پارسل میں موجود ڈریس تم کل پہنو گی...."

"کیا مطلب کل میں یونیورسٹی کے بعد آپکے ساتھ نہیں جاوں گی....؟"

"جی میری جان آپ کل یونیورسٹی نہیں جائیں گی میرے ساتھ جائیں گی آپ کل مجھے اپنی یونیورسٹی کے باہر ٹھیک گیارہ بجے ملنا اوکے....."

"پر شہرام....."

وہ منمنائی

"نو ضد میرا موڈ بہت اچھا ہے اگر خراب کیا تو تمہارے کمرے میں آجاوں گا پھر تم پچھتاو گی اور تم جانتی ہو کچھ مشکل نہیں میرے لیے اس لیے جلدی اٹھو پانچ منٹ رہ گئے ہیں لو یو ٹیک کیئر سویٹ ہارٹ سی یو ٹو مارو....."

یہ کہتا بنا اسکی سنے فون بند کر چکا تھا

پریہان نے پہلے حیرانگی سے بند فون کو دیکھا پھر مسکرا کر جلدی سے اٹھی

"پریہان تمہیں آج یونیورسٹی نہیں جانا....؟"

اسکو سستی سے کھانا کھاتے دیکھ شازیہ بیگم نے پوچھا

"نہیں....."

وہ جب سے ٹیبل پر کھانا کھانے کیلیے بیٹھی تھی صرف اب بولی تھی وہ بھی ایک لفظ اسنے سعید صاحب کو دیکھا تک نہ تھا

"کیوں....؟"

مصطفی کی طرف سے پوچھا گیا

"مجھے آج کہیں جانا ہے بھائی...."

"کہاں جانا ہے....؟"

اس دفعہ سعید صاحب بولے تھے تو اسنے ایک نظر انکو دیکھا

"شہرام سے ملنے...."

یہ کہتی اٹھ کر چلی گئی جب سب ٹھنڈہ آہ بھر کر رہ گئے تھے کیونکہ آج کل گھر کا ماحول حد سے زیادہ سنجیدہ تھا

....

"تونے بلجہ کو کیوں چھوڑ دیا ہے....؟"

مصطفی حارز اور شہرام کی اس وقت کانفرنس کال کر رہے تھے کہ مصطفی نے پوچھا

"جو معلومات چاہیے تھی وہ دے چکی ہے مزید اسکو مہرے کے طور پر استعمال کریں گے مصطفی...."

اسنے سوینگ پول میں پھولوں کی پتیاں پھینکتے ہوئے کہا اسکا فون اسکی جیب میں تھا جبکہ اسنے ہینڈز فری لگائی ہوئی تھی

"اچھا ٹھیک ہے میں بعد میں کال کرتا ہوں بابا بلا رہے ہیں....."

مصطفی کہتا کال کٹ کی تھی اور سیکرٹری کے ساتھ باہر نکل گیا

"ٹھیک ہے تو خیال رکھنا میں یہاں سب سنبھال لوں گا......"

حارز نے بھی کہہ کر فون بند کیا تھا

اور شہرام نے ایک نظر اپنی سجاوٹ کو دیکھا تھا ابھی اسکا کافی کام باقی تھا لیکن ابھی گیارہ بجنے میں بھی کافی وقت تھا سو یہ ہر کام آرام سے کر سکتا تھا پر اسکو ایک اور گفٹ بھی تو لینے جانا تھا اپنی جان کیلیے جسکے لیے اسکو کم از کم تیس منٹ تو درکار ہونے چاہیں تھے

....

پر یہان نہا کر باہر نکلی اور خود کو شیشے میں دیکھا وہ اس وقت شہرام کی دی ہوئی لانگ فراک پلس چوڑی پجامے میں تھی بالوں کو تولیے سے رگڑتی پیچھے چھوڑے تھے اور تیار ہونے کیلیے ڈریسنگ کے سامنے بیٹھی

اور شہرام کی دی ہوئی سرخ چوڑیا پہنے لگی پھر کاجل لگاتی ہلکے سے لپسٹک لگائی تھی بالوں کی الجھنے نکالتی دیکھا تھا کہ اب کیا کرے لیکن وہ اس سمپل میں بھی غضب کی لگ رہی تھی

بالوں کو آگے سے رول کر کھلے چھوڑے تھے

پھر بلیک ہیل والی شوز گورے پاوں میں پہنتی کھڑئی ہوئی تھی پھر اسنے کندھے پر دوپٹہ سیٹ کیا اور شال اپنے اوپر اوڑنے کے بعد کمرے سے باہر نکلی

تقریبا گیارہ بجنے میں پندرہ منٹ رہ گئے تھے گھر سے باہر نکلی جہاں ڈرائیور اسکا انتظار کر رہا تھا اسکو دیکھتے ہی ڈرائیور نے گیٹ کھولا تھا جیسے ہی وہ بیٹھی ڈرائیور نے اپنی سیٹ سنبھالی اور پھر گاڑی اپنی منزل کی طرف گامزن کرلی

....

پر یہان وہاں پہنچی تو شہرام بلیک پینٹ شرٹ میں آنکھوں پر گوگلز لگائے سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا تھا اسکو دیکھ کر ہی اسنے سمائل پاس کی اور اسکے ہوش ربا سراپے میں کہیں گم سا ہو گیا

پر یہان ڈرائیور کو واپس بھیجتی اسکے پاس آئی تھی پر یہان اسکی نظروں سے کنفیوز ہو رہی تھی جو کب سے اسکو گھورے جا رہا تھا

"شش-شہرام...."

اسنے اسکے بازو کو ہلایا تھا تو وہ ہوش میں آیا

"باخدا آج بندے کی جان لینے کا ارادہ ہے....."

اسنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو وہ کھلکھلائی

"چلو چلتے ہیں...."

اسنے جیپ کا دروازہ کھولا تھا تو وہ بیٹھی

"اب میرے پاس تو جیپ ہی ہے...."

اسنے بیٹھتے ہوئے اس سے کہا

"خوش قسمتی ہے مجھے جیپ پسند ہے اس میں سفر کرنا....."

اسکی بات پر ہنسا اور اسنے گاڑی سٹارٹ کی

"ہم کہاں جائیں گے....؟"

"لانگ ڈرائیو.. لنچ.. ڈنر... شاپنگ... اور ایک سرپرائز ہے..."

اسے پیار سے کہا تو وہ مسکرائی اور دونوں ہلکی پھلکی باتیں کرنے لگے پر یہان کو تو ویسے بھی اسکی سنگت بہت پسند تھی آخر اسکا شوہر تھا اور اب تو اسکو بے انتہا محبت تھی شہرام سے اور شہرام بھی تو دیوانہ تھا اپنی پری کا اپنی کوئین کا..

....

ایک دو گھنٹے گھومنے کے بعد شہرام نے جیپ ایک جگہ پر روکی تھی اور اسکی طرف مڑا

"کیا ہوا....؟"

اسنے اسکو اپنی طرف دیکھتا پا کر پوچھا

"محبت... نہیں محبت نہیں عشق...."

شہرام محبت سے چور لہجے میں بولا تھا تو اسکا دل زور سے دھڑکا اسکے لب پھڑپھڑائے تھے چادر سر سے ڈھلک چکی تھی تو شہرام نے آگے بڑھ کر اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھے

اور سامنے پڑی سرخ پٹی اٹھائی تھی اور اسکی آنکھوں پر باندھنے لگا

"یہ کیا کر رہے ہیں شہرام....؟"

اسنے اسکے ہاتھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

"سرپرائز دینا ہے جان...."

اسکے کان میں سرگوشی کرتا پیچھے ہوا اور جیپ سٹارٹ کی

"شہرام راستے میں موجود لوگ کیا سوچیں گے....؟"

اسنے فکر مندی سے کہا

"یہی کہ لڑکی کتنی خوش قسمت ہے اور یہی کہ ناجانے ایسا کیا سرپرائز ہے....."

اسکی بات پر وہ خاموش ہو گئی

"زیادہ دماغ پر زور نہ ڈالو یہ راستہ سنسان ہے....."

اسکی بات پر اسنے اثبات میں سر ہلایا

اور پھر پانچ منٹ جیپ میں مکمل خاموشی رہی پھر جیپ ایک جگہ رکی اور دوسری طرف آکر پریہان کو اپنے بازووں میں اٹھایا تھا

"شہرام....."

وہ منمنائی تھی

"سویٹ ہارٹ یہاں ہیل والی جوتی سے گر جاو گی....."

اور بنا اسکی سنے اندر کی جانب بڑھا اور پھر اسکو نیچے اتارا اسکے سماعتوں سے خوبصورت ترین خوشبو ٹکرائی تھی

"میں اتاروں...."

اسنے پٹی کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا

"ضرورت نہیں میں اتار دیتا ہوں...."

کہتے ساتھ پٹی اتاری تو پہلے تو اسکو سہی سے نظر نہ آیا پر جب نظر آیا اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں اسنے شہرام کی طرف دیکھا جو مسکرا رہا تھا

"یی- یہ میرے لیے...؟"

اسنے خوش ہوتے بے یقینی سے پوچھا تو اسنے اثبات میں سر ہلایا تو خوش ہوتی منہ پر ہاتھ رکھا تھا اور سامنے دیکھا

سامنے راہداری میں ریڈ اور وائٹ پھول کھلے ہوئے تھے اور اتنے پھول تھے نیچے زمین کا زرہ بھی نظر نہ آ رہا تھا

"بہت بہت بہت خوبصورت....."

کہتی جھکی اور پھول اٹھا کر اوپر اچھالے تھے پھر خود ہی کھلکھلا اٹھی

اور پھر جھک کر اپنی ہیل والی جوتی اتار کر نیچے رکھی اور پہلا قدم پھولوں پر رکھا تو اسکو عجیب سا احساس ہوا اسکے چہرے سے مسکراہٹ ایک پل کیلیے غائب نہ ہوئی تھی

فراک اٹھاتے پھولوں کے اوپر شاہانہ انداز میں چل رہی تھی

پھر جھک کر اپنی مٹھیوں میں پھول اٹھا کر اوپر پھینکے تھے کچھ اسکے اوپر گرے تو کچھ تھوڑا فاصلے پر گرے پھر خود ہی کھلکھلاتی گول گول گھومنے لگی

شہرام اس خوبصورت منظر میں کھو سا گیا تھا اتنا خوبصورت منظر اسنے کبھی نہ دیکھا تھا نہ ہی پریہان کو اتنا خوش... وہ بس اسکو مسکراتا ہوا اس منظر کو انجوائے کر رہا تھا

"آو نہ شہرام....."

اسنے تھوڑے فاصلے پر کھڑے شہرام سے کہا تو وہ مسکرایا اور جھک کر اپنی شوز بھی اتاری اور اسکی شوز بھی اٹھا کر ایک سائیڈ پر رکھتا پھولوں کے اوپر قدم رکھا تھا اور چلتا چلتا اسکے پاس ایا

"تمہیں اچھا لگا....؟"

اسکو کمر سے کھینچ کر قریب کرتا ہوا بولا

"بہت بہت بہت اتنا کہ بتا نہیں سکتی سب کچھ بہت خوبصورت ہے آئی لو یو شہرام...."

یہ کہتی اسکے سینے سے لگی تو اسنے بھی گھیرہ تنگ کیا

"اور تم ہر منظر سے زیادہ خوبصورت لگ رہی ہو....."

شہرام نے اپنے دل کا حال بیان کیا تو وہ چہرہ اٹھاتی ہنس دی اور جھک کر پھول اٹھا کر اپنے اور اسکے اوپر پھینکے تو اس بار شہرام اور کھل کر مسکرایا

"چلو آو کچھ اور دیکھاتا ہوں....."

کہتے ساتھ جھک کر اٹھایا تھا اس بار اسنے بھی کوئی مزاحمت نہ کی اور اسکے گلے میں بازو ڈالتی ارد گرد دیکھنے لگی

کہ شہرام اسکو گھر کی بیک سائیڈ پر بنے پول کہ طرف لایا اور اسکو نیچے اتارا

"واواوسم سین کمال واو شہرام بہت خوبصورت......"

اسنے خوش ہوتے ہوئے پول کو دیکھا پورے پول میں وائٹ اور ریڈ روز تھے

"شہرام آپ بہت اچھے ہیں...."

اسکو سمجھ نہیں آرہا تھا اسکا شکریہ کیسے ادا کرئے پورے گھر میں اندھیرہ تھا جگہ جگہ بس موم بتیوں کی روشنی ہی تھی پورا گھر بند تھا اسی لیے باہر سے کوئی روشنی اندر نہ آرہی تھی اسی لیے گھر میں رات سا سماع تھا اگر کوئی اس گھر میں رہے تو اسکو معلوم ہی نہ ہو کہ صبح کب ہوئی اور رات کب

"تم خوش شہرام ملک بھی خوش....."

اسکا چہرہ تھامتے ہوئے کہا تو وہ شرما کر چہرہ جھکا گئی

"ظلم ہے بیگم ایسی اداوں سے تو میں بہکوں گا جبکہ قسم سے میرا سوائے تمہیں سرپرائز دینے کے اور کوئی ارادہ نہیں تھا...."

اسکی ناک کو لبوں سے چھوتے ہوئے اسنے کہا تو اسکا چہرہ شرم سے اور جھک گیا

"شش- شہرام کیا ہم اس پول میں پاوں رکھ کر بیٹھ سکتے ہیں....؟"

اسنے اپنے خواہش ظاہر کرنا چاہی

"ہمم سردی تو ہے پر خیر ہے چلو....."

یہ کہتا ساتھ جھک کر اپنی پینٹ کو نیچے سے فولڈ کیا تھا جبکہ پریہان نے بھی اپنا چوڑی پجامہ تھوڑا سا اونچا کیا البتہ تنگ تھا زیادہ اونچا نا ہوا اور فراک سنبھالتی شہرام کے ساتھ پانی میں پاوں رکھے تھے

"شہرام آپکو وائٹ روز پسند ہیں نہ....؟"

اسنے جان بوجھ کر پوچھا تھا کیونکہ جانتی تجی وائٹ روز شہرام کو بہت پسند ہیں تبھی جب بھی اسکو روز دیتا تو وائٹ ہی دیتا تھا

"ہاں بہت بہت زیادہ لیکن تم سے زیادہ نہیں...."

اسکے لہجے میں صرف اور صرف محبت تھی

"شہرام آپ مجھ سے کتنی محبت کرتے ہیں......؟"

"اتنی محبت کرتا ہوں جتنی ہر سمندر کے کنارے پر ریت ہوتی ہے یا اس سے بھی کئی گنا زیادہ...."

"اپنی پولیس جاب سے بھی زیادہ....؟"

اب اسنے شرارت سے کہا تو وہ ہنسا

"ہاں میری جان تم واحد ہو جسکو میں اپنی پولیس جاب سے بھی زیادہ محبت کرتا ہوں...."

اسنے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"اسی لیے اپنی جاب چھوڑنے کیلیے بھی تیار تھے....."

اسکی بات کر اسنے کندھے اچکائے اور پھر ہنس دیا تو وہ بھی ہنس دی

پریہان کی نظر شہرام کے سرخ ہونٹوں ہر ٹھہری اور ٹھہر ہی گئی کیونکہ جتنی سیگرٹ شہرام پیتا تھا اسکے ہونٹوں کو کالا ہونا چاہیے تھا شہرام اپنے چہرے پر اسکی نظریں دیکھ اسکی طرف دیکھا تو اسکی نظریں اپنے ہونٹوں پر دیکھ اسکے چہرے پر دلفریب تبسم پھیلا

"جان اتنے اچھے لگ رہے تو کس کر لو آئی پرومس غصہ نہیں کروں گا....."
اسکی بات پر وہ ہوش میں آئی اور شرم سے چہرہ جھکا گئی
"ایسی بات نہیں ہے...."
"پھر کیسی بات ہے....؟"
"وہ دراصل آپ اتنی سیگرٹ پیتے ہیں آپ کے ہونٹ کالے کیوں نہیں....؟"
اسکا معصوم سا سوال شہرام کو شدید ترین گستاخی کیلیے اکسا رہا تھا پر ضبط کر گیا
"مجھے کیا معلوم...."
اسنے کندھے اچکاتے ہوئے کہا تو پریہان اسکی لو دیتی نظروں سے بچنے کیلیے سر اسکے کندھے سے ٹکا لیا تو شہرام نے اسکے گرد حصار باندھا

کچھ پل یوں ہی گزر گئے کہ شہرام کو یاد آیا اسنے راستے میں کہا تھا اسکو بھوک لگی ہے

"چلو کوئین کھانا کھاتے ہیں....."

اسکو پیچھے کرتا اٹھا اور اسکی طرف ہاتھ بڑھایا

تو پر یہان اسکا ہاتھ تھامتی اٹھی

"مجھے تو یاد ہی نہیں..."

یہ کہتی پھولوں پر اسکا ہاتھ تھامے چلنے لگی دونوں کے پیر گیلے ہونے کی وجہ سے پتیاں انکے پیروں کو لگ رہی تھیں

شہرام اسکا ہاتھ تھامتا ایک خوبصورت ٹیبل کے پاس رکا اور کرسی کھینچ کر اسکو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور اسکے لیے کھانا نکالنے لگا پر یہان نے اسکو روکنا چاہا پر اسنے اسکو گھور کر خود ہی روک دیا اور پھر دونوں کھانا کھانے لگے

"کھانا کھانے کے بعد تمہیں میں گانا سناوں گا....."

اسنے کھانا کھانے کے دوران ہی کہا

"سچی..."

وہ پر جوش آواز میں بولی کیونکہ شہرام کی آواز بہت اچھی تھی وہ اکثر اسکو گانا گانے کیلیے کہتی لیکن وہ ٹال دیتا اور اسکی آواز کا مزاک بناتا جو بولنے میں اچھی تھی گانے میں بلکل بے سری تھی پر پر یہان کو پرواہ ہی کب تھی

"مچی...."

اسی کے انداز میں کہتا کھانا کھانے لگا

....

پریہان اکیلی بیٹھی ارد گرد کا اب مکمل طور پر جائزہ کے رہی تھی اسکو یاد آیا یہ وہی فلیٹ ہے جہاں حارز کو اس سے تھپڑ پڑا تھا تو یاد کرتی ہنس دی

شہرام کہنے کے مطابق اندر روم سے گٹار لینے گیا تھا

"لو جان میں آگیا...."

کہتے ساتھ اپنی کرسی اسکے پاس گھیسٹی اور پاس ہو کر بیٹھا اور گٹار کو گود میں رکھا

تو وہ تھوڑی کے نیچے ہاتھ ٹکائے اسکو دیکھنے لگی

"ایسے دیکھو گی تو گانا نہیں بالکہ آہم کا ارادہ ہو رہا ہے...."

اسنے آنکھ دباتے ہوئے کہا تو اسنے گھورا

"آ،ہمم آ،ہمم....."

شہرام اپنے گلے کو صاف کرنے لگا اور گٹار بجانا شروع کیا کوئی نہیں کہ سکتا اسنے لاسٹ ٹائم سعود صاحب کے انتقال سے پہلے بجایا تھا

شہرام کے ہاتھ تیزی سے گٹار پر چل رہے تھے اور پریہان اسکے سحر میں گم ہو رہی تھی

"بس آج حقیقی کر دے تو..

جو میرے دل کے خواب ہیں..

تیرے جسم کو اپنا کر بیٹھا..

تیری سانس میں میری سانس ہے.."

شہرام اتنا کہہ کر رکا تھا اور پریہان کے سرخ چہرے کو دیکھا جو اسکے بولے گئے الفاظوں کا مطلب سمجھتی سرخ ہو چکی تھی اسکا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا

"بس آج حقیقی کر دے تو..

جو میرے دل کے خواب ہیں..

تیرے جسم کو اپنا کر بیٹھا..

تیری سانس میں میری سانس ہے..

مدہوش مجھے کر دے..

مجھ میں تو پیار بھر دے..

جنت سی اپنے ساتھ ہے جو ہاتھ میں تیرا ہاتھ ہے

آج تیرا میرا ساتھ ہے

ہر لمحہ اپنے پاس ہے"

(فیورٹ سونگ)

گانا گنگنا رہا تھا کہ پریہان اٹھ کر جانے لگی کہ شہرام نے اسکا ہاتھ تھاما تھا اور گٹار کو ٹیبل پر رکھتا خود بھی اٹھا تھا پریہان کا کانپتا اور ٹھنڈہ ہاتھ اپنے ہاتھ میں محسوس کرتا مسکرایا تھا اور اسکا ہاتھ چھوڑا تھا

"پریہان پیچھے دیکھو....."

اسکے پکارنے پر بھی وہ نہ پلٹی

"جان دیکھو نہ..."

اسنے مزید پیار سے کہا تو وہ دل تھامتی پیچھے پلٹی تو شہرام کو گھٹنوں کے بل بیٹھا دیکھ اب اسکی سانس رک رہی تھی

"شش-شہرام....."

اسکے پکارنے پر شہرام نے پیچھے موجود ہاتھ سامنے کیا تھا اور اس مخملی ڈبیا کو کھول کر اسکے سامنے کیا تو پریہان پوری آنکھیں کھولے اسکو دیکھنے لگی

کیونکہ وہ ڈبیا پھولوں سے بھری ہوئی تھی اور اوپر ایک نگ والی خوبصورت اور قیمتی انگوٹھی پڑی تھی

"واو...."

اسنے منہ سے بے ساختہ نکلا تو شہرام نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اسنے پہلے اسکے بڑھے ہاتھ اور پھر اسکی طرف دیکھا تو اسنے اثبات میں سر ہلایا تو اسنے نم آنکھوں سے اسکے ہاتھ میں اپنا بائیاں ہاتھ

رکھا تھا شہرام نے بہت پیار سے اسکی تیسری انگلی میں انگوٹھی پہنائی تھی اور اسکو بڑے استحاق سے چوما

اور کھڑے ہو کر اسکی آنکھوں سے بہنے والے آنسووں صاف کیے

"یہ آنسووں...؟"

اسنے اسکی نم آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

"یہ تو ایسے ہی نکل رہے ہیں میں روکنا چاہتی ہوں پر نہیں رک رہے شاید میری خوش قسمتی پر رشک کر رہے ہیں...."

وہ بھی بنا پلک جھپکائے اسکو دیکھتے ہوئے بولی

"بیوی ہو میری تم اور میرا عشق میرا بس چلے دن رات تمہیں ایسے سرپرائز دیتا رہوں پر وہ کیا ہے نہ میرا دل بے قابو ہو جاتا ہے جسکو روکنا بہت مشکل ہو جاتا ہے..."

اسنے اسکی باری باری دونوں گالوں کو چومتے ہوئے کہا تو وہ کھلکھلائی

اور پھر دونوں ایک دوسرے کے ہاتھوں میں ہاتھ تھامے ان پھولوں پر چلنے لگے

وہ لوگ صبح لانگ ڈرائیونگ کے بعد ایک یا دو بجے یہاں ائے تھے اب انکو چار بج چکے تھے یہاں کہ شہرام بولا

"چلیں اب...."

اسکی آواز پر اسکی طرف دیکھا اور اثبات میں سر ہلایا اور پھر دوسری طرف قدم بڑھائے شہرام نے بہت پیار سے اسکو شوز پہنائے اور پھر خود بھی پہنے پھر اسکو شال دی جو پریہان نے اچھے سے اپنے اوپر اوڑھی تھی اور دونوں گھر سے باہر نکلے تھے

....

"کتنا مزہ آیا نہ....."

اسکی بات پر ڈرائیونگ کرتے شہرام نے اسکی طرف دیکھا

"ہاں نہ بہت...."

اسنے پیار سے کہا تو اسنے نظریں سامنے سڑک پر مرکوز کیں تھی

"ہم کب تک جائیں گے....؟"

"میری چاچو سے بات ہو گئی ہے تم فکر نہیں کرو....."

"آپ کب تک گھر آئیں گے....؟"

اسنے اداسی سے کہا

"معلوم نہیں...."

شہرام نے کہا

"آپ بے قصور تھی ساری وشما آپی کی غلطی تھی....."

اسنے نم انکھوں سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"شش اسکے لیے رونے کی ضرورت نہیں اور میرا موڈ بہت اچھا ہے اسکا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں میں اتنا بیسٹ ڈے ایسے خراب نہیں کرنا چاہتا....."

اسکی بات پر وہ خاموش ہو گیا

ابھی پانچ منٹ ہی گزرے تھے ایک دم سے گولی چلی تھی اور انکی جیپ کا ٹائر پھٹا تھا پر یہان کی چینخ نکلی جبکہ شہرام نے گاڑی سنبھالنا چاہی بہت مشکل سے گاڑی سنبھلی

"پر یہان جھکو....."

ابھی اتنا کہ کر جھکے تھے کہ گولیوں کی گولا باری شروع ہو گئی پر یہان بند آواز سے رونے لگی شہرام نے اسکو چپ رہنے کا اشارہ کہا اور دو گنز نکالیں کچھ ہی دیر میں گولیوں کے چلنے کی آوازیں بند ہو گئیں تھی

"شہرام یہ کک- کون ہیں....؟"

اسنے آہستہ آواز میں پوچھا

"شش فکر مت کرو اللہ کے بعد مجھ پر بھروسا رکھو....."

کہتا تھوڑا سا سر اٹھا کر دیکھا تھا اسکی جیپ کا شیشہ چکنا چور ہو گیا تھا شکر ہے انکے اوپر نہیں گرا البتہ دور دور تک شیشے کے ٹکڑے بکھرے ہوئے تھے

"پر یہان جیسا کہوں گا ویسا کرنا ابھی خاموش رہنا میری جان کچھ بھی ہو جائے بس ایک بات یاد رکھنا شہرام تم سے بے پناہ عشق کرتا ہے جب تک خود نہیں مر جاتا تمہیں نقصان نہیں پہچے گا....."

اسکے ماتھے پر مہر لگاتا تھوڑا سا اور اوپر ہوا اور اسکے منہ پر ہاتھ رکھا کیونکہ وہ گولی چلانے والا تھا اور اسنے چینخنا تھا

شہرام نے اٹھتے ہوئے بنا موقع دیے دو گولیاں چلائی تھیں جو انکی جیپ کی طرف آتے دونوں لوگوں کو زمین بوس کر چکی تھی

"پر یہان آدمی زیادہ ہیں اور میرے پاس ایک گن میں چار گولیاں ہیں زندگی کا کوئی بھروسا نہیں لیکن تمہیں نکلنا ہے ہمت نہیں ہارنی تم یہاں سے جاو گی میں سنبھال لوں گا سب....."

"میں آپکو چھوڑ کر نہیں آہہہہہ....."

اسکا فقرہ منہ میں ہی رہ گیا جب انکی گالی پر گولی چلی اور وہ چلائی شہرام نے اسکا اور اپنا سر مزید جھکایا تھا ایک بار پھر گولیوں کی بارش کر دی تھی لیکن جو بھی تھا وہ انکو ایسے مارنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا اسی لیے آدھے سے زیادہ گولیاں زمین پر لگ رہی تھیں

"ایس پی باہر آجاو ہم سیدھے سیدھے بات کرتے ہیں...."

ایک شخص کی آواز گونجی

"میں باہر جارہاہوں تم باہر مت نکلنا...."

"نہیں میں اپکے ساتھ رہوں گی اکھٹے جئیں گے تو اگر موت قسمت میں ہے اکھٹے ہی مریں گے....."

اسنے روتے ہوئے کہاتو اسکے اسرار کے باوجود وہ نہ مانی جب باہر سے دوبارہ آواز گونجی

"ایس پی کیاسنائی نہیں دیا...."

اسکی بات پر بے بسی سے اسکی طرف دیکھااور پھر مجبوراًاسکو بھی اپنے ساتھ باہر نکلنے کی اجازت دی

دونوں باہر نکلے تو سامنے تقریباًبیس لوگ تھے اور چار گولیاں تھیں اسکی گن میں

"ایس پی میں جانتاہوں تیرادماغ اس وقت چیتے کی رفتار سے چل رہاہے لیکن تو مکمل طور پر ہمارے گھیرے میں ہے بھاگنے کا کوئی چانس نہیں......."

اسکی بات پر شہرام اس سیریس کنڈیشن میں بھی مسکرایا

"اور تو جانتا ہے ہمیں کس نے بھیجا ہے اس لیے بنا مزاحمت کے خود کو ہمارے حوالے کردے معارج کو تو زندہ چاہیے اور تیری یہ خوبصورت بیوی بھی....."

اسنے شہرام کے پیچھے کھڑئی پریہان کی طرف بھی خباثت سے دیکھتے ہوئے کہاتو شہرام کی آنکھیں غصے سے لہو زدہ ہوئیں تھی

"تجھے کیا لگتاہے میں مزاحمت کروں گا.......؟"

شہرام اسکو باتوں میں لگانا چاہتا تھا ساتھ بنا اسکی نظروں میں ائے بھاگنے کی ترقیب سوچ رہا تھا

"ہاں تو کرے گا ایس پی لیکن مارا جائے گا ویسے تو تو معارج کو زندہ چاہیے لیکن اسنے کہا تھا اگر تو نے کوئی مزاحمت کی تو بے شک تجھے ٹپکا دیں لیکن تیری بیوی معارج کو اپنے بستر پر بالکل سہی سلامت چاہیے....."

اسکی بات پر جہاں پر یہان نے اسکی شرٹ کو مٹھیوں میں کس کر جکڑا تھا وہی شہرام کا دماغ گھوما تھا

"تیری اتنی ہمت خبیث کی اولاد میں تجھے زندہ گاڑ دوں گا اگر تو نے اسکو ہاتھ لگانے کا سوچا بھی تو....."

شہرام بھڑکا تھا اور چلایا تھا ایک پل کیلیے تو وہ شخص سہم سا گیا تھا پر پھر جلدی خود کو سنبھالا اور دو شخص کو آگے جانے کا اشارہ کیا

شہرام قائم ہو کر کھڑا ہوا تھا

وہ دونوں شخص جیسے ہی اسکے پاس پہنچے اور ایک نے ہاتھ بڑھایا شہرام نے اسکا بڑھا ہوا ہاتھ تھاما اور اسکو مڑوڑ کر اسکی کمر سے لگایا تھا جبکہ دوسرے ہاتھ سے گن دوسرے شخص کے دماغ پر چلائی تھی جس سے وہ موقع پر گر گیا جبکہ اس پہلے شخص کو تین چار مکے مارے تھے وہ وہی نڈھال ہو کر گر گیا

"ایس پی اگر ایک اور آدمی کا خود بہایا تو ان سب کی بندوق میں موجود گولیاں تیرے سینے پر پیوست کر دوں گا....."

وہ خود ڈر کر ایک قدم پیچھے ہوا تھا اور چلایا تھا جبکہ شہرام طنزیہ ہنسا

"ہمت ہے تو خود آ....."

"پاگل کتے نے کاٹا ہے جو میں خود آوں یعنی خود کی موت کو آواز دوں...."

وہ تو شر تھا یہ شخص حوصلے میں تھا کہ سبکے پاس گنز ہیں ورنہ وہ شہرام سے کافی ڈر رہا تھا

"تو ڈر رہا ہے مجھ سے ہاہاہاہا آ جا خود آ کر مجھے لے جا...."

شہرام نے قہقہ لگایا تھا

"اے ایس پی موت تیرے سامنے ہے تو ہنس رہا ہے....."

اسکی روح ویسے ہی فنا ہو رہی تھی

"چچچچ معارج نے اپنے جیسے ڈرپوک آدمی ہی پالے ہوئے ہیں....."

اسنے افسوس سے کہا تو اس شخص نے پانچ آدمیوں کو آگے جانے کا اشارہ کیا

انکو آتا دیکھ شہرام کو اب فیصلہ کرنا تھا کیا کرنا ہے کیونکہ گولیاں تین تھیں

آگے بھی دشمن پیچھے بھی دشمن اور ارد گرد جنگل اور اسنے جنگل کو چنا تھا

"پری میں جب کہوں گا تمہیں جنگل کی طرف بھاگنا ہے...."

اسنے گردن پیچھے کو کرتے ہوئے کہا

"مم-میں آپکے ساتھ جج-جاوں گی...."

"میری جان فکر نہیں کرو اپنے ساتھ لیکر جاوں گا....."

اسکو پیار سے کہا

اور سامنے دیکھا ان پانچوں میں سے ایک آگے بڑھا جسکو شہرام نے مکا مارا تھا ایک دو پھر تین اسکو مارنے کے بعد شہرام پیچھے ہٹا کے اسکے چہرے پر مکا مارا تھا کسی شخص نے شہرام کو کچھ نہیں ہوا تھا البتہ پریہان چینخی تھی

شہرام انے اسکے منہ پر دو مکے رسید کیے تھے ایک تو اسکی گن نیچے گر گئی تھی اور انکے ساتھ بھیڑ رہا تھا کہ ایک شخص نے پریہان کی طرف قدم بڑھائے شہرام نے پھرتی سے نیچے جھک کر گن اٹھائی اور سامنے موجود چاروں مین سے دو کو گولی مارنے کے بعد ایک کے سر میں ماری اور جلدی سے پیچھے پریہان کی طرف مڑا اور اسکی طرف جاتے شخص کو گولی ماری تھی اور روتی پریہان کا ہاتھ پکڑا تھا

"شہرام....."

پریہان شہرام کے پیچھے آتے شخص کے ہاتھ میں خنجر دیکھتے ہوئے چینخی اسکی چینخ پر شہرام مڑ کر اسکے ہاتھ سے خنجر پکڑنے لگا لیکن تب تک اس شخص نے اسکے سینے پر خنجر کسی لکیر کی مانند پھیرہ تھا پریہان پھر سے چینخی تھی

اس سے پہلے وہ شہرام کو خنجر کھنپتا شہرام نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسکی طرف موڑا تھا اور دل کے مقام پر خنجر مارا تھا جس سے وہ شخص بھی ڈھیر ہو گیا

شہرام نے شرٹ اتاری تھی اور اپنے زخم پر باندھی تھی اسکی وائٹ بنیان خون سے رنگ چکی تجی اسکا خون پہلے بھی بہت ضائع ہو چکا تھا اب اسکو مزید ضائع ہونے سے روکنا تھا تو اسنے شرٹ باندھی

"پریہان بھاگنے کا وقت آگیا ہے بنا پیچھے دیکھے میرا ہاتھ تھامے بھاگنا ہے تمہیں...."

اسنے اپنے درد کو اگنور کرتے ہوئے کہا

"لیکن آپکا زخم...."

اسنے روتے ہوئے کہا

اتنا وقت نہیں تھا وہ اسکو جواب دیتا سو مضبوطی سے اسکا ہاتھ تھامتا جنگل کی طرف بھاگا تھا

"پکڑو ان سب کو بھاگنے نہ پائیں معارج چھوڑیے گا نہیں ہمیں...."

وہ شخص چلایا تھا سب انکے پیچھے بھاگے تھے

"پھیل جاو سب....."

اس شخص کی آواز شہرام کو سنائی دی تو دلکشی سے مسکرایا کیونکہ وہ انکو بکھیر چکا تھا اٹس مین وہ انکا کام تمام کر سکتا تھا لیکن وہ فلحال بھاگنا چاہتا تھا کیونکہ پر یہاں کہ زندگی کیلیے وہ کوئی رسک نہیں لے سکتا تھا اسنے شرٹ کو کس کر باندھا تھا تا کہ بھاگنے سے خون نہ نکلے لیکن پھر بھی خود اسکی کالی شرٹ کو بھیگو چکا تھا درد بھی شدت اختیار کر رہی تھی

شہرام ایک جگہ پر رکا تھا اور اپنی شرٹ کو دیکھا

"شہرام آپ...."

وہ روتے ہوئے اتنا ہی بول سکی جب شہرام نے اتنے درد میں بھی اسکو مسکرا کر دیکھا تھا

"کوئین میری جان پریشان ہونے کی ضرورت نہیں....."

"لیکن بھاگنے سے اپکو درد ہو رہا ہو گا....؟"

اسنے پریشانی سے کہا

"ہاں ہو رہا ہے ویسے ایک حل ہے میرے پاس....."

اسنے ارد گرد دیکھتے ہوئے کہا

"کیا.....؟"

"وہ یہ جب ہم اب بھاگیں گے تم مجھ سے رومینٹک باتیں کرتا....."

اسنے آنکھ دباتے ہوئے شرارت سے کہاتو وہ حیرت سے اسکو دیکھنے لگے جواب اسکا ہاتھ تھامے دوبارہ بھاگنے کی تیاری میں تھا کیونکہ کچھ لوگوں کی آوازیں نزدیک سے آرہی تھیں

"دیکھو اس سالے کو ادھر ہوگا کہیں...."

اسکی جان پر بن گئی تھی اگر ہاتھ نہ آتا تو معارج زندہ نہ چھوڑتا.....

شہرام مسلسل پیچھے دیکھ کر بھاگ رہا تھا آگے پھسلن والی جگہ تھی اب دونوں کو احتیاط سے اترنا تھا اگر گر جاتے تو ضرور انکو کافی چوٹیں آجاتی

شہرام نے مضبوطی سے اسکا ہاتھ تھاما تھا

"کچھ بھی ہو ہاتھ مت چھوڑنا....."

"وہ رہے دونوں...."

پیچھے سے آواز آنے پر دونوں پلٹے اور آگے بڑھنے لگے کہ پیر نہ سنبھل سکے اور دونوں نیچے گرے وہ اس وقت ڈھلوان والی جگہ سے جہاں سے گرے تھے وہ دونوں گھسیٹتے ہو نیچے جا رہے تھے جبکہ پریہان کی چیخیں عروج پر تھیں شہرام نے اسکو سینے میں بھینچا ہوا تھا اسکا زخم بری طرح سے نیچے گھسیٹنے سے درد ہو رہا تھا پر اسکو پریہان کو مزید چوٹیں لگنے سے بچانا تھا

دو منٹ بعد وہ دونوں برابر والی جگہ پر رکے تھے اور زمین پر لیٹے تیز تیز سانس لے رہے تھے

"پریہان کیا تم ٹھیک ہو.....؟"

اپنے درد کو بھولے اٹھ کر وہ اسکو دیکھنے لگا وہ بھی اٹھی تھی

گھسیٹتے ہوئے گرتے انکے انجر پنجر ہل کر رہ گے تھے

"ہاں...."

اسکے جواب پر اسنے اسکے کندھے کو دیکھا جہاں سے اسکی فراک پھٹ گئی تھی اسکے ہاتھوں پر کافی رگڑیں آئیں تھی

"مجھے معاف کر دو یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے....."

اسکے کندھے پر ہونٹ رکھتے ہوئے اسنے کہا تو وہ آنسوؤں بھری آنکھوں سے اسکو دیکھا اور اسکے سینے پر اپنے ہونٹ رکھے

"آپ کے ساتھ ہر زخم منظور ہے..."

اسکی جواب پر اسنے اسکے چہرے کو دیوانہ وار چوما تھا

"رکنا نہیں چاہیے ہمیں انہیں معلوم ہیں ہم یہی ہونگے وہ اگر رہے ہونگے ڈھلوان سے بے شک آرام سے لیکن وہ جلد پہنچ جائیں گے...."

اسکی بات پر اسنے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھی تھی اسکے پیروں پر بھی چوٹ آئی تھی بھاگنے سے کیونکہ شوز تو وہ گاڑی میں ہی اتار چکی تھی

"کیا بھاگ لو گی...؟"

"ہاں شہرام چلیں...."

اسکے جواب پر دونوں پھر سے بھاگنے لگے کیونکہ اب یہاں سے وہ لوگ ڈھلوان اترتے ہوئے نظر ارہے تھے

"آہہہ....."

پر یہاں رکی تھی

"کیا ہوا...؟"

اسکو پتھر پر بیٹھا کر پوچھا

"میرا پیر...."

اسنے پیر آگے کیا جہاں اتنے زخموں کے ساتھ کانٹا چبھا تھا شہرام نے وہ کانٹا نکالنا چاہا لیکن اسنے پیر پیچھے کرلیا

"یار نکلوالو ورنہ درد ہو گا....."

کہتے ساتھ اسکے پاس بیٹھا اسنے نفی میں سر ہلایا تو بنا اسکی مزاحمت کو خاطر میں لائے اسنے کانٹا نکالا تو اسکی چینخ لگی

"وہ ادھر سے آئی ہے چینخ...."

دونوں کی سماعتوں سے یہ آواز ٹکرائی تھی

"چلو بھاگنا ہو گا...."

"نہیں بھاگا جائے گا....."

تھوڑا سا بھاگنے کے بعد وہ رکی تھی

"بھاگو جب تک بھاگا جائے میری جان پر ایک بات یاد رکھنا میرا ہاتھ مت چھوڑنا....."

اسکے ساتھ آہستہ آہستہ بھاگتے ہوئے بولا

"وہ رہے دونوں....."

آواز پر دونوں پلٹے وہ ان سے کچھ ہی فاصلے پر تھے وہ تقریباً دس لوگ تھے

"رن فاسٹ....."

وہ دونوں تیز بھاگنے لگے لیکن بار بار مڑ کر دیکھنے لگے

یہ دیکھے بنا کہ سامنے ایک گہری کھائی آرہی ہے

اور پھر دونوں بنا آگے دیکھتے بھاگتے جا رہے تھے جب انکے پیر کے نیچے سے زمین ختم ہوئی تھی اور اس دفعہ اکیلی پریہان نہیں بلکہ دونوں کی چینخ گونجی تھی

"سعید صاحب بچے فون کیوں نہیں اٹھا رہے مجھے بہت گھبراہٹ ہو رہی ہے...."

سعدیہ بیگم نے روتے ہوئے سعید صاحب سے کہا

"بھابھی ہم کوشش کر رہے ہیں فکر مت کریں......."

حماد صاحب نے شہرام کو دوبارہ فون ملایا جو بند جا رہا تھا

"نا جانے کہاں ہونگے...."

شازیہ بیگم کا حال بھی سعدیہ بیگم سے مختلف نہ تھا

"ہاں مصطفی رامز کوئی خبر....؟"

مصطفی اور رامز کو داخلی دروازے سے داخل ہوتے سعید صاحب نے پوچھا

"نہیں... حارز سے پوچھا اسنے بھی کہا اسکو معلوم نہیں اسنے بھی شہرام کی تلاش جاری کردی ہے....."

مصطفی بولا تھا

"پر یہاں کے فون پر بیل جا رہی ہے...."

رامز نے کہا

"رامز بھائی اسکا فون کمرے میں ہے....."

شازیہ بیگم کے پاس بیٹھی میرب بولی

"بھائی صاحب اب کیا ہوگا بچے کہاں ہیں...؟"

شازیہ بیگم نے سعید صاحب کو مخاطب کیا

"فکر مت کریں وہ ٹھیک ہونگے جہاں ہونگے سگنلز نہیں آرہے ہونگے....."

انہوں نے شاید خود کو تسلی دی

"اوپر سے اتنی ٹھنڈ ہے اور اندھیرہ بھی چھانے لگا ہے....."

آبریش بولی تھی

"رامز بھائی کہیں معارج...."

مصطفی نے بات ادھوری چھوڑی تھی

"خاموش رہو مصطفی کسی کو سنائی نہ دے ورنہ انہوں نے واقع سمجھ لینا یے فکر مت کرو دونوں ٹھیک ہی ہونگے....."

اسنے آہستہ آواز میں کہا

اب انکو تب تک سکون نہیں آنا تھا تب تک وہ شہرام اور پریہان کو نظروں کے سامنے نہ دیکھ لیتے ....وہ دونوں تیز بھاگنے لگے لیکن بار بار مڑ کر دیکھنے لگے

یہ دیکھے بنا کہ سامنے ایک گہری کھائی آرہی ہے

اور پھر دونوں بنا آگے دیکھتے بھاگتے جارہے تھے جب انکے پیر کے نیچے سے زمین ختم ہوئی تھی اور اس دفعہ اکیلی پریہان نہیں بلکہ دونوں کی چینخ گونجی تھی

"سالے خود ہی گر گئے ہاتھ نہیں آئے موت کو گلے لگالیا....."

وہ شخص کونے پر کھڑا نیچے دیکھتے ہوئے اپنے آدمیوں سے بولا

"صاحب معارج صاحب زندہ نہیں چھوڑے گا...."

"فکر مت کر کہیں گے خود گرے ہیں اور معارج کو اس لڑکی سے زیادہ خوبصورت لڑکی دیں گے....."

"لیکن یہ زیادہ خوبصورت تھی...."

ان میں سے ایک نے خباثت سے کہا

"ہاں یہ تو ہے پر قسمت...."

انکے سردار نے آہ بھری تھی

"چلو چلتے ہیں مکمل اندھیرہ ہونے سے پہلے نکلنا ہوگا....."

ہر سو اندھیرہ ہوتا دیکھ انکا سردار بولا تھا اور پھر سب وہاں سے چلے گئے

....

"شہرام ہم یہاں سے گر جائیں گے...."

پریہان نے ڈرتے ہوئے کہا تو شہرام نے سر جھکا کر دیکھا

"گر گئے تو کچھ نہیں بچنا....."

اسنے بھی اسی کی طرح معصومیت سے کہا

وہ دونوں اس وقت ایک لکڑی جو زیادہ موٹی یا پتلی نہ تھی اسکو پکڑے لٹک رہے تھے جبکہ شہرام نے ایک ہاتھ لکڑی جبکہ دوسرا اسکی کمر سے پکڑے اسکو سینے سے لگایا ہوا تھا پریہان نے بھی دونوں ہاتھوں سے لکڑی کو پکڑا ہوا تھا

"شہرام اب کیا ہوگا...."

اسنے چہرہ اٹھا کر اسکی طرف دیکھا

"ہاتھ بدل بدل کہ میں گھنٹہ یہاں لٹک سکتا ہوں اگر ایک ہاتھ سے تمہیں پکڑوں دوسرے سے لکڑئی تو آدھا گھنٹہ ایسے رہ سکتا ہوں اسکے علاوہ اگر جان سارا وزن تم مجھ پر ڈال کر ایسے لٹکو کی تو پندرہ منٹ تک بس لٹک سکوں گا........"

وہ جو اسکو غور سے سن رہی تھی کہ کوئی پتے کی بات کرے گا یہ بات سن کر اسنے گھورا تھا

"اب ہم کیسے نکلیں گے اس مصیبت سے.....؟"

اسنے پریشانی سے کہا

"یار یہ دو فٹ کے فاصلے پر دیکھ رہی ہو نہ اگر اوپر سے دو فٹ کے فاصلے سے گرتے تو یوں لٹک نہ رہے ہوتے اس زمین پر ہوتے پر قسمے لٹکنا لکھا تھا ہاں ہم یہ دو فٹ کے فاصلے پر موجود زمین پر پہنچ جائیں تو بچ سکتے ہیں....."

اسنے اپنے برابر دو فٹ کے فاصلے پر جگہ کو دیکھتے ہوئے کہا

"پر وہاں تک پہنچیں گے کیسے....؟"

اسنے ہاتھوں کی پکڑ لکڑئی پر مضبوط کرتے ہوئے کہا

"مجھے پتا ہوتا میں پہنچ نہ جاتا....."

اسنے اسکو کمر سے چھوڑ کر لکڑئی پر ہاتھ رکھا تھا کہ وہ چینخی

"اوفف یار صبح سے چینخ رہی ہو اب اتنے پاس سے چینخنو گی تو پھر ایک ہی حل ہے تمہارا منہ بند کرنے کا....."

اسنے آخر میں شرارت سے آنکھ دباتے ہوئے کہا

"اوفف شہرام اتنی سیریس کنڈیشن میں بھی اپکو ایسی باتیں سوجھ رہی ہیں...."

اسنے رونی شکل بناتے ہوئے کہا

"تو اور کیا بے بی ورنہ ہم نیچے گر جائیں گے اگر ایسے ٹائم پاس نہ کیا تو...."

اسنے ارد گرد دیکھتے ہوئے کہا

"شہرام مجھے ڈر لگ رہا ہے....."

"ہمم جیسے مجھے تو لگ نہیں نہ رہا..."

اسنے گھور کر کہا

"آپ تو ایس پی ہیں آپ کیوں ڈر رہے ہیں...."

اسکی بات سن کر اسکا دل چاہا اپنا سر پھوڑ دے لیکن اگر ہاتھ چھوڑتا فرزندہ نہ بچتا

"میری جان ایس پی بھی انسان ہی ہوتا ہے...."

اسنے چباتے ہوئے کہا

"شہرام اب کیا کریں ہم....؟"

"رومینس کرتے ہیں...."

اسنے آگے بڑھ کر اسکے لبوں کو چھونا چاہا ہر اسنے چہرہ پیچھے کیا

"شہرام ہم مرنے پر ہیں اور آپکو رومینس کی سوجھ رہی ہے حد کرتے ہیں..."

اسنے غصے سے کہا

"ہاں وہی تو مرنے سے پہلے ایک کس کر لینے دیتی تو کیا تھا...."

اسنے ناراضگی سے کہا اور بے چاری پریہان گھور کر ہی رہ گئی

"پریہان تھوڑا سا پیچھے ہو ہاتھوں کو ہیچھے کرو تھوڑا تھوڑا کر کے....."

اسکی بات سمجھتی تھوڑا تھوڑا پیچھے کو کھسکی

"تھوڑا اور...."

تو وہ تھوڑا اور پیچھے ہوئی

شہرام نے ہاتھوں کے زور سے اپنا وزن اور اٹھایا اور بہت مشکل سے لکڑی کے اوپر چڑھا وہ تو شکر تھا لکڑی مضبوط اور موٹی تھی جو اسکو وزن برداشت کر رہی تھی

"آپ اوپر کیوں بیٹھے ہیں.....؟"

"وہی تو میں بھی سوچ رہا ہوں اوپر کیوں بیٹھا ہوں جبکہ یہاں سے وہاں نہیں پہنچا جا سکتا....."

اسنے سر کھجاتے مزے سے اوپر بیٹھتے ہوئے کہا

"تو پھر اوپر کیوں گئے تھے...؟"

اسنے غصے سے کہا جس سے اب مشکل ہو رہا تھا ایسے لٹکنا

"سوچا تھا یہاں سے پہنچوں گا پر مشکل ہے میں ویسے ہی دوبارہ لٹکتا ہوں اور پھر کچھ اور سوچتا ہوں...."

اسنے دانت دیکھاتے ہوئے کہا اور پھر بہت احتیاط سے ہی لٹکا

"شہرام میرے ہاتھ تھک رہے ہیں....."

اسنے آنکھوں میں آنسوؤں لیے کہا مطلب اب اسکو سیریس ہو کر سوچنا تھا

"اپنا دوپٹا اتارو...."

"کیوں...؟"

اسنے حیرت سے کہا

"پیار کرنا ہے...."

اسنے پھر شرارت سے کہا اور ہم نے یہ سوچ بھی کیسے لیا کہ ایس پی صاحب سیریس ہونگے

"شہرام...."

وہ چلائی تھی

"ہاہاہا کچھ نہیں کرتا یہ تمہاری کمر پر باندھنا ہوگا تم ایک ہاتھ سے میرے ساتھ بندھوا گی....."

یہ کہتا ساتھ ایک ہاتھ سے اسکے کندھے دوپٹا اتار اپریہان نے بھی ایک ہاتھ چھوڑا تھا اور اسکے ساتھ پر یہان کی کمر پر بندھوانے کی کوشش کرنے لگی

کہ پریہان کا دوسرا ہاتھ چھوٹا ساتھ ایک اور چینخ لیکن شہران بروقت اسکو کمر سے تھاما تھا
پریہان کا دل زور زور سے دھک دھک کر رہا تھا

"میں تمہیں ایسے پکڑتا ہوں دونوں ہاتھوں سے جلدی دوسری گرہ دو...."
اسکے کہتے اثبات میں سر ہلاتی گرہ دی تھی اور دونوں ہاتھوں سے لکڑی کو پکڑا تھا
"میں اس طرف جاوں گا..."
کہتے ساتھ ہلنے لگا اور پھر تیز تیز ہلنے لگے
"جھولے لے رہے ہیں...؟"
پریہان نے حیرت سے پوچھا تو شہرام نے گھورتے ہوئے چھلانگ لگائی تھی اور اسکے ساتھ پھر سے پریہان کی چینخ گونجی تھی شہرام جو دوسری طرف پتھر کو مضبوطی سے پکڑے شکر ادا کر رہا تھا کہ گرا نہیں..
کہ اسکی چینخ پر پلٹ کر دیکھا

"اگر اب چینخی نیچے پھینک دوں گا...."
کہتے ساتھ اور چڑھنے لگا انتھک محنت کے بعد اور چڑھا اور زمین پر گرا تیز تیز سانس لینے اسکا زخم بری طرح سے دکھنے لگا لیکن اسکو اگنور کرتا جلد سے اٹھا

"پری اپنا دوپٹا میری طرف پھینکو....."

اسکی بات پر اپنے ساتھ بندھے دوپٹے سے باقی لٹک رہا دوپٹا اسکی طرف اچھالا جسکو بہت مہارت سے شہرام نے پکڑا تھا

"اپنا ہاتھ دو....."

اب اسنے ہاتھ کی طرف اشارہ کیا اور مضبوطی سے اسکا دوپٹا پکڑا تھا

"نہیں....."

اسنے ایک نظر نیچے دیکھتے ہوئے روتے ہوئے کہا

"پریہان بلیو می ہاتھ دو....."

اسکی بات پر اسنے ایک ہاتھ چھوڑتی اسکی طرف بڑھایا فاصلہ زیادہ نہ تھا لیکن کم بھی نہ تھا جو آسانی سے پکڑ سکتا شہرام تھوڑا اور آگے کو کھسکا اور اسکا ہاتھ پکڑنا چاہا

"میں گر جاوں گی ہاتھ چھوٹ رہا ہے میرا جلدی پکڑو....."

اسے روتے ہوئے کہا تو شہرام تھوڑا اور آگے ہوتا اسکا ہاتھ بہت مشکل سے پکڑا تھا

"چھوڑو ہاتھ دوسرا اپنا....."

اسکی بات پر اسنے نفی میں سر ہلایا پر شہرام کے گھورنے پر اسنے اللہ کا نام کے کر آنکھیں بند کر کے چھوڑا تھا جیسے ہی اسنے چھوڑا شہرام نے اسکا ہاتھ اور دوپٹا دونوں ایک ساتھ پوری جان سے کھینچا کہ وہ سیدھا اسکے اوپر آ گری

اب شہرام نیچے اور پریہان اوپر تھے دونوں زمین پر لیٹے تیز تیز سانس کے رہے تھے

"شہرام ہم بچ گئے...."

اسنے روتے ہوئے کہا

"ہاں میری جان تم رومت...."

اور اسکو اپنے سینے سے پیچھے کرتا زمین پر لیٹا یا تھا اور آٹھ کر اپنا زخم دیکھا جہاں سے ہلکا ہلکا خون رس رہا تھا

پر یہان بھی اٹھی تھی

"شہرام آپکا زخم....."

اسنے اسکے زخم پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

"ٹھیک ہے پریشان مت ہو...."

اسنے اسکا ماتھا چومتے ہوئے کہا

دونوں کے کالے کپڑے اب کہیں سے کالے نہیں لگ رہے تھے کپڑے گندے ہو چکے تھے

"چلو اندھیرہ ہو گیا ہے تقریباً...."

اسنے اٹھتے ہوئے کہا تو وہ بھی اٹھی ابھی پانچ منٹ ہی چلے تھے کہ شہرام رکا

"کیا ہوا...؟"

"یہاں ایک گھر ہونا چاہیے تھا..."

اسنے داڑھی کھجاتے ارد گرد دیکھتے ہوئے کہا

"ہاں کیوں نہیں جیسے انکو معلوم ہو شہرام اور پریہان ادھر آئیں گے گھر بنا دیتے ہیں یا پھر آپ گھر بنا کر گئے تھے....."

اسنے تڑخ کر کہا تو شہرام ہنسا

"چلو اس طرف...."

اسنے اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئی

"کیا نہیں جانا....؟"

"میں تھک گئی ہوں...."

اسنے مظلومیت سے کہا تو شہرام کا دل بے ایمان ہوا

"تو جان اٹھالوں پھر....؟"

"نہیں اپکا پہلے ہی زخم ہے چل لیتی ہوں میں....."

معصومت سے کہتی چلنے لگی اور پانچ منٹ بعد ہی وہ ایک چھوٹے سے گھر تو کہنا فضول ہو گا ایک چھونپڑی ٹائپ چیز کے سامنے تھے

"آپکو کیسے معلوم یہاں گھر ہو گا....؟"

پریہان نے حیرت سے کہا

"میری جان ہماری اس علاقے میں ٹرینگ ہوتی ہے تو دو تین کلو میٹر کے فاصلے پر ایک چھوٹی سی رات میں رہنے کیلیے چھونپڑی بنائی جاتی ہے سمجھی....."

اسکو پیار سے کہتا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا اندر بالکل اندھیرا تھا

"شہرام آپ کہاں ہیں مجھے تو بالکل نظر نہیں آرہا......"

"جان میں کونسا بندر ہوں جو مجھے نظر آرہا ہے......"

"ہیں بندروں کو رات میں نظر آتا ہے....؟"

اسکے سوال پر شہرام نے اندھیرے میں گھورا جانے کو چیز کو گھور بیٹھا تھا کیونکہ نظر تو پریہان بھی نہیں آرہی تھی

"جان آج کیوں امتحان...."

ابھی اتنا ہی بولا تھا کہ پریہان پیچھے سے زور سے ٹکائی اور دونوں سامنے موجود پرالی کے اوپر جا گرے شہرام تو کراہ کر رہ گیا

"شہرام آپ ٹھیک ہیں....."

اسنے اسکی پشت سے سر اٹھاتے اندھیرے میں اسکی پشت دیکھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا

"ہاں بس ایک ہڈی ٹوٹ گئی ہو گئی...."

اسکی مظلوم سے آواز سن کر پریہان ہنسی تھی

"زیادی ہنسی آرہی ہے نہ....."

اسنے اپنی پشت سے نیچے گراتا سیدھا ہوا تھا اور آٹھ کر اسکی اوپر جھکا اب پریہان نیچے اور شہرام اوپر تھا

"سوری شہرام پیچھے ہٹیں...."
اسکے کڑے تیور دیکھتے ہوئے اسنے کہا
"نہیں اب ہنسو شوہر پر...."
کہتے ساتھ ہاتھ بڑھا کر اسکے چہرے کو چھوا تھا اسکی گال پر ہاتھ رکھ کر اسکی گال پر جھک کر اور زور سے کاٹا تھا کہ پریہان چینختی شہرام نے اپنا بھاری ہاتھ اسکے ہونٹوں پر رکھا تھا
"خبردار جو چینخی...."
غصے سے کہتا اٹھا تھا اور پورا دروازہ کھولا تھا جس سے ہلکی ہلکی روشنی آنے لگی کیونکہ باہر بھی تقریباً اندھیرہ ہو گیا تھا اسنے وہاں موجود ایک لکڑی کا باکس کھولا جس میں ایک چادر تھی اور ٹارچ لائٹ تھی
پریہان بھی اپنی گال مسلتی اٹھتی اسکے پیچھے کھڑی ہوئی تھی
شہرام نے ٹارچ چلائی اور دروازہ بند کیا اسکی روشنی اتنی تو نہ تھی پر کچھ قدرت ٹھیک تھی

شہرام نے پریہان کو اس پرالی پر بیٹھایا اور اسکے پاس بیٹھا تا اسکے پیر دیکھنے لگا پھر پاس مٹکے میں سے پانی لیا جیب میں سے رومال نکالتا اسکا زخم صاف کرنے لگا ایک پاوں گا زخم صاف کرتا اس پر اپنے لب رکھے تھے کہ پریہان نے فوراً پیر کھینچا

"کیوں گناہگار بنا رہے ہیں شہرام...."

اسنے تڑپ کر کہا

"اس میں گناہگار کیسا یہ تو میری محبت ہے یے کہتے ساتھ دوبارہ پیر کو چوما تھا اب کی بار گرفت سخت تھی چھڑوا نہ سکی

پھر اس رومال کے کونے کو منہ میں لیتا کٹ لگایا تھا اور پھر دو ٹکڑے کیے تھے اور اس میں سے ایک تنکڑا اسکے پیر پر باندھا تھا پھر دوسرے پیر کو بھی صاف کرتا ایسے ہی عمل کیا تھا جبکہ پریہان سرخ ہو چکی تھی

پھر اسنے اپنے زخم پر بندھی شرٹ کو اتارہ اور پھر بنیائن کو اور شرٹ پھڑتا اسکے ایک ٹکڑے سے اپنا زخم صاف کرنے لگا شکر تھا خنجر زیادہ گہری سے نہیں مارا تھا اسکے سینے پر ایک لکیر سے بن گئی تھی اور اس لکیر کے ارد گرد سے خون صاف کرنے لگا

پھر بنیائن کا پچھلا حصہ جو کچھ قدرے صاف تھا اسکو باندھا تھا پر پریہان کی طرف دیکھا اور اسکے دوپٹے کو کونے سے پھاڑ کر اسکو بھی باندھا تھا پریہان خاموشی سے اسی کاروائی دیکھ رہی تھی

باندھنے کے بعد اسکی طرف دیکھا اور پیچھے کو اور کھسکتا پرالی میں گرا تھا گرنے سے وہ نیچے ہوئی تھی

"آجاو یہی سوتے ہیں...."

اسنے اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا

"نن- نہیں شہرام...."

اسنے ہاتھ چھڑوانا چاہا لیکن شہرام نے ہاتھ کھینچ کر اپنے ساتھ گرایا تھا اب دونوں کے وزن سے پرالی اور نیچے ہوئی تھی

"شہرام مجھے ڈر لگ رہا ہے....."

"اب کیوں لگ رہا ہے...."

اسکے کھلے بالوں میں اسنے انگلیاں چلاتے ہوئے کہا جو اب مکمل کھل چکے تھے

"معلوم نہیں..."

"مجھ سے تو نہیں لگ رہا کہیں...."

اسنے اسکے اوپر جھکتے ہوئے کہا تو وہ نظریں جھکا گئی

"اوو کم اون یار فرسٹ تو شوہر ہوں تمہارا اگر کچھ کیا بھی تو خیر ہے اور سیکنڈ یار اکچھ بھی نہیں کر رہا... اجازت دے دو...."

اسکے ناک کے ساتھ اپنی ناک مس کرتا ہوا بولا تو اسنے دھکا دیا اور پرالی سے باہر نکلی شہرام بھی ہنستا ہوا نکلا تھا اور اسکو باہوں میں اٹھایا تھا

"شش-شہرام...."

اس سے پہلے وہ کچھ اور کہتی وہ اسکو نیچے زمین پر لیٹا چکا تھا اور خود بھی لیٹ کر دونوں کے اوپر چادر اوڑھی تھی اسکے بعد اپنا بازو اسکے سر کے نیچے رکھا تھا

"شہرام یہ روشنی تو ختم ہو جائے گی...."

اسنے مزید مدھم ہوتی ٹارچ کو دیکھتے ہوئے کہا

"تو مزہ بھی تو اندھیرے میں ہے نہ...."

اسنے سنجیدگی سے کہا تو پریہان نے لبوں پر زبان پھیری تھی

"اتنے زور سے دل کیوں دھڑک رہا ہے....؟"

خاموشی میں اسکے دل کے دھڑکنے کی آواز سن کر بولا اور چہرہ اسکی طرف موڑا تو وہ آنکھیں موند گئی

"دیکھو کتنی ہے اسکی آواز کیا یہ مجھے پکار رہا ہے....."

اسنے اسکے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے ہوئے جزب سے کہا تو اسکا دل مزید دھڑکا شہرام کی نظر اسکے پھڑ پھڑاتے ہوئے ہونٹوں پر گئی تو بنا اسکی پرواہ کیے جھکا اور خود کو سیراب کرنے لگا اسکی پکڑ

میں شدت آرہی تھی پھر خود پر قابو نہ ہوتا دیکھ جلدی سے پیچھے ہٹا اور سیدھا ہو کر لیٹا جبکہ پریہان کی جان سوکھ رہی تھی

"کہاں...؟"

اسکو اٹھتا دیکھ بولا

"مم-میں ادھر سو جاتی ہوں...."

"ضرورت نہیں کافی سردی ہے ایسے سو گی تو بیمار ہو جاوگی میرے پاس ہی سو جاو بیمار نہیں پڑو گی سمجھ تو گئی ہو گی بات اور ہاں کچھ نہیں کرتا لیٹ جاو...."

اب کے نرمی سے کہا تو وہ لیٹ گئی جبکہ شہرام کے لبوں پر مسکراہٹ رینگی

اور واقعی ہی شہرام سے گرمائش محسوس کرتی نیند کی وادیوں میں گم ہو چکی تھی شہرام تھوڑا اسکی طرف جھکتا اسکی کمر پر دوسرا ہاتھ رکھتا اسکو مزید خود میں بھینچا تھا اور خود بھی سونے کی تیاری کرنے لگا

....

"ہاں حارز کچھ معلوم ہوا....؟"

اور جو حارز نے کہا مصطفی نے خود پر بہت مشکل سے ضبط کیا

"کیا کہا حارز بھائی نے....؟"

مصطفی کے فون بند کرتے ہیں احتشام نے پوچھا تو اسنے سکی طرف دیکھا

"حارز کہ رہاہے اسکی جیپ مل گئی ہے...."

اسکی بات ہر سبکو خوشی ہوئی

"لیکن...."

"لیکن کیا....؟"

رامز بولا تھا

"وہ دونوں جیپ میں نہیں تھے جیپ پر بے شمار گولیاں لگی ہوئیں تھی پر یہان کی شال شہرام کی جیکٹ اور فون گاڑی میں ہی موجود تھا پر وہ دونوں نہ تھے...."

یہ خبر سب پر قیامت کی طرح ٹوٹ رہی تھی

"وہ کہ رہاہے وہ ڈھونڈہ رہاہے..."

اسنے تھکے ہارے انداز میں صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہااب سبکو دعاہی کرنی تھی کیونکہ کسی کو کچھ معلوم نہ تھا

....

صبح شہرام کی آنکھ پریہان کی نرم گرم سانسیں خود کی گردپر محسوس کرتے کھلی تھی اور پہلی نظر اسی پر گئی تھی

"خوبصورت صبح...."

شہرام دیکھ کر بڑبڑایااور اسکا ماتھا چومتا اسکو نیچے لیٹاتا خود اٹھا تھااور باہر کا جائزہ لینے چلا گیا

کچھ دیر بعد پریہان کی آنکھ کھلی تو اسکو پہلے سمجھ نہ ایا پھر سب سمجھ آنے پر اٹھی برابر والی خالی جگہ دیکھ کر اسکو پریشانی ہوئی

"شہرام..."

اسنے ہولے سے پکارا تھا پھر اٹھتی باہر نظر دوڑائی لیکن کہیں نہ ملنے پر دوبارہ آکر بیٹھی اور گھٹنوں میں سر دیئے رونے لگی کہ شہرام داخل ہوا اسنے چہرہ اٹھا کر دیکھا تو شہرام کو دیکھتی فوراً اسکے سینے سے جا لگی تھی

"کیا ہوا رو کیوں رہی ہو....؟"

اسنے فکر مندی سے پوچھا

"مجھے لگا میں اکیلی رہ گئی ہوں..."

اسنے معصومیت سے چہرہ اٹھاتے ہوئے کہا تو شہرام نے اسکے آنسوؤں صاف کیے

"نہیں ہو تم اکیلی میں ہوں نہ کبھی نہیں چھوڑوں گا..."

اسنے پیار سے کہا

"ہمیں نکلنا ہو گا ابھی...."

کہتا نیچے سے وہ چادر اٹھائی تھی اور اسکی طرف آیا اور اسکا دوپٹا اچھے سے لپیٹا دیکھنے لگا کہ کچھ عیاں تو نہیں لیکن تسلی کرنے کے بعد وہ چادر اپنے گرد لپیٹی

"لیکن کہاں...؟"

"مجھے کچھ کچھ راستہ یاد ہے روڈ تک جانے کا....."

کہتا اسکا ہاتھ تھامتا باہر نکل گیا

....

"شہرام آپکا فون کہاں ہے...؟"

اسکے ساتھ چلتی اسکو ایک دم یاد آیا تو پوچھا

"گاڑی میں تھا اب معلوم نہیں...."

اسکی بات پر اسنے اثبات میں سر ہلایا

"سنو گاڑیوں کی آواز آرہی ہے...."

اسنے کہا تو اسنے مسکرا کر اسکو دیکھا اور پھر تیز تیز قدم بڑھانے لگی اب انکو روڈ نظر آرہا تھا

"تم یہی رکو میں گاڑی دیکھتا ہوں...."

اسکو بیس فٹ کے فاصلے پر کھڑا کرتا روڈ کی طرف گیا کہ اسکو دور سے ایک گاڑی آتی دیکھائی دی اسنے ہاتھ ہلایا تھا اور ایک گاڑی اسکے پاس آتی رکی اس میں سے نکلنے والے لوگوں کو دیکھ کر اسکو بہت خوشی ہوئی تھی

"یار شیرے شر ہے تو ٹھیک ہے...."

اسنے اسکو کس کر گلے لگاتے ہوئے کہا تو وہ ہنسا دور کھڑی پریہان نے حارز کو دیکھا تو اسکو بھی خوشی ہوئی آگے بڑھنے لگی لیکن رک گئی کیونکہ شہرام نے اسکو آنے کو نہ کہا تھا

"میں ٹھیک ہو یارا...."

اسکے کس کر گلے لگانے سے سینے میں اٹھتا درد دباتا ہوا بولا

"ہم کل سے ڈھونڈھ رہے ہیں جانتا ہے کل سے تیرے گھر والوں کی کیا حالت ہے...."

اب کے اسنو گھورتے ہوئے کہا

"ہاں وہ تو لگ رہا ہے...."

اسنے اسکی حالت جو کہ سرخ آنکھیں اور رف حلیے میں تھا دیکھتے ہوئے کہا اور گل خان سے ملا

"یہ لے تیرا فون اور گھر فون کر لے تب تک میں باقی ٹیم کو بتا دوں تو مل گیا ہے...."

اسنے اسکو اسکا فون پکڑاتے ہوئے کہا جو گاڑی سے ملا تھا

"ارے واہ مطلب پوری فورس کو نچایا ہوا ہے میں نے...."

اسنے ہنستے ہوئے کہا تو گل خان ہنسا جبکہ حارز جو فون پر علی کا نمبر ملا رہا تھا سر اٹھا کر گھورا اور دوسری طرف چلا گیا

شہرام نے فون کو دیکھا جہاں اب احتشام کی کال آرہی تھی اسنے مسکرا کر فوراً اٹھائی

"حارز بھائی شہرام بھائی کا کچھ معلوم ہوا......"

اسکے بولنے سے پہلے بولا تھا

"جی نہیں ابھی تو نہیں معلوم ہوا...."

شہرام نے شرارت سے کہا

"شہرام بھائی...."

وہ چلایا تھا تو سب جو غمگین بیٹھے تھے اسکی طرف متوجہ ہوئے

"ارے شہرام بھائی ہیں...."

سکو یوں دیکھتا پا کر دوبارہ چینخا تھا جبکہ شہرام ہنسا حماد صاحب نے اس سے فون لیا تھا

"شہرام پتر کہاں ہے تو...؟ تجھے پتا ہے سب کتنے پریشان ہیں... کہاں ہے اب...؟ کیسا ہے تو....؟ فون کیوں نہیں اٹھا رہا تھا...؟ اور تیری گاڑی پر گولیاں سب ٹھیک تو ہے نہ.....؟"

انکے اتنے سوالوں پر شہرام کی مسکراہٹ گہری ہوئی

"سانس لیں چاچو ہم ٹھیک ہیں ڈونٹ وری ہاں حملہ ہوا تھا گھر آ کر بتاوں گا...."

"پر یہان کیسی ہے اس نکمے سے پوچھ...."

پیچھے سے سعید صاحب کی آواز گونجی تھی تو حماد صاحب نے سپیکر اون کیا

"پیچھے سے بڑے لوگ بول رہے ہیں...."

اسنے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا

"حماد اس سے پوچھو کہاں ہے بچی کیسی ہے...؟"

انکی آواز پھر سے گونجی

"چاچو ان سے کہیں انکی بچی کے ساتھ انکا بچہ بھی ہے....."

اسنے طنز کیا

"حماد تم بھی کہہ دو ہمیں بچے کی کوئی پرواہ نہیں ہماری بچی کی بتاو...."

سب لوگ اب مسکراہٹ دبائے دیکھ رہے نہیں سن رہے تھے

"تو چاچو کہیں ان سے ڈائیرکٹ مجھ سے پوچھیں....."

وہ بھی شہرام ملک تھا بات منوانہ آتی تھی اسکو

"ادھر دو حماد...."

انہوں نے حماد صاحب سے فون لیا

"ہاں کہاں ہے بچی ٹھیک ہے...؟"

انہوں نے لیے دیے انداز میں پوچھا

"میں کیوں بتاوں آپکی بچی میری بیوی ہے...."

"منہ بند رکھو اپنا اور میری بچی کو بھیجو....."

انہوں نے غصے سے کہا

"نہیں بھیجوں گا میری بیوی ہے اپنے پاس ہی رکھوں گا...."

وہ بھی آج تنگ کرنے کے پورے موڈ میں تھا

"شہرام ہمیں غصہ مت دلاو...."

انہوں نے غصے سے کہا

"تو وہ وقت بتائیں جب غصے میں نہیں ہوتے....."

یہ لو حماد اور کہو اس سے میری بچی کو لیکر جلدی گھر آئے...."

حماد صاحب کو فون پکڑاتے ہوئے بولے

"لیکن چاچو ان سے پوچھیں میرا داخلہ منع ہے نہ......"

وہ زچ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دے رہا تھا

"شہرام کیا تم نے اب مار کھانی ہے..."

انہوں نے تنگ آکر کہا تو شہرام کا قہقہ گونجا جبکہ دور کھڑی پریہان کو غصہ آرہا تھا جو اسکو مکمل طور پر فراموش کیئیے نا جانے کسکے ساتھ قہقے لگا رہا تھا

"آجائیں زرا شہرام بتاتی ہوں آپکو...."

غصے سے بڑبڑاتی اپنا دوپٹہ سیٹ کیا تھا

"اوکے بابا آرہا ہوں باقی بعد میں تنگ کروں گا کیونکہ آپکی بچی دور کھڑی مجھے کچا چبانے کا سوچ رہی ہے...."

ایک نظر پریہان کو دیکھتے ہوئے کہا اور فون بند کیا

"حارز کیا کوئی شرٹ ہے...؟"

"شرٹ نہیں جیکٹ ہے...."

"دے دے..."

اسنے کہتے ساتھ چادر اتاری تھی

"صاحب یہ کیا ہوا....؟"

گل خان نے حارز کے پوچھنے سے پہلے پوچھا

"شام میں تفصیل سے بات کریں گے...."

کہتے ساتھ جیکٹ پہنی تھی

"کیا کوئی شال وغیرہ ہے..."

اسکی بات پر اسنے شال نکال کر دی تو وہ تھامتا ہوا پریہان کی طرف گیا

"یہ لو میری جان اپنے اوپر اوڑھ لو..."

اسنے کہا تو پریہان نے خفگی سے چادر تھامی

"مل گیا وقت نا جانے کس کے ساتھ ہنس ہنس کر باتیں کر رہے تھے..."

اسنے گھورتے ہوئے کہا

"اووو تو یہ بات ہے اٹس میں جو فیل جیلس ہیں نہ بولو بولو...."

اسنے شرارت سے کہا

"چپ ہو جائیں چلیں...."

اسنے اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا تو وہ ہنستا ہوا چلنے لگا

....

گاڑی میں مسلسل خاموشی تھی ورنہ شہرام اور حارز کوئی نہ کوئی بات کر رہے تھے لیکن اب دونوں خاموش تھے

"شہرام اپکا زخم گہرہ ہے ہسپتال نہ چلیں...؟"

اسنے فکر مندی سے کہا

"جان گھر والے یاد فرما رہے ہیں جلدی جانا ہے...."

اسنے آہستہ سے کہا

"آپ بھی جا رہے ہیں....؟"

"ہاں جی اپکے بڑے ابو کا حکم ہوا ہے مجھے بھی...."

"ارے سچی واو...."

وہ پر جوش ہوتی کہتی اسکے گلے لگی جبکہ حارز اور گل خان نے مسکراہٹ دبائی تھی اور دھیان دوسری طرف کیا

شہرام نے اسکو دور کیا تھا اور جب پریہان کو احساس ہوا تو خود بھی شرمندہ ہوئی

"حارز تمہارے کیوں دانت نکل رہے ہیں....؟"

اپنی خفگی مٹانے کیلیے اسنے حارز سے کہا جو مسکرا رہا تھا

"میرے دانت میری مرضی...."

وہ مڑ کر سے بیک دیکھتے ہوئے بولا

"ہونہہ تمہارے دانت... تمہارے دانت توڑوا کے رکھ دوں گی اپنے شوہر سے جانتے نہیں ایس پی ہے...."

اسکی بات پر اب حارز نے گھورا تھا

"تو میڈم وہ ایس پی ہے تو میں کہاڈرائیور ہوں.....فاریو کائینڈ انفارمیشن میں بھی اسی فیلڈ سے ہوں...."

اسنے اپنی توہین ہوتے دیکھ کہا

"ہونہہ اسی فلیڈ کا کچھ لگتا..اور کیا کہاڈرائیور ویسے لگتے بھی ہو......."

اسنے ناک سے گویا مکھی اڑائی تھی

"اوئے ایس پی اپنی بیوی کو روک کے جان بوجھ کر پنگا بازی کر رہی ہے...."

اسے تنگ آکر کہا تو شہرام کی مسکراہٹ ہنسی میں بدلی اور پھر باقی کا سفر خاموشی سے کٹا

وہ دونوں گھر پہنچے تو سب انکا ہی انتظار کر رہے تھے انکو آتا دیکھ سب آگے بڑھے تھے

"میرے بچے....."

سعدیہ بیگم نے پہلے ایک ساتھ دونوں کو گلے لگایا پھر شازیہ اور پھر حماد صاحب نے

میری بچی ادھر آئے..."

سعید صاحب نے اسکو گلے لگایا اور اسکا ماتھا چوما

"آپکا بچہ بھی آپکی نظر کرم کا منتظر ہے...."

شہرام شرارتی انداز میں بولا

"تو تجھے نہیں پتا خود آکر ملنا ہے..."

انہوں نے گویا ڈانٹا تو شہرام نے آگے بڑھ کر انکو گلے لگایا تب تک پر یہان باقیوں سے ملنے لگی

"لو ہم پھر بریانی سے محروم رہ گئے....."

مصطفی نے شہرام کو کس کر گلے لگایا کہ شہرام کے منہ سے آہ نکلی

"کیا ہوا...؟"

وہ فوراً پیچھے ہوا تو سب اسکی طرف متوجہ ہوئے

"کچھ نہیں....."

"کچھ تو ہوا ہے...؟"

اب رامز آگے بڑھا تھا اور زبردستی اسکی شرٹ کے بٹن کھولے سینے پر برائے نام پٹی باندھے دیکھ سب نے سوالیہ نظروں سے اسکو دیکھا

"کچھ نہیں گرے تھے معمولی ساز خم ہے جاو پری سبکے ساتھ اور آرام کر لو....."

اسنے بہانا بناتے ہوئے کہا تو وہ آبریش زرش احتشام میرب کے ساتھ چلی گئ

"بیٹا یہ سب کیسے ہوا کن لوگوں نے حملہ کروایا تھا...؟"

سعدیہ بیگم نے پریشانی نے پوچھا

"مماوہ ایک کیس حل کر رہا ہوں اس سلسلے میں اور پلیز بہت بھوک لگی ہے جلدی سے کھانا لگائیں تب تک میں فریش کو جاوں گا....."

اسنے انکو بھی ٹالا تھا تو وہ مطمئین ہوتیں شازیہ بیگم کے ساتھ کچن کی طرف چلی گئ

"یہ معارج کا کام ہے نہ....؟"

رامز نے انکے جاتے ہی پوچھا تو اسنے اثبات میں سر ہلایا

"کیا چاہتا تھا....؟"

مصطفی نے ضبط سے پوچھا

"مجھے اور پریہان کو لانے کیلیے گنڈے بھیجے تھے...."

"پریہان...."

سعید صاحب زیر لب بڑبڑائے

"جی وہ گھٹیا شخص پریہان کے پیچھے بھی پڑا ہوا ہے...."

اسنے شرٹ کے بٹن کھولے تھے

"اب کیا سوچا ہے.....؟"

حماد صاحب نے پریشانی سے کہا

"اسکا وقت قریب ہے پریشان مت ہوں میں پریہان کی اپنی جان سے زیادہ حفاظت کروں گا...."

اسنے مسکرا کر تسلی دی

"اور اپنا بھی خیال رکھنا...."

حماد صاحب نے اسکا کندھا تھپتھپایا تھا

"پریہان کو کیا بتایا ہے...؟"

مصطفی نے دوبارہ پوچھا

"اسکو بھی یہی کہاہے جو امی جان کو کہاہے شکر ہے اس آدمی بے معارج کا نام نہیں لیا تھا....."

یہ کہ کر چپ ہوا تھا اور اوپر کی راہ لی

کیونکہ گھر میں احتشام تک سبکو معارج کا معلوم تھا اسکے کالے دھندھوں کا نہیں صرف اتنا کہ وشما اسکی بیٹی ہے بس

....

"آپکی ہمت بھی کیسے ہوئی شہرام اور پر یہاں پر حملہ کروانے کی...."

وہ کمرے میں آکر ایک دم سے چلائی تھی کہ بلحہ اور معارج دونوں ہی سہم گئے

"اور جو اس شہرام نے تمہاری بہن کے ساتھ کیا اسکی پرواہ نہیں تمھیں...."

اسنے بلحہ کہ طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو تقریباً کمزور ہو چکی تھی وشما نے ایک سلگتی ہوئی نظر دونوں پر ڈالی تھی

"بھاڑ میں جائیں سب مجھے پرواہ نہیں لیکن پر یہان پر آئی ہر خراش کا بدلہ لوں گی آپ سے اور شہرام سے بدلہ لینے کا حق صرف مجھے ہے باقی جو اسکو نقصان پہنچائے گا اسکا پتہ دنیا سے صاف کر دوں گی....."

وہ غصے سے چلائی تھی

"لیکن وہ دونوں مر چکے ہیں..."

معارج نے الجھتے ہوئے پریشانی سے کہا

"خوش فہمی ہے آپکی وہ شہرام ملک ہے اپنا مقصد حاصل کیے بغیر نہیں مرئے گا...."

اسنے طنزیہ مسکراہٹ سے کہا

اور معارج ہر گویا ساتوں آسمان گر چکے تھے وہ جو رات کو جشن کی تیاری میں تھا سارا سیلاب ہی بہ گیا

"یہ کیا ہو گیا خبیث انسان اندر آ تو...."

اسنے اپنا سر تھاما تھا اور اپنے آدمی کو بلایا

"جی سرکار...."

"سرکار کے بچے تو نے کہا تو دونوں مر گئے ہیں لیکن وہ زندہ ہیں...."

اب معارج غصے سے چلایا تھا اب اس آدمی کو اپنا آپ خطرے میں لگ رہا تھا

"وہ سر جی کھائی مم-میں گرئے..."

"بکواس بند کر...."

معارج اسکی بات بیچ میں ٹوک کر بولا تھا

"ہیلو مسٹر معارج صاحب حدمت پار کریئے گا ورنہ وشما جب پار کرئے گی زندہ نہیں چھوڑئے گی کسی کو..."

وشما نے چٹکی بجا کر اپنی طرف متوجہ کیا تھا اور انگی اٹھا کر وارن کر کے کہتی باہر جانے لگی کہ اس آدمی کے پاس رکی

"تیرا حساب بھی لگانا ہو گا مجھے..."

کہتی باہر چلی گئی اور وہ آدمی (بھینسا) کو اپنی زندگی ختم ہوتی نظر آئی

"دفعہ ہو یہاں سے سب انتظامات کینسل کر....."

اسکا غصہ دیکھتا وہ باہر بھاگا تھا

"اب کیا کرنا ہے...؟"

اسنے بلجہ سے پوچھا

"بھیک مانگنے کی تیاری کیونکہ شہرام نہیں چھوڑے گا...."

کہتی وہ بھی باہر چلی گئی

"سب حوصلے پست کرنا بڑھانا نہ بس ڈرانا ہی تم سب عجوبہ اولاد ہے میری.. ایک ویسے ہی ہاتھ سے نکلی ہوئی ہے دوسری ویسے ہی چلی گئی ہے تیسری بس حوصلہ کم کرتی ہے اس ایس پی سے ڈرا ڈرا کر...."

غصے سے کہتے اپنا سر تھاما تھا

....

"ارے لاؤ یار میں لگا دیتی ہوں...."

پریہان جو پیروں پر مرہم لگا رہی تھی آبریش اندر آتے ہوئے بولی

"نہیں کوئی نہیں...."

مسکرا کر کہتی دوبارہ لگانے لگی

"لاو لگادیتی ہوں کوئی بات نہیں...."

اسنے ہاتھ آگے بڑھایا تو پریہان نے مرہم پیچھے کھینچ لی

"کیسی باتیں کر رہی ہو میں لگا لیتی ہوں یار...."

"یار میری بات سن ہمارا نند بھابھی والا کزنز والا سسٹرز والا یہ سب سین الگ ہے ہم پہلے فرینڈز ہیں اور فرینڈز میں ایسا چلتا ہے...."

"لیکن جو بھی ہے تم بڑی ہو میں ایسے نہیں کروں گی...."

اسنے اسکی بات کاٹتے ہوئے کہا

"کون بڑا ہے....؟"

اس سے پہلے آبریش بولتی مصطفی بولتا ہوا اندر داخل ہوا

"میں کہ رہی ہوں لگا دیتی ہوں پر لگوا نہیں رہی مرہم...."

آبریش بولی تھی

"ہمم تو لاؤ میری جان میں لگا دیتا ہوں..."

مصطفی اسکے پاس بیٹھتا اسکے کندھے کے گرد بازو حمائل کرتا ہوا بولا

"استغفار کیسی باتیں کر رہے ہیں بھائی میں آبر سے لگوا نہیں رہی اور آپ سے لگواوں گی...."

کہتی مرہم لگانے لگی تو آبریش نے مسکرا کر پریہان کو دیکھا پھر مصطفی کو دیکھا جس نے فلائنگ کس دی تو آبریش گھور کر رہ گئی

"لاو رسہ دوں لگا لی ہے تو....."

مصطفی نے اسکو ہاتھ میں ٹیوب پکڑے دیکھ بولا

"نہیں بھائی وہ ابھی لگانی ہے..."

"تو لگا لو..."

"وہ بعد میں لگاتی ہوں..."

اب وہ کیا کہتی پھر مصطفی کو خود ہی سمجھ آیا تو اٹھا

"اچھا میں چلتا ہوں تم مرہم لگا لو آبر میرے ساتھ چلو پہلے کپڑے نکلا دو پھر چائے دینا...."
اسکے پیار سے کہنے پر وہ انکار نہ کر سکی تو مجبوراً اٹھی تھی مصطفی بھی پریہان کا ماتھا چومتا باہر نکل گیا پیچھے آبریش بھی
پریہان نے ایک نظر پٹی بندھے پاوں کو دیکھا پھر آرم سے اٹھتی شیشے کے سامنے آئی اور تھوڑی سی پیچھے سے زپ کھولتی کندھے سے شرٹ سرکائی تھی اور ٹیوب کو انگلی پر لگاتی ڈتیسنگ پر رکھنے کے بعد دوسری طرف منہ کیے مشکل سے پیچھے لگانے لگی

کہ کسی نے پیچھے سے اسکا ہاتھ پکڑا تھا اور اپنی انگلی سے ٹیوب لگائی تھی یہ اتنی جلدی ہوا کہ وہ سمجھ نہ سکی اور ہڑ بڑا کر پلٹی تو شہرام تھا اسکا سانس اوپر کا اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا اسنے جلدی سے کندھے سے شرٹ اوپر کی اور بیڈ سے دوپٹہ اٹھانے لگے کہ شہرام نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا وہ سیدھا اسکے سینے سے آلگی

"شش- شہرام چھوڑیں..."

اسنے اپنے کمر سے اسکے ہاتھ ہٹانے چاہیں جہاں گرفت مزید سخت ہو گئی تھی اسکو ڈریسنگ کے سامنے لایا اور اسکا چہرہ دوسری طرف کیا اسکے پیٹ پر ہاتھ رکھتا اپنی طرف کھینچا اب پریہان کی پشت شہرام کے سینے سے لگ رہی تھی

شہرام نے بہت پیار سے اسکے بال آگے کو کیے تھے اور کندھے سے شرٹ سرکائی

"شہرام میں کرلوں پلیز....."

وہ منمنائی تھی

"شششش شوہر ہوں تمہارا حق رکھتا ہوں ہر چیز کا غیر نہیں ہوں....."

اسنے ایک نظر اسکے کندھے اور پیچھے پشت کو دیکھتے ہوئے کہا جہاں رگڑوں گے ساتھ زخم بنے ہوئے تھے

اسنے بے اختیار آگے بڑھ کر اسکے زخموں کو چوما تھا اور پھر اسکے عمل میں شدت آئی

"شرام مت کریں پلیز...."

اسنے خود کو آزاد کروانا چاہا.

تو اسکی گرفت سخت ہوئی البتہ عمل یں اب نرمی تھی لیکن وہ ابھی بھی دیوانہ وار اسکے کندھے اور پشت پر جھکا ہوا تھا خود کو نہ سنبھلتا دیکھ چہرہ اٹھایا تھا اور شیشے سے پریہان کو دیکھا جو بند آنکھیں کیے سرخ ہوتی مزاحمت کر رہی تھی

"اتنی سے محبت سے ڈر گئی...."

اسنے کان میں سرگوشی کی تو اسنے جھٹ سے آنکھیں کھولیں اور بے بسی سے اسکو دیکھا تو شہرام مسکراتا ہوا اسکو مرہم لگانے لگا اسکے ہاتھوں کا لمس محسوس کرتی اب اسکا کھڑا رہنا مشکل تھا شہرام نے مرہم لگانے کے بعد اسکی زپ بند کی تھی اور شہرام نے اسکے بالوں پر اپنے لب رکھے تھے اور اپنی گرفت سے آزاد کیا وہ جلدی سے پیچھے ہوتی بیڈ سے دوپٹہ اٹھاتی اپنے اوپر اوڑھا تھا اسے لیے نظریں ملانا مشکل تھا

"یی-یہ کیا کر رہے ہیں.....؟"

اسکو اپنی شرٹ کے بٹن کھولتا دیکھ وہ حواس باختہ ہوئی تھی

"جان میں نے تمہارے مرہم لگائی اب تم میرے لگاو میں نے ابھی تک اپنے مرہم نہیں لگائی اور مجھے کسی اور سے لگوانی بھی نہیں....."

اسنے شرٹ اتار کر سائیڈ پر رکھی پریہان کے پسینے چھوٹ رہے تھے اسکو شرٹ لیس دیکھ کر اوپر سے ستم بنائین بھی نہیں پہنی تھی

"لگاو...."

اسنے ٹیوب اسکو پکڑاتے ہوئے کہاتو اسنے کانپتے ہاتھوں سے سے پکڑااور دو قدم کے فاصلے پر کھڑئی اسکے سینے پر کانپتے ہاتھوں سے ٹیوب لگانے لگی کہ شہرام نے کمر سے کھینچ کر پاس کیا

"پاس سے لگاونہ..."

وہ بے خود سا بولا پر یہان اسکی بولتی نظروں سے گھبراتی جلدی جلدی لگانے لگی یہ دیکھے بنا کہ وہ زور سے لگا رہی ہے شرام جو بے خود سا اسکو دیکھ رہا تھا درد پر کراہ اٹھا

"کک-کیاہوا....؟"

اسکے کراہنے پر پر یہان نے پریشانی سے پوچھااور زخم کو دیکھ کر خود ہی شرمندہ ہوئی کیونکہ کتنی ہی بوندیں خود کی نکلیں تھی

"کچھ نہیں لگاوتم...."

اسنے پیار سے مسکرا کر کہ تو وہ دوبارہ لگانے لگی.....

جب اسنے لگالی تو شہرام نے پیچھے کیااور دروازے کے پاس پڑے ٹیبل سے پٹی اٹھا کر اسکو پکڑائی تو پر یہان نے اسکے پٹی کی اسکے بعد شہرام نے شرٹ پہنی تین بٹن بند کرتا اسکی طرف دیکھا جو چہرہ جھکائے اپنی ہتھیلیوں کو دیکھ رہی تھی

شہرام نے مسکرا کر باقی بٹن بند کیے اور اسکا ماتھا چومتا باہر چلا گیااور اسکے جاتے ہی اسنے اپنی رکی سانس بحال کی تھی

"یااللہ بندہ جان لے لے گا کسی دن دیوانہ تو بنا رکھا ہے اسنے اپنا اب چاہتا ہے اپنے جیسا بے شرم بھی بنا دے...ویسے بے شرم تو میں ہوں اب اتنی بھی نہیں....ہائے شہرام تو اس جیسے رومینٹک ہیں جیسے رات کو ایک ناول میں ہیرو کو پڑھا تھا......"

اپنے خیالوں پر خود ہی شرما دی

....

"ہاں جی بتائیں کیا مسئلہ ہے...؟ کیونکہ معلوم ہے چائے آپ نے پینی نہیں اور کپڑے آپ تبدیل کر چکے ہیں....."

اسکے کمرے میں کھڑئی وہ اس سے استفارہ خر رہی تھی جبکہ مصطفی سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا اسکو مسکرا کر دیکھ رہا تھا

"تم مسئلہ ہو یار...."

اسنے بے چارگی سے کہا

"میں نے کیا کہا ہے.....؟"

اسے صدمے سے کہا

"یہی تو مسئلہ ہے مصطفی کی جان تم کچھ کہتی ہی تو نہیں ہو....."

اسنے آگے بڑھ کر اسکو کمر سے تھاما تھا اور ایک ہاتھ سے بال کان کے پیچھے کیے تھے

"مصطفی بہت برے ہو آپ...."

اسنے خفگی سے کہا

"قسم سے جان بہت برا ہوں..اور کتنا برا ہوں ابھی بتاوں یار خصتی کے بعد...."

اسنے شرارت سے کہا تو آبریش نے پہلے اسکا گھورا اور پھر شرما کر خود ہی چہرہ جھکا گئی

"میری کیوٹ سی بیوی....."

اسکے ماتھے کے ساتھ زور سے ماتھا ٹچ کرتے یوئے بولا تو وہ کھلکھلائی

"چلو مجھے کہیں جانا ہے کپڑے نکال دو...."

اسنے مسکرا کر کہا اور اسکو چھوڑا تو وہ بھی مسکرا کر اسکے کپڑے نکالنے لگی

....

...ماضی...

"صائم آپ مت جائیں نہ....."

وشما نے اسکے سامنے آتے ہوئے آنکھوں میں آنسووں لیے کہا

"میری جان بس دو دن کی بات ہے یوں گزر جائیں گے...."

اسنے چٹکی بجاتے ہوئے کہا اداس تو یہ بھی تھا

"پر میرا دل نہیں کر رہا کہ اپ جائیں...."

"دل تو میرا ابھی نہیں پر اب سعود ابو کو انکار تو نہیں نہ کر سکتا رامز نہیں ہے ورنہ وہ چلا جاتا سو اب مجھے ہی جانا ہوگا...."

اسے معصومیت سے کہا

"پر میرا دل گھبرا رہا ہے جیسے آپ ہمیشہ کیلیے دور ہو جائیں گے اگر اب میں نے اپکو جانے دیا تو....."

اسنے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے کہا

"فکر نہیں کرو میں اپنی وشمی کی جان چھوڑنے والا بالکل نہیں...."

اسنے شرارت سے کہا تو وہ بھی ہنس دی

"اچھا میں جا رہا ہوں باہر سب انتظار کر رہے ہیں تم بھی چلو جانے سے پہلے تمہارا دیدار ضروری ہے نہ...."

"اچھا رکو ایک منٹ...."

اسکی بات پر اسنے سوالیہ نظروں سے دیکھا تو وشما نے ہاتھ سے واچ اتاری

"لو میری یاد کیلیے اگر نہ آیا کبھی تو اسکو....."

"استغفار صائم...."

وہ جو اسکو واچ پہناتا کہ کر رہا تھا وشما ایک دم سے تڑپ کر بولی تھی اور اسکے سینے سے لگی

"ایسی بات کبھی مت کریئے گا وشما مر جائے گی....."

اسنے روتے ہوئے کہا

"مرنے کا تو معلوم نہیں فلحال تمہارا منگیتر بے ایمان ہو رہا ہے اس وقت...."

اسنے ٹھنڈہ آہ بھرتے ہوئے کہا تو وہ پیچھے ہوتی شرما دی

"بس سعود ابو سے بات کرتا ہوں جب آوں گا تو ایک مہینے میں ہماری شادی کا انتظام کریں...."

اسنے اسکے ساتھ چلتے ہوئے شرارت سے کہا تو وہ ہنس دی

"خیال رکھنا پٹاخہ میری منگیتر کا...."

اسنے پریہان کی گال کھینچتے ہوئے کہا تو وہ کھلکھلائی

"اپنی جان سے بھی زیادہ بلیو آئیز والے پرنس......"

وہ اسکو ایسے ہی بلاتی تھی جس سے وہ بھی ہنسا اور پھر سب سے مل کر سعود صاحب کے ساتھ باہر نکل گیا

"وشمی رو نہیں ورنہ صائم بھائی واپس آجائیں گے....."

شہرام نے چھیڑا تھا اور ایک نظر کھلکھلاتی پریہان کو دیکھا اور پھر مصطفی کے ساتھ باتوں میں لگ گیا

....

"صائم میں سوچ رہا ہوں اب تمہاری شادی ہو ہی جائے....."

انکی بات پر ڈرائیونگ کرتا صائم مسکرایا

"میں بھی چاہتا ہوں...."

اسنے شرارت سے کہا تو وہ ہنسے اور سامنے دیکھا

"یہاں کیا ہوا ہے وہ آدمی کون گرا پڑا ہے...."

سعود صاحب کی بات پر صائم نے گاڑی روکی تھی

"معلوم نہیں دیکھتے ہیں...."

اسنے کہا تو سعود صاحب باہر نکلے تو صائم بھی نکلا

"ہیلو کون ہو بھئی ایسے کیوں لیٹے ہو....؟"

سعود صاحب نے اوندھے منہ لیٹے ایک آدمی سے کہا لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوا تو وہ آگے اس آدمی کے پاس بڑھے صائم نے ارد گرد دیکھا تھا

"ہیلو بھائی...."

اس آدمی کو پکارتے ہوئے سعود صاحب نے سیدھا کیا تھا کہ اس آدمی نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں تھی اور سعود صاحب کی پیٹ پر بندوق رکھتے بنا موقع دیے اسنے گن چلائی تھی سعود صاحب نے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھا تھا جہاں سے خون بہت تیز نکل رہا تھا

صائم نے کلک کی آواز پر دیکھا اور حیرت سے آگے بڑھا سعود صاحب کھڑے ہوئے اور اپنی وائٹ شلوار قمیض کو سرخ دیکھا تھا

وہ (کمینہ) شخص کھڑا ہوا تھا اور ایک اور گولی انکے سینے پر ماری تھی صائم نے سعود صاحب کو پکڑا تھا اور لہو زدہ آنکھوں سے اس شخص کی طرف بڑھا لیکن اگلی گولی صائم کے سینے پر لگی تھی وہ بھی لڑکھڑایا تھا

لیکن وہ صائم تھا بلیک بیلٹ چیمپئین.. سینے پر لگی گولی کو اگنور کرتا آگے بڑھا اور پھرتی سے اسکی کلائی مڑوڑئی تھی اور اسی کے ہاتھ کو اسکے سینے کی طرف کرتا گولی چلائی تھی
صائم اس سے پہلے مڑتا کسی نے اسکی پشت پر بنوق رکھی تھی اس سے پہلے وہ کچھ کرتا گولی اسکو لگ چکی تھی

صائم سرخ آنکھوں سے مڑا اور اس آدمی کو دو تین مکوں سے نوازا تھا اور آگے بڑھ کر سعود صاحب کو سہارا دیا جو بہت مشکل سے گاڑی کا سہارا لیے کھڑے تھے اس سے پہلے وہ ایک قدم بھی آگے لیتے اگلی گولی سعود صاحب کے سینے پر لگی تھی اور پھر صائم کے دونوں لڑکھڑائے تھے سعود صاحب گر چکے تھے جبکہ صائم کا بھی وائٹ کرتا اب مکمل سرخ ہو چکا تھا

صائم نے سرخ آنکھوں سے سامنے دیکھا جہاں معارج ہاتھ میں گن لیے کھڑا تھا
"چچچچ میری بیٹی کے ہونے والے شوہر کا حال تو دیکھے اور اسکا ماشاءاللہ سے باپ ہی دیکھ لو......"
صائم نے سینے پر ہاتھ رکھتے درد کو چھپاتے معارج کو کھوزد آنکھوں سے دیکھا تھا
"کایر ہو تم ہمت نہیں تھی سس-سامنے سے وار کرنے کی تم مرد ہی نہیں.....اگر مرد ہوتے چھپ کر وار نہ کرتے....."
صائم نے غصے سے کہا اور لڑکھڑایا

"ہاہاہاہاہا صائم آہہ صائم میرے پیارے داماد جس نے جسکو مار دیا وہ اصلی مرد....."

اسنے ہنستے ہوئے کہا

"بکواس بند کر اپنی...."

صائم چلایا تھا آنکھیں اتنی سرخ تھیں کہ جیسے لاوا ابل رہا ہو.....

معارج نے اسکے چلانے پر اپنے ساتھ کھڑے آدمی کو دیکھا جس نے اشارہ سمجھتے اثبات میں سر ہلایا تھا اور صائم پر گن تانی اور گولی چلائی لیکن صائم فوراً پیچھے ہو گیا لیکن اگلی گولی اسکے بازو کو لگی تھی

شہرام لڑکھڑایا تھا اور ایک گھٹنہ نیچے ٹیکا تھا اور کراہہ تھا اسکی نیلی آنکھیں آج درد سے بھری تھیں اپنوں کے درد سے اپنوں کا چہرہ صائم کے چہرے کے سامنے منڈلایا تھا اور وشما اسکا سوچ ایک آنسووں اسکی آنکھ سے نکلا تھا.. تو وشما کا کیوں دل گھبرا رہا تھا اسکو اب معلوم ہوا

"تو-وشما م-میری جان ہمارا ساتھ یہاں تت-تک ہی تھا صائم سعید مم-ملک تت-تم سے عشق کک-کرتا ہے و-وشما بے پپ-پناہ عشق....."

وہ خود سے بڑبڑایا تھا کہ معارج نے اسکو گریبان سے پکڑا کر اٹھایا لیکن صائم کا بھاری ہاتھ کا مکا وہ برداشت نہ کر سکا کہ کراہ کر پیچھے ہوا لیکن شاید صائم میں اب ہمت باقی نہ تھی

معارج آگے بڑھا اور ہاتھ میں موجود چاقو اسکے پیٹ میں گھوپ دیا تھا صائم نے اسکا یات پکڑنا چاہا پر ہمت جواب دے چکی تھی ایک کے بعد دو پھر تین اور پھر چار دفعہ مارنے کے بعد چاقو بیچ میں چھوڑتا اسکو دھکا دیا تھا اور وہ نیچے گر گیا

"صص-صائم...."

سعود صاحب بہت مشکل سے بولے تھے انکی انکھیں بھی بند ہو رہی تھیں

"ارے میرے دوست تو زندہ ہے زبردست دیکھا تمہارا داماد سوری داماد تو میرا تھا تمہارے بھائی کا بڑا بیٹا چچچ موت کے گھاٹ اتر گیا....اہاہاہہا اچلو تم دونوں یہاں...."

ہنستا ہوا کہتا اٹھا جانے لگا کہ رکا

"یہ اس تھپڑ کا بدلہ جو اپنی بھابھی کے مرنے پر مارا تھا...."

نفرت سے کہتا اپنے آدمیوں کو اشارہ کرتا چلا گیا.......................

"ارے یہ کیا بات ہوئی میرا نکاح ہے ایک ماہ بعد میں تو تب تک کہیں نہیں جانے والا اور ویسے بھی وشمی اور صائم کی شادی بھی تو ہے...."

مصطفی ہنستے ہوئے بولا تھا اسکی آخری بات پر وشا نے تکیہ اٹھا کر اسکو مارا تھا اور پھر سب ہنس دیے

"میری شادی کب کریں گے آ لینے دیں صائم بھائی کو کہنا ہے میری دوست کو دور کرنے سے پہلے ایک دوست کا بندوبست کریں...."

پر یہان کے منہ بنا کر کہنے پر سب پھر ہنسے تھے اس بات سے انجان کہ انکی سب خوشیاں اجڑ گئیں تھی

"تمہارا بندوبست میں کروں گا...."

شہرام نے فون پر ان ناون نمبر دیکھ کر اسکو کہا تو سب مسکرائے شہرام نے بھی مسکرا کر فون اٹھایا

"یس میں شہرام ملک بول رہا ہوں سعود صاحب میرے تایا جان ہیں...جی جی صائم بھائی ہیں میرے......"

سب اسکی بات غور سے سن رہے تھے لیکن شہرام کی اب مسکراہٹ غائب ہوئی تھی رنگ فق پڑ گیا تھا

"یی-یہ کک-کیا بکواس ہے....؟"

شہرام چلایا تھا سب سہم سے گئے تھے

"کیسے ممکن ہے یہ و-وہ ابھی تت-تو ہمارے پاس سے گئے تھے..."

وہ پھر سے چلایا تھا

"بول کون سی جگہ ہے اگر یہ جھوٹ ہوا تیرا قتل فرض ہے مجھ پر...."

غصے سے کہتا فون بند کیا

"کیا ہوا بیٹا....؟"شمائیلہ بیگم نے پوچھا تھا

"بابا چاچو میرے ساتھ چلیں میں آ کر آپ سب کو بتاتا ہوں...."

شہرام نے ان دونوں کو مخاطب کیا تھا

"میں بھی چلو....؟"

رامز بولا تھا

"نہیں بھائی آپ مصطفی یہی رہیں...."

کہتا جلدی سے باہر نکلا تھا پیچھے سعید صاحب اور حماد صاحب بھی نکلے تھے

"اللہ خیر کرے...."

سعدیہ بیگم بولیں تھی

"فکر مت کریں سب ٹھیک ہو گا...."

آبریش بولی تھی

....

شہرام نے گاڑی رش سے کچھ فاصلے پر روکہ تھی اور تیزی سے تینوں نکلے رش کو توڑتے اگے گئے تو گاڑی دیکھ کر انکے دل دہل سے گئے اور پھر انکی دنیا ہی ہل گئی تھی

"نن- نہیں....."

شہرام بڑبڑایا تھا

"بھائی صاحب صائم......"

سعید صاحب کو ہوش آیا تو وہ چینخے تھے اور ان دونوں کے پاس گئے حماد صاحب بھی بھاگ کر آگے بڑھے تھے

"صائم بھائی سعود بابا....."

شہرام چلایا تھااور اپنے بالوں کو مٹھیوں میں جکڑا اپنے باپ اور چاچو کو دیکھا جو زارو قطار رو رہے تھے

اسنے ارد گرد کھڑے لوگوں کو دیکھا

"تماشا ہے کیا یہاں دفعہ ہو جاو سب یہاں سے ورنہ شوٹ کر دوں گا سبکو....."

شہرام ان سبکو دیکھ کر چلایا تھااور پیچھے سے گن نکال کر ہوائی فائر کیا تھا وہ کوئی اسکو دیوانہ پاگل سمجھتے چلے گئے اور شہرام نے فائر کی وجہ سے روڈ بالکل صاف تھا

"بھائی اٹھیں بابا اسکو بولیں نہ اٹھیں...."

شہرام نے صائم کو جھنجھوڑا تھااور سعید صاحب کو مخاطب کیا جو اپنے سامنے پڑی دونوں لاشوں کو دیکھ کر زارو قطار رو رہے تھے

"چاچو بولیں اس سے یہ تو آپکی بات مان کے گا کہیں میرا ابھی مزاک کا کوئی موڈ نہیں چکو اٹھو صائم بھائی ورنہ میں بیٹوں گا آپکو....."

وہ چاچو سے کہتا آخر میں صائم کو جھنجھوڑا تھا

"شرام مار دیا ان ظالموں نے میرے بھائی اور بھتیجے کو...."

حماد صاحب روتے ہوئے اپنے ہاتھوں ک دیکھ کر بولے

"صائم بھائی بڑے ابو....."

شرام چلایا تھا اور پھر صائم کا سر اٹھا کر سینے سے لگا تا زار و قطار اونچی اونچی رونے لگا

"اللہ میاں مجھے مار دیں انکو واپس دے دیں مجھے....."

وہ روتے ہوئے بولا

"سس-سعید...."

سعود صاحب کی آواز سعید صاب اور حماد صاحب کی سماعتوں سے ٹکرائی

"بب-بھائی چچ-چلیں ہوسپٹل..."

سعید صاحب جلدی سے بولے تھے

"وو-وقت نہیں مم-میری بیوی بب-بچوں کا خیال رکھناوو-وشماکع بب-باہر جانے مم-مت دینا معارج دس-دشمن ہے وہ وو-وشما کو لینا چچ-چاہتا ہے تم وو-وشما کہ شش-شادی شش-شہرام سے کروا دیناوو-وعدہ کرو...."

اور باپ تو مرتے وقت بھی بچوں کہ سوچا کرتا ہے (اللہ سبکے فادرز کا سایہ انکے سر پر سلامت رکھے امین)

"بب-بھائی ایسا مت کہیں...."

وہ روتے ہوئے بولے

"وو-وعدہ..."

"میں وعدہ کرتاہوں...."

سعید صاحب جلدی سے بولیں تو انہوں نے مسکرا کر انکو دیکھا اور شہرام کو جو کبھی صائم تو کبھی انکو روتا ہوا دیکھ رہا تھا اور پھر منہ میں کچھ بڑبڑاتے اس فانی دنیا سے کوچ کر گئے

"بھائی....."

حماد صاحب اور سعید صاحب کے رونے کی انتہا نہ تھی

"بڑے ابو پلیز اٹھیں اور صائم بھائی سے کہیں وہ بھی اٹھے نہ وہ تو آپکی بات سنتے ہیں....."

اسے روتے ہوئے کہا وہ تو خود بکھر ٹوٹ گیا تھا اپنے چاچو اور باپ کو کیا سنبھالتا

اسنے چہرہ صاف کرتے صائم کے پیٹ پر دیکھا جہاں چاقو کھانپا ہوا تھا اسنے چاقو باہر نکالا تھا

زمین پر رکھتا پھر سے رونے لگا انکی زندگی اجڑ گئیں تھی سگا باپ سے بڑھ کر بڑا بھائی بڑا جوان بیٹا اور پھر کسی کی دنیا تو کسی کے جینے کی وجہ کسی کی آس تو کسی کا لخت جگر سب کچھ چھن گیا تھا زندگی برباد ہو گئی تھی اجڑ گئی تھی انکی ہنستی کھیلتی زندگی

....

سب لوگ جو لاونج میں ان تینوں کا بے صبری سے انتظار کر رہے تھے کہ داخلی دروازہ کھلا اور خون سے لت پت شہرام اندر داخل ہوا اسکے پیچھے تو اسٹیچر تھے اور پھر اجڑی حالت میں سعید صاحب اور حماد صاحب جنکی حالت شہرام سے مختلف نہ تھی اندر داخل ہوئے

"یی-یہ کیا ہوا....؟"

رامز کو سب سے پہلے ہاش آیا تو وہ شہرام کے پاس آکر پوچھنے لگا جسنے اسکو دیکھا اور پھر گلے لگ کر زار و قطار رونے لگا

"بھائی مر گیا میرا بھائی مر گے میرے بڑے ابو......"

اسنے روتے ہوئے کہا

"یہ کیا بکواس مزاک ہے شہرام....."

رامز نے پیچھے کرتے اسکے گریبان سے سے پکڑتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر ایک اسٹیچر سے کپڑا ہٹایا تو صائم کو دیکھ کر اسکے ہاتھ وہی منجمند ہوئے

"صص-صائم تت-تو ایسے کیوں لیٹا ہے اٹھو نہ یارا......"

اسنے اسکا چہرہ تھپتھپایا تھا

"یہ کون ہے صائم....؟"

وہ پاگلوں کی طرح مردہ صائم سے پوچھتا دوسری لاش سے کپڑا ہٹایا تو اسنے دیوار کا بامشکل سہارا کیا

"نن- نہیں بابا....."

وہ بھی چلایا تھا اور پھر لاونچ میں کھڑیں سب عورتیں زمین پر بیٹھتی چینخنے رونے لگیں ان ہر قیامت برپا تھی انکی ہنستی کھیلتی دنیا اجڑ سی گئی تھی

"بابا اٹھیں مجھے پھر سے یتیم مت کریں اٹھیں...."

وشما روتی ہوئی بولی

"صص- صائم آپ تو وعدہ کر کے گئے تھے کہ آپ آئیں گے اور ایسے آتا ہے کوئی اٹھیں صائم آپ نہیں جا سکتے سب جج- جھوٹ بول رہے ہیں آپ اٹھیں نہ آپ نے کہا تھا آپ نکاح کریں گے آپ ابھی اٹھیں ہم ابھی شادی کرتے ہیں...."

اسنے روتے ہوئے کہا تو مصطفی نے اسکا رخ پانے طرف کیا اور اسکو سہارا دیا تو وہ مصطفی کے سینے سے لگی بلک بلک کر رونے لگی پر یہان نے بھی وشما کو سہارا دیا تھا جو کسی کہ سنبھالنے میں نہ تھی اور پھر کب وہ مصطفی کی باہوں میں جھول گئی کچھ علم نہیں سب برباد ہو گیا تھا ہر خوشی سب کچھ

ان سب پر قیامت برپا تھی ہر تم ماتم تھا پورا ملک ویلا جہاں ہر وقت خوشی ہوا کرتی تھی اب رونے بلکنے سسکیاں چینخیں گونج رہی تھیں
آج تین روز ہو گئے تھے کسی نے نہ کچھ کھایا تھا نہ پیا تھا سبکی حالت ویسی کی ویسی تھی سب ایک ہی پوزیشن میں بیٹھے تھے کوئی ہوش نہ تھی وشما کو ابھی تک ہوش نہ آیا تھا ڈاکٹر نے کہا تھا کہ انکا نروس بریک ڈوان ہوا ہے کافی نقصان ہوا ہے اسکا

ہر شخص صدمے سے دوچار تھا شہرام انتقام کی آگ میں جلتا سب کچھ بھلائے بیٹھا تھا لیکن ابھی انتقام کا وقت نہ تھا وہ تو اپنے بڑے ابو اور جوان بھائی کی موت کا صدمہ برداشت نہ کر پا رہا تھا ہر فرد کا یہی حال تھا سب نڈھال سے ہو گئے تھے
ایک مہینہ ایسے ہی گزر گیا سبکے پوچھنے پر یہ بتایا کہ بہت برا ایکسیڈنٹ ہوا ہے جبکہ سچائی سعید صاحب حماد صاحب رامز مصطفی اور شہرام معلوم تھی انہوں نے جسم سے کپڑا نہ ہٹانے دیا جس سے کسی کو معلوم نہ ہوا اور پھر زیادہ وقت نہ گزرہ کہ دو ماہ بعد سعود صاحب کو صائم کی جدائی سے دوچار ہوتیں شمائیلہ بیگم بھی خالق حقیقی سے جا ملی تھیں

وشما کو ہوش تو آ گیا تھا لیکن وہ بالکل خاموش ہو گئی تھی خاموش تو سب ہو گئے تھے کیا تھی زندگی اور کیا ہو گئی

شہرام تیزی سے سیڑھیاں اتر رہا تھا اور سیڑھیوں کے ساتھ موجود ایک کمرے کو چھوڑ کر دوسرے کمرے کے سامنے رکا جسکو تالا لگا ہوا تھا اسنے جیب میں ہاتھ ڈالتے چابی کو ٹٹولا اور پھر تالا کھولنے کے بعد دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا

بہت سے یادوں نے اسکو آن گھیرہ تھا اور نم آنکھوں کو زور سے بند کر کے کھولا تھا اور پھر دروازہ بند کرتا واپس مڑا

سامنے بیڈ کے پیچھے بڑئی سی صائم کی پک لگی تھی جس میں وہ ہنس رہا تھا خوبصورت بیلو آئیز میں چمک تھی تو شاید نہیں یقیناً یہ صائم کا کمرہ تھا ہر چیز ترتیب سے تھی ہر مہینے آبریش اور پریہان مل کر خود اس کمرے کی صفائی کیا کرتی تھیں

صائم کی یر چیز ویسی تھی جیسے وہ چھوڑ کر گیا تھا اسکے کپڑے پرفیومز جو کہ اب ایکسپائر ہو چکے ہونگے

شہرام تھکے سے انداز سے شکنوں سے محفوظ چادر کو دیکھا اور پھر بیڈ پر بیٹھا تھا سائیڈ ٹیبل سے صائم اور وشما کی منگنی کی پک اٹھائی تھی

"صائم بھائی ہم آپکو بہت یاد کرتے ہیں آپ کیوں چلے گئے آپ تو کہتے تھے آپ ہماری جان نہیں چھوڑیں گے اور...."
ایک کرب سے پک کو دیکھتے ہوئے کہااور ٹیبل پر واپس پک رکھی

یقیناً آج پھر وہ بہت اداس تھا جو صائم کے کمرئے میں موجود تھا سب اسکے کمرے میں کم آیا کرتے تھے چابی صرف شہرام مصطفی اور وشما کے پاس موجود تھی وشما تو ہر روز آیا کرتی تھی جبکہ سعید صاحب کا داخلہ منع تھا کیونکہ وہ جب یہاں آتے تو اکثر بیمار ہو جاتے ہو باقی بھی جب انکو صائم کی یاد ستاتی وہ اس کمرے میں آکر اپنے دل کا غبار نکال لیتے

"وشما کہتی ہے مم-میں نے آپکو مارا ہے بھائی... وہ ایسا کیسے کہ سکتی ہے میں بھلا کیسے مار سکتا ہوں.... وہ مجھ سے بدلا لینا چاہتی ہے میرے بھائی کی موت کا یہ جانتے ہوئے بھی قتل اسکے باپ نے کیا ہے میں نے نہیں پر نا جانے اسے باپ نے کیا سکھایا ہے کہ وہ مجھے قاتل سمجھتی ہے...."
وہ ٹیبل پر پڑئی پک کو دیکھ کر بولا اسکی آنکھوں سے کتنے ہی آنسوؤں نکلے تھے

"بھائی یہ سب کیا ہو رہا ہے میں بہت اکیلا پڑ گیا ہوں دشمنوں کو تو انکی اوقات دیکھا دوں پر اس دفعہ آپکی محبت آپکا عشق میرے مقابل ہے میں کیا کروں ہار گیا ہوں بھائی...."
وہ بچوں کی طرح رو رہا تھا

"میں نے نہیں مارا بھائی وہ کیوں نہیں سمجھ رہی اور وہ شادی کر کے مجھ سے بدلہ لینا چاہتی ہے میں یہ نہیں کر سکتا....."

"آپ بتائیں وہ کیسے یقین کریے گی میرا نا جانے ایسا کیا ہو گیا ہے وہ مجھ سے کیا سب سے بدزن ہو گئی ہے کسی کی نہیں سنتی وہ آپکی محبت اب گناہوں میں مبتلا ہے بھائی میں کیا کروں پلیز آپ آجائیں...."

وہ اب چہرہ ہاتھوں میں چھپائے کسی چھوٹے معصوم بچے کی طرح رو رہا تھا ضرور آج پھر وشما سے اسکی بحث ہوئی تھی جو یوں پھر تنہا ہو گیا یے وہ وشما کو سنا تو دیتا تھا اسکو مار بھی لیتا تھا پر خود وہ کیسے برداشت کرتا تھا وہی جانتا تھا

....

...ماضی...

ایک سال ہو گیا تھا انکہ وفات کو سب معمول پر چل رہا تھا ہر پہلے جیسا نارمل نہیں ہر کسی میں سنجیدگی آگئی تھی البتہ احتشام اور پریہان کبھی کبھار سنجیدگی کو کم کر دیتے رامز زیادہ تر اسلام آباد میں رہتا ہفتے میں ایک دفعہ گھر آتا اسلام آباد کا کام اس نے سنبھالا ہوا تھا تو شہرام ٹرینگ کیلیے لاہور تھا اسکے ایک دو مہینے ہی باقی تھے جبکہ مصبفی بھی بزنس کی طرف راغب تھا صطفی اور آبریش کا نکاح جو صائم اور وشما کی شادی پر تھا وہ تو کہیں گم ہی ہو گیا سعید صاحب نے اب انکا نکاح ایک ماہ بعد کا علان کیا تھا

وشماپہلے سے کچھ بولنے لگی تھی وہ بھی پریہان ساتھ جو اسکی جان نہ چھوڑتی تھی اور کبھی کبھی مسکرا بھی دیتی اور یہی مسکراہٹ کیلیے وہ انتھک محنت کرتی تھی

سب کے چہیتے بابا اور لاڈلے بیٹے کی موت نے انکو گہرا صدمہ دیا تھا انکی خوشیاں اجڑ گئیں تھی

....

"جی کون بات کر رہا ہے....؟"

وشما کا انداز اب لیے دیے والا تھا

"میں بیٹا معارج تمہارا باپ....."

وشما جو مصروف سے انداز میں پریہان کے نوٹس بنا رہی تھی یہ الفاظ سن کر اسکے ہاتھ ساکت ہوئے تھے

"معارج...."

وہ زیر لب بڑبڑائی تھی کتنے عرصے بعد اسنے اپنے باپ کی آواز سنی تھی پر اسکو کوئی خوشی نہ تھی کوئی فرق نہ پڑتا تھا

"ہاں تمہارا باپ...."

"کس لیے فون کیا ہے میرے باپ نے سوری خود غرض انسان نے...."

اسنے طنز کیا اور معارج مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا

"بیٹا سعود میرا جگری دوست اور تمہارا ہونے والا شوہر اسکا افسوس...."

"بہت جلدی نہیں یاد آیا....."

وہ اسکی بات بیچ میں ٹوک کر بولی

"یاد تھا اسی لیے نہیں فون کیا کہ تم میری بات نہ سنو...."

"وہ تو اب بھی نہیں سنوں گی دوبارہ مت کریئے گا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا..."

وہ غصے سے بولی

"پلیز بات سنو بہت اہم بات ہے صائم اور سعود کی موت کے متعلق....."

وہ جو فون بند کرنے لگی تھی اسکے الفاظ پر رکی

"کک-کیا.....؟"

اور اسکے سوال پر معارج کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی

"ایسے نہیں ثبوت کے ساتھ کچھ دکھانا ہے میں پتا بتاتا ہوں یہ گھر کا پتا ہے یہاں پہنچ جانا...."

اور گھٹ اڈریس بتاتا فون بند کیا تھا اور وشا کچھ دیر سوچنے کے بعد جلدی سے کام کرنے لگی کہ فری ہو کر چلی جائے

....

ڈرائیور کو واپس بھیجنے کے بعد اب وہ تیزی سے گھر کی جانب بڑھنے لگی کیونکہ اسنے ڈرائیور کو کچھ فاصلے پر گاڑی رکوا کر بھیج دیا تھا

سر پر موجود چادر درست کرتی اسنے اس عالیشان گھر کو دیکھا پر اسکو زرا فرق نہ پڑا کیونکہ انکا گھر کونسا کسی سے کم تھا

"جی میڈم جی کون ہو آپ...؟"

گارڈ اسکو دیکھ کر بولا تو وشما نے ناگواری سے اسکو دیکھا

"میں وشما...."

"اووبی بی جی آپ جی ہمیں صاحب نے کہا تھا آپ آئیں تو فوراً اندر بھیج دوں...."

اسنے اسکی بات پوری ہونے سے پہلے کہا اور اندر ڈرائینگ روم میں بیٹھا یا

"آپ یہاں بیٹھیں میں معارج صاحب کو بلا کر لاتا ہوں....."

کچھ ہی دیر میں معارج وہاں پہنچا

"میری بچی...."

وہ خوشی مصنوعی خوشی سے اسکی طرف بڑھا تو وشما نے ہاتھ اٹھا کر روک دیا اور کھڑی ہوئی

"جلدی بتائیں کس کیے بلایا ہے....؟"

وہ چباتے ہوئے بولی

"کیا زرا خوشی نہیں اپنے باپ سے ملنے کی...."

"نہیں معارج صاحب جس لیے بلایا ہے بولیں...."

وہ بنالحاظ کیے بولی

"بیٹھو کچھ کھاؤ تو پیو تو باپ کے گھر...."

"ٹائم ویسٹ مت کریں...."

کہتے ساتھ بیٹھی تو وہ بھی زہر پیتا اسکے پاس تھوڑے فاصلے پر بیٹھا

"تمہیں کیا لگتا ہے سعود اور صائم کو کس نے مارا.....؟"

"وہ ایک ایکسیڈنٹ تھا...."

وہ کرب کو چھپاتے ہوئے بولی

"میری معصوم بچی کو تو بے وقوف بنا رہے ہیں....."

اسنے افسوس سے کہا تو وہ نا سمجھی سے دیکھنے لگی

"کیا مطلب ہے آپکا....؟"

"وہ یہ کہ ان دونوں کو مارا گیا ہے نا کہ ایکسیڈنٹ تھا....."

"یہ کیا بکواس ہے.....؟"

وہ چینخی تھی

"بیٹا یہ سچ ہے میں نے اس بارے میں معلوم کروایا کیونکہ مجھے تمہاری فکر تھی...."

(ڈرامے باز)

"کون کر سکتا ہے یہ.....؟"

اسنے ناسمجھی سے پوچھا

"شہرام....."

"بس ایک لفظ نہیں....."

وہ ابھی بولا ہی تھا کہ وشما غصے سے کھڑی ہوئی اور چلائی

"میں جانتا تھا میری معصوم بچی میرا یقین نہیں کرے گی وہ ان فریبی لوگوں...."

"میں نے کہا بکواس بند کریں اپنی ایک لفظ نہیں سنوں گی....."

وہ پھر سے غصے سے چلائی تھی تع معارج سہما

"مجھے معلوم ہے تمہیں یقین نہیں میرے پاس پروف ہے....."

وہ بھی کہتا اٹھا اور فون پر کچھ کھول کر آگے کیا وشما نے جیسے دیکھا اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں

"نن-نہیں یہ-یہ سچ نہیں..."

اسکے ہاتھ سے فون گرا تھا

"یہی سچ ہے میری بچی شہرام نے ہی مارا ہے تمہارے صائم کو....."

"نہیں وہ ایسا نہیں ہے وہ نہیں مار سکتا...."

کہتی ساتھ نیچے سے دوبارہ فون اٹھا کر پکس ادھر ادھر کرنے لگی

ایک پک میں شہرام نے صائم کے پیٹ پر ہاتھ رکھا ہوا تھا تو دوسری پک میں وہ چاقو نکال رہ تھا

جبکہ تیسری پک میں چاقو شہرام کے ہاتھ میں تھا اور وہ ہوا میں لہرا رہا تھا

"نہیں ہے یہ سچ...."

وہ روتے ہوئے صوفے پر بیٹھی تھی

"یہ نظروں کا دھوکہ ہے میں مر کر بھی شہرام پر شک اور آپ پر یقین نہیں کر سکتی....."

"فکر نہیں ایک اور ثبوت ہے...."

اسنے کہتے ساتھ ایک آدمی کو منگوایا جو لنگڑا تھا اور ایک ٹانگ نہیں تھی لکڑیوں کے سہارے چلتا ہوا اندر داخل ہوا

"یہ کون ہے...؟"

"اسکو شہرام نے پیٹا ہے"

"مم-مطلب....؟"

اسنے ناسمجھی سے پوچھا

"تم بولو...."

معارج نے اس آدمی کی طرف اشارہ کیا

"میم جی اس لڑکے نے ہی مارا ہے انکو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا جب انہوں مجھے دیکھ لیا تو اٹھا کر قید کر دیا اور بہت پیٹا یہاں تک میری ایک ٹانگ کاٹ دی میری....."

وہ شخص رواداسنانے لگا اور اسکے سامنے ایک وڈیو دیکھائی جس میں شہرام اس آدمی کو پیٹ رہا تھا اور وشما کا اب سر پھٹ رہا تھا

"اسنے کک - کیوں مارا...؟"

"دولت کیلیے اور سب کتنا پیار کرتے گھے صائم سے حسد سے مارا ہے...."

اسکی بات پر بے یقینی سے دیکھا تھا

"نہیں...."

خود سے بڑبڑاتی وہ بے یقینی سے اٹھتی وہاں سے چلی

"واہ اچھی ایکٹنگ تھی...."

معارج نے وشما نے جانے کے بعد کہا

(یہ تو سچ تھا شہرام نے اسکو پیٹا تھا اور اسکی ٹانگ کاٹ دی تھی لیکن وہ معارج کا آدمی تھا جس نے صائم پر گولی چلائی تھی اور خود اپنا گناہ شہرام کے سامنے قبول کیا تھا اور جب مارا تو ایک وڈیو بنالی تھی وہ وشما کو شہرام کے خلاف کر چکے تھے اس بات کا انکو یقین تھا اور جو چاہا وہ ہو رہا تھا)

....

"شہرام نے ایسا کیوں کیا...؟ نہیں میں شک نہیں کروں گی وہ اپنے بھائی کو نہیں مار سکتا...."
وہ کمرے میں ہاتھوں میں سر گرا کر بیٹھی تھی

"لیکن وہ پکس... چلو وہ تو چھوٹیں تھی لیکن وڈیو وہ آدمی...."

"یا اللہ یہ سب کیا ہے کچھ سمجھ نہیں آ رہی...."

اسنے اپنا سر تھاما تھا

"ایک منٹ انہوں نے کہا تھا کہ صائم اور سعود بابا کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے اگر ہوا تھا تو وہ چاقو وہ پکس....اسکا مطلب...."

خود سے بڑبڑاتی بیڈ پر گرئی تھی

"شہرام یہ کیا کیا تم نے اپنے بھائی اپنے تایا ابو کو مار دیا شہرام آئی ہیٹ یو ایسا کیوں کیا مجھے یقین نہیں لیکن ہر چیز تمہارئے خلاف گواہی دے رہی ہے تم نے کیوں دور کیا صائم کو مجھ سے....."

وہ روتے ہوئے مسلسل بول رہی تھی

"اب میری باری ہے اب بدلہ لیا جائے گا انتقام ہو گا اور خون کا بدلہ خون ہو گا...."

بیڈ سے اٹھی تھی اور سرخ آنکھوں سے شیشے میں اپنے عکس کو دیکھا تھا اور بڑبڑائی تھی

اور پھر اسکے بعد وہ معارج سے ملنے لگی رہتی تو اپنے آپ میں تھی لیکن مطلب سے انکو منہ لگا لیتی البتہ بلحہ سے کچھ خاص نہیں تھی پر عذوبہ سے کبھی ہنس کر بات کر لیتی وہ مختلف تھی

اور پھر وشما انکے کالے دھندھوں میں ملتی چلی گئی عذوبہ نے بہت روکا لیکن وہ نہ مانی پھر ایک دن معارج نے عذوبہ کو بہت مارا تو وہ گھر چھوڑ کر چلی گئی جس سے اسکو خاصا فرق نہ پڑا اور پھر اسکی ملاقات حارز سے ہوئی جس نے اسکو ہر بات کے جاننے کے باوجود قبول کیا

جبکہ وشما کے اندر بدلے کی آگ پل رہی تھی اسنے شہرام کو ڈرانے کیلیے بہت حملے کروائے پر وہ ہر دفعہ اتفاق سمجھ کر بھول جاتا پر وہ ناواقف تھا اپنے سب سے قریبی دشمن سے
(ماضی تو ہوا ختم اب سب کلئیر کچھ رہ گیا ہو تو پوچھ سکتے ہیں کمنٹ میں کوئی بھی سوال)

....

"معارج کا کچھ کرنا ہی ہوگا شہرام....."

حارز نے اپنے سامنے بیٹھے شہرام سے کہا

"ہاں کیونکہ اب وہ حد پار کر رہا ہے....."

چائے بناتا مصطفی بولا

وہ تینوں اس وقت فلیٹ کے کچن میں موجود تھے وہ دونوں کرسیوں پر بیٹھے تھے جبکہ مصطفی چائے بنا رہا تھا

"اور وشما.....؟"

شہرام کی طرف سے سوال ہوا

"یار کیا کہیں اب میرے دل کا ایک نہ ایک کونا وشما سے ہمدردی کرتا ہے...."

مصطفی چائے کپوں میں انڈیلتے ہوئے بولا

"وہ مجھے زمہ دار سمجھتی ہے..."

"کس چیز کا....؟"

"صائم بھائی کی موت کا......"

اسکی بات پر مصطفی نے اپنے ہاتھ روک کر پلٹ کر اسکو دیکھا

"وہ ابھی بھی وہی ہے یہ گند ضرور معارج نے بھرا ہو گا لیکن کیسے یقین کر لیا اس نے....؟"

اسنے چائے اسکے اور حارز کے سامنے رکھتے ہوئے کہا

"معلوم نہیں کبھی واضع اظہار بھی تو نہیں کرتی دشمنی کا بس شادی کرنا چاہتی ہے وہ یہ سمجھتی ہے مجھے کچھ معلوم نہیں....."

اسکی بات پر مصطفی سر ہلاتا کرسی پر بیٹھا تھا

"کیا ہم اسکا زہن صاف نہیں کر سکتے.....؟"

اب کہ حارز بولا تھا

"وہ کسی چیز کا بتاتی بھی تو نہیں اور ہم کچھ نہیں کہ سکتے اسکو... جانتے ہو صائم بھائی کو تکلیف ہو گی....."

مصطفی بولا تھا تو وہ دونوں خاموش ہوتے چائے پینے لگے

"اووشٹ....."

مصطفی اپنے فون پر سیکرٹری کی کال آتا دیکھ جلدی سے اٹھا تھا

"کیا ہوا....؟"

وہ دونوں ہڑبڑائے

".بیغیر تو میری دو بجے کی میٹنگ تھی اور پانچ منٹ رہ گئے ہیں باتوں میں لگا دیا کمینو ابھی فون نہ آتا تو میں تو لیٹ تو ہو گیا ہوں مزید ہو جاتا......"

اپنی سیکرٹری کو دس منٹ تک کا آنے کا کہتا ساتھ ان سے بھی کہ رہا تھا جو منہ کھولے اسکو دیکھنے لگے نہیں مطلب خود وہ باتوں میں لگا ہوا تھا

"نہیں اب دیر نہیں ہو رہی....."

اسکو جلدی جلدی سے چائے پیتے دیکھ حارز بولا تھا

"نہیں یار ہو رہی ہے لیکن چائے تو نہیں نہ چھوڑ سکتا ہوں....."

چائے کے دیوانے کو دیکھ دونوں نے نفی میں سر ہلایا کہ اس سے بحث مطلب دماغ خراب جو وہ نہیں کرنا چاہتے تھے

"میں جا رہا ہوں اللہ حافظ...."

اپنا کوٹ اٹھاتا ان دونوں کو مارتا باہر نکل گیا جبکہ وہ دونوں جہاں سے ابھی گیا تھا اس دروازے کو گھور کر رہ گئے

"کمینہ...."

شہرام بڑبڑاتا چائے پینے لگا

....

"گل خان سامنے والی لڑکی دیکھ....."

علی نے اپنے ساتھ کھڑے گل خان سے کہا

"سوہنی ہے نہ...."

گل خان کی بجائے شہرام بولا تو علی نے پیچھے پلٹ کر دانت دیکھائے تھے

"وہ تو سر بس ایسے ہی کہ دیا...."

"ہاں تو میں نے کیا کہا ہے سہی تو کہا پیاری ہے بس واہیات ہے....."

اسنے ایک ناگوار نظر اس لڑکی پر ڈالتے ہوئے اس سے کہا

"جی سر سوہنی ہے...."

"ہمم ہے بٹ واہیات ہے بیٹا ڈریسنگ دیکھ زرا اسکی ایسوں کے ہزاروں افئیر ز ہوتے ہیں دور رہ اس سے....."

اسنے سمجھایا تھا گویا

"ارے سر میں کیا کرنا اسکا....."

اسنے سر کھجاتے ہوئے کہا

"بیٹا تیرے لائق بھی نہیں کوئی اور ڈھونڈہ ویسے بھی پچھلی والی سے سبق نہیں سیکھا...."

اسنے فائل کو دیکھتے ہوئے کہا

"وہ تو سالی لوٹ گئی عزت.... مم-میرا مطلب سر مجھے آئی مین میرے پیسوں کو....."

وہ اپنے دھیان میں بولا پر شہرام کی گھوری پر بیچارہ گڑ بڑا گئی

"کیا لوٹ گئی تجھے کنجوس الٹا بیچاری کو تجھے پیسے دینے پڑتے تھے اسکو...."

اسنے گھورتے ہوئے کہا

تو اس دفعہ گال خان اور حارز دونوں ہنسے تھے

"سر بس کر دیں میں اتنا بھی فقیر نہیں...."

اسنے معصومیت سے کہا تو شہرام بھی ہنسا

"اچھا علی مجھے بلحہ کی پوری پوری رپورٹ چاہیے...."

"فکر ناٹ سر میری پوری پوری نظر ہے..."

اسنے تابعداری سے کہا

"ہاں لڑکیوں پر تیری ویسے بھی رہتی ہے....."

اسنے پھر مزاق اڑایا علی ٹھر کی قسم کا تو نہ تھا البتہ ہر خوبصورت لڑکی سے اسکو سچے والی (بقول علی) کے محبت ہو جاتی تھی اور ہمیشہ شہرام سے اسکے ساتھ شادی کی دعائیں لیتا جو ناکام جاتیں

"آپکو پتا ہے شہرام مجھے لگا تھا آج پھر اس بورنگ ڈرائیور کے ساتھ گھر جانا ہو گا...."

اسنے لیز کا ٹکڑا منہ میں رکھتے ہوئے منہ بناتے ہوئے کہا

"اسی لیے آج میں اپنی جان کو خود لینے آیا ہوں ساتھ لانگ ڈرائیونگ پر بھی جائیں گے....."

اسنے اسکے ہاتھ سے لیز کا ٹکڑہ کھاتے ہوئے کہا

"ہائے کتنا مزہ آئے گا نہ...."

اسنے پرجوش انداز میں کہا تو شہرام نے مسکرا کر اسکو دیکھا اور سامنے نظر دوڑانے لگا

پریہان ایک لیز کا ٹکڑہ خود کھاتی تو دوسرا شہرام کو کھلاتی ساتھ فر فر چلتی زبان اسکی

"یار کول ڈرنک بھی پلا دو...."

اسنے بظاہر تو سنجیدگی سے کہا البتہ شرارت آنکھوں میں واضع تھی

"میں کیسے پلاوں یہ خود پئیں....."

اسنے گڑبڑا کر کہا

"جان میں تو ڈرائیونگ کر رہا ہوں پلا دو نہ...."

اسنے مظلومیت سے کہا تو پریہان نے ناچار جی بھی کولڈرنک کھولی

"اچھا رکو...."

اسکو روکتا اسنے گاڑی کی سپیڈ بڑھائی اور رش سے گاڑئی نکالی دون منٹ بعد اب اسنے پر یہان کو دیکھا اب روڈ پر بھی اکا دکا گاڑیاں تھیں

"اب تو رش نہیں خود پی لیں...."

"یار سوچ لو میں پھر کولڈ رنک نہیں پیوں گی...."

اسنے وارن نظروں سے کہا تو پر یہان نے گھورتے ہوئے کولڈ رنک اسکے لبوں سے لگائی اسے پینے خے بعد اسنے خود بھی پی اور پھر ایک اور لیز کا پیکٹ کھولا شہرام بہت اچھے سے جانتا تھا کہ اسکو لیز بہت پسند ہے اسی لیے اسکو یونیورسٹی سے پک کرنے سے پہلے اسنے بیکری سے اسکے لیے کافی لیز کے پیکٹس خریدے تھے

شہرام کا فون رنگ ہوا دیکھا تو حارز کا تھا

"ہاں بول...."

"اچھا...اچھا میں آرہا ہوں...."

پر یہان نے نوٹ کیا اب اسکے چہرے پر سنجید گی اور آنکھوں میں غصہ تھا

"پر یہان میری جان ہم پھر کبھی لانگ ڈرائیو پر چلیں گے ابھی بہت ضروری کام ہے...."

اسنے مسکرا کر کہا

"لیکن آپ نے کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ گھومنے چلیں گے..."

اسنے نار اضگی سی کہا

"شہرام کی جان میں پھر کبھی لے جاوں گا بیت زیادہ گھوماوں گا ابھی مجھے کام ہے یارا...."

اسنے گاڑی واپس موڑتے ہوئے کہا

"جائیں اتار دیں مجھے یہی پہ میں خود چلی جاتی ہوں...."

ناراضگی ہنوز برقرار تھی شہرام اسکی ناراضگی دیکھ کر مسکرایا

"یار سوری نہ ناراض تو مت ہو...."

"آپکو کونسا فرق پڑتا ہے میری ناراضگی سے جائیں آپ کام پر اپنے....آپ نے کہا تھا آپ اپنی جاب سے زیادہ مجھ سے محبت کرتے ہیں دیکھ لی بس آپکی محبت...."

اسی بات پر شہرام نے بہت مشکل سے اپنی ہنسی ضبط کی

"ہاں جان تم سے ہی محبت ہے بس بہت ارجنٹ کام ہے...."

"تو جائیں نہ روکا کس نے اتار دیں مجھے یہی پہ....."

اسنے پیچھے سے بیگ اٹھاتے ہوئے کہا

"یار...اچھا ایک شرت پر لانگ ڈرائیو پر چلیں گے....."

اسے مسکراہٹ دبائی تھی

"کونسی....؟"

"ایک کس دو گی تو..."

وہ جانتا تھا کہ اس بات پر وہ ضد نہیں کرے گی لیکن یہ کیا....

"ہاں ٹھیک ہے منظور ہے کر لینا کس ایک کیا دو کر لینا...."

اسکی بات سن شہرام نے رونی شکل بنائی

"امتحان لے رہی ہو یار میرا..."

"نہیں تو اب مان لی شرت اب کیا ہے....."

وہ معصومیت سے بولی

"گھر چھوڑ دیتا ہوں میری جان میں پھر لے چلوں گا...."

"بد تمیز بہت برے ہیں آپ جائیں آپ...."

اسنے غصے سے لیز سے بھرا پیکٹ باہر پھینکا اور پھر خود ہی احساس ہونے پر سر تھام لیا

"آپکی وجہ سے لیز بھی گئی...."

اب اسے رونی شکل بنائی تھی

"پلیز یار سمجھو....."

وہ اسکو ہرگز ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا

پر یہاں کو واقع لگا اسکو بہت ضروری کام ہے کیونکہ وہ تو اسکے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنے کا موقع ڈھونڈھتا تھا

اور خاموش ہو گئی

"شہرام آپ یہی اتار دیں میں یہاں سے پیدل چلی جاوں گی آپ کام کر لیں...."

اسنے اس دفعہ مسکرا کر پیار سے کہا مقصد یہ بتانے کا تھا کہ وہ ناراض نہیں

"نہیں میں چھوڑ دیتا ہوں...."

"کوئی بات نہیں پانچ منٹ کا سفر ہے میں پیدل چلی جاوں گی آپ پریشان مت ہوں...."

"پکا....؟"

اسنے گاڑی روکی تھی

"پکا میری جان..."

وہ اسی کے لہجے میں بولی تو شہرام ہنسا

"میسج کر دینا گھر پہنچ کر...."

اسکی بات پر اسنے اثبات میں سر ہلایا اور بیگ اٹھا کر گاڑی سے نکلی

"اللہ کے امان میں...."

پریہان اسکو کہتی آگے بڑھ گئی جبکہ شہرام نے گاڑی موڑی تھی

پہلے والی نرمی کہیں گم ہو گئی تھی

"آج تو تم زندہ نہیں بچو گی بلکہ آج تیرا قتل فرض ہو گیا ہے مجھ پر کمینی....."

غصے سے بڑبڑا رہا تھا اور گاڑی کی سپیڈ بڑھا دی

....

"یہ پانچوں لڑکیاں کل ٹرک میں لے جانا انکی قیمت بہت لی ہے ہم نے کوئی نقصان نہ ہو....."
بلجہ نے ایک آدمی کو کہا
دروازہ ناک ہونے کی آواز ہر بلجہ آگے بڑھ کر دروازہ کھولا اور سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر اسکے اوسان خطا ہوئے

"شش- شہرام....."
اور شہرام کا اگلا تھپڑ اسکے چودہ نہیں پچیس طبق روشن ہو گئے تھے وہ تھپڑ کی تاب نہ لاتی ہوئی زمین پر گری اسکے بھاری ہاتھ سے اسکا سر گھوم گیا تھا اسکا ہونٹ پھٹ گیا تھا
باقی کی ٹیم اندر داخل ہو گئی تھی اور کچھ نے باہر سے قبضے میں لے لیا تھا اندر صرف تین لوگ تھے جو ہتھیار لیس بیٹھے تھے اور پکڑے گئے

شہرام نے قہر برساتی نظروں سے اسکو دیکھا اور نیچے بیٹھ کر اسکو بالوں سے جکڑتے اسکا چہرہ اپنی طرف کیا تھا

"تجھے شرم نہ آئی تو بھی تو عورت تھی تو کیسے ان عورتوں کو بیچ سکتی ہے حرام خور....."
ایک اور تھپڑ مارا تھا
"تم تمہاری بہن سب تھپڑوں کے لائق ہو....."

بالوں سے زور سے پکڑتے اسکو اٹھایا تھا وہ کراہ اٹھی تھی

"تو کیسے یہ کر سکتی ہے کمینی....."

اسنے ایک اور تھپڑ مارا تھا اس سے پہلے وہ گرتی شہرام بازووں سے دبوچ چکا تھا

"گل خان...."

شہرام چلایا تھا

"یس سر...."

"اس بیغیرت عورت کو لے جاو فلیٹ میں اور نائلون کی رسی کا انتظام کرو میں آرہا ہوں آج اسکا قصہ ختم ہو گا...."

اسنے گل خان کی طرف دھکا دیتے ہوئے نفرت سے کہا کیونکہ وہ غصے میں اسکو مار دیتا لیکن وہ اسکو آسان موت نہیں دینا چاہتا تھا

"علی ان لڑکیوں کو باحفاظت انکے گھر پہنچادو اور سبکو حقیقت بتانا کہ ان میں لڑکیوں کا قصور نہیں جانتا ہوں کچھ کہ گھر والے شاید انکو دوبارہ اکسیپٹ نہ کریں....."

اسنے افسوس سے ان لڑکیوں کو دیکھا جو رو رہی تھیں نا جانے کیا ہوتا اگر انکو علم نہ ہوتا تو وہ نا جانے کن کن کی حوس کا نشانہ بنتی

"عورت کے نام پہ یہ دھبا ہے بلحہ تجھے ابھی مارنا نہیں چاہتا تھا لیکن شاید تو اسی قابل ہے......"

اسکا غصہ کم نہ ہو رہا تھا

"سر انکا کیا کرنا ہے....؟"

عمیر نے ان نڈھال آدمیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جنکو یہ بیت مار چکے تھے

"انکی اور خاطر توازو کرو لے جاوا سٹیشن......"

کہتا حارز کے ساتھ باہر نکل گیا

"زوہیر....اس گھر کو آگ لگادو کچھ نہ بچے اسکا ایسے کردو جیسے یہاں کچھ ہو ہی نہ....."

اسکو حکم صادر کرتا حکومت کی طرف سے ملی اپنی نیو جیپ میں بیٹھا

....

"بلحہ میں گھما پھرا کر نہیں پوچھوں گا بول وشما کے زہن میں تیرے باپ نے کیا گند بھرا ہے میرے خلاف...."

اسنے بیلٹ ہاتھ میں لپیٹتے ہوئے پوچھا

"مم-مجھے علم نہیں...."

وہ ڈر کر بولی اور پھر شہرام نے پوری جان سے اسکو بیلٹ ماری تھی کہ اسکی چینخ پورے کمرے میں گونجی

"بلحہ میں لاسٹ ٹائم پوچھ رہا ہوں...."

اسنے اسکے گرد گھومتے ہوئے کہا

"مم-میں بس اتنا جانتی ہوں کوئی پکس اور وو-وڈیو دد-دیکھائی تھی وشاکک-کو...."

وہ در کر بولی

"کیسی پکس اور کیسی وڈیو...."

اسنے حیرت سے پوچھا

"پپ-پکس میں تت-تم صائم کو چچ-چاقو مم-مار رہے تھے مم-مطلب تمہارے ہاتھ مم-میں چاقو تھا وڈیو کا پتہ نہیں مم-مجھے....."

وہ روتے ہوئے ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں بولی

"اسکے سامنے وہ چاقو والا سین لہرایا

"اووو یو فول لیڈی وشا....."

وہ منہ میں بڑبڑایا تھا اب وڈیو کیا تھی وہ اسکو جاننا تھا

"علی اسکو کرسی کے ساتھ نائیلون کی رسی سے باندھ دو جتنا ہلے گی وہ اتنا ہی اس میں پیوست ہو گی....."

اسنے نحوست سے کہا

کہ اتنے میں حارز اندر داخل ہوا

"شہرام ہو گیا کام...."

اسنے بلجہ کو اگنور کرتے ہوئے کہا

"ح-حازق...."

بلحہ نے بے یقینی سے اسکا نام پکارا تو شہرام اور حارز دونوں اسکی طرف متوجہ ہوئے

"ارے میری پیاری دوست بلحہ تم یہاں...."

اسے دل جلانے والی مسکراہٹ سے کہا تو شہرام ہنسا

"تو وہ تم تھے غدار تم ہی کی وجہ سے اب تک ہمیں شکستیں ہو رہی تھی حازق میں تمہیں مار دوں گی...."

وہ چلائی تھی

"ہاں میں ہی تھا..."

اسنے زور شور سے اثبات میں سر ہلایا

"اور ہاں ایم ناٹ حازق یار ایم حارز....."

اسے اسی غلط فہمی دور کی

"تم آہہ....."

وہ اس سے پہلے کچھ بولتی رسی اس میں پیوست ہوئی تھی اور اسکی چینخ نکلی

"علی اسکا پورا پورا خیال رکھا چلو حارز...."

ایک نخوست بھری نظر بلحہ پر ڈالتا علی کو حکم دیا اور حارز کو چلنے کا کہا

"کچھ معلوم ہوا....؟"

"ہاں..."

اور وہ سب بتانے لگا..

"اچھا کتنی بے وقوف ہے وشما یار اور وڈیو کنسی ہے......؟"

"وہ تمہیں معلوم کرنا ہوگا...."

اسکی بات پر حارز نے اثبات میں سر ہلایا

"میں ڈھونڈھ لوں گا...."

اسکے کہنے پر پھر دونوں فلیٹ سے باہر نکلے

"کہاں سے ملی اسکی لاش.....؟"

وشما نے اپنے سامنے پڑی لاش کو دیکھتے ہوئے معارج سے پوچھا جو روتا ہوا اپنی بیٹی کو دیکھ رہا تھا وشما کو تو اسکے یہ آنسووں بھی نقلی لگے

"گھر کی بیک سائیڈ سے..."

اسنے اپنا سر تھامتے ہوئے کہا

"چلو اسکا بھی قصہ ختم ہوا...."

لاپرواہی سے کہتی اٹھی اور سیب اٹھا کر کھانے لگی اسکے دل میں ان کے لیے کوئی احساس باقی نہ تھا وہ تو مروتن رو بھی نہ سکی جب کوئی احساس ہی نہ تھا

"کیا تمہیں تمہاری بہن کے مرنے کا زرا افسوس نہیں....؟"

وہ غصے سے بولا افسوس تو اسکو بھی اسکے مرنے کا نہیں بلکہ آدھی جائیداد جو اسکے نام تھی یعنی بلجہ کے وہ ہاتھ سے نکلنے کا افسوس تھا جو وشما کے نام ہو گئی تھی وہ کل ہی تو اس سے جائیداد کے پیپرز پر سائن کروانے والا تھا اور ادھر

"نہیں..."

وہ ہر تاثر سے پاک چہرے کے ساتھ بولی

"بہت کوئی پتھر دل ہو وشما...."

"اووو بس کریں معلوم ہے جتنا آپکو بلجہ کے مرنے کا دکھ ہے معلوم ہے سب مجھے آپکو دکھ صرف جائیداد ہاتھ سے جانے کا ہے جو میرے نام ہو گئی ہے فکر مت کریں وہ جائیداد میں آپکو ہرگز نہیں دوں گی اتنے اندھے ہیں دولت کے پیچھے توبہ ہے معارج صاحب جو ہے حرام اسی پہ تو گزارہ ہی نہیں افسوس..."

نفی میں سر ہلاتی اچھی خاصی باتیں سناتی باہر نکل گئی پیچھے وہ دانت پیس کر ہی رہ گیا

"فصول اولاد ہے ماں جیسی بے وقوف ہوتیں ساری تو اب تک میں امیر ترین بندہ ہوتا دنیا کا ایک ویسے مر گئی دوسری کا تو کچھ اتا پتا نہیں خیر اس سے کیا تعلق وہ اچھی نکلی جائیداد سب چھوڑ گئی اور یہ وشما اسکو تو میں مار بھی نہیں سکتا....."

غصے سے بڑبڑا کر اپنے آدمی کو اندر آواز دی اب اسکی لاش کا بھی تو کچھ کرنا تھا

"جی سر..."

"بنا کسی کو خبر ہوئے اسکو دفنا دو..."

اسنے اسکے پاس سے اٹھتے ہوئے کہا تو وہ ہاں میں سر ہلاتا باہر چلا گیا

....

"مجھے معارج کی دو دن تک ساری خبر چاہیے وہ کیا ڈیل کرنے لگا آج کل میں...."

وہ علی اور گل خان کو حکم دے رہا تھا جنہوں نے اثبات میں سر ہلایا

"سروشا آج کل دلاور کے کلب جاتی ہے اور وہاں ایک روم میں دلاور اور کچھ لوگوں سے گفتگو کرتی ہے....."

علی نے تین چار دن جو بات نوٹ کی اسکے گوش گزار کر دی

"ہمم ضرور وہ کوئی اہم ڈیل کا سوچ رہے ہیں مجھے پل پل کی خبر چاہیے علی ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا...."

اسنے پرسوچ انداز میں کہتے آخر میں دھمکی دی

"اوکے سر آپ فکر مت کریں میں دو دن تک سب انفو نکلواتا ہوں....."

اسنے تابعداری سے کہا تو اسنے اثبات میں سر ہلایا

"حمزہ کا کیا بنا....؟"

"سر آپ کے کہنے کے مطابق اسکے گھر چار پانچ رشتے بھیج دیے ہیں ان میں سے شاید وہ کسی لڑکی کو پسند کر لے لیکن اسکا کہنا ہے وہ کسی اور کو پسند کرتا تھا جو کہ اب نکاح شدہ ہے....."

علی اور گل خان نے شہرام کی شکل دیکھ کر مسکراہٹ دبائی تھی

"اس حمزہ کے بچے کا کچھ کرنا ہوگا میں نہیں چاہتا کوئی بھی میری بیوی کے بارے میں سوچے......"

اسنے چباتے ہوئے کہا

"فکر ناٹ سر ہو جائے گا کام...."

اسکی بات پر اسنے سیگرٹ سلگائی تھی مطلب دونوں اب جا سکتے ہیں وہ دونوں بھی وہاں سے نو دو گیارہ ہوئے

....

شام پانچ بجے کا وقت تھا سب بچہ پارٹی اس وقت لاونج میں موجود تھے جبکہ سعید صاحب اور حماد صاحب کمروں میں تھے اور شازیہ بیگم اور سعدیہ بیگم رات کے ڈنر کی تیاری کر رہیں تھی رامز ایک فائل تیار کر رہا تھا جبکہ مصطفی لیپ ٹاپ پہ کام زرش سعد کو سنبھال رہی تھی جبکہ پریہان اور میرب پڑھ رہے تھے شہرام بھی کسی فائل میں گم تھا اور آبریش فون یوز کر رہی تھی البتہ احتشام غائب تھا ضرور کوئی کارنامہ کر رہا ہوگا

"مصطفی احمد صاحب سے میری بات ہو گئی ہے وہ کل اس سلسلے میں ہمارے ساتھ ڈیل کریں گے....."

"اچھا کون کر رہا ہے میٹنگ....؟"

اسنے پوچھا

"سعید بابا کہ رہے تھے وہ دیکھ لیں گے باقی حماد چاچو بھی ہونگے تمہارا کل عروبہ سے لنچ فکس ہے...."

اسکی لنچ والی بات پر آبریش کے کان کھڑے ہوئے اور اسنے چہرہ اٹھا کر پہلے رامز اور پھر مصطفی کو دیکھا

"ہاں رامز میں عروبہ سے مل لوں گا کچھ پوائنٹس پر بھی بات کرنی ہے...."

اسکہ بات پر دونوں دوبارہ کام کی طرف متوجہ ہوا اور آبریش اب مصطفی کو ایسے دیکھ رہی تھی جیسے کچا چبا جائے گی پھر بعد میں پوچھنے کا سوچ دوبارہ موبائل چلانے لگی

"کیا بات ہے احتشام آج چپ چپ ہو اور منہ کیوں لٹکا ہوا تھا...."

احتشام کو منہ لٹکا کر اندر آتے دیکھ شہرام بولا تو سب نے ایک نظر اسکو دیکھا اور دوبارہ کام کی طرف متوجہ ہوئے تو وہ دھپ سے اسکے ساتھ بیٹھا

"ہاں کر آیا ہو گا کوئی کارنامہ....."

پریہان نے منہ چڑہاتے ہوئے کہا تو اسنے گھورا

"منہ مت لگ میرے......"

اسنے گھورتے ہوئے کہا تو اسنے زبان چڑہائی

"کیا کارنامہ کیا ہے احتشام ملک...."

شہرام نے فائل کو بند کرتے ہوئے پوچھا

"بس کچھ نہیں کیا ایویں ہی بڑے ابو نے ڈانٹ دیا....."

اسنے منہ بناتے ہوئے کہا

"بابا نے ڈانٹا ہے...اینڈ یو نو وہ فضول نہیں ڈانٹتے کوئی کارنامہ تو جناب نے کیا ہوگا..."

اسنے مسکراہٹ دبائی تھی

"بس گانا گا رہا تھا اور تو کچھ نہیں...."

اسکی معصومیت برقرار تھی

"بڑے ابو گانا گانے سے بھی نہیں ڈانٹتے احتشام انہوں نے گانا گانے سے تو کبھی نہیں ڈانٹا وجہ اور ہے....."

مصطفی نے تیزی سے لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلاتے ہوئے کہا

"سچی مصطفی بھائی گانا گا رہا تھا...."

اسے سچی پر زور دیا

"ضرور کوئی واہیات گانا ہو گا...."

"بھائی میں اپکو ایسا لگتا ہوں....؟"

اسنے معصومیت سے کہا

"جی بالکل...."

مصطفی نے اپنی مسکراہٹ کنڑول کرتے ہوئے کہا تو وہ بچارہ اپنا سا منہ کے کر رہ گیا

"ویسے کونسا گانا تھا زرا ہمیں بھی تو بتاو....."

اس دفعہ زرش بولی تھی

"بھابھی اتنے مزے کا گانا تھا...."

وہ پر جوش ہوا تھا

"اچھا کونسا نواب صاحب نے گایا تھا کہ چھوٹے ابو نے اسکی تعریفیں کر دیں...."

اب کے رامز نے فائل سے نظریں ہٹاتے ہوئے کہا

"سچی گاوں....؟"

وہ اور پر جوش ہوا

"جی جی ہم منتظر ہیں ملک احتشام کا گانا سننے کیلیے...."

شہرام نے طنز کیا تو وہ ہنسا

ہمممم

"جی تو عرض ہے اہمممم......"

اسنے گلا کھنگارا تھا

"میں مراسی میرا پیو مراسی

میرا دادا مراسی

آپاں سارے مراسی ہاں

کیونکہ میں مراسی میرا پیو مراسی...."

"شٹ اپ احتشام....."

مصطفی نے غصے سے اسکو ٹوکا تھا سبکے منہ پر دبی دبی ہنسی تھی

"بب- بھائی وہ تو سب نے کہا تو گایا...."

وہ مظلومیت سے بولا اور شہرام کو مدد طلب نظروں سے دیکھا جس نے کندھے اچکائے تھے

"تو یہ گانا میںز بکواس گانا گاوگے دانٹ پڑے گی اچھا ہوا بڑے ابو نے ڈانٹا....."

اسنے گھورتے ہوئے کہا

" بھائی اب آپ تو مت ڈانٹیں....."

اسنے منہ بناتے ہوئے کہا

"حرکتیں تمہاتی اچھی ہیں نہیں کام درست کرلو ڈانٹ نہ پڑے...."

"بھائی بس کر دیں اب تو میں شادی شدہ ہوں میری بیوی کا ہی خیال کر لیں..."

وہ تو رونے والا ہی ہو گیا تھا اسنے ایک نظر میرب کو دیکھا جو مسکراہٹ دبائے بیٹھی تھی

"بڑے ابو نے سہی کہا تھا مت ماری گئی تھی جو معصوم سی بچی تیرے جیسی لفنٹر کے ساتھ باندھ دی...."

اور یہاں سبکا قہقہ پورے لاونج میں گونجا تھا اور احتشام تو بس رونے والا تھا

"بہت برے ہیں آپ سب لوگ اب بس جب میں سیریس ہوا سب پچھتائیں گے اور یاد رکھیے گا میری ہنسی کو ترسیں گے اور تجھے بعد میں پوچھتا ہوں جسکی بتیسی بند نہیں ہو رہی..."

سبکو کہتا آخر میں میرب کو وارن کرتا وہاں سے واک آوٹ کر گیا

"اسکی حرکتیں کبھی نہیں سدھر سکتیں یہ کسی دن پٹے گا میرے ہاتھوں...."

مصطفی غصے سے بولا تھا اور کام میں متوجہ ہو گیا جبکہ شہرام احتشام کے پیچھے گیا تھا یقیناً آج بستی کچھ زیادہ ہو گئی تھی

"پر یہان کا شامی کباب یہاں بیٹھا ہے میں پورا گھر ڈھونڈھ رہا تھا....."

شہرام پچھلی سیڑھیوں میں بیٹھے احتشام کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا

"شہرام بھائی آپ...."

اتنا کہہ کر چہرہ جھکا گیا

"ناراض ہو مصطفی سے....؟"

"نہیں تو..."

وہ دوسری طرف دیکھتے ہوئے بولا

"جانتا ہوں زیادہ ڈانٹ دیا پر یار خود ہی اپنے گانے پر غور کرو....."

"تو آپ سب نے ہی کہا تھا..."

وہی معصومیت.....

"اچھا چل غصہ چھوڑ...."

اسنے اسکے کنفھے کے گرد بازو حمائل کرتے ہوئے کہا

"ہاں جیسے میں تو غصے میں رہ سکتا ہوں دراصل بیستی کی خیر ہے بھائی کم از کم میری منکوحہ کا ہی خیال کر لیتے...."

ہائے معصومیت شہرام تو غش کھاتا رہ گیا

"مطلب ایک کان سے سنی دوسرے سے نکال دی....."

وہ حیرت سے بولا

"تو اور کیا...."

وہ شرارت سے بولا

"سدھر جا احتشام...."

پیچھے سے مصطفی بولا تھا جو اس سے بات کرنے آیا تھا کیونکہ اسکو بھی احساس تھا کہ وہ زیادہ ڈانٹ چکا تھا

تو احتشام نے دانت دیکھائے

"بھائی جتنا مرضی ڈانٹ لو پر میرب کا خیال کر لیا کریں...."

اسکی بات پر وہ احتشام کے دوسری طرف بیٹھا

"کہ تو ایسے رہا ہے جیسے ڈانٹ کا اثر ہو...."

اسنے اسکے کندھے پر دھپ رسید کی تو وہ ہنسا

"چلو چلتے ہیں لاونج میں...."

مصطفی نے کہا تو وہ دونوں بھی اٹھے

"واہ نواب صاحب تو کہ رہے تھے انکی ہنسی کو ترسیں گے......."

ان دونوں کے ساتھ احتشام کو اندر آتا دیکھ میرب نے طنز کیا

"وہ تو بس مصطفی بھائی نے معافی... مم- میرا مطلب انہوں نے کہا اب نہیں دانٹتا تو آ گیا...."

مصطفی کی گھوری پر اسنے شوخی میں کہی گئی بات چینج کی تو سب ہنس دیے اور اپنے اپنے کام میں مصروف ہو گئے

....

شہرام شیشے کے سامنے نگ سگ سا تیار کھڑا تھا اور بالوں کو ہاتھوں کی مدد سے سہی کر رہا تھا پولیس یونیفارم میں ہمیشہ کی طرح وہ بہت ہینڈسم لگ رہا تھا کہ دروازے سے پریہان اندر داخل ہوئی

"واہ آج سورج کہیں مغرب سے تو نہیں نکلا پریہان شرام نے ہمارے کمرے کو شرم بخشا....."

اسنے پیٹھے ڈریسنگ کے ساتھ ٹیک لگاتے ہنستے ہوئے کہا تو وہ بنا کچھ کہے اسکے سینے سے آلگی

"لگتا ہے واقع سورج مغرب سے نکلا ہے...."

اسنے اسکے گرد بازو حمائل کرتے ہوئے کہا لیکن وہ خاموش رہی

"کیا ہوا کوئیں چپ ہو اور خریت....؟"

اسنے اب کے اسکے سر پر پیار کرتے ہوئے پوچھا

"آپ آج فری ہیں کیا....؟"

" ہمممم شام چار بجے تک ہو جاوں گا...."

"مجھے سینیما لے چلیں گے میرا فلم دیکھنے کو بہت دل ہے بابا نے منع کیا ہے کہ اکیلی نہیں جانا اور آبریش میرب نے انکار کر دیا ہے احتشام ڈرامے کرتا ہے میں نے اسکے ساتھ نہیں جانا...."

اسنے معصومیت سے کہا

"اووو تو کام ہے اسی لیے یاد کیا ہے مجھے لگا میری بیوی کو اپنے معصوم شوہر پر ترس آیا ہے تو آئی ہے....."

اسنے اسکو پیچھے کرتے خفگی سے کہا

"شہرام..."

"اچھا ٹھیک ہے....."

وہ سنجیدگی سے اسکی بات کاٹ کر بولا

"ناراض ہو گئے....؟"

"میں کیوں ہونے لگا..."

"شہرام مجھے آپکے ساتھ جانا تھا اسی لیے آپکے پاس آئی ہم کہیں اور چلے جائیں گے جہاں آپ کہیں....."

وہ جلدی سے بولی تو شہرام نے مسکراہٹ دبائی

"اچھا...."

وہ ایک لفظ میں بولا

"شہرام مت کریں نہ ایسا...."

وہ اسکا ہاتھ تھامے رونے والی شکل بناتے ہوئے بولی تو اسکی شکل دیکھ کر شہرام کی ہنسی چھوٹ گئی اور اسکو گلے سے لگایا

"ہاہاہاہاہا میری شرارتی بیوی مزاک کر رہا تھا....."

اسکی بات پر اب اسنے پیچھے ہوتے خفگی سے اسکو دیکھا اور پھر اسکو ہنستا دیکھ خود بھی ہنس دی

"ڈمپل یہ مجھے دے دو...."

وہ محبت سے بولا

"میں تو ساری آپکی ہوں یہ ڈمپل کیا چیز ہے....."

وہ بھی اسی کے لہجے میں بولی تو وہ کھل کر ہنسا

"بہکاتی ہو تم مجھے...."

اسکا ہاتھ تھامتا باہر چلا گیا تو وہ ہنس دی

....

میرب کندھے پر بیگ لٹکائے کمرے سے نکلی کہ کسی نے اسکو کھینچ کر دوسرے دوبارہ اسی کمرے میں لایا تھا

"احتشام یہ کیا بدتمیزی ہے..."

وہ اسکو گھورتے ہوئے بولی

"کل بڑا ہنس رہی تھی شوہر کی بستی پر....."

اسنے اسکا حجاب میں لپٹا چہرہ دیکھا

"ہاں تو تمہاری حرکتیں ہی ویسی ہیں اور تمہیں کونسا بستی لگتی...."

اسنے ہنستے ہوئے کہا

"زیادہ نہیں ہنسی آتی...."

اسنے اسکو کمر سے کھینچ کر پاس کرتے ہوئے کہا تو وہ گڑبڑائی

"احتشام چھوڑو مجھے...."

اسنے اپنا آپ چھڑوانا چاہا

"اب ہنسو...."

"احتشام پلیز....."

وہ منت پر اتری

"میرا تو ارادہ نہیں چھوڑنے کا...."

"تم بہت برے ہو...."

وہ خفگی سے بولی

"ہاں جانتا ہوں تم ناراض ہو کہ اتنا ان رومینٹک شوہر ملا ہے جب سے نکاح ہوا ایک عدد کس تک نہیں کی ہاں ان رومینٹک تو ہوں میں بٹ اب بیوی کے سامنے کیا شرمانہ....."

کہتے ساتھ بنا اسکو موقع دیے دونوں گال چومے تھے اسکے گال دھک اٹھے تھے وہ دل تیز تیز دھڑکنے لگا

"مم-میں نے ایسا کب کہا....؟"

وہ گڑبڑائی

"اچھا مطلب اتنا سا پیار پسند نہیں آیا...."

کہتے ساتھ اسنے اسکا ماتھا چوما تھا

"احتشام پلیز....."

وہ اسکی بڑھتی جسارتوں سے گھبرا کر بولی

"مطلب یہ بھی پسند نہیں آیا ایک اور آئیڈیا ہے میرے پاس...."

کہتے ساتھ اسکے لبوں پر جھکا اور اسکے لفظوں کو قید میں لے لیا وہ اسکی گرفت میں مچلنے لگی وہ جیسے مچلتی گرفت سخت سے سخت ہوتی آخر ترس کھا کر اسنے اسکو آزاد کر دیا

جب پیچھے ہوا تو وہ لمبے لمبے سانس لینے لگی

چہرہ شرم سے سرخ ہو چکا تھا

"یہ چھوٹی سی سزہ نیکسٹ ٹائم بڑی سزہ ملے گی ڈئیر وائفی اور نیچے آو پھر چلتے ہیں یونیورسٹی....."

کہتا اسکے کمرے سے نکل گیا پیچھے اپنا شرمایا سرخ عکس شیشے میں دیکھتی خود ہی شرما دی

"اوفف احتشام آپ بھی رومینٹک ہیں ورنہ آپ جیسا ان رومینٹک بندہ میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا خیر اوففف...."

خود سے بڑبڑاتی بیگ اٹھاتی کمرے سے باہر نکلی

....

"ہاں حارز کیا وہ اہم خبر تھی....."

اسنے حارز کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا وہ اب پریہان کو گھر ڈراپ کرتا اسکے پاس آیا تھا رات کے آٹھ بج گئے تھے پریہان نے ساتھ گھومتے گھومتے

"معارج تین دن بعد لڑکیوں کی سپلائے کرنے والا ہے...."

اسنے سپاٹ لہجے میں کہا

"خبیث انسان...."

شہرام غصے میں بڑبڑایا تھا

"کہاں سپلائے....؟"

"یہ نہیں بتایا اس نے مجھے اسنے کہا ہے جتنے کم لوگوں کو معلوم ہو گا اتنا ہی وہ لوگ بچ سکیں گے یہ اسکو اور اسکے ایک خاص آدمی کو معلوم ہے بس...."

اسنے سنجیدگی سے کہا

"کہیں تیرے پر شک تو...؟"

وہ بات ادھوری چھوڑ گیا

"نہیں اگر ہوتا وہ مجھے اتنی اہم ڈیل کبھی مت بتاتا...."

"تو تیرا کیا کام ہے.....؟"

"میرا کام جس یونیورسٹی میں ہوتا ہوں وہاں کی لڑکیوں کو اغواہ کروانا ہے اسکے بعد اور بھی دوسری یونیورسٹیز کی لڑکیوں کا کام دوسرے لوگوں پر زمے ہے ہم یہ اپنی فورس کے زریعے نہیں روک سکتے....."

اسنے تفصیل سے اسکو آگاہ کیا

"ہمیں کچھ کرنا ہوگا ان لڑکیوں کو بچانا ہوگا ہر حال میں....."

"کیا حل ہے کوئی تیرے پاس...؟"

حارز کی بات پر اسنے سیگرٹ سلگائی تھی مطلب وہ اب سوچ رہا ہے

"ہاں ایک کام ہو سکتا ہے...."

اسنے تقریباً پانچ منٹ بعد کہا

"کیا....؟"

"اگر ان لڑکیوں میں تو پریہان...."

"نہیں شہرام کبھی نہیں...."

وہ شہرام کی بات بیچ میں ٹوک کر بولا

"اسکے علاوہ کوئی حل نہیں اگر ایسا کریں گے تو ہی ہم ان سب کو بچا سکیں گے...."

وہ تحمل سے بولا

"تو اسکو خطرے میں ڈالے گا اسکی زندگی خطرے میں مت ڈال...."

"اور وہ جو لڑکیاں ہیں انکی زندگی کا کیا.....؟"

"تو جزباتی ہو رہا ہے وہ تیری بیوی ہے...."

وہ اسکو احساس دلا رہا تھا کہ جزبات میں بہ خر کوئی قدم مت اٹھائے جس سے نقصان ہو

"وہ بھی کسی کی بیوی بیوٹی ماں بہن ہو گی... حارز یہی حل ہے ورنہ ہم اسکی ڈیل کو ناکام نہیں بنا سکتے صرف ایک ہی حل ہے....."

اسنے اسکو سمجھانا چاہا

"شہرام پریہان کیا مانے گی مطلب...."

وہ پریشانی سے بولا

"فکر مت کرو میں اس سے بات کروں گا تم پریشان مت ہو مجھے یقین ہے وہ سمجھے گی....."

اسکی بات پر اسنے اثبات میں سر ہلایا

"اور مصطفی کو بتاوگے.....؟"

حارز نے اب اس سے یہ سوال پوچھا

"تجھے کیا لگتا ہے....؟"

اسنے الٹا اسی سے سوال کیا

"مجھے لگتا ہے بتا دینا چاہیے وہ ویسے بھی ہمارے ہر کام سے واقف ہے اسکو بتانا چاہیے وہ بھی کوئی حل پیش کرے گا... لیکن کیا وہ پریہان جی والے پلین سے متفق ہو گا.....؟"

اسنے آخر میں پھر سوال کیا

"فکر مت کرو اسکو مجھ پر پورا یقین ہے میں جو بھی کروں گا سہی کروں گا وہ جانتا ہے میں پریہان سے بہت محبت کرتا ہوں اسکو خطرے میں ڈالا ہے تو ضرور کچھ سوچا ہو گا....."

اسکی بات پر اسنے اثبات میں سر ہلایا

"کب بتائے گا....؟"

"آج رات پریہان سے بات کروں گا کل ہم مصطفی سے بات کریں گے اسکی خبر صرف گل خان اور علی کو ہو اگر پریہان مان گئی کل ہم پریہان نے ساتھ مل کر پلین بنائیں گے ڈونٹ وری...."

اسکی بات پر وہ متفق ہوا اور عذوبہ کی لائی گئی چائے پینے لگے

"ہمم یہ رسکی نہیں....؟"

مصطفی ان دونوں کی ساری بات سن کر بولا

"رسکی تو ہے لیکن وہ پانچ سو لڑکیاں بچ سکتی ہیں مصطفی....."

حارز بولا تھا

"جانتا ہوں وہ تیری بہن ہے تجھے اسکی پریشانی ہے تو مانے گا تو میں اس سے بات کروں گا......"

اس بار شہرام بولا اسکی بات پر مصطفی مسکرایا

"تجھے کس نے کہا کہ میں نہیں مانوں گا میرا شہرام میری بہن کو مجھ سے زیادہ محبت کرتا ہے اسکی طرف سے میں تب ہی بے فکر ہو گیا تھا جب اسکو تیرے نام کیا تھا...."

اسنے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو شہرام کے اندر سکون سا پھیلا

"تو پھر میں بات کر لوں اس سے...."

"ہاں کر لو لیکن شہرام کیا تو اسکو معارج کے بارے میں بتائے گا کیونکہ اس کام کیلیے اسکو سب بتانا ہو گا....."

مصطفی کی بات پر وہ دونوں پریشان ہوئے انہوں نے تو یہ سوچا نہ تھا

"ہم نے یہ سوچا ہی نہیں...."

اس دفعہ حارز بولا

"ایک آئیڈیا ہے...؟"

کچھ دیر بعد شہرام بولا

"کیا....؟"

دونوں یک زبان بولے

"اگر ہم اسکو صرف یہ بتائیں کہ ایک گینگسٹر یعنی ہمارے دشمن یہ سب کر رہے ہیں ان سے ہم ان لڑکیوں کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں ہم معارج کا نام ہی نہیں لیں گے....."

اسکا یہ آئیڈیا دونوں کو پسند آیا

"ٹھیک ہے پھر بات کرلے...."

مصطفی نے کہا اور پھر تینوں کافی پینے لگے

....

شہرام رات بارہ بجے گھر میں داخل ہوا تھا گھر میں مکمل خاموشی کا راج تھا پورا گھر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا اسنے کچن میں جھانکا کوئی نہیں تھا پھر اپنی ہی عقل پر ماتم کیا کہ جیسے ملازمہ رات بارہ بجے اسکے لیے جاگ رہی ہو گی

ایس پی شہرام ملک کو خود کھانا نکالنے میں موت پڑ رہی تھی سو کھانا کھانا ترک کرتا اپنے کمرے کی راہ لی

زینے چڑھتا اپنے کمرے میں جانے لگا پر یہان کے کمرے کا بند دروازہ دیکھ کر اسنے اس سے بات کرنے کا سوچا

پھر ارد گرد نظر دوڑاتا اسکے کمرے کی طرف گیا اور دروازہ کھٹکھٹایا پھر یاد آیا وہ مس پریہان ہے گدھے گھوڑے بندر الو طوطا چڑیا کوا وغیرہ سب بیچ کر سوتی ہے

اسنے اپنا فون نکالا اور کال کی نہ جی پر جیسے تو اسنے قسم کھائی تھی نہ اٹھانے کی پھر بار بار کرنے پر آخر سے کال اٹھالی گئی

"اگر کال نہیں اٹھا رہی تو بندہ دیکھ لے کہ وہ یا تو سویا ہے یا کام کر رہا ہو گا پر نہیں نہ جانے کس کو دورہ پڑا ہے دوسروں کی نیند حرام کرنے کا اب بولو بھی......"
بنا اسکو موقع دیے وہ شروع ہو چکی تھی اور شہرام اسکی نیند میں ڈوبی آواز سن کر مسکرایا اور اسکی بنا سر پیر کے کہی باتوں کو اگنور کیا

"جان من لگتا ہے نمبر نہیں دیکھا....."
اسکے طنز پر پریہان نے کان سے فون ہٹا کر ایک آنکھ کھول کر نمبر دیکھا اور وہ آنکھ دوبارہ بند کرتی کان سے فون لگایا
"شہرام آپ اس وقت فون کیا خریت....؟"
اسکی آواز گونجی

"دروازے کے باہر کھڑا ہوں دروازہ کھولو...."
اسنے ارد گرد دیکھتے ہوئے کہا
"کیاااا......"

وہ چلائی تھی اور شہرام فون کان سے دور کرنے پر مجبور ہو گیا

"یار بہت چلاتی ہو تم اور دروازہ کھولو...."

اسنے فون کو گھورتے ہوئے کہا

"اچھا مزاک ہے شہرام کہ آپ باہر ہیں مجھے نیند آرہی ہے بائے کل مزاک کریئے گا....."

اسکی بات سن کر اسکا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا

"بدتمیز لڑکی دروازہ کھولو ورنہ توڑ کر آجاوں گا......."

اس سے پہلے وہ فون بند کرتی شہرام کی غصے بھری آواز سنائی دی

"شہرام سچی آپ باہر ہیں....؟"

وہ معصومیت سے بولی تو شہرام نے ٹھنڈی آہ بھری

"نہیں بس میرا دماغ خراب ہے جو رات کے بارہ بجے فون کر کے مزاک کر رہا ہوں...."

اسنے چباتے ہوئے کہا

"چلیں مانیں تو سہی کہ آپکا دماغ خراب ہے...."

وہ ابھی بھی باز نہ آئی

"میرے دماغ کا تو پتا نہیں لیکن اگلے ایک منٹ میں دروازہ نہ کھولا تم نے تو میں اندر آکر تمہارا دماغ سیٹ ضرور کر دوں گا...."

اسنے غصے سے کہہ کر فون بند کیا تو پانچ سیکنڈ بعد ہی دروازہ کھلا خود کو گھورتا پا کر پریہان نے دانت دیکھائے تھے شہرام اسکو سائیڈ پر کرتا اندر داخل ہوا تو پریہان نے ایک نظر باہر جھانکتے دروازہ بند کیا

"کیا ہوا اس وقت یہاں.....؟"

اسنے آنکھیں ملتے ہوئے کہا تو شہرام نے اسکو بازوں سے تھام کر بیڈ پر بیٹھایا اور خود ہی بھی بیٹھا

"ہمم بہت ضروری کام تھا....."

اسنے سنجیدگی سے کہا اسکی سنجیدگی نوٹ کرتے وہ اٹھی

"کہاں....؟"

اسنے سوالیہ نظروں سے دیکھا

"دراصل آپ نے ضروری بات کرنی ہے تو میں نیند منہ لگتی ہوں منہ دھولوں...."

دانت دیکھاتی کہتی منہ دھونے چلی گئی بیچارہ شہرام سوائے آہ بھرنے کے کیا کر سکتا تھا

لیکن پریہان جب باہر نکلی تو یہ اسکے گیلے چہرے میں کھو سا گیا بھیگا چہرہ اسکو اپنی طرف مائل کر رہا تھا اسنے اٹھتے ہوئے ایک جھٹکے سے اپنے قریب کیا تھا

"شش- شہرام بب- بات کریں...."

اسنے اپنا آپ چھڑواتے ہوئے کہا

"اب تو ناممکن ہے بات کرنا...."

اسنے اس پر جھکتے ہوئے کہا لیکن پریہان نے جلدی سے اسکے ہونٹوں پر اپنا نازک سا ہاتھ رکھا تو شہرام پیچھے ہوا

"جاو منہ صاف کرو...."

کہتا پلٹ کر بیڈ پر بیٹھا تو وہ بھی منہ صاف کر کے بیڈ پر بیٹھی

"پریہان میں جانتا ہوں تم مجھے سمجھو گی میرا مان رکھو گی....."

وہ ایک عظم سے بولا

"ایک منٹ ایک منٹ اپکو سمجھو گی مطلب کہیں آپ دوسری شادی... خبردار میں قیمہ کردوں گی اس چڑیل کا....."

وہ اسکی بات بیچ میں ٹوکتی جزباتی ہوتی بولی تو شہرام نے اسکو گھورا

"کوئین میری بات سنو اپنا دماغ مت چلاو...."

اسکی بات پر پریہان نے اپنے ہونٹوں پر شہادت کی انگلی رکھی تو شہرام نے اسکی انگلی ہٹاتے دونوں ہاتھوں کو تھاما

"بولو مانو گی میری بات....؟"

"کونسی بات بتائیں تو سہی....؟"

اسکا دل ڈر رہا تھا نا جانے کیا کہنا ہو

تو وہ اسکو دھیرے دھیرے بتانے لگا..... اور وہ دم سادھے اسکو سننے لگی

"تو اپکا مطلب ہے میں بھی ان لڑکیوں میں اگواہ ہو جاوں حارز مجھے اگواہ کرئے گا اس طریقے سے کیا بچا لیں گے.....؟"

اسکی پوری بات سننے کے بعد وہ بولی

"ہاں کیونکہ ہمیں نہیں معلوم وہ لڑکیوں کو کہاں بیچے گا ایسے ہم تمہارے ذریعے سے معلوم کر لیں گے......"

اسنے اسکو ساری بات بتائی تھی سوائے اسکے کہ وہ شخص معارج ہے

"شہرام کیا میں کر سکوں گی....؟"

"میری جان تم سب کر سکتی ہو اور فکر مت کرنا میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا...."

اسکی بات پر وہ چہرہ جھکا گئی

"کیا تم میری بات مانو گی اگر نہیں ماننا چاہتی تو اٹس اوکے کوئی بات نہیں میں نارض بھی نہیں ہونگا اگر تم یہ سب نہیں کرنا چاہتی...."

شہرام نے مسکرا کر کہا

"نہیں شہرام ایسی بات نہیں ہے میں تیار ہوں بس کوئی گڑ بڑ نہ ہو جائے...."

وہ گھبرائی تھی

"تم اسکی فکر مت کرو تم مان گئی یہی کافی ہے مجھے یقین تھا تم مان جاوگئی آئی لو یو سو مچ میری جان...."

اسنے اسکو ہگ کرتے ہوئے کہا تو وہ مسکرادی

"آپکے لیے میری جان بھی حاضر ہے شہرام اگر میرا وجود آپکے کسی کام آئے تو بہت شرف کی بات ہے...."

اسنے اسکا چہرہ تھامتے ہوئے کہا اور اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیے

تو وہ بھی مسکرادیا اور ایک بار پھر اسکو سینے سے لگالیا

....

"یا اللہ میں نے شہرام سے کہ تو دیا ہے پر اس پر پورا اترنے کی توفیق دینا....."

شہرام کے جانے کے بعد وہ بیڈ پر لیٹی چھت کو گھور رہی تھی

"اللہ جی شہرام کی ہر پریشانی دور کریں آمین......."

وہ لیٹی کب سے شہرام کیلیے دعا کر رہی تھی ساتھ دعا کر رہی تھی شہرام جس مقصد کیلیے مجھے بھیج رہا ہے وہ پورا ہو جائے

....

"پریہان کیا تم ریڈی ہو....؟"

مصطفی نے پریہان کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا جو حجاب کر رہی تھی

"جی بھائی ریڈی ہوں آپ چلیں میں آرہی ہوں......"

اسکی بات پر وہ اثبات میں سر ہلاتا باہر نکل گیا وہ لوگ اس وقت ایک ہوٹل میں جا رہے تھے جہاں شہرام نے ملنے کا کہا تھا وہاں پلین کو ترتیب دینا تھا اس کا علم صرف علی گل خان حارز مصطفی اور شہرام کو تھا کہ وہ لڑکیوں کا سوراگ لگانے کیلیے پریہان کو بھیج رہے ہیں انکی باقی پولیس فورس اس بات سے لاتعلق تھی اور وہ بتانا بھی نہیں چاہتا تھا

کچھ ہی دیر میں پریہان گاڑی میں آکر بیٹھی تو مصطفی نے گاڑی سٹارٹ کی
گاڑی جیسے روڈ پر آئی تو مصطفی نے ایک نظر پریہان کو دیکھا جو باہر دیکھنے میں مصروف تھی
"پری میری جان کوئی آپکو فورس نہیں کر رہا آگر اکا دل نہیں مانتا تو اٹس اوکے....."
شہرام کے کہنے پر وہ ایک بار پھر پریہان سے پوچھ رہا تھا
"بھائی میں خوش ہو آپ جانتے ہیں مجھے لوگوں کی مدد کرنے کا شوق ہے اگر میری وجہ سے ان لڑکیوں کی جان بچ جائے گی تو اس میں برائی کیا ہے ویسے بھی شہرام نے پہلی بار مجھ سے کچھ مانگا ہے انکو مجھ پر یقین تھا تو مانگا ہے نہ بھائی میں انکا یقین نہیں توڑ سکتی اور آپ بھی بے فکر رہیں....."
اسنے مسکرا کر کہا تو مصطفی نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا
"خوش رہو میری بہن...."
مسکرا کر کہتا ڈرائیونگ پر دھیان دینے لگا

....

وہ لوگ ریسٹورنٹ میں پہنچے تو سامنے شہرام اور حارز کے ساتھ دو لوگ اور بیٹھے نظر آئے

پریہان انکو دیکھ کر گھبرائی اور مصطفی کا ہاتھ پکڑا

"فکر مت کرو یہ اپنے ہی بندے ہیں..."

مصطفی نے اسکو آہستہ سے کہا

شہرام اسکو دیکھ کر مسکرایا تو پریہان بھی مسکرادی

"ارے چھپکلی آگئی....."

مصطفی اور پریہان کے بیٹھتے ہی حارز نے اسکو چھیڑا تو اسنے گھورا

"خود جو چھپکلے ہو اسکا کیا...."

وہ بھی پریہان تھی کہاں پیچھے رہتے تو سب ہنس دیے

"بس اب شروع مت ہونا...."

ان کی جنگ عظیم شروع ہونے سے پہلے شہرام بولا

"پریہان یہ علی اور یہ گل خان...."

شہرام نے انکا تعارف کروایا تو ان دونوں سے سلام کیا جسکا اسنے مسکرا کر جواب دیا شہرام ان دونوں کو بھی سمجھا چکا تھا اور یہ بھی بتایا تھا کہ اسنے معارج کا کچھ نہیں بتایا نہ ہی یہ لوگ زکر کریں

حارزان سکوڈیٹیلز بتانے لگا کچھ کچھ تو سمجھ آگیا لیکن کچھ اوپر سے گزر گیا

"تو کیا اس معامم-میرا مطلب اس شخص سے یہ نہ معلوم کو سکا کہ وہ کہاں رکھے گا....؟"

علی جو معارج کا نام لینے لگا تھا شہرام کی گھوری پر بات بدلی

"نہیں اسکا ایک ہی خاص بندہ ہے اسکو صرف معلوم ہے اور وہی اپنے بھروسے مند آدمیوں کے ساتھ لیکر جائے گا مجھے صرف لڑکیوں کو لانے کا حکم ہے....."

"تو آپ سب آدمی کو ہی اگواہ کروالیں...."

پریہان جلدی سے بولی تھی لیکن سکو اپنی طرف دیکھتا پا کر وہ گڑبڑائی تھی

"مم-میرا مطلب جیسا آپ سب کریں..."

"نہیں پریہان جی اسکو اگواہ نہیں کرواسکتے....."

حارز بولا تھا تو وہ خاموش ہو گئی

"ہم پریہان کی گردن پر ٹریکر لگوائیں گے جس وجہ سے ہمیں اسکی لوکیشن کا معلوم ہو گا اور گل خان ساری فورس کو تیار رکھنا علی تم پل پل کی لوکیشن ٹریس کرنا....."

اسکی بات پر دونوں نے اثبات میں سر ہلایا اور باقی کا پلین بتانے لگا

"اگواہ کب کرنا ہے حارز...؟"

مصطفی بے پوچھا

"تین دنوں میں جتنی لڑکیاں ہو گئیں اتنی میں بے ایمانی بھی نہیں کر سکتا اسکے ادمی میرے ساتھ ہونگے...."

اسکی بات پر انہوں نے اثبات میں سر ہلایا

"گھر کیا بتاو گے پریہان جی کا....؟"

حازنے پوچھا کیونکہ اتنے دن غائب رہنے کا کچھ تو بتانا تھا

"وہ میں سنبھال لوں گا فکر مت کرو...."

مصطفی بولا تھا

تو حارز نے انکے سامنے ایک نقشہ رکھا جس میں ساری مکمل طور پر ڈیٹیل تھی سوائے ان لڑکیوں کو کہاں لیکر جانا ہے وہاں انہوں نے کوئسچن مارک لگایا ہوا تھا.......

....

"ارے آج تو جناب آئے ہیں...."

احتشام جو فون یوز کر رہا تھا میرب کو کمرے میں آتا دیکھ بولا

"مجھے آئسکریم کھانی ہے....."

وہ اسکے پاس بیٹھتی ہوئی بولی

"تو مجھے کھالو میں آئسکریم سے زیادہ مزے کا ہوں...."

اسنے اسکو بازو سے کھینچ کر اپنے اوپر گرایا تھا "اوففف احتشام نا نسیریس کہیں کے...."

پیچھے ہونے لگی کہ احتشام نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالے اپنے اوپر اور جھکایا

"سیریس ہوا تمہیں ہی پریشانی ہوگی...."

وہ سنجیدگی سے بولا تو اسنے ناسمجھی سے اسکی طرف دیکھا

"اپنا کان قریب کرو زرا...."

اسنے ابھی بھی سنجیدگی سے کہا تو وہ جھکی اور کان قریب کیا احتشام نے اپنا سر اٹھا کر اسکے کان کی لو کو دانتوں کی مدد سے کاٹا اسکے اس عمل سے میرب کی چینخ نکلی جبکہ احتشام زور سے ہنسا

"ہاہاہاہا ایسے سیریس میری جان...."

میرب کو اپنی طرف گھورتا پا کر اسنے ایک آنکھ دبا کر کہا

"بدتمیز میں کیسے یہ مان گئی کہ تم سیریس ہوگے....."

اسے غصے سے چباتے ہوئے کہا

"ویسے ایک بات ہے جب تم میرے ساتھ ریلیشن میں نہیں تھی جب مجھ سے دور بھاگتی تھی تب تمیز سے مطلب "آپ" کہ کر مخاطب کرتی تھی اب تم "تم" پر آگئی ہو چچچ کوئی شوہر کو ایسے کہتا ہے....."

اسنے آخر میں افسوس سے کہا تو اسنے آنکھیں بڑئی کر کے دیکھا

"پہلے مجھے لگتا تھا تم عزت کے قابل ہو لیکن میں بے وقوف تھی نہ سمجھی نہیں اب سمجھی ہوں کہ تم "تم" کہنے کے ہی قابل ہو....."

تم پر زور دیتے ہوئے اسنے کہا تو احتشام نے مسکرا اسکے چہرے کو دیکھا

اسکو کیا کسی کو یقین نہیں تھا کہ اس جیسے نان سیریس بندے کو بھی محبت ہو سکتی ہے

"میرب میں شروع سے فن کرنا جانتا ہوں سیریس نہیں ہو سکتا جب پری نے تمہیں دیکھا تو مجھے اسنے یہی کہا اگر یہ صرف ٹائم پاس ہے تو وہ مجھے چھوڑے گی نہیں....."

وہ یہ کہ کر رکا اور اسکو دیکھا جو اب اسکو غور سے سن رہی تھی

"لیکن مجھے نہیں معلوم مجھ جیسے نان سیریس بندے کو محبت کیسے ہو گئی میرے گھر والوں میں سے کسی کو یقین نہیں ابھی تک...."

اسکی بات پر وہ نظریں جھکا گئی

"جانتی ہو میں گھر بتانے سے کیوں ڈرتا تھا وہ اس لیے نہیں کہ وہ ہمارے رشتے سے انکار کر دیں گے بلکہ اس لیے کہ وہ اسکو مزاق سمجھیں گے میری محبت کو جو کہ یقیناً میں سیریس تھا یہ واحد چیز تھی جس میں میں سیریس تھا....."

وہ اسکے چہرے پر جھولتی آوارہ لٹوں کو اسکے کان کے پیچھے کرتا سنجیدگی سے بولا اور واقع اسکے الفاظ اس دفعہ اسکی سنجیدگی کی علامت تھے میرب کا دل زور زور سے دھک دھک کر رہا تھا

"احتشام چچ۔چھوڑو....."
اسنے اسکے بولتے الفاظوں اسکی نظروں سے گھبراتے ہوئے کہا
"آئی رئیلی لو یو جان..."
اسنے اسکے ماتھے پر لب رکھے تھے اور اسکو آزاد کیا تو وہ وہ سیدھی کھڑی ہوئی
"ابھی بھی آئسکریم کھانی ہے....؟"
اسنے اپنے دونوں ہاتھ سر کے نیچے رکھتے ہوئے شرارت سے کہا تو وہ مسکرا کر چہرہ جھکا گئی اور فوراً باہر بھاگ گئی لیکن احتشام کا قہقہ ضرور سنائی دیا تھا

"میری جند جان...."
پیار سے بڑبڑاتا فون اٹھایا تھا اور دوبارہ سے گیم کھیلنے لگا

....

"ہاں زرا بات سنیے گا مصطفی ملک...."
وہ کمر پر اپنے دونوں ہاتھ ٹکاتی اسکے سامنے کھڑی تھی
"جی مصطفی کی جان...."

وہ لیٹے لیٹے پیار سے بولا

"کل کہاں گئے تھے...؟"

اسنے غصے سے پوچھا

"کہاں....؟"

اسنے نا سمجھی سے پوچھا اور اٹھ کر بیٹھا تھا

"کل لنچ پہ وہ کسی عروبہ مروبہ کے پاس...."

وہ چباتے ہوئے بولی

"اووووو....."

اسنے او و کو لمبا کھینچا اور اسے مقابل کھڑا ہوا

"تو بیوی جیلس ہو رہی ہے....؟"

اسنے اسکے دونوں کاندھوں پر اپنے بازو رکھتے اسکی طرف جھکتے ہوئے کہا

"جیلس ہوتی ہے میری جوتی اس چڑیل کے ساتھ لنچ کی کیا ضرورت تھی کل سے ٹائم نہیں ملا ورنہ بتاتی اپکو...."

وہ اب بھی غصے سے بولی

"لنچ اسکے ساتھ کیا تھا پیار تو تمہارے ساتھ کرتا ہوں نہ...."

اسے جھک کر اسکی گردن پر لب رکھے تھے آبریش نے فوراً اسکو پیچھے کیا تو وہ شرارتی نظروں سے دیکھنے لگا

"مجھے غصہ مت دلائیں مصطفی آپ کیوں گئے تھے.....؟"

"میری جان میٹنگ تھی...."

اسنے اسکو غصہ ہوتے دیکھ مسکرا کر کہا

"لنچ کرتے وقت کونسی میٹنگ ہوتی ہے ہاں..؟؟اور آپ اکیلے کیوں گئے...؟اور آپ انکار بھی تو کر سکتے تھے...."

اسکے گھور کر کہنے پر اسنے بامشکل اپنی ہنسی دبائی

"جان یہ میٹنگ تھی بس اور میری میٹنگ تھی میں اکیلے نے ہی جانا تھا اور رامز کو انکار نہیں کر سکتا تھا آپکے والد کا ویسے بھی حکم تھا میٹنگ میں کروں....."

"مصطفی بس کر دیں بہانا کرنا....."

اسنے منہ بناتے ہوئے کہا تو اسنے تھوڑی سے پکڑ کر چہرہ اوپر اٹھایا

"جیلس ہو رہی ہو....؟"

اسنے اب کے سنجیدگی سے پوچھا

"تو اور کیا نہ ہوں جیلس بیوی ہوں...."

اسنے معصومیت سے کہا تو مصطفی کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا

"ہائے میری جان قربان مصطفی صرف تمہارا ہے تمہیں کسی بھی چڑیل سے جیلس ہونے کی ضرورت نہیں میرے دل کے ٹکڑے...."

اسنے اپنا ماتھا اسکے ماتھے کے ساتھ ٹکاتے ہوئے کہا تو وہ مسکرا دی

"مصطفی بس میں بھی مشرقی عورت ہی ہوں ہو ہی جاتی جیلسی...."

اسنے پھر منہ بنا کر کہا تو وہ کھل کر مسکرایا

"علاج ہے میرے پاس...."

وہ اب شرارت سے بولا

"ضرورت ہی نہیں اپنا علاج اپنے پاس رکھیں...."

اسکی ذو معنی بات سمجھتی اسکا گھیرہ تھوڑتے ہوئے کہا تو اس دفعہ اسکا قہقہ لگا

"میری بیوی تو بڑی ڈرپوک نکلی...."

وہ ہنستے ہوئے بولا

"ڈرپوک نہیں آپکی حرکتیں ہی بڑی چھچھوری ہیں...."

اسکی بات پر اسکا پھر قہقہ گونجا آبریش نے اسکے ہنستے کی نظر اتاری تھی جو بہت ہینڈسم لگ رہا تھا

"ہینڈسم لگ رہا ہوں جو یک ٹک دیکھ رہی ہو...."

وہ آج شرارت کے پورے موڈ میں تھا

"ہاہاہاہا جی لگ رہے ہیں آپکو مسئلہ میں اپنے شوہر کو دیکھ رہی ہوں...."

اسنے بھی شرارت سے کہا

"اچھااااا...."

اچھا کو لمبا کھینچتا اسکو حصار میں لیا تھا تو وہ کھلکھلائی تھی

....

"پر یہان میری جان کل تمہیں جانا ہو گا...."

شہرام نے اسکے پاس جھولے پر بیٹھتے ہوئے کہا

"معلوم ہے آپ بے فکر رہیں...."

اسنے مسکرا کر کہا

"مجھے ٹینشن ہو رہی ہے..."

اسنے اصل بات بتائی

"اچھا کیوں شہرام....؟"

"تمہاری وجہ سے کہیں تمہیں کوئی مجھ سے دور نہ کر دے...."

اسنے واقع پریشانی سے کہا

"جب تک اللہ نہ چاہے ہمیں کوئی دور نہیں کر سکتا شہرام اور وہ لڑکیوں کہ ماں باپ بھی تو پریشان ہونگے نا جانے کن کن کے ساتھ ایسا ہو گا..."

اسکی بات پر شہرام نے اسکے کندھے پر سر رکھا

"آئی لو یو آئی رئیلی لو یو پریہان نا جانے مجھے کب کیسے تم سے اتنی محبت ہو گئی جواب عشق کی حدوں کو چھو رہی ہے...."

اسنے محبت سے چور لہجے میں کہا

"اور نا جانے آپ نے کیا جادو کیا ہے جو میں آپکی دیوانی ہوئی پھرتی ہوں...."

وہ بھی محبت سے اپنے کندھے پر رکھے سر کو دیکھ کر بولی تو شہرام نے سر اٹھایا اور اسکے ماتھے پر لب رکھے

"بس یہی خواہش تھی کہ جیسے شہرام ملک پریہان کا دیوانہ ہے اسکا عاشق بنا پھرتا ہے اسی کو سوچتا ہے چاہتا ہے... ویسے ہی پریہان ملک بھی اسکو سوچو اسکو چاہے اسی کی ہی دیوانی ہو....."

اسکے لہجے میں جھلکتی محبت دیکھ کر وہ اسکے سینے سے لگی تھی

"آئی لو یو سو مچ....."

شہرام نے بھی گھیرہ تنگ کیا تھا اور اسکے سر پر پیار کرنے لگا

....

"ماما میرا ایک دوست ہے اسکی بہن کی طبعیت بہت خراب ہے اسکا آگے پیچھے کوئی نہیں بیچارا یا تو کام پر جائے یا بہن کا خیال رکھے اور ایک میڈ رکھی تھی جو اپنا کام سہی سے نہیں کر رہی تھی تو میں نے سوچا کیوں نہ پریہان کو کچھ دن کیلیے بھیج دوں...."

سب ڈنر کر رہے تھے کہ مصطفی کی بات پر اسکی طرف متوجہ ہوئے سوائے شہرام مصطفی اور پریہان کے علاوہ کوئی حقیقت سے آگاہ نہ تھا

"ہمم لیکن بیٹا جی بہن نے یونیورسٹی بھی تو جانا ہوتا ہے...."

حماد صاحب بولے

"وہ وہی سے چلی جائے گی وہاں سے یونیورسٹی نزدیک ہے پیدل بھی جا سکتے...."

" چلیں اگر پریہان کو کوئی پروبلم نہ ہو تو ٹھیک ہے...."

وہ اب کیا کہ سکتے تھے

"نہیں بابا مجھے کیا مسئلہ ہونا...."

مصطفی کے دیکھنے پر وہ بولی تو وہ سر جھٹکتے کھانا کھانے لگے

"اسکا مطلب کچھ دن اس عذاب سے جان چھوٹ جائے گی...."

احتشام شرارت سے بولی

"کچھ دن کیلیے جا رہی ہوں خوش تب ہونا جب ہمیشہ کیلیے گئی جب مر جاو...."

"پریہان....."

سب اسکی بات پوری ہونے سے پہلے بولے تھے اسنے فوراً زبان دانتوں تلے دبائی اور سبکی گھورتی نگاہ کو دیکھ کر اسنے دانت دیکھائے

"اچھا اب ایسے تو مت دیکھیں مزاق کر رہی تھی....."

اسنے کہا تو سب اسکو ایک نظر گھورتے کھانا کھانے لگے لیکن اسکی نظر شہرام پر پڑی جو اسکو ہی دیکھ رہا تھا اسنے سوالیہ نظروں سے دیکھا تو نفی میں سر ہلاتا کھانا کھانے لگا تو یہ بھی کندھے اچکاتی کھانا کھانے لگی

"کتنی لڑکیاں ہوگئی ہیں....؟"

اسنے اپنے سامنے ٹرک میں لیٹی لڑکیوں کو دیکھتے ہوئے کسی سے فون پر کہا

"اچھا حازق اپنا کام کر چکا ہے مجھے لڑکیاں میرے آدمی کے ہاتھوں بھیج دی ہیں...."

اسنے کوفت سے روتی ہوئی لڑکیوں کو دیکھا تھا

"بکواس بند کرو کسی لڑکی کو بھی فلحال مت استعمال کرنا ہم نے اپنا کام سہی سے کہا تو معارج صاحب ہمیں بہت بھاری قیمت کے ساتھ من پسند لڑکی بھی دے گا....."

اس شخص نے خباثت سے کہا

"ہاں یار واقع سہی کہا ایک سے بڑھ کر ایک لڑکی ہے...ہاں ہم بس پانچ گھنٹوں میں باس کو ملیں گے اسکے بعد اگے کہاں جانا ہے باس بتائیں گے....."

اسنے گھڑی پر ٹائم دیکھتے ہوئے کہا

"ہاں دلاور خریدے گا شاید اچھا چل بعد میں بات کرتا...."

اسنے ان لڑکیوں کے رونے سے کوفت کھاتے ہوئے کہا

"اوئے میکی ان سالیوں کے منہ بن کرو اخوامخواہ کا بھیجا فرائے کر رہی ہیں...."

اسنے کوفت سے کہا تو وہ شخص خباثت سے ہنستا انجیکشن بھرنے لگا شاید نشے کا انجیکشن تھا

....

"لوکیشن ٹریس ہوئی...."

شہرام نے ایک ہاتھ کرسی کی پشت پر ٹکاتے جھکتے ہوئے علی سے کہا

"نہیں سر وہ مسلسل تین گھنٹوں سے ٹریول کر رہے ہیں کسی جگہ بھی انکا سٹاپ نہیں..."

اسنے ہیڈ فونز کان سے ہٹاتے ہوئے کہا

"اس وقت وہ کہاں ہیں....؟"

حارز نے پوچھا تھا

"معلوم نہیں کوئی کوریکٹ لوکیشن ٹریس نہیں ہو رہی پر یہان میڈم پر لگا یا گیا ٹریسر لوکیشن سہی نہیں بتا رہا...."

"وہ اس وقت ٹرک میں موجود ہیں لوکیشن کی گڑ بڑ اسی لیے ہے....."

حارز بولا تھا

"وہ ٹرک کا جو نمبر تھا اسکا کیا بنا....؟"

حارز کو اچانک یاد آیا تو پوچھا

"سر وہ اس وقت ایک جگہ پر کھڑا ہے اور وہ جگہ ریلوے سٹیشن ہے وہاں سے جگہ چینج کی گئی ہے..."

علی کی بات پر شہرام نے ماتھا مسلا تھا

"اس ٹرک کے مالک سے ملا ہوں وہ بیغیرت کہ رہا ہے وہ ٹرک کچھ روز پہلے چوری ہو گیا تھا......."

مصطفی نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا بے شک یہ سب اسکی زندگی کا حصہ نہ تھا وہ صرف ایک بزنس مین تھا اس فیلڈ سے اسکا دور دور تک کوئی تعلق نہ تھا پر وہ شروع سے شہرام اور حارز کی ہر ممکن مدد کرتا تھا

"دو لگانی تھی سالے کو...."

حارز نے کہا تو وہ خاموش ہو گیا

"سر وہ جو آپ نے وائس ٹریکر لگایا تھا پر یہان جی کو اسکا نمبر کیا ہے... شاید اب تک وہ ایکٹیویٹ ہو گیا ہو...."

علی نے پیچھے پلٹتے ہوئے کہا تو اسنے نمبر لکھوایا

"شہرام پریشان کیوں ہو رہے ہو...؟"

اسنے ادھر سے ادھر چکر کاٹتا دیکھ مصطفی نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا تو اسنے اسکی طرف دیکھا وہ جس حساب سے ضبط کیے ہوا تھا وہ اسکی آنکھیں بیان کر رہی تھیں

"میں اس کتے کو نہیں چھوڑوں گا مصطفی میری ہر پیاری چیز چھین کی اس نے اب پر یہاں کو کچھ نہیں ہونے دوں گا....."

وہ غصے سے پر آہستہ آواز میں بولا

"انشاءاللہ ایسا ہی ہو گا...."

مصطفی نے اسکا کندھا تھپتھپایا

"سر یہ اکٹیویٹ ہو گیا ہے...."

علی دو منٹ بعد بولا تو وہ فوراً اسکی طرف آئے......

"سر بس اس میں تو بس چینخو پکار کی آوازیں آرہی ہیں اسنے ہیڈ فونز اتارتے ہوئے والیم اونچا کیا

"بس ایک بار یہ جگہ کا نام بول دیں میں پھر انکو ایسا غائب کروں گا سات نسلیں بھی ڈھونڈ ھیں تو نہ میں گے زندہ دفنا دوں گا...."

اسنے غصے سے کہا

"ارے ان لڑکیوں کا منہ بند کیوں نہیں کر رہا سستی مت دیکھا و مزید پانچ گھنٹے مجھ سے انکا شور شرابہ برداشت نہیں ہوتا...."

اس آدمی نے غصے سے کہا اور آگے بڑھا وہ بہت بڑا ٹرک نہیں البتہ ٹینکر تھا جس میں تقریباً پچاس لڑکیاں تھی باقی پچاس دوسرے ٹینکر میں تھیں

"یہ لڑکی کون ہے.....؟"

اسنے اپنے آدمی سے رازدرانہ انداز میں پریہان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا جو کڑے تیوروں سے اسکو گھور رہی تھی

"معلوم نہیں سرکار پٹاخہ ہے نہ...."

وہ خباثت سے بولا تو وہ آدمی ہنسا جبکہ پریہان نے چہرہ پھیرہ تھا

"ارے دیکھو تو گلاب جامن میں ایک رس گلہ بیٹھا ہے......"

اس آدمی نے خباثت سے پریہان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

ادھر سبکے کان کھڑے ہوئے تھے انکو شک ہوا

اسنے پریہان کی طرف قدم بڑھائے تو وہ مزید سکڑ کر بیٹھی وہ اس وقت ڈرنا نہیں چاہتی تھی..

"ارے ڈر گئی ہاہاہاہا...."

اسکے ساتھ ہی ان دونوں آدمیوں نے قہقہ لگایا

"منہ بند رکھو اپنا...."
پریہان غصے سے بولی اور ادھر انکا شک یقین میں بدلہ
"ارے چڑیا تو غصہ ہو گئی...."
وہ پھر ہنسا تھا پریہان نے چہرہ پھیر لیا

"ہائے ایک تو اتنی حسین اوپر سے یہ تیری ادا تیرے حسن کو چار چاند لگا رہی ہے رس گلی......"
وہ شخص خباثت سے بولا پریہان نے ایک ناگوار نظر اس پر ڈالی اور چہرہ پھیر گی اور ادھر شہرام میں برداشت ختم ہو رہی تھی

"تیری تو خبیث انسان بتاتا ہوں تجھے میں حرام خور...."
شہرام غصے سے بڑبڑاتا باہر کی طرف جانے لگا کہ مصطفی نے اسکو بازو سے کھینچ کر اپنے سامنے کیا
"دماغ خراب ہو گیا ہے کہاں جا رہا ہے...؟"
"تو سن نہیں رہا اس خبیث انسان کی باتیں...."
"سن رہا ہوں اور کہاں جائے گا معلوم ہے وہ کہاں ہیں...؟ اور ہوش سے کام لو شہرام زرا سی غلطی ہمیں بہت بڑے نقصان میں ڈال سکتی ہے....."
اسکی بات پر اسنے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے خود کو کمپوز کیا تھا

"علی لوکیشن کا کیا بنا ایک کام نہیں تم سے ہو رہا....."

وہ اب غصے سے علی سے بولا سب اسکے غصے سے گھبراتے تھے وہ جلدی سے کمپیوٹر پر انگلیاں چلانے لگا

"سر بس پانچ منٹ وہ کہیں رک نہیں رہے ورنہ ہم معلوم کر لیتے...."

اس نے جلدی سے صفائی دی

"علی اگر کوئی گڑبڑ ہوئی آئی ول شوٹ یو....."

وہ غصے سے کہتا سیگرٹ سلگائی تھی کیونکہ اسکا واحد حل یہی تھا مصطفی اور حارز نے افسوس سے اسکو دیکھا

....

"پر یہان کیوں میں نے تمہاری جان خطرے میں ڈالی....."

وہ سیگرٹ پھونکتا ہوا خود سے بڑبڑایا

"اگر تمہیں کچھ ہو گیا تو....."

اسنے آدھی سیگرٹ نیچے پھینکی تھی وہ تو اس سے آگے سوچ بھی نہیں سکتا تھا اسنے ایک اور سیگرٹ سلگائی

"انکا بھی تو حوصلہ ہو گا جن کی بیٹیاں بھی ہیں......"

اسنے خود سے کہا

"لیکن ان میں سے کوئی میرے جتنی جنونی محبت نہیں کرتا ہوگا...."
اسنے اپنا سر جھکا کر ریلنگ پر ٹکایا تھا

"شہرام...."
حارز نے اندر سے آواز دی تو سیگرٹ پھینکتا اندر داخل ہوا
"سر وہ لوگ ایک جگہ پر رکے ہیں اسکی لوکیشن ٹریس ہو گئی ہے یہ مال روڈ ہے سر معلوم نہیں کب تک رکے ہیں..."
علی جلدی سے بولا
"حارز چلو...."
وہ کہتا جانے لگا کہ علی بولا
"سر کیا میں بھی...."
"نہیں علی تم ہمیں لوکیشن بتاتے رہو گے...."
"لیکن سر یہ جگہ یہاں سے تین گھنٹوں کے فاصلے پر ہے اتنی جلدی کیسے پہنچیں گے وہ لوگ شاید کچھ دیر میں وہاں سے روانہ ہو جائیں......"

"ہم لوگ پیچھا کریں گے وہ شاید اور جگہ پر بھی قیام کریں اور حارز تم اور میں پرائیوٹ جیٹ میں جائیں گے باقی فورس کو بھی پہنچنے کا حکم دو مال روڈ سے دس کلومیٹر کے فاصلے پر پولیس سٹیشن ہے

وہاں خبر دو... جیٹ سے ہم تین گھنٹوں کا فاصلہ ایک گھنٹے میں طے کر لیں گے جب تک پہنچیں گے وہاں کی فورس انکا پیچھا کرئے گی ادھر تم علی لوکیشن کا بتاتے رہنا ادھر سے فورس ہمیں انفارمیشن دیتی رہے گی...."

اسکا یہ پلیم سن کر واقع انہوں نے داد دیتی نظروں سے دیکھا اور باہر نکلے

"مصطفی ہم جا رہے ہیں خیال رکھنا....."

"کیا میں بھی....؟"

"نہیں یار تو یہاں کا سنبھال....."

کہتا دونوں باہر نکلے

"اچھا حارز گل خان کو خبر کر واور جیٹ کو پولیس سٹیشن کے قریب منگواو...."

اسے حکم کے ساتھ ہی دونوں گاڑی میں بیٹھے تھے

....

"اے لڑکی تو اتنی خوبصورت ہے یہ نخرہ کس بات کا ہے....؟"

وہ آدمی کچھ دیر بعد دوبارہ اسکے پاس آکر بولا پر وہ خاموش رہی اس وقت ٹینکر میں خاموشی تھی سبکو بے ہوشی کا انجیکشن لگا دیا تھا سوائے پریہان کے اگر لگا بھی دیتے اسکو خاک اثر نہ ہوتا شہر ام سب انتظامات کروا کر بھیجا تھا

"ادھر دیکھ...."

اسنے پریہان کو منہ سے دبوچ کر چہرہ اپنی طرف کیا وہ پھڑ پھڑائی تھی

"ہائے افسوس ابھی ہمیں اجازت نہیں تجھے چھونے کی...."

اسنے آہ بھرتے ہوئے کہا

اور اسنے موبائل نکال کر بہت مشکل سے اسکی تصویر کی جو اسکی گرفت میں پھڑ پھڑا رہی تھی اور آخر میں اسے دانت کاٹے تھے جس سے وہ فوراً پیچھے ہوا اور پریہان نے مسکرا کر اسکو دیکھا لیکن صرف ایک سیکنڈ کیلیے

"واقع پوری چڑیا ہے پھڑ پھڑا دیکھ رہی اگر اجازت ہوتی تیرے ہوش ٹھکانے لگا دیتا...."

اسنے اسکے منہ پر تھپڑ مارتے ہوئے کا تو پریہان بیٹھی گرئی تھی اور خونخوار شیرنی بنی اسکو گھورا تھا

"کمینی کہیں کی...."

گالی سے نوازتا اپنا ہاتھ دیکھا اور اٹھا تھا پریہان نے اپنے بندھے ہاتھوں کو اوپر اٹھا کر اپنے پھٹے ہونٹ پر انگوٹھا پھیرا اسکو تکلیف کا احساس ہوا پر برداشت کر گئی وہ شخص گھورتا ہوا ٹینکر سے نیچے اتر گیا اور پریہان کی آنکھوں میں بے شمار موتی چمکے تھے پر وہ پریہان شہرام تھی کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی اسنے اپنی آنکھوں کو رگڑا تھا

....

شہرام اور حارز اس وقت پرائیوٹ جیٹ میں بیٹھے تھے شہرام کو بے چینی لگی ہوئی تھی

"ہاں علی بولو....."

"اچھا اچھا ٹھیک ہے بتاتے رہنا..."

حارز نے اسکو کہہ کر فون بند کیا تھا

"کیا کہہ رہا تھا...؟"

اسنے جلدی سے پوچھا

"اب وہاں کی لوکیشن نہیں آرہی شاید وہ لوگ وہاں سے جا چکے ہیں...."

اسکی بات پر اسنے اپنا سر جھکایا تھا

....

"یہ لڑکی کہاں ہے اس وقت....؟"

معارج نے فون پر اس آدمی سے کہا

"سر یہ ہمارے پاس ہے...."

"اسکو سب سے الگ کرو اور کراچی کی حدود پار کرنے کے بعد میرا آدمی تمہیں ملے گا اسکو بھیج دو...."

اسنے جلدی سے کہا آخر جسکا انتظار کیا جسکو اپنی گرفت میں پانا چاہا وہ مل رہی تھی

وہ تو اس آدمی نے یہ کہہ کر بھیجی تھی تصویر کے یہ لڑکی ان سب سے خوبصورت ہے اور ادھر معارج نے جیسے دیکھی اسکی دلی تمنا پوری ہوگئی

"جی سر کار جیسا آپکا حکم....."

اسے کہتے ساتھ فون بند کیا اور گندہ سا منہ بنایا اگر اسکو معلوم ہوتا کہ اسکا سر کار ہی بے ایمان ہو جائے گا تو یہ کبھی پک نہ بھیجتا

"اوئے میکی کراچی کی حدود پار کرنے کے بعد معارج صاحب کا آدمی ملے گا اس لڑکی کو وہاں سوپنا ہے....."

اسکو حکم دیا تھا وہ لوگ اس وقت ٹینکر کی چھت پر بیٹھے تھے اور سیڑھیوں کی مدد سے نیچے جانے لگے کیونکہ ٹینکر اپنی رفتار پکڑ رہا تھا

....

"سر میڈم جی کا وائس ٹریکر کام نہیں کر رہا....."

علی نے حارز کو پریشانی سے فون کر کے کہا کیونکہ وہ شہرام کے قہر کو برداشت نہیں کر سکتا تھا

حارز کو بھی پریشانی ہوئی تھی

"اچھا تم کوشش کرتے رہو....."

اسنے ایک نظر شہرام کو دیکھتے ہوئے کہا اور فون بند کیا

"کیا کیا ہے اب اس الو کے پٹھے نے....."

اسنے فون کو گھورتے ہوئے کہا

"اس نے کچھ نہیں کیا وائس ٹریکر کام نہیں کر رہا پر یہاں جی کا...."

"یااللہ خیر...."

اسکی بات سن کر وہ من ہی من میں بولا تھا اور فون نکال کر والپیپر پر پریہان کی پک کو دیکھا

"وہ جس حد تک اسکے لیے جنونی تھا اسکا اندازہ شاید اسکو خود کو نہ تھا اور وہ خود اپنے ہاتھوں سے اسکو مصیبت میں دھکیل چکا تھا

....

"کہاں لیکر جا رہے ہو مجھے چھوڑو...."

پریہان اپنا بازو آزاد کروانے کی کوشش کرتے ہوئے چینخی

"سالی چینخنا بند کر تجھے انکے ساتھ نہیں لیجایا جا رہا....."

وہ اسکو اٹھاتا ہوا بولا

"مطلب وہ مصیبت میں پھنس گئی تھی کیونکہ لوکیشن اسی کی وجہ سے ٹریس تھی پھر اسکو کچھ یاد آیا

"اچھا رکو...."

وہ تحمل سے بولی تو وہ رکا اور پلٹ کر اسکو سوالیہ نظروں سے دیکھا

"چلتی ہوں میں لیکن ان لڑکیوں کا کیا ہوگا....؟"

"تجھے اس سے مطلب نہیں...."

اسکی بات پر وہ کھانسنے لگی وہ بھی بری طرح

"کیا ہوا لڑکی...؟اوئے میکی پانی لیکر آورنہ یہ ٹپکتی ہے..."

اسنے ٹینکر سے باہر کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا پر یہان نے کھانستے ہوئے اسکو دیکھا جسکی پشت تھی اسنے جلدی سے اپنی گردن سے تھوڑا ماسک اتارا اور وہاں پہ موجود دونوں چپس اتاریں تھی کیونکہ اسکو یہ نہیں معلوم تھا ٹریکر کونسا ہے اور وائس والی چپ کونسی ہے اتارتے وقت کراہ اٹھی تھی اور جلدی سے پیچھے ٹینکر کے ساتھ چپکتی کھانستے ہوئے لگا یا تھا یہ سب اسکو کل شہرام نے سیکھایا تھا

تب تک وہ پانی لیکر آیا تھا پر یہان نے جلدی سے پانی پکڑا اور دوسری طرف منہ کیے پینے لگی ساتھ گلے کا ماسک درست کرنے لگی شکر تھا اس آدمی کی نظر اسکے ماسک پر نہیں گئ

"چل اب اگر زندہ ہے تو...."
اسنے اسکا ہاتھ کھینچتے ہوئے کہا
"شہرام جس کیلیے یہ سب کررہے ہیں آپکی محنت ضائع نہیں ہوسکتی ہمارا ملنا مقدر میں ہوا تو مل جائیں گے بس آپ انکی جان بچالینا آئی لو یو......"

آنسوؤں بھری آنکھوں سے خود سے دل میں شہرام کو مخاطب کر کے کہااور وہ خود کو بہت پڑی مشکل میں ڈال چکی تھی وہ لوگ ٹریکر سے ان لڑکیوں کو تو ڈھونڈھ لیتے لیکن ناجانے پر یہاں کو وہ کہاں لیکر جارہے تھے

....

وہ اس وقت اس ٹینکر سے بیس کلومیٹر کے فاصلے پر تھے اس وقت دونوں جیپ میں اور انکے ساتھ باقی پولیس افسران موجود تھے جو انکی طرح رف حلیے میں ہی تھے

"بس مل جاو تم دوبارہ دور نہیں بھیجوں گا....."
اسنے اسکو دل میں مخاطب کیا اس بات سے انجان وہ اس سے دور جا چکی ہے نا جانے کہاں...
علی انکو پل پل کی خبر دے رہا تھا گل خان بھی انکو کراچی سے نکلنے کے بعد ملیں گے
"شہرام ملک پریشان مت ہو یارا...."
اسنے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تو اسنے اثبات میں سر ہلایا

"سر وہ لوگ اس وقت کراچی سے پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر رکے ہوئے ہیں...."
علی نے انکو خبر دی
"ہمیں جلدی جانا کو گا وہ زیادہ دور نہیں ہم سے
شہرام نے جلدی سے کہا

"فرسٹ انکا قیام کتنی دیر کا تھا...؟"

سر چالیس منٹ کا....."

اسکی بات پر اسنے اپنے ساتھ موجود ڈی ایس پی کو کال کی

"سر ہمارے پاس پینتالیس منٹ ہین جلدی پہنچا ہو گا...."

"او کے ایس پی شہرام او کے میرے ٹیم ریڈی ہے آپ بھی تیار رہیں..."

دوسری طرف سے کہا اب یہ اپنے آدمیوں سے رابطہ کر رہا تھا

دو سو بیس منٹ کا سفر اب انکو پینتالیس منٹ میں طے کرنا تھا معلوم نہیں کیسے

ادھر پر یہان بے ہوش کر چیز سے بے گانہ موت کی طرف جا رہی تھی وہ اپنے ہمسفر کی محنت رائیگا نہیں جانے دے سکتی تھی یہ سوچے بغیر کہ اس سے دور ہونے کا انجام یہ سوچے بغیر کے جہاں وہ جا رہی ہے وہ کونسی جگہ ہے وہاں اسکے ساتھ کیا کو گا ہر چیز فراموش کر بیٹھی تھی

"علی کیا لوکیشن ہے....؟"

حارز نے پوچھا کیونکہ وہ لوگ پچاس منٹ سے سفر کر رہے تھے لیکن ابھی فاصلہ تھا

"سر لوکیشن وہی آرہی ہے...."

اسکے جواب پر اسنے شہرام کو دیکھا

"علی کیا معلوم انہوں نے ٹینکر چینج کیا ہو...؟"

اب کے شہرام بولا

"بٹ سر میم کی وجہ سے ہم ٹریس کر رہے ہیں اگر چینج بھی ہوتا تو میم کی لوکیشن بھی چینج ہوتی....."

اسکی بات پر وہ دونوں خاموش ہوئے

"وائس ڈیوائس کا کیا بنا...؟"

"سر وہ کام نہیں کر رہی..."

اسکی بات پر اسنے او کے کہتے فون بند کیا

"شہرام مجھے معلوم ہے تجھے پریہان جی کی فکر ہے میں نے پہلے کہا تھا سوچ سمجھ کر کریں سب کچھ....."

اسکی با پر اسنے ایک نظر دیکھا اور پھر ٹھنڈی آہ بھرتا گل خان کو تیز چلانے کا حکم دیا

....

تقریب مزید تیس منٹ بعد وہ اس جگہ سے پچاس فٹ کے فاصلے پر تھے سب الرٹ ہو چکے تھے

"آر یو ریڈی بوائز....؟"

شہرام نے سب کو پلین بتانے کے بعد کہا

"یس سر...."

سب نے یک زبان کہا

"یاس پی شہرام میری ٹیم بھی تیار ہے..."

ڈی سی پی صاحب نے کہا تو اسنے اثبات میں سر ہلایا

"ہم عہد کرتے ہیں آخری سانس تک لڑیں گے دشمنوں کے چھکے چھڑا دیں گے یا تو شہید ہو نگے یا انکو جہنم واسل کریں گے..."

شہرام نے بلند آواز میں کہا

"ہم عہد کرتے ہیں انشاءاللہ سر..."

وہ پھر یک زبان بولے

"سب اپنی اپنی پوزیشنز سنبھالو..."

اسکے حکم پر سب الرٹ ہوتے اپنی اپنی پوزیشنز سنبھالنے لگے شہرام حارز اور ڈی سی پی صاحب اگے تھے جبکہ باقی انکے نقش قدم پر پیچھے چل رہے تھے حارز ساتھ ساتھ انکو انکی پوزیشنز کا بھی اشارہ کر رہا تھا جو وہ تابعداری سے مان رہے تھے

بیس فٹ کے فاصلے پر انکو دس یا اس سے زیادہ ٹینکر نظر آئے...

"مطلب سب یہی ہیں پری میری جان آرہا ہوں میں اب کبھی یوں دور نہیں کروں گا..."

خود سے بڑبڑاتا ایک گن لوڈ کر کے پیچھے پینٹ میں ڈالی تھی جبکہ دوسری لوڈ کر کے دائیں ہاتھ میں لی تھی

باہر دو لوگ پہرے پر تھے جنکو بہت ہوشیاری سے گل خان اور عبید ٹپکا چکے تھے

گل خان نے آگے آنے کا اشارہ کیا تو شہرام نے آگے بڑھ کر ہولے سے دروازہ کھولا سامنے راہداری بالکل خالی تھی تھی یہ ایک بنجر سا گھر تھا لیکن اندر سے حالت کچھ قدرے بہتر تھی

شہرام پیچھے اشارہ کرتا آگے بڑھا اور پیچھے کچھ لوگ بھی اسکے پیچھے چلے کچھ افسران نے باہر سے قبصہ کیا تھا

شہرام ہولے سے ہر دروازہ کھول کر چیک کر رہا تھا ایک دروازے کے باہر رکا جس میں سے آوازیں آرہی تھی اسنے رکنے کا اشارہ کیا اور تھوڑا سا دروازہ کھولتا اندر کا جائزہ لیا تین لوگ اوندھے منہ لیٹے ہوئے تھے جبکہ ایک فون پر بات تو دوسرا شراب کے نشے میں دھت لگ رہا تھا اسنے اندر چھانکتے پیچھے ہاتھ کرتے پانچ کا اشارہ کیا اور پلٹ کر کچھ کو آگے بھیجا اور باقیوں کا کام تمام کرنے کیلیے اسنے ایک جھٹکے سے دروازہ کھولا اسنے عبید ڈی ایس پی صاحب اور حارز نے اندھا دھند فائرنگ کر دی وہ جو اس حملے کیلیے تیار نہ تھے اور ہتھیار لیس بیٹھے تھے وہی ڈھیر ہو گئے باہر سے بھی گولیوں کی آوازیں آنا شروع ہو گئیں تھی یر طرف فائرنگ کی آواز تھی

شہرام دیوانہ وار ہر دروازہ کھول کر چیک کر رہا تھا ساتھ رستے میں آتے دشمنوں کا بھی سفایا کر رہا تھا

سب سفایا کرنے کے بعد وہ لوگ ایک دروازے کے بایر رکے جس میں سے اب چینخنے کی آوازیں آرہی تھیں

شہرام نے رکنے کا اشارہ کیا اور عبید کو بھی اشارہ کیا جو اشارہ سمجھتا دروازے کے پاس آیا

"خود کو ہمارے حوالے کر دو بچنے کا کوئی راستہ نہیں ہے تمہارے آدمی مارے گئے ہیں دروازہ کھولو ورنہ ہم توڑ دیں گے اور پھر انجام کے زمہ دار تم خود ہو گے ...."

یہ سپیکر میں بولا تھا پر جواب نہ داد تو اسنے گل خان اور علیم کو دروازہ توڑنے کا اشارہ کیا جیسے جیسے یہ توڑنے کی کوشش کر رہے تھے اندر سے چینخنے کی آوازیں تھی جیسے ہی دروازہ ٹوٹا اندر سے فائر ہوا جو علیم کے بائیں بازو پر لگا لیکن اگلے حملے سے پہلے عبید اور حارز نے اپنے انداز میں انکو بھی ٹپکا دیا تو وہاں صرف دو لوگ تھے معلوم انکو بھی تھا اب بچنے کا کوئی چانس نہیں

انہوں نے وہاں موجود لڑکیوں دیکھا جو ڈری سہمی سی کھڑی تھیں

"عمیر زخمیوں کو ایک گاڑی میں لے جاو اور وہ ٹینکر تیار کر وان لڑکیوں کو باحفاظت چھوڑنے کی....."

ڈی ایس پی صاحب نے حکم دیا اور خود بھی باہر نکل گئے پیچھے انکی ٹیم تھی اب کمرے میں لڑکیوں کے علاوہ شہرام حارز گل خان عبید عمیر اور باقی انکے ساتھی تھے جنکو حارز نے باہر بھیجا تھا ہر چیز کا معائنہ کرنے

شہرام کی نظریں کسی کو ڈھونڈھ رہی تھیں

"پری......"

شہرام بلند آواز میں بولا لیکن جواب نداد

"پپ-پری کہاں ہو تم....؟"

اتنی لڑکیوں میں وہ اسکو ڈھونڈھ نہیں پا رہا تھا..

"کیا مجھے سن رہی ہو....؟"

لیکن وہ ہوتی تو بولتی سب لڑکیاں اسکو دیکھ رہی تھیں

"پریہان جی..."

اب کہ حارز بولا تھا

"پریہان بولو کہاں ہو تم....؟"

شہرام اس بار بلند تر آواز میں بولا تھا اسکا دل ڈوب رہا تھا نا جانے کیوں

اور آگے ہوتے ہر لڑکی کو پیچھے کرتا چیک کرنے لگا

"پریہان کہاں ہے...؟"

ان میں نہ ملنے پر اب وہ ان لڑکیوں سے پوچھ رہا تھا جو نا سمجھی سے اسکو دیکھ رہی تھیں

"شہرام انکو کیسے معلوم ہو گا..."

حارز نے آہستہ آواز میں کہا

"کیا مطلب معلوم نہیں وہ انکے ساتھ ہی تو تھی کہاں گئی..."

وہ چلایا تھا وہ جو بے چین تھا اسکے لیے اسکو دیکھنے کیلیے اب اسکو غصہ آرہا تھا اسکو غیر موجود پا کر

"میں تم لوگوں سے پوچھ رہا ہوں کچھ..."

وہ غرا کر بولا

حارز نے پریشانی سے اسکو دیکھا کیونکہ غصے سے اسکی آنکھیں سرخ ہو گئیں تھی

"وہ ڈمپل پڑتا ہے جب وہ مسکراتی ہے بہت خوبصورت بہت زیادہ...."

شہرام اتنا کہہ کر رکا تھا اسکو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیسے انکو بتائے اسکا حلیہ

"سس-سر وہ ایک لل-لڑکی کو لل-لے گئے تھے وہ بب-بھی خوبصورت تھی...."

ایک لڑکی کانپتی ہوئی آواز میں بولی اور شہرام پر ساتوں آسمان گرا گئی تھی گل خان فوراً باہر بھاگا ساتھ اسنے اپنے آدمیوں کو لیا تھا

"کیا مطلب کوئی لے گیا کہاں...؟ کیسے لیکن...."

اسکو سمجھ نہیں آرہی تھی کیونکہ اسی وجہ سے یہ لوگ پہنچے تھے ٹریکر اسکے لگا تھا اور نہ لوکیشن اور آتی اگر پریہان نہ ہوتی یہاں موجود تو.....ڈی ایس پی کے آدمی ان لڑکیوں کو لیجانے لگے

شہرام غصے میں ادھر سے ادھر چکر کاٹنے لگا اسکا دماغ پھٹ رہا تھا کہ کچھ دیر میں گل خان داخل ہوا وہ اکیلا تھا

"سر یہ...."

گل خان نے ٹریکر اسکے سامنے کیے جنکو شہرام نے تھاما تھا حارز کو بھی پریشانی نے گھیرا تھا اور یہاں شہرام کا ضبط ٹوٹا تھا اسنے وہ ٹریکر نیچے پھینکے تھے اور پاس پڑی کرسی اٹھا کر دور پٹکی تھی وہاں موجود ہر چیز کو توڑنے لگا

"نہیں ایسا کیسے کر سکتی ہے وہ..."

اسنے اب غصے سے گل خان کا گریبان پکڑا تھا اور چلایا تھا حارز فوراً آگے بڑھا اور اسکا گریبان شہرام کی گرفت سے نکالا اور اسکو باہر جانے کا حکم دیا

"شہرام ہوش سے کام لو..."

اسنے اسکے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا جسکو اسنے جھٹک دیا

"خاک ہوش سے کام لوں وہ غائب کو وہ نہیں حارز میرے جینے کی وجہ نہیں ہے...."

وہ چلایا تھا

"مم-میری غلطی ہے میں نے خطرے میں ڈالا میری وجہ سے ہوا سب پر یہان..."

اسنے پاگلوں کی طرح اپنے بالوں کو نوچا تھا اور اسکا نام چلا کر لیا تھا حارز کو اپنے دوست پر بہت ترس آرہا تھا اسنے آگے بڑھ کر اسکو گلے لگایا

"حارز وہ نہیں ہے میں مر جاوں گا یار وہ نہیں ہے....."

وہ اسکے گلے سے لگا بولا کیا نہیں تھا اسکی آواز میں بے بسی تڑپ سب کچھ

"میں ہر چیز تباہ کر دوں گا اگر وہ نا ملی یہ سب میری وجہ سے ہوا میں خود کو ہی ختم کر لوں گا...."

وہ اس سے الگ ہوتا دیوانہ وار بولا

"پاگل ہو گیا ہے شہرام...."

حارز نے اسکو گھورتے ہوئے کہا

"ہاں ہو گیا ہوں پاگل میں نہ بھیجتا جلد بازی میں یہ سب نہ ہوتا آج میری جان میرے ساتھ ہوتی......"

وہ پھر سے چلایا تھا وہ تو شکر تھا سب گھر سے باہر موجود تھے

"کہاں ہو یار تم.....؟"

ہارے سے انداز میں کہتا نیچے بیٹھا حارز جو اسکے پاس جانے لگا فون کی بیل پر دیکھا جہاں گل خان کا میسج تھا جو اسکو باہر بلا رہا تھا ایک نظر اسکو دیکھتا باہر گیا جہاں ڈی ایس پی صاحب اسکا انتظار کر رہے تھے

"یس سر..."

"حارز صاحب ایس پی صاحب کہاں ہیں....؟"

اسنے سوالیہ نظروں سے دیکھا

"سر وہ ایک بہت ضروری کام کر رہے ہیں مجھے بتائیں...."

"ٹھیک ہے میں اپنی ٹیم کے ساتھ ان لڑکیوں کو باحفاظت پہنچادوں گا ایس پی صاحب سے کہیے گا بے فکر رہیں اینڈ تھینک یو آپ نے ہمیں ان سب کے قابل سمجھا...."

اور پھر کچھ باتوں کے بعد انکو روانہ کرتا گل خان کے پاس آیا

"گل خان ہماری ٹیم کو لیکر روانہ ہو جاو...."

"بٹ ہمارا سر...؟"

اسکو شہرام کی فکر لاحق ہوئی

"میں ہوں دیکھ لوں گا تم جاو..."

اسکا کندھا تھپتھپاتے ہوئے اسنے کہا تو وہ اثبات میں سر ہلاتا اپنی ٹیم کی طرف چلا گیا اور حارز اندر شہرام کی جانب

اندر داخل ہوا تو شہرام وہی حالت میں بیٹھا ایک جگہ کو گھور رہا تھا حارز اسکے پاس بیٹھا اور اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا شہرام نے اسکی طرف دیکھا اور حارز کا دل چاہا سب تباہ کر کے اپنے دوست کے عشق کو اسکو لادے وہ اس وقت جس حالت میں تھا اسکو اندازہ تھا کیونکہ وہ شہرام کی جنونی محبت سے اچھے سے واقف تھا

"چل چلتے ہیں..."

"نہیں جانا مجھے پریہان کو لیے بغیر....."

اسنے سپاٹ لہجے میں کہا

"تو کیا یہاں بیٹھنے سے مل جائے گی..."

"معلوم نہیں بٹ وہ ہر حال میں چاہیے ورنہ شہرام ملک جیتے جی مر جائے گا..."

"تو ہمت کیوں ہار رہا ہے...؟"

"ہمت نہیں ہار رہا میں نے کبھی ہارنا نہیں سیکھا حارز میں خود کو ملامت کر رہا ہوں کیوں دور کیا اسکو خود سے یہ جانتے ہوئے بھی کہ اسکی جان کو خطرہ ہے معارج اسکے پیچھے ہے..."

وہ ہارے سے انداز میں بولا

"تجھے کیا لگتا ہے یہ معارج کا کام ہے...؟"

"ہاں..."

اسنے ایک لفظی جواب دیا

"میرے بھائی تجھے ہوش سے کام لینا ہو گا....."

اسکی بات پر وہ خاموش ہو گیا

"معارج میں زندہ نہیں چھوڑوں گا تجھے....."

خود سے بڑبڑاتا اٹھا تھا تو حارز بھی کھڑا ہوا

"وقت آگیا ہے معارج سے حساب کتاب برابر کرنے کا....."

"میں تیرے ساتھ ہوں...."

اسنے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

"ابھی کہ ابھی کراچی پہنچنا ہے..."

اسنے باہر نکلتے ہوئے کہااور سیٹ سنبھالی یہ جگہ لاہور سے ایک گھنٹے کی مسافت پر تھی انکو یہاں سے لاہور جانا تھااور پھر وہاں سے کراچی وہ بھی جہاز میں یہی حارز کو مناسب لگا کیونکہ ایسے جاتے جاتے انکو رات کے بارہ بج گئے اور ویسے بھی مغرب ہونے والی تھی اور شہرام کو ہر حال میں اسکو ڈھونڈھنا تھا

............پریہان کو دھیرے دھیرے ہوش آرہا تھا جیسے ہی اسکی آنکھیں کھولیں نظر چھت پر گئی ماوف دماغ کے ساتھ چھت کو گھورنے لگی سب یاد آنے پر وہ ایک جھٹکے سے اٹھی تھی اور ارد گرد دیکھنے لگی وہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں ضرورت کی چیزیں تھی اور وہ سنگل بیڈ پر موجود تھی

"میں کہاں ہوں کہیں....؟"

اسنے بات ادھوری چھوڑی تھی اور آنکھوں سے آنسوؤں رواں ہونے لگے

"ہیلو کک- کوئی ہے کون لایا ہے کوئی ہے....؟"

وہ حلق کے بل چلائی تھی لیکن جواب ندارد تھا

"کون ہو کوئی ہے بچاو مجھے..."

وہ پھر سے چلائی تھی اور گھٹنوں میں سر دیے زار و قطار رونے لگی

"اللہ میاں پلیز شہرام کو بھیج دیں پلیز..."

اسنے روتے ہوئے خود سے کہا

"مم-میں کہاں پھنس گئی...."

روتے روتے اسکو یہ نہ معلوم ہوا کہ کمرے کا دروازہ کھلا

"ارے لڑکی تو جاگ گئی...."

ایک مرادنہ آواز پر اسنے ایک جھٹکے سے سر اٹھایا

"کک-کون ہو تت-تم...."

وہ ہکلائی تھی اس خباثت بھرے مرد کو دیکھ کر

"ہاہاہاہا...."

اسنے قہقہ لگایا

"پپ-پلز مم-مجھے جانے دو...."

وہ مزید خود میں سمٹی تھی

"ہائے افسوس میری جان تم نہیں جاسکتی جو تمہیں لایا ہے ابھی وہ اپنا کام تو کرلے..."

اسنے حوس بھری نظروں سے اسکو دیکھتے ہوئے کہا اور اسکے گرد دھمکے ہوئے تھے

"کک-کیا مم-مطلب...؟"

وہ ڈری تھی

"ارے معلوم ہو جائے گا لو سرکار کا حکم ہے کھانا کھالو..."

اسنے ٹرے اسکے سامنے رکھتے ہوئے کہا جس میں بوائل رائس کے ساتھ دال پیش کی جسکو دیکھ کر اسنے منہ پھیرہ تھا بھوک اسکو لگی تھی پر وہ کھانا نہیں چاہتی تھی

"مجھے نہیں کھانا مجھے جانا ہے یہاں سے..."

وہ چلائی تھی لیکن اسکے قہقے کے ساتھ اسکی آواز دب گئی

"تیرا یہ چلانا سرکار بند کریں گے اور اسکے بعد ہم اب بنا نکھرے دیکھائے چڑیا اپنا دانا چگ لو شاباش..."

اسنے آخر میں ایسے کہا جیسے وہ اپنے بہترین دوست کو منا رہا ہو اور پریہان کو اپنی غلطی کا احساس ہو رہا تھا

"چل کھالے میں رات میں آوں گا کھانا دینے..."

یہ کہتا ایک خباثت بھری نظر اس پر ڈالتا باہر نکل گیا پیچھے وہ پھر رونے بیٹھ گئی تھی

"یا اللہ میری حفاظت کریئے گا مجھے بچالیں پلیز شہرام کو بھیج دیں کسی طرح میں نکلنا چاہتی ہوں یہاں سے نا جانے یہ کیا کریں گے میرے ساتھ...."

اسکے رونے میں روانگی آئی تھی اور پھر روتے روتے شاید نینداس پر مہربان ہو گئی تھی

....

شہرام مسلسل کوئی نہ کوئی ترکیب سوچ رہا تھا پر یہان کو ڈھونڈھنے کی حارز نے علی اور مصطفی کو آگاہ کردیا تھا سب بتادیا تھا علی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا مصطفی بہت پریشان تھا اپنی لاڈلی بہن کے لاپتہ ہونے پر وہ کیا جواب دے گا گھر والوں کو وہ کیا کہے گا خود سے سب سے وہ کیسے یہ سب کر سکتے تھے کیسے بھیج دیا اور اگر واقع وہ معارج کی قید میں ہوئی اس سے آگے سوچنا بھی موت کے مترادف تھا....

....

وہ لوگ کرچی پہنچے تو علی پہلے ہی جیپ لیے کھڑا تھا شہرام کو دیکھتے ہی علی سیدھا ہوا لیکن شہرام کوئی بھی بات کیے بغیر جیپ میں بیٹھا تو علی نے جیپ سٹارٹ کی اور ایک نظر شہرام کو دیکھنے کے بعد حارز کو دیکھا جس نے آنکھوں سے چپ رہنے کا اشارہ کیا تھا

"علی فلیٹ میں چلو...."

اسکے حکم پر اسے اثبات میں سر ہلایا وہ جس تکلیف سے گزر رہا تھا سب ہی واقف تھے وہ سب اسکے غصے سے اچھے سے واقف تھے اگر اسکو غصہ آئے پھر ہر تباہی کی امید کی جا سکتی تھی....

....

"آبریش...."

آبریش جو بیڈ شیٹ سہی کر رہی تھی مصطفی کی آواز پر پلٹی...

"جی مصطفی...."

اسکے جواب پر وہ بنا کچھ بولے آگے بڑھا اور اسکو کس کر ہگ کیا

آبریش نے بھی اسکے گرد بازو حمائل کیے تھے

"مجھے معاف کردو آبریش پلیز اب کیا ہوگا اگر کچھ برا ہوگیا تو...."

وہ اسکے گلے لگا ہی بولا تھا پر آبریش کے پلے کچھ بھی نہ پڑا

"کیا مطلب مصطفی...؟"

"آبر...."

اسکا نام پکارتا مزید اسکی گردن میں اپنا چہرہ چھپایا تھا

حیرت کا جھٹکا تو آبریش کو تب لگا جب اسکو اپنی گردم گیلی ہوتی محسوس ہوئی

"مصطفی...."

اسنے جلدی سے اسکو پیچھے کیا

"آپ رو رہے ہیں....؟"

اسنے اسکا چہرہ تھامتے ہوئے اوپر کیا

تو اسنے نفی میں سر ہلایا حالنکہ اسکی آنکھیں سرخ اور نم تھیں

"مم۔ مصطفی جھوٹ مت بولیں آپ رو رہے ہیں بتائیں کیا ہوا ہے میرا دل گھبرا ہے مصطفی بولیں....."

وہ تڑپ کر بولی تھی

"کچھ نہیں ہوا آبریش..."

اسنے چہرہ جھکا کر کہا

"مصطفی میرا دل ڈوب رہا ہے پلیز بتائیں..."

اسنے اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو اسنے آبریش کو دیکھا اور ٹھنڈہ آہ بھرتے خود کو کمپوز کیا

"تم سے جدائی کا ڈر ہے...."

اسنے بات بنائی

"مصطفی مجھے ڈرا ہی دیا.. سچ کہ رہے ہیں نہ.....؟"

آخر میں اس نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

تو اسنے اثبات میں سر ہلایا

"میں کہیں نہیں جا رہی آپکے پاس ہوں مصطفی پلیز ایسے مت کریں مجھے ڈرا ہی دیا اور آپ رو رہے تھے...."

اسنے کہتے ساتھ دوبارہ اسکے سینے سے لگی تھی اور بازوؤں کا گھیرہ تنگ کیا

"بس کبھی مت جانا..."

اسنے اسکے کھلے بالوں میں اپنا چہرہ چھپایا

"آئی ایم سوری آبر میری جان میں تمہیں سچ نہیں بتا سکتا پر یہاں کہاں ہے یہ کسی کو علم نہیں...."

خود سے سوچتا اسکی گردن پر اپنے تشنہ لب رکھے تھے اور اسکی قربت میں خود کو ریلیکس کرنے لگا

....

"وہ حرام خور کہاں لیکر جا سکتا ہے...؟"

شہرام ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہا تھا

"گل خان کو کتنا وقت ہے پہنچنے میں...؟"

اسنے علی سے سوال کیا اور علی تو گڑ بڑا گیا

"وہ سس-سر کہ رہا تھا گیارہ بجے تک پہنچ جائیں گے...."

وہ گھبرا کر بولا

"علی اپنی کوشش جاری رکھو ہر چیز معلوم کرواو معارج کی اور مجھے ابھی اسی وقت معارج کے گھر جانا ہے مطلب جانا ہے...."

اسکو حکم دیتا باہر نکلا

"میں بھی چلتا ہوں...."

حارز نے اسکے پیچھے آتے ہوئے کہا اور بنا اسکے جواب کو سنے گاڑی میں بیٹھا کیونکہ جانتا تھا یہ انکار کرئے گا

شہرام بہت رش ڈرائیونگ کر رہا تھا پولیس آفیسر ہونے کے باوجود رولز توڑے تھے بنا کسی کی پرواہ کیے گاڑی کو دوڑا رہا تھا اور حارز نے کتنی ہی بار کلمہ شہادت پڑھا تھا
اسنے معارج کے گھر کے عین سامنے گاڑی روکی اور حارز کو رکنے کا کہتا گاڑی سے نکلا حارز ویسے بھی اندر نہیں جا سکتا تھا سب اسکو پہچانتے تھے اسنے چہرے پر رومال باندھا تھا

شہرام گیٹ کے سامنے گیا تو گارڈ نے اسکا راستہ روکا اور اپنا ہاتھ آگے کیا اسنے ایک نظر اسکے ہاتھ کو دیکھا اور وہی ہاتھ پکڑ کر مڑوڑا تھا
اسکی چینخ سن کر دو گارڈز اور آئے تھے اور اسکی طرف بڑھے جو نیچے گرا کراہ رہا تھا

"اگر اب کسی نے روکا میں شوٹ کر دوں گا...."
اسنے گن نکالتے ہوئے کہا اور اندر کی جانب بڑھا سب اس سے ڈرتے تھے کیونکہ اس سر پھرے کا کوئی بھروسہ نہ تھا

"معارج معارج کہاں ہے حرام خور سامنے آ...."

شہرام لاونج میں کھڑا اونچی چلا کر اسکو پکار رہا تھا سب گارڈز اکھٹے ہو گئے تھے کسی میں ہمت نہ تھی آگے بڑھ سکیں

"کہاں ہے کمینے کہاں چھپ کر بیٹھا ہے باہر نکل....."

وہ پھر سے چلایا تھا کہ وشما کمرے سے باہر نکل کر اسکو دیکھا تو ٹھٹھکی

"شہرام تم یہاں کیا کر رہے ہو...؟"

وہ ماتھے پر تیوری چڑھا کر بولی

"تیرا باپ کدھر ہے....؟"

وہ اسکو دیکھ کر غصے سے حلق کے بل چلایا تھا

"مجھے نہیں معلوم....."

وہ دوٹوک انداز میں بولی اور سب کو جانے کا حکم دیا

"دیکھو وشما تمہارا باپ جدھر بھی ہے مجھے بتاو آج میں اسکو زندہ دفنادوں گا...."

وہ پھر سے چلایا تھا اسکی آواز سے درو دیوار تک ہل کر رہ گئے تھے

"بکواس بند کرو اور دفعہ ہو جاو یہاں سے...."

وہ بھی غصے سے بولی

"بناپر یہان کے شہرام ملک کو کوئی یہاں سے ہلا تک نہیں سکتا...."

"یہ کیا بکواس ہے...؟"

اسکی بات پر وہ حیرت سے بولی

"یہ کیا بکواس ہے اپنے باپ سے پوچھو اور سن لو میری بات میری پر یہان مجھے واپس کرو ورنہ انجام کے زمہ دار تم دونوں ہو گے بلحہ سے بھی بد تر موت دوں گا...."

وہ سرد لہجے میں بولا تھا

"پر یہان ہمارے پاس کہاں سے آئی...."

"جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں تم اور تمہارا باپ ملے ہوئے ہو میری پر یہان دے دو مجھے...."

وہ اسکے پاس آتے ہوئے بولا

"دماغ خراب ہے تمہارا پر یہان ہمارے پاس کہاں سے آئی نکلو یہاں سے....."

اسکی بات پر شہرام کا ہاتھ اٹھا تھا پر ہوا میں ہی اپنا ہاتھ روکا تھا اور ہاتھ کی مٹھی بنا کر نیچے کیا وشما نے ہوا میں رکا اسکا ہاتھ اور پھر اس ہاتھ کی بنی مٹھی کو دیکھا

"وشما پلیز میری پر یہان مجھے دے دو مر جاوں گا میں اسکو دے دو اسکے بنا مر جاوں گا...."

اب اسنے ہاتھ جوڑے تھے اور پھر اسکا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں لیکر جوڑا تھا

"مت کرو ایسا وہ معصوم ہے اسکا قصور تیری اور تیرے باپ کی دشمنی مجھ سے ہے نہ زندہ سامنے کھڑا ہوں لے لو بدلہ لیکن اسکو چھوڑ دو پلیز وشما...."

وہ آج منتیں کر رہا تھا شہرام ملک وہ بھی وشما کی اور وشما حیرت کا مجسمہ بنی اسکو دیکھ رہی تھی

"وشما تم مجھ سے بدلہ لینا چاہتی ہو میں حاضر ہوں لے لو مجھ سے بدلہ چھوڑ دو پریہان کو اسکو نقصان مت پہنچانا میں مر جاوں گا اسکے بنا نہیں رہ پاوں گا زندہ منتیں کرتا ہوں تمہاری تم مجھے ہرانہ چاہتی ہو لو ہار گیا میں...."

وہ اب گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھا تھا اور اسکے ہاتھ کے اوپر اپنا ماتھا ٹکایا تھا وشما کی آنکھوں میں بے شمار آنسووں تھے جو زمین پر گر رہے تھے

شہرام ملک جسکو جھکنا پسند نہیں جسکو ہار نا پسند نہیں وہ آج جھک گیا تھا ہار گیا تھا

"میرے پاس نہیں ہے پریہان شہرام سچ میں میں نہیں جانتی وہ کہاں ہے...."

وہ روتے ہوئے بولی تو شہرام کھڑا ہوا اسکی آنکھیں بھی سرخ تھیں وہ کسی ہارے ہوئے جواری کی طرح تھا

"تیرے باپ نے مجھ سے بدلہ لینے کیلیے اسکو اگواہ کروالیا ہے یاد رکھنا وہ اب اسکو میرے قہر سے کوئی نہیں بچا سکتا...."

اس وقت وہ آہستہ آواز میں بولہ البتہ آواز میں چٹانوں سی سختی تھی

"اگر پریہان کو کچھ ہوا میں اسکی گردن اڑا دوں گی...."

اسکی آواز میں بھی قہر تھا

"ہر چیز کا حساب لوں گا...."

کہتا ساتھ پلٹا تھا

"یہ ہے تڑپ جو میں آج تک محسوس کرتی آئی ہوں ایسے ہی میں تڑپی تھی...."

اسکے الفاظوں نے شہرام کو رکنے پر مجبور کر دیا اور پلٹا لیکن بولا کچھ نہ کچھ دیر آنسوؤں بہاتی وشما کو دیکھا اور باہر چلا گیا

"معارج اگر میری پری کو کچھ ہوا تیرا نام سفایا ہستی سے مٹا دوں گا...."

شہرم خود سے بڑبڑایا تھا

"پریہان لاپتا ہے اور مجھے خبر نہیں مسٹر معارج اگر یہ تمہارا کام ہوا تو شہرام سے پہلے تم وشما کا قہر دیکھو گے...."

وہ غصے سے بڑبڑائی تھی اور اپنے باپ کو کال کی جو فون نہیں اٹھا رہا تھا

"پر یہان تمہیں ڈھونڈھنا ہوگا چاہے اسکے لیے زمین آسمان ہی کیوں نہ ایک کردوں...."

خود سے کہتی اسنے اپنے خاص آدمی کو فون ملایا تھا

"مصطفی پر یہان فون کیوں نہیں اٹھا رہی...؟"

مصطفی جو مر کر کھانا کھا رہا تھا کھا کم رہا تھا بس چمچ ہی ہلا رہا تھا شازیہ بیگم کے سوال پر گڑبڑایا

"وہ..وہ مما وہاں سگنلز نہیں آتے اسی لیے میں کل ملا تھا اس سے..."

اسنے جھوٹ سہارا کیا اور خود کو ہزار بار ملامت کیا

"بھائی وہ یونیورسٹی بھی تو نہیں آرہی...."

احتشام بولا

"اسکو دن ہی تو بہت ہوگئے ہیں گئے جو کب سے یونیورسٹی نہیں آرہی...."

اسکی بات پر خاموش ہوگیا کیونکہ وہ کل ہی تو نہیں آئی تھی بس ویسے بھی وہ پرسوں ہی مصطفی کے دوست کی طرف گئی تھی احتشام خود سے سوچتا کھانا کھانے لگا

"جب جاو ہماری بات لازم کروانا پتا نہیں عجیب سا دل ہی ہو رہا ہے...."

"جی امی کروادوں گا میں چلتا ہوں مجھے کام ہے...."

کہتا ساتھ اٹھا تھا اور کرسی کی پشت سے اپنا کوٹ اتارا

"کھانا تو کھاو اپنا...."

حماد صاحب نے ٹوکا

"بس بابا کھالیا...."

یہ کہتا باہر نکل گیا

....

شہرام نے ساری رات پر یہان کو کہاں کہاں نہیں ڈھونڈہ تھا وہ ناکا بندی بھی نہیں لگوا سکتا تھا البتہ اپنے بھروسے مند آدمی مطلب حارز علی گل خان انکو کام پر لگایا ہوا تھا دوسری طرف مصطفی بھی یر ممکن کوشش کر رہا تھا

پر رات سے دن ہو گیا تھا اسکا کچھ علم نہ ہوا

شہرام کمرے میں داخل ہوا اور شرٹ اتار کر بیڈ پر رکھی تھی ساتھ ایک اور سیگرٹ سلگاتا ڈریسنگ کے سامنے کھڑا ہوا تو بے ساختہ نظر ہونٹوں پر گئی

وہ رات سے بے شمار پھونک چکا تھا شاید زندگی میں کبھی اتنی نہ پھونکی ہوں اب اسکے ہونٹ کالے لگ رہے تھے اسکو پر یہان کی بات یاد آئی تو غصے سے سیگرٹ پھینکی تھی

اور اپنا ایک ہاتھ بالوں میں پھیرنے کے بعد بال مٹھیوں میں جکڑے تھے اسکی ایک دن میں ہی حالت اجڑ سی گئی تھی

"کہاں ہو یار تم شہرام ملک تمہیں کہیں سے بھی ڈھونڈھ کر لائے گا اور پھر کبھی جانے نہیں دے گا
آہہہ....."

شیشے میں خود کے عکس کو دیکھ کر بولا اور پھر آخر میں ڈریسنگ پر پڑی ساری چیزیں نیچے گرا دیں اور
ڈریسنگ پر دونوں ہاتھ ٹکاتا جھکا تھا اور ویسے ہی جھکے جھکے سر اٹھا کر خود کو شیشے میں دیکھا

"یار مل جاؤ ورنہ مر جاؤں گا..."
پھر اپنے عکس کو دیکھ کر بڑبڑاتے ہوئے پیچھے ہو کر نیچے بیٹھا تھا اور ڈریسنگ کے ساتھ ٹیک لگاتا
پیچھے سر ٹکایا تھا اور آنکھیں موندی تھیں

....
پر یہاں دروازہ بجا بجا کر پھر سے تھک ہار کر بیٹھ گئی تھی رات کی سوئی اسکی آنکھیں صبح فجر کی
آذان سے کھولیں تھی وہ اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہوئی تھی بہت دعائیں مانگیں تھی اپنی
عزت کی اپنے شہرام سے ملنے کی اپنی فیملی سے ملنے کی...

"یا اللہ مدد فرمائیں میری..."

وہ روتے ہوئے چہرہ اوپر اٹھا کر بولی اگر حالت شہرام کی بدتر تھی تو بہتر اسکی بھی نہ تھی وہ بھی اجڑی حالت میں بیٹھی تھی اور رونے سے آنکھیں سوجھ چکیں تھیں

وہ جو اپنے رب سے دعائیں مانگ رہی تھی دروازہ کھلنے کی آواز پر اسنے دروازے کی طرف دیکھا وہ کل والا شخص تو نہ تھا بالکہ اس سے بھی زیادہ خطرناک اور ہوس پرست لگ رہا تھا وہ دھیرے دھیرے چلتا اسکے پاس آیا

"پری.. پر یہاں واقع تم بے تحاشہ حسین ہو....."
وہ شخص اسا مکمل جائزہ لیتے ہوئے بولا
"کک۔کون...؟"
"جسکو تیرے شوہر نے چین سے جینے نہیں دیا ہوا...."
وہ اب کے غصے سے بولا
"مم۔مطلب...؟"
وہ ڈر رہی تھی بہت زیادہ

"مطلب میں اسکو زندہ نہیں چھوڑوں گا اسکا جب کچھ چھین لوں گا تمہیں بھی اس سے چھین لوں گا...."

وہ شخص آگے بڑھ کر اسکے بالوں کو مٹھیوں میں جکڑتے ہوئے بولا تو اسکی چینخ نکلی جسکو اس شخص کے تھپڑ نے دبائی تھی

"چینخنا بند کر تیرے شوہر نے میرا جینا حرام کر رکھا ہے میرا کتنا نقصان کیا ہے کل اسنے تجھے کچھ خبر ہے مجھے کروڑوں کا نقصان ہوا ہے اسکی وجہ سے اچھی بھلی لڑکیاں لے جا رہا تھا معلوم نہیں اسکو کیسے ہر چیز کا معلوم ہو جاتا ہے....."

وہ غصے سے بول رہا تھا اور اب سب سمجھ گئی تھی پریہان اور شکر ادا کیا کہ اسکی اپنی جان خطرے میں ڈالنے کا فائدہ تو ہوا وہ لڑکیاں بچ گئیں لیکن شہرام وہ اسکا کیوں نہیں سوچ پائی تھی

"اچھا ہوا تمہارے ساتھ..."

پریہان ہمت کر کے بولی تو اس شخص نے آگے بڑھ کر اسکے منہ کو دبوچا تھا

"بکواس بند کر سالی ورنہ ابھی تیرے پر کاٹ دوں گا...."

آخر میں ایک جھٹکے سے اسکا منہ چھوڑا کہ وہ منہ کے بل بیڈ پر گری اور وہ شخص اسکو ایک نظر دیکھتا باہر نکل گیا پیچھے پھر سے اسکے آنسوؤں بیڈ میں جزب ہو رہے تھے نا جانے اسکے ساتھ کیا ہونے والا تھا کسی کو کوئی خبر نہ تھی

....

"سر پلیز آپ اندر نہیں جا سکتے..."

شہرام جو مصطفی کے کیبن میں داخل ہونے والا تھا فوراً سے اسکی سیکرٹری آگے آئی اور اسکو ڈرتے ڈرتے روکا کیونکہ یہاں بھی سب اسکے غصے سے واقف تھے
کیونکہ مصطفی نے سختی سے منع کیا تھا کوئی دسٹرب نہ کرے

"مصطفی سے بولو شہرام آیا ہے...."
وہ پیچھے ہوا تھا وہ اب سیٹ تھا اگر کوئی اور وقت ہوتا تو وہ اس سیکرٹری کو فارغ کر چکا ہوتا اور کسی نے پوچھنا بھی نہیں تھا
"جج-جی سر...."
اٹک کر کہتی اسکو کرسی دی تھی لیکن وہ ہاتھ کا اشارہ کرتا اسکو جانے کا کہا تو اسنے مصطفی کا دروازہ کھٹکھٹایا

"یس کم ان...."
اسکی اجازت پر وہ اندر داخل ہوئی تو مصطفی کرسی کی پشت کے ساتھ سر ٹکائے آنکھیں موندیں بیٹھا تھا
"سر شہرام سر آئے ہیں...."

"تو بھیجو اسکو کیوں روکا...."

اسنے آنکھیں کھول کر اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا اتنے میں شہرام خود ہی اندر داخل ہوا تو مصطفی کھڑا ہوا

"جاو چائے بھیج دو...."

اپنی سیکرٹری کو حکم دیا تو وہ اثبات میں سر ہلاتی باہر چلی گئی

"بیٹھو نہ یار...."

اسکے کہنے پر وہ کرسی پر بیٹھا تو مصطفی بھی بیٹھا

"شہرام کوئی خبر....؟"

اسکی بات پر اسنے ہونٹ بھیجے نفی میں سر ہلایا

"بڑے ابو نے میری میٹنگ رکھی ہے وہ اٹینڈ کر کے میں ملوں گا دو بجے تک میں نے انکار کرنا چاہا پر یار زبردستی رکھی ہے میٹنگ میری...."

اسکی تفصیل پر اسنے اثبات میں سر ہلایا

"مصطفی..."

وہ ہارے سے انداز میں بولا

"ہاں بول...."

"تو نارملی طور پر کام کر کسی کو گھر میں شک نہ ہو...."

"شہرام میری بہن لاپتہ ہے وہ اس جلاد بے رحم بے غیرت کی قید میں ہے میں کام پر کیسے دھیان دوں...."

وہ تڑپ کر بولا

"جانتا ہوں پر میں گھر والوں کی حالت نہیں دیکھ سکتا میں آگے بہت بکھر چکا ہوں اور نہیں دیکھ سکتا......"

وہ ٹوٹے سے انداز میں بولا

مصطفی نے اسکی حالت دیکھا واقع ہی تو اسکی حالت بکھری ہوئی تھی ٹوٹ چکا تھا اندر سے....

ایک ہی دن میں بکھری حالت بکھرے بال سرخ آنکھیں رف سا حلیہ خود کی کوئی ہوش نہیں کھانے پینے کا سونے کا آرام کا کوئی ہوش نہیں....

"شہرام گھر والے پریہان کا پوچھتے ہیں کہ بات کرواو کل صبح کی کی ہوئی ہے بات...."

مصطفی نے اسکو اصل بات بتائی

"پریہان کا فون میرے پاس ہے اس سے ایک عدد میسج کر دوں گا تسلی دے دوں گا...."

اسنے سنجیدگی سے کہا کہ اتنے میں اسکا روم دوبارہ ناک ہوا

"کم ان...."

اسکے حکم پر اسکی سیکرٹری اندر داخل ہوئی اور چائے رکھتا چلا گیا

"پی لے...."

اسنے کپ اسکے آگے کیا

"کچھ دل نہیں میرا جب تک پر یہان نہیں ملے گی میں کچھ کھاوں پیوں گا نہیں..."

"شہرام کچھ کھاو گے نہیں تو ہمت کیسے پیدہ ہو گی ڈھونڈھنے میں...."

اسنے اسکے ہاتھ کے اوپر اپنا ہاتھ رکھا تھا

"اچھا تو کیا تو نے کچھ کھایا...."

اسکی بات پر اسنے نظریں چرائیں تھی

"وہ تیری بہن ہے اور وہ میری بیوی ہے ہماتی محبت میں زیادہ فرق نہیں نوالہ اگر تمہارے حلق سے نہیں اتر رہا تو میرے میں سے کیسے اتر سکتا ہے...."

اسنے اپنا دوسرا ہاتھ اسکے ہاتھ کے اوپر رکھا تو وہ خاموش ہو گیا

"پورا کراچی چھان مار لیا اس حرام خور سے کہاں رکھا ہے...؟"

مصطفی نے اس سے سوال کیا

"معلوم نہیں پر کتنی دیر آخر اسکو موت آنی ہے......."

"وشما کا ہاتھ ہے...؟"

"نہیں وشما کا بدلہ اپنی جگہ اسکی دشمنی مجھ سے ہے اور کیا تم اسکی پریہان سے محبت سے واقف نہیں...ایم ہنڈرڈ پرسنٹ شیور وہ نہیں ہے شامل....."

اسنے پورے یقین سے کہا تو اسنے اثبات میں سر ہلایا

"میٹنگ کا ٹائم ہو گیا بڑے ابو کی کال آرہی ہے...."

اسے فون پر سعید صاحب کا فون آتا دیکھ کہا

"ٹھیک ہے میں بھی چلتا ہوں فری ہو کر مل لیں...."

اسنے اٹھتے ہوئے کہا تو مصطفی بھی اٹھا

"ٹھیک ہے مجھے خبر دے دی اگر کوئی ملے تو....."

اسنے بھی اسکے ساتھ باہر نکلتے ہوئے کہا

"اللہ کے امان میں...."

اسکو لفٹ میں داخل ہوتا دیکھ مصطفی بولا اور دوسری طرف مڑ گیا پیچھے اسنے بھی ٹھنڈی آہ بھری تھی

....

"پریہان کہاں ہے..؟ مجھے شرافت سے بتادیں....."

وشما معارج کو دیکھ کر چلائی تھی

"مجھے کیا معلوم کہاں ہے..."

وہ جلدی سے بولا

"معصوم بننے کی ضرورت نہیں میں زندہ دفنادوں گی آپکو سمجھے آپ...."

وہ چینخی تھی

"وشما دماغ خراب ہو گیا ہے..."

"پریہان غائب ہے اور اس میں آپکے علاوہ کسی اور کا ہاتھ ہو ہی نہیں سکتا...."

"تم سے کس نے کہا یہ سب...؟"

اسنے سنبھلتے ہوئے کہا

"شہرام آیا تھا..."

"شہرام آیا تھا سچ میں...؟"

وہ حیرت سے بولا

"جی اور اسکو یقین ہے پریہان کو آپ نے اگواہ کیا ہے اور اسکو ہی نہیں مجھے بھی پورا یقین ہے سو شرافت سے بتادیں ورنہ میرے قہر سے آپکو کوئی نہیں بچا سکتا...."

وہ غصے سے انگلی اٹھا کر بولی

"پپ-پاگل ہو گیا وہ تمہیں بھڑکا رہا ہے میرے خلاف اور تم بھڑک رہی ہو...."

اب اسکو حقیقتاً ڈر لگ رہا تھا

"جی نہیں میں بولیں پر یہان کہاں ہے...؟"

وہ اتنی زور سے چلائی تھی کہ در و دیوار تک ہل گئے تھے

"اسکی باتوں میں آرہی ہو جس نے صائم کو مار دیا سعود صاحب کو مار دیا...."

یہ اسے اسکی دکھتی رگ پر پیر رکھا تھا وہ خاموش ہوئی

"یہ بات چھوڑیں...."

وہ آرام سے بولی

"وہ صرف تمہیں گمراہ کر رہا ہے ورنہ کسی اور نے اگواہ کیا ہے نام مجھ پر لگا رہا ہے ایک تیر سے دو نشانے لگانا چاہتا ہے.... تمہیں میرے خلاف کرنا چاہتا ہے اور...."

"بس کر دیں...."

وہ بات بیچ میں ٹوک کر بولی

"جائیں اور یاد رکھنا آپکا اس میں ہاتھ ہوا تو...."

وہ بات ادھوری چھوڑ گئی تو معارج اسکو ایک نظر دیکھتا چلا گیا پیچھے وہ بیڈ پر بیٹھی تھی

"شہرام تم خود کو بے گناہ ثابت کرنے کیلیے کس حد تک جاوگے میں بھی دیکھتی ہوں... بدلہ میرا باقی ہے اور پریہان کو میں ڈھونڈھوں گی اور تم سے ہمیشہ کیلیے دور کر دوں گی ویسے جیسے صائم کو کیا ہے تم نے دور بس فرق اتنا ہے میں ماروں گی نہیں....."

خود سے بڑبڑاتی پاس پڑا تکیہ نیچے پھینکا تھا

صبح سے شام ہو گئی تھی لیکن کوئی سوراخ نہ ملا تھا شہرام پورے کراچی کا چپا چپا چھان مار چکا تھا پر ناجانے وہ کہاں گئی چلی تھی

شہرام ملک کیلیے کچھ مشکل نہ تھا پر وہ اس وقت بے بسی کی انتہا کو چھو رہا تھا اسکو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا

دماغ میں صرف دو باتیں تھی ایک یہ کہ وہ اسکی وجہ سے مصیبت میں پڑی اسکی وجہ سے دور ہوئی اور دوسری کہیں اسکی عزت آبرو خاک میں نہ ملادی جائے ورنہ یہ احساس ہی اسکو مار رہا تھا کہ آج اسکی عزت ہر چیز اسکی وجہ سے خطرے میں ہے

"مجھے سمجھ نہیں آرہی مصطفی سر کہ وہ میڈم جی کو کہاں لیکر گیا ہے..."

علی تیزی سے کمپیوٹر پر انگلیاں چلاتا اسکو کہہ رہا تھا

"علی کام پر دھیان دو بعد میں شہرام نے کچھ کہا تو پھر تمہارا اگلا سانس لینا محال ہو جاتا...."

اسنے اسکو ٹوکتے ہوئے کہا اور موبائل پر نا جانے کیا کر رہا تھا شاید اسنے بھی کوئی ایسی جگہ نہ چھوڑی تھی جہاں پر یہان کو نہ ڈھونڈھا ہو

"سر شہرام سر کہاں ہیں....؟"
اسکی زبان کیسے رک سکتی تھی
"اگر اتنا دھیان کام پر دیتے تو کیا ہی بات تھی....."
شہرام اندر داخل ہوتے ہوئے بولا تو واقع اسنے کڑوا گھونٹ بھرا
"جج-جی سر..."

"علی کیا ہم معارج کے نمبر کو ٹریس نہیں کروا سکتے....؟"
شہرام ایک دم سے بولا
"یس سر کروا سکتے ہیں اگر وہ پانچ منٹ تک کال پر رہے...."
"اوو گاڈ یہ آئیڈیا پہلے میرے زہن میں کیوں نہیں آیا...."
اسنے جلدی سے فون نکالا تھا اور خود کی عقل پر ماتم کیا

"کیا ہوا نہیں اٹھا رہا....؟"
اسکو بار بار فون کرتا دیکھ مصطفی بولا

تو اسنے نفی میں سر ہلایا

"یہ میرے سے کر..."

اسنے اپنا فون اسکو پکڑایا تو اسنے تھام کر نمبر ڈائل کیا

پہلی دفعہ کرنے سے اس نے فون نہ اٹھایا تھا دوسری دفعہ کیا تو چوتھی بیل پر فون اٹھا کیا گیا

"ہیلو...."

مصروف سی آواز گونجی

"حرام خور کہاں چھپا ہے تو بول...."

شہرام بھڑکا تھا تو معارج نے نمبر دیکھا اور دوبارہ فون کان سے لگایا

"جہاں بھی ہوں بس تو اپنی موت کے دن گننا شروع کر دے تو بہت بڑا نقصان کر چکا ہے میرا میں خاموش نہیں بیٹھوں گا....."

وہ بھی بھڑکا تھا شہرام نے علی کو اشارہ کیا وہ اپنا کام شروع کر چکا تھا

"ہونہہ تو اسی لائق تھا کائر میری بیوی کہاں ہے....؟ میں آرام سے پوچھ رہا ہوں شرافت سے بتا دے کچھ نہیں کہوں گا اگر نہیں بتایا تو تیرا وہ حشر کروں گا تو یاد رکھے گا...."

شہرام غصے سے پھنکارا

"کیا مطلب...؟سب مجھے کیوں کہ رہے ہیں پر یہاں میرے پاس کہاں سے آئی وشما تو وشما نے الزام لگایا اب تم...."

وہ بھی غصے سے بولا

"زیادہ شرافت کا ڈھونگ رچنے کی ضرورت نہیں کہاں ہے بیوی میری....؟"

وہ اب چلایا تھا

"ایس پی میں نہیں جانتا..."

وہ صاف مکرا تھا شہرام نے علی کو اشارہ کیا جس نے دو منٹ کا اشارہ کیا تھا

"میں جانتا ہوں وہ تیرے پاس کے اگر اسکو زرا سی خروچ بھی آئی تو یاد رکھنا تو زندہ نہیں بچے گا....."

شہرام غرا کر بولا

"یہ دھمکی کسی اور کو دے میں ڈرتا نہیں...."

"وہ تو معلوم ہو ہی جائے گا جانتا ہے سامنے سے مقابلے کی ہمت نہیں چھپ کر وار کیا لیکن تو پھر بھی نہیں جیت سکتا...."

اسنے علی کی طرف دیکھا جو ایک منٹ مزید کا کہ رہا تھا

"چچچچ بیچارہ چھپ کر وار سے یاد آیا تیرے بھائی اور بڑے ابو کو بھی ایسے ہی مارا تھا...."

مصطفی نے اسکی بات سن کر ضبط کیا البتہ شہرام کی آنکھیں غصے سے انگارہ ہو گئیں تھی

"لیکن میں چھپ کر نہیں سامنے سے تیرا بہت برا حال کروں گا..."

"میں ڈرنے والا نہیں..."

بہت مشکل سے وہ حوصلہ پیدہ کر کے بولا

"دیکھتے ہیں معارج..."

یہ کہہ کر فون بند کیا کیونکہ علی ڈن کا اشارہ دے چکا تھا

"دیکھتا ہوں شہرام کیا کرتا ہے تو تیری بیوی کو کسی لائق نہیں چھوڑوں گا...."

خود سے بڑبڑاتا پریہان کے کمرے کی جانب بڑھا

"ہاں لوکیشن کا معلوم ہوا...؟"

شہرام مصطفی فوراً آگے بڑھے

"یس سر یہ جگہ یہاں سے پچیس منٹ کی مسافت پر ہے..."

اس جگہ پر یہ لوگ گئے تھے پھر کیسے کوئی سوراخ نہ مل سکا

"دیر نہیں کرنی چاہیے گل خان اور حارز کو خبر کرو..."

شہرام کو باہر بھاگتا دیکھ مصطفی نے جلدی سے حکم دیا جسکی تعمیل یقینی بنانے کیلیے اسنے اثبات میں سر ہلایا اور فون نکالا خود بھی باہر نکلا تھا

مصطفی کے بیٹھتے ہی اسنے گاڑی سٹارٹ کی تھی

اور زن سے اڑا لے گیا

....

پریہان جو رونے میں مشغول تھی دروازہ کھلنے کی آواز پر سر اٹھایا تھا اور سمٹ کر بیٹھی

"تیرا شوہر مجھے معارج کو شر عام دھمکی دے رہا تھا...."

وہ حلق کے بل چلایا تو وہ دبکی

"کہتا وہ مجھے زندہ نہیں چھوڑے گا...."

"تت-تو سہی ہی تو کہتا ہے..."

وہ بولی تو معارج نے غصے سے دیکھا

"تمہیں پانے کیلیے کیا کچھ نہیں کیا جتنی خوبصورت تم ہو شاید کبھی میں نے دیکھی ہو...."

وہ خبیث اب خباثت پر اتر آیا تھا پریہان نے خود کو کور کیا تھا

"حد مم-میں رہو ورنہ شہرام تمہیں چھوڑے گا نہیں....."

وہ ہمت سے بولی

"وہ تو اس نے ویسے بھی نہیں چھوڑنا تو کوئی فائدہ تو اٹھا کیا جائے ویسے بھی میں اسکو کسی کے منہ دیکھانے کے لائق نہیں چھوڑوں گا...."

اسکی بات پر وہ ڈری تھی

"تو کہا خیال ہے..."

وہ قدم قدم لیتا اسکے پاس آنے لگا وہ مزید سمٹی

"دور رہو مجھ سے..."

وہ چلائی تھی اور آٹھ کر بھاگنے لگی کے معارج نے اسکا بازو پکڑ کر کھینچا کے وہ بیڈ پر زور سے گری اسکی چینخ نکلی تھی

وہ پھر اٹھنے لگی کہ معارج نے اسکے بازووں کو دبوچا تھا

"پلیز نہیں کرو مجھے چھوڑ دو خدا کیلیے...."

وہ روتے ہوئے چینخی تھی اور خود کو چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی لیکن وہ زلیل انسان اسکو اپنی گرفت میں لے چکا تھا جو کہ چھڑوانا آسان نہیں تھا

"نہیں پر یہان آج نہیں چھوڑوں گا بہت مشکل سے ہاتھ آئی ہو اور اس ایس پی کو اسکی اوقات یاد دلانا بہت ضروری ہے...."

کہتے ساتھ اسنے اسکی قمیض شولڈر سے پھاڑی تھی وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسکو دیکھنے لگی

"نن- نہیں...."

وہ چلائی تھی اور سر اٹھاتی اسکے ہاتھ پر اپنے دانت گاڑے تھے کہ وہ تڑپ کر پیچھے ہوا اور ایک تھپڑ اسکے رسید کیا کہ وہ منہ کہ بل بیڈ پر گری

معارج نے اسکو بالوں سے جکڑا تھا اور دوسرا تھپڑ رسید کیا اسکا ہونٹ پھٹ چکا تھا اور وہ بری طرح سسک رہی تھی

"آج تو تیرے شوہر کی کیا تیری اکڑ بھی توڑوں گا...."

کہتے ساتھ دوسرے بازو کو بھی شولڈر سے پھاڑا تھا وہ چلا رہی تھی چینخ رہی تھی پر وہ حیوان بنا ہوا تھا اسکی ابھرنے والی چینخنوں کا گلا اسنے ایک اور تھپڑ سے بند کرنا چاہا وہ درندہ صفت انسان اس پری کو لٹنے کے درپر تھا

....

"یہاں ہر چیز صاف ہے کہاں ہے وہ سب...؟لوکیشن سچ میں یہی تھی نہ.....؟"

شہرام اس جگہ پر پہنچا جہاں کچھ نہ تھا صرف درخت تھے وہ بھی ایک دوسرے سے کافی فاصلے پر

"جی سر یہی ہے..."

وہ گڑبڑایا تھا اسکے غصے سے

"آہستہ پر یہاں....."

وہ بلند آواز میں چلایا تھا اور گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر جھکا

"شہرام...."

حارز نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تو اسنے جھٹک دیا اور اسنے ہاتھ میں موجود گن چلا کر نیچے پھینکی تھی

پر یہ کیا وہ زمین جیسا ساز تو پر بانہ ہوا تھا ان پانچوں نے حیرت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر جھک کر وہاں موجود پتے جھاڑیاں پیچھے کرنے لگے کہ نیچے ایک لکڑی کا دروازہ نظر آیا جسکو تالا لگا ہوا تھا

حارز نے بہت مہارت سے وہ تالا کھولا اور دروازہ کھول کہ دیکھا فلحال صرف سیڑھیاں نظر آرہی تھیں شہرام نے اپنی گن اٹھائی اور پھر دھیرے دھیرے نیچے جانے لگے

زینے اتر کر دیکھا تو وہ گھر جیسا ماحول تھا ایک کمرہ اور کچن تھا وہ بھی چھوٹا وہ حیرت میں ڈوبے جگہ کو دیکھا اور پھر اس واحد کمرے کی جانب بڑھے..

....

"چینخو جتنا چینخنا ہے تمہاری آواز یہاں سے نہیں نکل سکتی...."

"چھوڑو مجھے...."

وہ دوبارہ چلائی تھی پر اسنے اپنا بھاری ہاتھ اسکے منہ پر رکھتے ہوئے اب اسکی چینخنوں گلا گھونٹا تھا وہ بار بار نفی میں سر ہلا رہی تھی اور اپنے رب کے حضور دعا گو تھی

اور وہ اسکی قمیض گریبان سے پھاڑنے لگا کہ دروازہ کھلا اور معارج اور روتی ہوئی پریہان نے دروازے کی جانب دیکھا معارج کی آنکھوں میں خوف اترا تھا اور پریہان کے رونے میں روانگی آئی

حارز گل خان اور علی نے نظریں جھکائیں تھی
شہرام شعلہ برساتی آنکھیں لیے آگے بڑھا اور معارج کو گریبان سے پکڑتا اسکے منہ پر مکوں کی بارش کردی مصطفی نے فوراً جیکٹ اتار کر پریہان کو پہنائی اور اسکو سینے سے لگاتا اسکا ماتھا چومنے لگا جبکہ پریہان بلک بلک کر رو رہی تھی

اگر زرا دیر ہو جاتی اس پر کیا قیامت ٹوٹتی اس سے آگے سوچا بھی نہیں جا رہا تھا
"بس کرو شہرام اسکو یوں آسان موت نہیں دینی....."
حارز نے آگے بڑھ کر شہرام کا ہاتھ روکا جو زمین پر خوم سے لت پت پڑے معارج کو مار رہا تھا
"اس بیغیرت کو میں آج نہیں چھوڑوں گا..."
اس پر گویا جنون سوار تھا

"نہیں شہرام اتنی اسانی سے نہیں مارنا اسکے ساتھ وہ سلوک کرنا کہ موت مانگے اپنی اس نے ہم سے بہت کچھ چھینا ہے اسکو ایسے نہیں مارنا تڑپا تڑپا کر مارو....."

مصطفی نفرت سے معارج کو دیکھ کر بولا تو اس بار شہرام کا ہاتھ رکا تھا اور کھڑا ہوا

"لے جاوا سکو اور اچھے سے خاطر توازو کرنا..."

اسکے حکم پر گل خان حارز علی اسکو اٹھاتے باہر نکل گئے جبکہ وہ اب پریہان کی طرف پلٹا جو مصطفی کے سینے سے لگی ابھی تک رو رہی تھی

قدم قدم لیتا اسکے پاس بیٹھا تھا

"پریہان..."

اسکی آواز سن کر اسنے اسکی طرف دیکھا تو مصطفی اسکو پیچھے کرتا کام کا کہہ کر باہر نکل گیا

"شش- شہرام....."

وہ تڑپتی ہوئی اسکے سینے سے لگی اور زاروقطار رونے لگی

"ششش رونا بند کرو....."

اسنے اسکا سر سہلایا تھا اور اسکے چہرے کع دیوانہ وار چوما وہ اسکو اپنی تڑپ ہر چیز بتانا چاہتا تھا پر یہان بہت زیادہ ڈر گئی تھی شاید وہ موت کو بہت قریب سے دیکھ چکی تھی

"جاو واشروم سے منہ دھولو پھر خود کو کور کرتی باہر آنا..."

وہ یہ کہتا اسکا ماتھا چومتا باہر چلا گیا تو وہ بھی منہ صاف کرتی واشروم میں منہ دھونے چلی گئی

"کہاں گیا خبیث انسان....؟"

"وہ باہر ہے اور پریہان کو گھر لیکر جانا ہے....؟"

"وہ اس حالت میں نہیں کہ گھر جائے اسکو فلیٹ میں لیجانا تم میں زرا معارج کے ہوش ٹھکانے لگا کت فلیٹ میں آوں گا..."

غصے سے کہ کر جانے لگا کہ مصطفی نے اسکا ہاتھ پکڑا

"پریہان کو ابھی تمہاری زیادہ ضرورت ہے...."

"جانتا ہوں...."

یہ کہتا ہاتھ چھڑوا کر زینے چڑتے باہر نکل گیا

پانچ منٹ تک پریہان باہر آئی

مصطفی نے اسکے گرد بازو حمائل کیے

"شش-شہرام کک-کہاں ہے...؟"

اسکو موجود نہ پا کر اسنے پوچھا

"وہ کام سے گیا ہے کچھ دیر تک آئے گا...."

یہ کہتا اسکے ساتھ چلنے لگا وہ بھی خاموش ہو گئی

"پری کیا تم ٹھیک ہو نہ....."

گاڑی میں بیٹھتے اسنے اسکے ماتھے پر بوسا دیتے ہوئے پوچھا تو اسنے اثبات میں سر ہلا یا ہر وقت کھلکھلانے والی لڑکی اب کچھ نہیں بول رہی تھی

"کیا ہم گھر جائیں گے....؟"

"نہیں..."

اسنے مسکرا کر جواب دیا وہ تو مسکرا بھی نہ سکی

"کیا شہرام کو لگتا ہے کہ میں... نہیں نہیں میرے ساتھ کچھ نہیں ہوا اور بھائی نے کہا تو ہے کہ اسکو کام تھا ورنہ وہ مجھے بھلا کیسے چھوڑ سکتے ہیں...."

خود سے سوال کرتی خود کو ہی تسلیاں دے رہی تھی

اور پیچھے ٹیک لگاتی آنکھیں موند گئی تھی اور بہت جلد نیند بھی اس پر مہربان ہو گئی تھی مصطفی نے اسکو ایک نظر دیکھا پھر ڈرائیونگ پر دھیان دینے لگا

....

شہرام اس کوٹھری میں کھڑا سگریٹ پر سگریٹ پھونک رہا تھا وہ کچھ دیر پہلے ہی معارج کو اچھا خاصا پیٹ کر آیا تھا اور غصہ تھا کہ کم نہیں ہو رہا تھا

"کیا پریہان مجھ سے ناراض ہو گی میں کیسے اس سے نظریں ملا پاوں گا آخر میری وجہ سے سب ہوا اگر ہم نا پہنچتے تو....."

اس "تو" کے آگے سب الفاظ ماند پڑ گئے تھے

اسنے سامنے بے شمار سیگرٹ کی راکھ پڑی ان دو دنوں میں وہ انتہا کر چکا تھا سیگرٹ کی وہ جو چھوڑ رہا تھا چھوڑ تو نہیں رہا تھا کم کر رہا تھا وک مزید اور بڑھ گئی تھی عادت..

اسنے سیگرٹ پھینکی اور چابی اٹھاتا باہر چلا گیا

"دو گھنٹے بعد اسکی ٹھوکائی کرنا..."

علی اور گل خان کو حکم دیتا چلا گیا

....

شہرام کمرے میں داخل ہوا تو پریہان سو رہی تھی وہ ابھی تک انہی کپڑوں میں تھی جبکہ اوپر مصطفی کی جیکٹ تھی

شاید وہ گاڑی میں سو گئی تھی اور مصطفی نے اسکی نیند خراب نہ کرنے کا سوچ کر خود ہی اٹھا کر اسکو یہاں لیٹا دیا تھا

وہ دھیرے سے چلتا ہوا اسکے قریب کھڑا ہوا اور پھر کرسی اسکے پاس رکھتا خود بھی بیٹھا تھا اور اسکا ایک ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں لیا تھا

وہ اسکو یک ٹک دیکھ رہا تھا آنکھیں ابھی بھی سوجی ہوئیں تھی اور نیچے سرخی پھیلی ہوئی تھی اسکا نورانی چہرہ اسکو نا جانے کیوں یہ احساس دلا رہا تھا کہ وہ اس سے خفا نہیں پر اپنا ضمیر اسکو ملامت کر رہا تھا وہ کس حال میں پہنچ گئی تھی

"پری ائی ایم سوری سب میری وجہ سے ہوا..."

وہ بولا بھی تو اتنا سا اور آنکھوں سے دو موتی ٹوٹ کر گرے تھے اسنے اپنی آنکھیں صاف کیں اور اسکے سر پر ہاتھ پھیرتا اٹھا تھا اور اسکے ماتھے پر اپنے شدت بھرے لب رکھے وہ کسمسائی تو وہ فوراً پیچھے ہوا

"نہیں ہمت تمہارا سامنا کرنے کی....."

یہ کہتا باہر چلا گیا کیونکہ وہ اپنے آپے سے باہر ہو رہا تھا

....

پریہان کی جب آنکھ کھلی تو کچھ دیر چھت کو گھورنے کے بعد آٹھ کر بیٹھی تھی

وہ تو گاڑی میں سو گئی تھی اور اب نیند سے جاگی تھی

"کیا شہرام نہیں آئے...؟"

خود سے سوال کیا

کہ مصطفی اتنے میں کھانے کی ٹرے لیتا اندر داخل ہوا اور مسکرا کر دیکھا

"شہرام نہیں آئے...؟"

اسکے سوال پر اسکی مسکراہٹ غائب ہوئی

"آیا تھا...."

"مجھ سے کیوں نہیں ملے...."

وہ تڑپ کر بولی

"معلوم نہیں میں ابھی آیا ہوں کچن میں کھانا پڑا دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ آیا ہے..."

اسکی بات پر وہ دانت کچانے لگی

"یہ لو کھانا مجھے بھی بھوک لگی ہے چلو دونوں کھاتے ہیں تم منہ ہاتھ دھو لو کھانا کھانے کے بعد کپڑے تبدیل کر لینا میں لیکر ایا ہوں تمیارے کپڑے...."

اسنے کھانا نکالتے ہوئے کہا تو وہ اٹھی کہ چکرا گئی اور بیڈ کا سہارا لیا کہ مصطفی نے اسکو فوراً تھاما لیکن اسکو حیرت کا جھٹکا لگا اور فوراً اٹھا تھا اور اسکے ماتھے کو چھوا جو آگ کی مانند تپ رہا تھا

"پری تمھیں تو بخار ہے او وشٹ..."

اسنے اسکو بیٹھاتے ہوئے پریشانی سے کہا

"مم-میں ٹھیک ہوں بھائی..."

وہ بیٹھتے ہوئے بولی البتہ اسکا سر چکرا رہا تھا

"کہاں ٹھیک ہے.. تم کھانا کھاو میں میڈیسن دیتا ہوں...."

اسنے اپنے فیملی ڈاکٹر کو فون کرتے ہوئے کہا اور باہر نکل گیا

پیچھے پریہان نے سر تھاما تھا

"شہرام کیا ہوا ہے آپ کو....؟"

خود سے بڑبڑا کر اسنے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں گرایا تھا

پانچ منٹ بعد مصطفی آیا تو ویسے کھانا دیکھ اسکو حیرت ہوئی

"کھانا نہیں کھایا..."

اسنے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا

"آپ بھی تو بھوکے تھے نہ چلیں کھاتے ہیں..."

اسکے مسکرا کر کہنے پر وہ بھی مسکرا اور پھر دونوں کھانا کھانے لگے کھانا کھانے کے بعد اسنے اپنے ڈاکٹر سے پوچھی گئیں میڈیسن جو لایا تھا وہ دیں تھی اور اسکو آرام کا کہا تھا

"آرام کر لو پھر اٹھو گی تو کپڑے چینج کر لینا پھر گھر والوں سے بات کر لینا...."

اسکو لیٹا کر کمبل درست کرتا اپنا فون اٹھایا جس پر حمد صاحب کی کال آ رہی تھی لائٹس اوف کرتا باہر نکل گیا

"شہرام کہیں آپ مجھے...ایک بار مجھ سے پوچھ لیں شہرام میں ویسی ہی پاک ہوں...."

خود سے سوچتی کتنے آنسوؤں نکل کر تکیے میں جزب ہو گئے تھے وہ جو سوچنا نہیں چاہتی تھی شہرام کے انداز نے اسکو مجبور کر دیا تھا

"میں تو بہت بور ہو گیا ہوں پر یہاں کے بغیر تین دن ہو گئے ہیں...."

احتشام اس وقت میرب اور آبریش دونوں کے درمیان گھسا بیٹھا تھا

اور اسنے اپنا سر میرب کے کندھے پر رکھا ہوا تھا جبکہ آبریش نے احتشام کے کندھے پر اپنا سر رکھا ہوا تھا

"ہاں مجھے بھی یاد آ رہی ہے...."

آبریش بھی افسردہ سی بولی

"صبح بات کی تھی میں نے کہا تھا جلدی آجاو کہتی ایک دو دن تک آوں گی..."

میرب کی آواز میں بھی افسردگی تھی

"بڑی بے وفا ہے بھول گئی ہے لگتا ہے آلینے دے اسکو تو میں بتاوں گا...."

اسنے غصے سے میرب کے کندھے سے اپنا سر اٹھاتے ہوئے کہا تو آبریش نے بھی اپنا سر اٹھایا تھا

"ہونہہ الٹا وہی تجھے سبق سیکھا دیتی ہے..."

آبریش نے گویا مزاق بنایا

"ایسی بات نہیں ہے بھابھی جی وہ بہن ہے میری عزت کرتا ہوں میں اسکی ورنہ وہ میری جان سے مارا گیا ایک تھپڑ نہ برداشت کر سکے...."

اسکی بات پر وہ دونوں منہ کھولے اسکو دیکھنے لگیں

"تمہیں تو میں بعد میں بتاتی ہوں..."

آبریش نے اٹھتے ہوئے کہا کیونکہ اسکو اندر سے آواز پڑی تھی آبریش کے جانے کے بعد میرب اٹھی کہ احتشام نے اسکا یات پکڑا

"تم کہاں جا رہی ہو..."

اسنے اسکے ہاتھ کو جھٹکا دیا کہ وہ نیچے بیٹھی اور اسکو گھورا

"زیادہ بے شرم نہیں ہوتے جا رہے تم..."

"بالکل نہیں اور ویسے بھی منکوحہ ہو میری اتنا تو بنتا ہے نہ..."

اسنے آنکھ مارتے ہوئے کہا تو وہ گھور کر دھپ رسید کرتی اندر چلی جبکہ احتشام ہنسا تھا

....

مصطفی کرسی پر بیٹھا پریہان کا ہاتھ تھامے سامنے کسی چیز کو دیکھ کم گھور زیادہ رہا تھا

کہ پریہان نے ہولے سے اپنی آنکھیں کھولیں اسکا بخار کچھ قدرے کم تھا

"بب- بھائی...."

اسکی آواز پر ہوش میں آیا اور مسکرا کر اسکو دیکھا

"کیسی طبیعت ہے میرے بچے کی..."

اسنے اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

"ٹھیک ہوں..."

اسنے بھی مسکرا کر کہا

"چلو میں کھانا لاتا ہوں کھا لینا...."

"بھائی شہرام نہیں آئے....؟"

اسکی بات پر مصطفی کی مسکراہٹ غائب ہوئی اور شہرام جو اندر داخل ہونے والا تھا اسکے سوال پر باہر ہی رک گیا

"آیا تھا..."

اسنے چہرہ جھکا کر کہا

"تو وہ مجھ سے کیوں نہیں مل رہا مجھے اسکی بھی ضرورت ہے...."

اسنے نم آنکھوں سے کہا تو مصطفی نے تڑپ کر اسکو دیکھا

"میری جان تم سو رہی ہو گی اسی لیے نہیں ملا....."

"میں سارا دن تو نہیں سوتی.. کیا وہ مجھ سے خفا ہیں...؟"

اسکی بات پر شہرام نے لب بھینچے تھے اور ایک نظر دروازے کو دیکھا

"نہیں وہ تم سے ناراض کیوں ہو گا...."

"بب- بھائی اس سے کہو مجھ سے ملے جو ناراضگی ہے میں دور کر دوں گی.. اگر..اگر انکو لگتا ہے کہ میرے ساتھ کچھ غلط...."

"ششششش...."

اسنے اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے اسکو خاموش کروایا تھا

اور شہرام کے دل کو بہت کچھ ہوا وہ تو اپنی شرمندگی کی وجہ سے نہیں مل رہا تھا اسنے تو یہ سب سوچا نہ تھا

"بھائی کی جان ایسا کیوں سوچ رہی ہو خاموش ہو جاؤ دوبارہ کبھی ایسا مت سوچنا اور شہرام کے دل میں ایسا کچھ نہیں ہے..."

اسنے اسکے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے کہا

"نہیں بھائی انکو لگتا ہے شاید میں اپنی عزت کی حفاظت...."

"پر یہان...."

اسکی بات پوری ہونے سے پہلے مصطفی غصے سے بولا

"کیا ہو گیا ہے تمہیں ہمیں معلوم ہے تم پاک صاف ہو تم پر کسی غلیظ شخص نے کچھ نہیں کیا......"

اسنے اب اسکو پیار سے کہا تھا باہر شہرام نے دیوار کے ساتھ ٹیک لگائی تھی اور سینے پر ہاتھ باندھتا آنکھیں موندیں تھیں

"شہرام کی جان ایسا کیوں سوچ رہی ہو اگر کبھی تمہاری عزت پر زرا سی خروش آ بھی جاتی تب بھی شہرام ملک تمہارا ساتھ نہیں چھوڑتا اپنی محبت دگنی کر دیتا....."

وہ خود سے دل میں کہ رہا تھا کہ اپنے کندھے پر کسی کا ہاتھ محسوس کر کے اسنے اپنی آنکھیں کھولیں جو کچھ حد تک سرخ ہو چکیں تھی...

"پر یہان کو تمہاری ضرورت ہے وہ تمہاری غیر موجود گی کا کچھ اور ہی مطلب نکال چکی ہے جاو سنبھالو یار اسکو میں نہیں دیکھ سکتا اسکو ایسے میرا دل ڈوبتا ہے.. میں کھانا لینے جا رہا ہوں تم اندر جاو...."

اسنے اسکا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا تو اسنے اثبات میں سر ہلایا اور مصطفی باہر چلا گیا

شہرام نے کچھ دیر اپنے ہاتھوں کو دیکھا اور دھیرے سے دروازہ کھول اندر داخل ہوا تو نظر اس دشمن جاں پر پڑی جو آنکھیں موندے لیٹی ہوئی تھی

وہ اس کرسی پر بیٹھا جہاں مصطفی پہلے بیٹھا تھا اور اسنے اسکا ہاتھ تھاما

پر یہان اپنے ہاتھ پر اپنے محرم کا لمس محسوس کرتی آنکھیں کھولیں کتنے آنسوؤں نکل کر تکیے میں جزب ہوئے تھے

"ششش یار مت رو..."

اسنے اٹھتے ہوئے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اسکی آنکھیں صاف کیں تھی اور باری باری آنکھوں کو چوما

"آپ کیوں نہیں مل رہے تھے مجھ سے جانتے ہیں کتنا یاد کر رہی تھی...."

وہ مزید روتے ہوئے بولی

"میری جان میں شرمندہ تھا کہ میری وجہ سے تم اس حال میں پہنچی میری وجہ سے تمہاری عزت خطرے میں تھی تمہاری جان خطرے میں تھی اس شرمندگی نے تمہارا سامنا نہیں کرنے دیا...."

وہ اسکا ہاتھ سچ بتا رہا تھا اپنا دل بھی ہلکا کر رہا تھا اب وہ رونا بھولے حیرت سے اسکو دیکھ رہی تھی

"شش- شہرام....."

"جی میری جان...."

"سچ میں ایسا تھامم- مجھے لگا کہ کہیں آپکو لگا کہ...."

"بسسس سن چکا ہوں تمہارے فضول خرافات کوئی اور وقت ہوتا تو اسکی سزہ دیتا پر ابھی میں خود تمہاری سزا کا حقدار ہوں...."

اسنے اسکی گال پر تھپڑوں کے نشانات پر ہاتھ کی پشت پھیرتے ہوئے کہا

"شہرام مجھے کوئی گلا نہیں سب قسمت میں تھا آپکی کیا غلطی ویسے بھی میں ٹھیک ہوں اور یہ سزہ کم ہے کہ مجھے آپکی دوری برداشت کرنی پڑی...."

اسنے اپنی گال پر پھرتے اسکے ہاتھ کو تھاما تھا

"بہت بڑی سزہ تھی...."

اسنے اسکے پھٹے ہونٹ پر نرمی سی اپنے ہونٹ رکھتا پیچھے ہوا تو وہ چہرہ جھکا گئی

"اب کبھی دور نہیں کروں گا...."

اسنے اسکے ماتھے کے ساتھ اپنا ماتھا ٹکایا اور آنکھیں موندیں تھی وہ بھی اپنی آنکھیں موند گئی

"آئی لو یو شہرام کی جان تمہارے ساتھ برا کرنے والے کو بہت جلد جہنم واسل کروں گا..."

اس سے کہتا اسکا ماتھا چومتا پیچھے ہوا تھا تو وہ بھی اٹھی اور اسکے سینے پر اپنا سر رکھا تھا کتنا سکون تھا محرم کے آغوش میں ہر چیز ہر زخم بھول گیا تھا

....

"میڈم جی معارج صاحب اس وقت شہرام کی قید میں ہیں پر یہ خبر نہیں ہو سکی کہاں ہے...."

"مطلب پریہان معارج صاحب کے پاس ہی تھی....."

"جی...."

اسکے اس جواب پر وشا نے مٹھیاں بھینچی تھیں

"کہاں پر پریہان...؟"

"میم وہ شہرام کے پاس...."

"اچھا تم اسکا پیچھا کرتے رہنا...."

اسنے کہ کر فون بند کیا تھا

"ہر دفعہ شکست نہیں ہو سکتی شہرام پریہان کو تجھ سے دور کر کے رہوں گی میں اپنی جان کو تم جیسے قاتل کے حوالے ہرگز نہیں کروں گی پریہان میری جان ہم مل کر تمہارے بلیو آئیز والے پرنس کا بدلہ لیں گے...."

اسنے غصے سے کہا اور گھر سے باہر نکلی

....

اس واقع کو ایک ہفتہ گزر چکا تھا وہ لوگ گھر بھی آ چکے تھے اور سب سے ملنے کے بعد اسنے احتشام کی ناراضگی بھی دور کی تھی سب ٹھیک تھا شکر تھا کسی کو کچھ معلوم نہ ہوا تھا نہ ہی پر یہان نے کچھ بتایا تھا

اسکے لیے یہی کافی تھا وہ انکے کام آئی اسکی وجہ سے بہت سی لڑکیوں کی عزت بچ گئی اور معارج کے ساتھ بہت برا سلوک کیا جا رہا تھا وہ واقع اپنی موت کی بھیک مانگتا تھا اس سے اسکا سب کچھ چھین لیا گیا تھا اور ہر طرف معارج کے فرار کی خبر شہرام نے خود پھیلائی تھی

....

"مصطفی کی جان ایک خوشخبری سناوں...."

مصطفی آبریش کے کمرے میں آتا اسنے اسکو پیچھے سے ہگ کرتے ہوئے کہا

"کیا...؟"

اسنے گردن موڑ کر اسکو دیکھتے ہوئے پوچھا

"آج بابا اور بڑے ابو ہماری رخصتی کی بات کر رہے تھے ہے نہ خوشی والی بات...."

وہ اسکی گال کے ساتھ اپنی گال رگڑتا ہوا بولا

اسکی داڑھی کی چبھن سے وہ کھلکھلائی تھی

"بتاو نہ خوشی والی بات ہے نہ...؟"

اسکو خاموش دیکھتے ہوئے اسنے پوچھا

"مجھے کیا معلوم..."

اسنے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا تو مصطفی نے خفگی سے گھورا لیکن اسکو ہنستا دیکھ اسکی شرارت سمجھا تھا

"کرلو بد معاشیاں رخصتی کے بعد پوچھوں گا..."

اسی گال پر کاٹا پیچھے ہوا تو وہ گال مسلتی اسکو گھورنے لگی اور وہ خوبصورت سی سمائل پاس کرتا باہر چلا گیا جبکہ وہ بھی مسکرادی تھی

....

"تمہیں معلوم ہے پریہان صدیقی انکل نے بتایا کہ حمزہ کی شادی ہے آپ سبکو آنا ہوگا..."

آبریش اسکے پاس بیٹھی اسکو بتارہی تھی

"کون حمزہ....؟"

اسنے ناسمجھی سے پوچھا

"ہائے جسکی وجہ سے شہرام نے اتنا رولا ڈالا وہ بندہ یاد نہیں تجھے..."

احتشام نے اندر آتے ٹانگ اڑائی جو انکی بات سن چکا تھا

"اچھاااوہ تو میں کیا کروں..."

اسنے لاپرواہی سے کہا

"تو یار چلیں گے تم تو لازم جانا حمزہ کے دل پر نمک چھڑکنا...."

آبریش نے شرارت سے کہا تو پریہان نے گھورا جبکہ احتشام ہنسا

"بدتمیز میں تو نہیں جانے والی ایویں مجھے غصہ آئے گا اور شہرام بھی غصہ ہونگے...."

"ہائے ابھی سے پیا جی کے غصے کا ڈر کے...."

اسنے اسو کندھے سے کندھا مارتے ہوئے چھیڑا

"میری چھوڑو اپنی سناؤ جسکی رخصتی کی باتیں چل رہی ہیں..."

اب اسکی باری تھی

"ہاں معلوم ہے بھئی اور ایک نہ ایک دن تو ہونی ہی ہے..."

وہ شرمائے بغیر بولی کیونکہ جانتی تھی اگر یہ شرمائی تو یہ دونوں اسکو تنگ کریں گے اب تینوں مستیوں میں شروع ہو گئے تھے

....

"معارج کا قصہ کب ختم کرنا ہے..."

حارز نے اپنے سامنے نڈھال معارج کو دیکھتے ہوئے پوچھا

"جب تک سارا بدلہ پورا نہ ہوا...اور وشما کے سامنے ماروں گا...."

اسنے ایک نفرت بھری نظر معارج پر ڈالتے ہوئے کہا

"لیکن وشما کو کیسے معلوم ہو گا...؟"

مصطفی نے ان دونوں کے ساتھ باہر نکلتے ہوئے پوچھا

"اسکی ضرورت نہیں اسکے آدمی ہمارے پر نظر رکھے ہوئے ہیں دونٹ وری وہ جو چاہتے ہیں وہ خبر دیتے رہیں گے...."

اسنے استہزایہ ہنسی ہنستے ہوئے کہا تو وہ دونوں بھی ہنسے

"اچھا سن حمزہ کی شادی ہے تو جائے گا....؟"

مصطفی نے مسکراہٹ دبائے اسکو پوچھا حارز نے بھی ہنسی روکی تھی

"بھاڑ میں جائے حمزہ میں قتل نہ کردوں اسکا....."

اسنے تپ کر کہا تو ان دونوں نے قہقہ لگایا تو شہرام انکو گھورتا جیپ میں بیٹھا

"نہیں پھر بھی...."

حارز نے بھی اسکے دھپ رسید کرتے اپنی جیپ کا رخ کیا تھا

"تم دونوں ضائع ہو جاوگے مجھ سے خبیثو..."

وہ چباتے ہوئے بولا تو دونوں کا قہقہ پھر سے گونجا

"دیکھی یارا اگر تیرا دل ہے حمزہ کی شادی پر جانے کا تو ہم میں سے کوئی نہیں روکے گا...."

مصطفی نے اسکی جیپ کے دروازے پر دونوں ہاتھ رکھتے اسکی طرف تھوڑا جھکتے ہوئے کہا

اس سے پہلے شہرام اسکے منہ پر ایک مکہ جڑتا وہ ہنستا ہوا پیچھے ہوا اور اپنی گاڑی میں بیٹھا وہ بھی ان دونوں کو ہنستا دیکھ ہنسا تھا

"پاگل...."
انکو دیکھتے ہوئے کہااور جیپ سٹارٹ کی تھی اور تینوں کی گاڑیاں آگے پیچھے نکلیں تھی

پریہان اپنے کمرے میں داخل ہوئی تو سامنے شہرام کو اپنے بیڈ پر نیم دراز دیکھا تو حیرت ہوئی
"آپ یہاں...؟"
اسکے سوال پر وہ اٹھا تھااور اسک لے مقابل آکر کھڑا ہوا
"تم حمزہ کی شادی پر نہیں جاو گی..."
وہ سنجیدگی سے بولا تو پریہان کو ساری بات سمجھ میں آئی وہ تو خود بھی نہیں جانا چاہتی تھی پر جناب کی جیلسی اسکو مزہ دے رہی تھی

"کیوں میں تو جاوں گی مما نے اور بڑی امی کا حکم ہے...."
وہ بھی بظاہر سنجیدگی سے بولی اور اسکے پاس سے گزر کر جانے لگی کہ اگلے ہی لمحے کلائی شہرام کے ہاتھ میں تھی اسنے جھٹکے سے اسکو خود کے سامنے کیا تھا
"ایک بار کی کہی بات سمجھ میں نہیں آئی کیا تم نہیں جاو گی مطلب نہیں جاو گی...."
وہ حکم دے رہا تھا پر پریہان کو اسکو ابھی تنگ کرنا تھا
"اور ایک بار کی کہی بات آپکو بھی سمجھ میں نہیں آرہی میں جاوں گی تو مطلب جاوں گی....."

وہ بھی اسی کے انداز میں بولی تو شہرام کے ماتھے پر بل پڑے اور تھوڑا اسکی طرف جھک کر اسکی آنکھوں میں دیکھا

"تم جانا زرا مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا..."

وہ وارن دیتی نظروں سے بولا

"میں تو امی بڑی امی کو انکار نہیں کر سکتی...."

وہ بھی اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی اور شہرام کو اسکا یہ انداز سلگا گیا تھا تبھی بازو پر گرفت سخت کرتا مزید قریب کیا تھا

"پھر اپنی ٹانگیں تڑوانے کیلیے تیار رہنا..."

غصے سے جھٹکے سے اسکا بازو چھوڑتا باہر چلا گیا اور پیچھے سے وہ لگاتار ہنسنے لگی

"ہاہاہاہا کتنے اچھے لگتے ہیں آپ جیلس ہوتے ہاہاہا......"

وہ ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہی تھی

"یا خدا...."

وہ اب ہنستی ہوئی بیڈ پر بیٹھی تھی اور اسکی پھر سرخ شکل چہرے کے سامنے آتے اسکی ہنسی نکلی تھی

....

"بھائی کہاں جارہے ہیں....؟"

شہرام جو غصے سے باہر جارہا تھا احتشام کے پوچھنے پر رکا

"جہنم میں..."

غصے سے بولا تو اسنے دانت دیکھائے

"چلیں آپ ہو آئیں اپنی فیورٹ جگہ سے لیکن بتاتے جائیں رات میں حمزہ کی مہندی پر کونسا ڈریس پہنیں گے میں ملازمہ سے کہ کر نکلوادوں گا....."

وہ اسکے غصے سے بے خبر شرارت سے بولا

تو شہرام نے کھا جانے والی نظروں سے اسکی طرف دیکھا اور اگلے ہی لمحے اسنے احتشام کا بازو مڑوڑہ تھا کہ اسکی چینخ نکلی

"بتاوں کونسا ڈریس پہنوں گا چول انسان..."

"آہہ بھائی چھوڑیں درد ہو رہا ہے..."

وہ کراہتے ہوئے بولا

"نہیں بتا تو لوں کونسا پہننا ہے میں نے..."

وہ چباتے ہوئے بولا تو اتنے درد میں بھی احتشام کی ہنسی نکلی تھی شاید یہی غلطی کیونکہ اگلا مکہ اسکے منہ پر پڑا تھا

وہ منہ پر ہاتھ رکھتا حیرت سے اسکو دیکھنے لگا اور پھر شہرام کی شکل دیکھتا زور سے ہنسا جو قہر برساتی نظروں سے اسکو دیکھ رہا تھا

"احتشام مر جائے گا میری ہاتھوں..."

اسنے انگلی اٹھا کر کہا

"اچھا اچھا سوری....."

اسنے ہاتھ اٹھاتے صلح انداز میں کہا لیکن پھر ہنسی نکل گئی اسکو اپنی طرف بڑھتا دیکھ وہ ہنستا ہوا اندر بھاگا تھا پیچھے محض وہ گھور کر رہ گیا

"اوفف اتنا غصہ کیوں آرہا ہے.. ہاں تو آنا چاہیے کتنے مزے سے اسکی شادی پہ سب جا رہے ہیں... خیر جائیں پر پریہان گئی اسکا قتل مجھ پر واجب ہو گا...."

خود سے بڑبڑاتا بایر نکل گیا

....

شہرام جب گھر آیا تو سب مہندی پر جا چکے تھے اسنے پریہان کا کمرہ چیک کیا تو وہ واقع ہی چلی گئی تھی مطلب آبریش سچ کہ رہی تھی ایک نظر اسکے کمرے کو گھورتا اپنے کمرے میں آگیا

اسنے اپنی شرٹ اتار کر پھینکی تھی اور پھر موبائل پھینکا جو بیڈ کی پشت سے ٹکرایا

جب خیال آیا کہ غصے میں موبائل ہی پھینک دیا ہے تو فوراً آگے بڑھا اور موبائل اٹھایا

"او وشٹ یار تجھے تو نہیں پھینکنا تھا..."

اسنے اپنے پاور اوف موبائل کو چلاتے ہوئے کہا اور بیڈ پر رکھنے کے بعد پیروں کو جو گرز سے آزاد کیا تھا اور وہ بھی ایک کہاں تو دوسرا کہاں پھینکا تھا بیڈ پر پڑے تکیے بھی نیچے پھینکے تھے پھر سکون سے بیٹھا بیٹھا ہی پیچھے لیٹا اور سیگرٹ سلگائی تھی

پل میں کمرے کی حالت بدتر ہو گئی تھی یہی غصہ ٹھنڈہ کرنے کا طریقہ تھا پہلے کمرے کی حالت بری پھر سکون سے سیگرٹ سلگا لینی
وہ سیگرٹ پیتا پیتا نا جانے کب اس پر نیند کا غلبہ آیا تھا اور وہ جلد نیند کی وادیوں میں گم ہو گیا تھا

....

صبح ناشتے کے دوران پر یہان اس پر ایک عاد نظر ڈالتی جو مکمل اسکو اگنور کیے کھانا کھانے میں مصروف تھا
اسنے کڑوا گھونٹ بھرا وہ تو کل مزاق کر رہی تھی لیکن آبریش اور اسکی مما اسکو زبردستی ساتھ لے گئیں

"یہ تواب پکا میری ٹانگیں توڑ دیں گی..."

وہ بڑبڑاتی کھانا کھانے لگی

"شہرام تم بھی آج بارات پر چلو..."

سعید صاحب کے کہنے پر جیسے شہرام نے نوالا منہ میں ڈالتا ہاتھ روکا تھا ویسے ہی احتشام کی ہنسی نکلی مصطفی نے بھی مسکراہٹ دبائی تھی

"تیری ہنسی کیوں نکل رہی ہے...؟"

مصطفی کے ٹوکنے پر اسکی ہنسی کو بریک لگی اور چپ چاپ کھانا کھانے لگا کیونکہ مصطفی آج کل اسکو اپنے ہاتھ کے نیچے بیٹھاتا تھا مطلب صاف تھا زرا سا پنگا ایک عاد تھپڑ..

"نہیں بابا مجھے آج ضروری کام ہے..."

اسنے بس اتنا ہی جواب دیا

"ٹھیک ہے پھر باقی تیار رہنا..."

حماد صاحب نے کہا

"اور پر یہان تم بھی تیار رہنا کل کی طرح ضد کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا..."

شازیہ بیگم نے گھورتے ہوئے کہا تو شہرام نے اسکی طرف دیکھا جو اثبات میں سر ہلا رہی تھی

"اچھا تو کل میڈم کو زبردستی لیجایا گیا تھا....."
خود سے بڑبڑاتا اسکے چہرے پر تبسم پھیلا تھا
اور پریہان کی طرف دیکھتے ہوئے اسنے الٹے منہ پر ہاتھ پھیرہ تھا گویا کھلی دھمکی تھی

....

شہرام ڈیوٹی پر چلا گیا تھا باقی بھی کاموں میں مصروف ہو گئے کیونکہ بارات رات کی تھی
پریہان کی بھی شہرام سے ملاقات نہیں ہوئی تھی
تقریباً پانچ بجے تک سب گھر آ گئے تھے کیونکہ انکو بارات پہ جلدی پہنچنا تھا کیونکہ باہر موسم خراب ہو رہا تھا اور صدیقی صاحب نے موسم کو دیکھتے ہوئے انکو کوئی رعایت نہ دی تھی بلکہ جلدی بلا لیا تھا

پریہان نے مصطفی سے کہہ کر اپنی امی کو منوایا تھا کہ وہ بارات پر نہیں جائے گی بہت منت سماجت کے بعد وہ نہیں جا رہی تھی
لیکن اسکو ڈر تھا کہ شہرام بیت غصہ ہو گا اس پر کل مہندی پر جانے سے پر وہ بھی کیا کرتی بیچاری
یہ سب بارش شروع ہونے سے پہلے نکل چکے تھے اور پریہان کو خاص ہدایات دے کر گئے تھے

....

پریہان نے سب ملازمہ کو انکے کواٹر میں بھیج دیا تھا اور خود شہرام کیلیے کھانا بنانے لگی اسکو آج دیر سے آنا تھا لگ تو یہی رہا تھا اسکو...

"یااللہ بس آج شہرام سے بچالینا پکا پھر اپنے مجازی خدا کی ہر بات مانوں گی..."
وہ کب سے دعائیں کر رہی تھی
کہ باہر گاڑی کے رکنے کی آواز آئی بارش کی وجہ سے وہ جیپ پر نہیں گیا تھا

مارچ کی راتیں تھی ٹھنڈی راتیں اوراوپر بارش موسم کو ٹھنڈہ کر رہی تھیں
شہرام سرخ ناک کو رگڑتا گھر میں داخل ہوا وہ ایسا ہی تھا مطلب اسکی ناک ایسی ہی تھی ہلکی سی
سردی میں اتنی سرخ ہو جاتی جیسے وہ برف باری میں گھوم رہا ہو

اسکو معلوم تھا گھر کوئی نہیں ہے سکون سے کچھ بھی کھانے کا ارادہ کینسل کرتا اپنے کمرے کا رخ
کیا بھوک تو لگی تھی پر بندہ اب کیا کھانا گرم کرے

"شہرام....."
شہرام جو زینے چڑرہا تھا پر یہاں کی آواز اسکو خواب لگی لیکن دوسری آواز پر اسکے چہرے پر
مسکراہٹ آئی مطلب وہ نہیں گئی اب اسکی باری تھی تنگ کرنے کی

مسکراہٹ کو ضبط کرتا چہرے پر سنجیدگی لاتا پیچھے پلٹا تھا اور سامنے ہی وہ دلربا اسکا دل زور سے دھڑکا گئی تھی

کیونکہ وہ ریڈ شارٹ شرٹ کے نیچے گولڈن کیپری کندھے پر جھولتا دوپٹہ اور اوپر سے کھلے براون بالوں کے ساتھ اپنے حسن کے تمام جلوئے اسکے سامنے بکھیر رہی تھی وہ اسکی ناراضگی دور کرنے کا ہر طریقہ جان گئی تھی اور شہرام کو یہی ادا تو اسکی سب سے پسند تھی

وہ ٹرانس کی کیفیت سے زینے اترتا اسکے پاس آیا جو انگلیاں مڑوڑ رہی تھی
شہرام نے اسکے چہرے پر جھولتی آوارہ لٹوں کو کان کے پیچھے کیا اور پھر ناراضگی یاد آتے اسکے بولوں کو مٹھویوں میں جکڑا تھا
گرفت اتنی سخت نہ تھی پر پھر بھی اتنی تھی کہ اسکے منہ سے آہ نکلی تھی

"شش- شہرام...."
"ششش ایک لفظ نہیں..."
اپنا چہرہ اسکے چہرے کے قریب کرتا اسکا ہر نقش دیکھنے لگا
"سس- سوری وہ مماز بردستی لے گئیں تھی شش- شہرام...."
وہ آنسووں پیتے بولی پر آنکھوں میں نمکین پانی جمع تھا جو گالوں پر پھسلنے کو تیار تھا

"اگر ایک آنسوؤں بھی نکلا تو بہت بری سزہ دوں گا...."
اسکی آنکھوں میں آنسوؤں دیکھ وہ وارن دیتی نظروں سے بولا تو اسنے اپنا ہونٹ کچلا تھا

"سوری نہ شہرام اب کیا جان لیں گے بچی کی...."
وہ معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتی بولی اور شہرام دل وجان سے قربان ہوا تھا تبھی اسکے بالوں پر گرفت نرم ہوئی
"اور جو تم جان نکالتی ہو وہ کیا....؟"
وہ اسکے معصوم چہرے سے نظریں چراتا ہوا بولا

"بس کردیں اب مجھ معصوم کو اپنے غصے سے ماریں گے...."
وہ منہ بناتے ہوئے بولی
تو شہرام نے مسکراہٹ دبائی مطلب واقع وہ جان گئی تھی کہ اسکو کیسے قائل کرنا ہے شہرام مڑتا ایک کائٹ جلائی تھی پورے لاونج میں ایک لائٹ کی ہلکی سی روشنی پھیلی تھی اور دوبارہ اسکے پاس آیا جو مسکرا کر اسکو دیکھ رہی تھی

"میں ناراض اور غصے میں ہوں..."

اسنے اسکی طرف سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے کہا

"تو مت ہوں نہ...."

وہ اسکی گردن میں دونوں بازو ڈالتی لاڈ سے بولی مطلب وہ اسکا ساتھ ضبط بھی ازما رہی تھی

"تم مناو گی نہیں مجھے..."

وہ بھی اس بار پیار سے بولا

"کیسے مانیں گے....؟"

وہ اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولی

"باہر گھومتے چلتے ہیں..."

اسکی بات پر اسنے حیرت سے دیکھا

"باہر بارش ہو رہی ہے شہرام..."

"تو اللہ کی رحمت ہے ہونے دو ہم موسم انجوائے کرتے ہیں...."

وہ شوخ ہوا تھا تو وہ اس سے تھوڑا دور ہوئی

"میں بہت غصہ ہونگا اگر تم نہ گئی تو..."

اسکی بات پر پریہان نے گھورا

"بلیک میلر کہیں کے نہ ہو تو..."

اسکی بات پر شہرام ہنسا

"اور جو میں کھانا بنا رہی ہوں وہ تو کھالیں..."

"ابھی بنا رہی ہو بنا یا نہیں نہ تو باہر سے کھائیں گے اب چلو..."

"لیکن شہرام..."

اس سے پہلے وہ بولی شہرام اسکو گود میں اٹھا چکا تھا اس سے پہلے اسکی چینخ نکلتی شہرام کی گھورتی نظروں کو دیکھ کر اسنے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا تھا

شہرام نے دروازے پر کھڑے ایک نظر تیز ہوتی بارش کو دیکھا پر جھک کر پریہان کو دیکھا جو مزے سے اسکے گلے میں بازو ڈالے بارش کو دیکھ رہی تھی

"کیا خیال ہے بارش میں نہ بھیگیں...؟"

"ہائے استغفر اللہ مجھے تو سردی لگے گی..."

وہ مزید اسکے ساتھ چپکتی ہوئی بولی گویا وہ باہر بارش میں ہی نہ کھڑا کر دے شہرام ہنسا تھا اور پھر بارش میں نکلا پریہان نے اپنا چہرہ اسکے سینے میں چھپایا تھا

شہرام نے جلدی سے اسکو گاڑی میں بیٹھایا اور پھر دوسری طرف خود بھی بیٹھا تھا اور گاڑی سٹارٹ کی گیٹ کی طرف گاڑی کو آتا دیکھ واچ مین نے جلدی سے گیٹ کھولا تھا شہرام زن سے گاڑی باہر لے گیا

"شہرام مجھے ڈر لگ رہا ہے..."
وہ باہر بجلی کو کڑکتے دیکھ بولی تھی
"میں ہوں نہ دونٹ وری..."
اسے اسکی گود میں رکھا اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا تھا
کافی دیر وہ اسکو گھوماتا رہا اور ساتھ ہلکی پھلکی باتیں کرتا رہا جن میں سے کچھ پر گھور دیتی تو کبھی شرما دیتی بارش بھی اب بہت کم تھی رم جھم ہی لگا لو

شہرام نے گاڑی ایک ڈھابے کے سامنے روکی اور اسکو دیکھا
"چلیں..."
اسکے کہنے پر وہ پر جوش سی باہر نکلی اسکو ریسٹورنٹ کچھ خاصے پسند نہ تھے پر ڈھابوں پر کھانا کھانے کا ایک خواب تھا اسکا ایک دفعہ زندگی میں کھایا تھا ڈھابے سے کھانا اور اب یہ لیکر ایا تھا

"ارے اپنے شوہر کو تو لیتی جاوا کیلا مت چھوڑو کوئی چڑیل ہی عاشق نہ ہو جائے..."

اسنے شرارت سے کہاتو وہ جو بھاگ رہی تھی اسکی بات پر رکی اور پلٹ کر اسکو گھور کر دیکھا

"قتل نہ کردوں چڑیل کا....."

وہ جل کر بولی تو شہرام نے قہقہ لگایا اور اسکے پاس آیا اسکے کندھے کے گرد بازو حمائل کیے اور اندر کی جانب بڑھے

اور پھر مزے کا اسکوڈنر کروانے کے بعد باہر آئے تو اب صرف بجلی کڑک رہی تھی ہاں دو چار بارش کی بوندیں زمین پر گر رہی تھیں

سرد ہوا نے پریہان کے جسم کو چھوا تو اسنے جھر جھری لی شہرام نے اسکو دیکھا

"سردی لگ رہی ہے...."

اسکا رخ اپنی طرف کرتے اسنے اسکا چہرہ اوپر اٹھایا تھا

"نہیں تو..."

وہ مسکرا کر بولی تو شہرام نے اسکے ماتھے پر محبت کی مہر ثبت کی

"ایسے تو نہیں کہتا تمہیں "کوئین اوف مائے ہارٹ"..."

اسنے ایک جزب سے کہتا تو پریہان نے بے اختیار اکنا دل تھاما اور اسکی سرخ ناک کو انگلی کی مدد سے چھوا تھا

"اور آپ "کنگ اوف مائے ہارٹ"..."

وہ بھی اسی کے انداز میں بولی اور مسکرائی لیکن بجلی کے دوبارہ کڑکنے سے وہ کانپی تھی اور بے اختیار شہرام کے سینے سے لگی

شہرام نے اپنے سینے سے لگی پریہان کو دیکھا پھر اسنے بھی گھیرہ تنگ کیا

"یار ایسے مت کیا کرو میں بے خود سا ہوتا ہوں...."

اب بارش ہلکی ہلکی تیز ہورہی تھی بارش میں سرد ہوا میں انکی ڈھڑکنیں بھی اپنا شور برپا کررہی تھیں

"اور میں آپکی دیوانی...آئی لو یو شہرام سوچ....."

وہ اسکے گرد گھیرہ تنگ کرتی ہوئی بولی

"شہرام ملک دل وجان سے قربان...."

وہ کہتا اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھامے جھکنے لگا کہ تیز ہوتی بارش نے انکو انکی پوزیشن کا احساس دلایا تو وہ اپنے جزباتوں پر بارش کا پانی پھیرتا اسکا ہاتھ پکڑتا گاڑی کا رخ کیا

"شہرام آپ نے میری ہر خواہش پوری کی ہے بس ایک خواہش رہتی ہے پوری کریں گے نہ آپ....؟"

اسکو بتاتی آخر میں اسنے امید بھری نظروں سے دیکھا تو شہرام مسکرایا اور اسکی طرف مڑ کر اسکی گود میں پڑے اسنے اسکے ہاتھ تھامے تھے

"شہرام ملک تمہاری ہر خواہش سے واقف ہے جانتا ہوں تمہاری خواہش کیا ہے وقت آنے پر وہ بھی پوری کر دوں گا..."

اسنے آخر میں اسکی گال تھپتھپائی اور گاڑی سٹارٹ کی

"یہ کچھ اور ہی نہ سمجھ رہے ہوں میری خواہش کو...."

اسنے لب کچلائے تھے

"لب کچلانا بند کرو اور میں کچھ اور نہیں سمجھ رہا جو تمہاری خواہش ہے اسی متعلق بات کی ہے..."

پریہان نے حیرت سے اسکی طرف مطلب وہ اسکے دل کی بات جان چکا تھا

"اتنا حیران مت ہو شہرام ملک تمہاری رگ رگ سے واقف ہے..."

اب کے اسنے اسکا کھلا منہ بند کرتے ہوئے مسکرا کر کہا تو وہ بھی سیدھی ہو کر بیٹھی

....

"مصطفی وقت آگیا ہے معارج کی موت کا....."

شہرام پولیس یونیفارم میں ملبوس مصطفی کے کمرے میں داخل ہوا جو ٹائی باندھ رہا تھا

"جو کام تھا وہ ہو گیا..."

اسنے شیشے میں اسکا عکس دیکھتے ہوئے کہا

"ہاں ہو گیا ہے اب میں اس غلاظت کو مزید زندہ نہیں رکھنا چاہتا..."

وہ نفرت سے بولا

"ہمم چلو چلتے ہیں..."

مصطفی نے لائٹس اوف کرتے ہوئے کہا اور پھر دونوں باہر نکلے

"حارز کو خبر کر دی ہے وہ اسکو اس جگہ پہلے پہنچا دے گا بعد میں ہم وشما کے آدمیوں کو اپنے تعاقب میں وہاں تک لیکر جائیں گے اور وہ وشما کو انفارمیشن دیں گے جس سے ہمارا کام آسان ہو گا..."

وہ دونوں زینے اتر رہے تھے کہ شہرام نے مصطفی سے کہا جس نے اثبات میں سر ہلایا

....

"شہرام وہ لوگ جال میں بھنس گئے پلین کے مطابق ہمارے پیچھے ہی آ رہے ہیں..."

اسنے مرر سے پیچھے دیکھتے ہوئے کہا تو شہرام نے بھی دیکھا اور ہنسا

"بے وقوف..."

وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا بولا

اور گاڑی سڑک کے ایک سائڈ پر روکی یہاں اکادکا ہی گاڑیاں تھی اور دونوں ایک نظر پیچھلی گاڑیوں کو دیکھتے اترے تھے اور درختوں کی جانب چل دیے

"میم جی وہ دونوں معارج کو لیکر اس ایریے میں آئے ہیں..."
انکے ایک آدمی نے فون پر خبر دی
"لوکیشن سینڈ کرو اور میں پہنچ رہی ہوں تم لوگ بنا کسی کی نظر میں آئے نو دو گیارہ ہو جاو ان دونوں کہ عقابی نظر ہے انکو معلوم ہوا پھر تم لوگ زندہ نہیں بچتے..."
اسنے جلدی سے گھر سے باہر نکلتے ہوئے کہا اور فون بند کیا اور پھر اپنے آدمی کی سینڈ کی گئی لوکیشن چیک کرنے لگا

....

"کک-کھولو مم-مجھے...."
معارج کرسی کے ساتھ بندھا کراہ رہا تھا
"ابھی تمہارا وقت نہیں آیا معارج..."
حارز نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا حارز کے چہرے پر رومال بندھا ہونے کی وجہ سے وہ اسکو پہچان نہیں سکا تھا
"جج-جانے دو مجھے مم-معاف کردو..."
وہ گڑگڑایا تھا

"معافی کی امید ہم سے مت رکھنا ہم حق رکھتے ہیں قصاص کا اللہ نے یہ حق دیا ہے..."

شہرام اندر داخل ہوتے ہوئے بولا تو اسنے آنکھیں کھولے اسکو دیکھا

"مم-معاف کر دو پپ-پلیز...."

وہ پھر سے گڑگڑایا تھا

"تو نے بنا کسی قصور کے ہمارے اپنوں سب سے عزیز کو مارا اور تو تو پھر قصور وار ہے ہم تجھے کیسے چھوڑ دیں..."

مصطفی بھی بولا تھا

"مجھے ایک بات سیدھے سیدھے بتا وشا کو کیوں گمراہ کیا کیوں بدگمان کیا ہم سے...؟"

شہرام یہ بات جاننا چاہتا تھا

"کیونکہ اسکی ماں بہت امیر تھی لیکن و-وہ اپنے ساتھ کچھ نن-نہیں لائی تھی اور اسکی جج-جو جائیداد اسکے والدین نے دی تت-تھی وہ اسنے وشا کک-کے نام کر دی تھی اس ل-لیے مم-میں نے اسکو بدگمان کیا....."

وہ اٹک اٹک کر بولا اور دونوں کی آنکھوں میں لہو دوڑا تھا اور شہرام اسکی طرف بڑھا

"رکو شہرام مجھے تو دیکھ لے ایک بار..."

حارز نے مسکرا کر کہا اور رومال اتارا معارج پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسکو دیکھنے لگا

"تت-تم حازق..."

"اوو کم ان یار تیری بیٹی کو بھی بتایا تھا ایم ناٹ حازق ایم حارز یار..."

وہ دوستانہ انداز میں بولا

"غدار...."

وہ غصے سے چینخنا

"آج تیرا یہ چیپٹر ایس پی شہرام ملک کلوز کرتا ہے معارج...."

کرسیوں کی دونوں باہنوں پر اپنے ہاتھ رکھتا اسکی طرف جھکا اور پھر پیچھے ہوا تھا

پیچھے سے چاقو نکالتے اسنے اسکے پیٹ میں کھوپا تھا تو معارج نے پہلے اسکو پھر پیٹ میں کھونپے گئے

چاقو کو دیکھا شہرام نے نکالا

اور چاقو اسکے سامنے کیا

"یہ چاقو یاد ہے معارج یہ وہی چاقو ہے جو تو نے میرے بھائی کو کھونپا تھا...."

وہ نفرت سے بولتا دو بار امارا تھا پھر تیسرا مارنے کے بعد پیچھے ہوا اور چاقو نیچے پھینکا

کہ اتنے میں گل خان اندر داخل ہوا

"کام ہو گیا سر..."

اسی بات پر اسے اثبات میں سر ہلایا

"میں جانتا ہوں تو زندہ ہے ابھی کیونکہ اب تو آگ میں جلے گا تجھے کفن بھی نصیب نہیں ہونے دوں گا......"

وہ کھلی بند ہوتی آنکھوں سے اسکو دیکھنے لگا اور تینوں پلٹے تھے

اور شہرام دوبارہ اسکی طرف مڑا

"یہ تو میرے بھائی کی موت کا بدلہ تھا میرے بابا اور تیرے کالے دھندھوں کا بدلہ میرا رب بہترین طریقے سے لے گا...."

کہتے ساتھ تینوں باہر نکلے تھے معارج میں بولنے ہلنے کی سکت نہ تھی

اور پھر کچھ ہی دیر میں پورا گھر شعلوں کی زد میں آگیا تھا آج ایک اطمینان تھا صدیوں سے پلتا زہر اب ختم ہو چکا تھا

"برائی تو ختم نہیں ہوئی پر برائی کی ایک جڑ کاٹ دی تھی اور ایک ایک جڑ کاٹنے سے ہی پورا درخت کھوکھلا ہو جاتا ہے"

....

وشما جو اس جگہ پر پہنچی تھی فضا میں اڑتے دھوئیں کو دیکھتی حیران ہوتی اس جانب بڑھی اسکو دور سے انکی پشت نظر آئی تھی اور وہ آگ وہ انکی طرف بھاگنے لگی

بھاگنے کی آواز سن کر وہ لوگ پیچھے پلٹے تو وشما کو دیکھ کر پر اسرار مسکراہٹ آئی وہ آگ سے تھوڑا فاصلے پر رکتی پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسکو دیکھنے لگی

"ی-یہ کک-کیا شہرام...؟"

وہ اب شہرام کی طرف پلٹی

"کیا ہے..آگ ہے یار..."

وہ تو تحملانہ انداز میں بولا

"مم-میرا باپ کہاں ہے...؟"

وہ اب چلائی تھی

"اب تک تو جہنم واسل ہو چکا ہو گا...."

اسنے مسکراتے ہوئے کہا تو وشما نے غصے سے اسکی طرف دیکھا یہ نہیں تھا کہ اسکو دکھ ہوا تھا...ہاں دکھ تو ہوا تھا پر اس چیز کا کہ وہ اسکو خود کیوں نہ مار سکی

"شہرام اچھا نہیں کیا تو نے...."

وہ غصے سے چلائی

"برائی ایسے ہی ختم کی جاتی ہے وشما معارج علی....."

اسکے پورے نام لینے پر سلگ ہی تو اٹھی تھی اسنے آج تک صرف سعود صاحب کا نام لگایا تھا

"بہت برا کیا تم نے دیکھنا ہر چیز کا بدلہ سود سمیت لوں گی...."

وہ پھنکاری تھی اور وہ کسکے بدلے کی بات کر رہی تھی وہ سب اچھے سے جانتے تھے

"وشما تم ہمیشہ غلطی پر رہتی ہو آنکھیں کھولی ہوتیں تو حالات اور ہوتے..."

مصطفی کی بات پر وہ پلٹی اور استہزایہ ہنسی تھی

"تم آنکھیں کھولو مصطفی کیونکہ جو تم دیکھ رہے ہو ویسا کچھ نہیں..."

اشارہ شہرام کی طرف تھا

"وہی تو جو تم نے دیکھا ویسا کچھ نہیں تھا...."

مصطفی کو بھی جواب دینا آتا تھا وہ بھی اچھے سے وہ تو بچپن سے ہی اسکے سامنے لاجواب ہو جایا کرتی تھی

"حقیقت جان لو وشما ابھی بھی گھر کے دروازے تمہارے لیے کھلے ہیں...."
شہرام کی بات پر وہ اسکی طرف متوجہ ہوئی اور آگے بڑھ کر اسکے گریبان کو پکڑا تھا

"پریہان کو چھوڑ دو مجھے اپنا لو بدل جاوں گی میری محبت پہچانو...."
"وشما مجھے تمہاری آنکھوں میں محبت نہیں اپنے لیے نفرت مظر آتی ہے جو ایک غلط فہمی کی بنا پر ہے...."

"تم تڑپے تھے میرے سامنے پریہان کی گمشدگی پر روئے تھے...."
وہ آہستہ سے بولی نرم لہجہ تھا اس دفعہ

"یہ بات اچھے سے جانتی ہو تم شہرام ملک نے خدا کے بعد تمہارے سامنے رونا سیکھا ہے ہمیشہ مجھے کوئی چیز نہیں ملتی تھی تمہارے سامنے روتا تھا وشما تم سے تو الگ ہی لگاو تھا مجھے تمہیں میں اپنے سب سے قریب سمجھتا تھا اور تم..."

وہ درد سے بولا تو وشما کے ہاتھ اسکے گریبان پر نرم پڑے

وہ سچ ہی تو کہہ رہا تھا بچپن سے وہ کسی کے سامنے نہیں رویا تھا اگر اسکو چیز نہ ملتی وہ اسکے سامنے غصہ کرتا اسکے سامنے صرف روتا تھا

"سب تم نے برباد کیا تھا..."
اسنے نم آنکھوں سے کہا
"میں نے نہیں تمہاری کم عقلی نے...."
وہ اسکے دماغ پر شہادت کی انگلی رکھتے ہوئے بولا
تو وہ پیچھے ہوئی اور سبکو ایک نظر دیکھتی وہاں سے نکلتی چلی گئی شہرام نے اپنے آنسو وچھپانے کیلیے آنکھوں پر چشمہ لگایا تھا
"چلو چلتے ہیں...."
کچھ دیر بعد سبکو کہتا خود بھی پلٹا تھا

"آج میرے لیے بہت خوشی کا دن ہے ایک قاتل کو اسکی سزہ ملی اور وہ سزہ میرے بیٹوں نے دی....."
سعید صاحب نے مصطفی اور شہرام کو دیکھتے ہوئے کہا

"سچ میں بھائی صاحب اب ہمیں کسی سے کوئی خطرہ نہیں...."

حماد صاحب بھی خوشی سے بولے

رامز مصطفی شہرام حماد صاحب اور سعید صاحب سب اس وقت سعید صاحب کے کمرے میں تھے

"بڑے ابو کیوں نہ اسکی خوشی میں سیلیبریشن ہو جائے...."

مصطفی بولا

"ہاں برا آئیڈیا نہیں..."

رامز نے بھی اسکی ہاں میں ہاں ملائی

"تو ٹھیک ہے اس سنڈے پارٹی کے انتظامات کر لو جنکو بلانا چاہو بلا لو اور ہم اس دن مصطفی اور آبریش کی شادی کا بھی علان کریں گے...."

سعید صاحب نے خوشی سے کہا

"اوووواو مطلب پرسوں یس..."

مصطفی جلدی سے اٹھا تھا اور سعید صاحب کے گلے لگا

"دیکھو تو کتنا بے صبرہ ہوئے جا رہا ہے..."

رامز نے ہنستے ہوئے پیچھے سے اسکو ایک مکہ جڑا اور پھر سب ہنس دیے

....

مصطفی جو یہ خوشی دینے آبریش کے کمرے میں داخل ہوا تھا سامنے آبریش کو ڈریسنگ کے سامنے دیکھا جو اپنے خیالوں میں گم بالوں میں آہستہ آہستہ برش پھیر رہی تھی

مصطفی مسکراہٹ دباتا آگے گیا اور اسکے ہاتھ سے برش لی تو وہ ہوش میں آئی اور کھڑی ہوئی

"آپ..آپ کب آئے....؟"

"جب آپ ہمارے خیالوں میں گم تھیں..."

اسنے بالکل اسکے قریب پیچھے کھڑے ہوتے ہوئے بالوں میں برش پھیرتے ہوئے پیار سے کہا تو وہ شرمائی حالانکہ وہ اسکو تو نہیں سوچ رہی تھی

"اچھا تمہیں معلوم ہے بڑے ابو نے سنڈے کو پارٹی رکھی ہے اور اس میں ہماری شادی کا اعلان واضع کریں گے...."

اسنے آہستہ آہستہ برش اسکے بالوں میں پھیرتے ہوئے کہا

تو وہ خود میں مزید سمٹی

"جج-جی سنا ہے..."

وہ چہرہ جھکا گئی

"تو فائنلی اب تم میرے کمرے میں میری دسترس میں ہو گی..."

یہ کہتے ساتھ اسنے اسی گردن پر لب رکھے تو اسنے سختی سے آنکھیں میچیں

"چلو میں تمہارے بال بناتا ہوں..."

وہ شوخ سے لہجے میں بولا

"ہاہاہا آپ اور میرے بال...."

وہ ہنستے ہوئے بولی کیونکہ اسکے بال کمر سے نیچے تک آتے تھے اور پر یہان سے زیادہ لمبے اور خوبصورت تھے

"تو کیوں میں نہیں بنا سکتا دیکھنا زرا ابھی..."

اسنے اسکے بال سلجھاتے ہوئے فخر سے کہا

اور بالوں پر بل دے کر چٹیا بنانے لگا

آبریش نے شیشے میں اسکا عکس دیکھا جو ماتھے پر بل ڈالے پریشان سا اسکے بال بنا رہا تھا اسنے اپنی مسکراہٹ دبائی

"لو ہو گیا...."

اسنے چٹیا بنانے کے بعد بالوں کے آخر میں ربڑ سے قید کرتے ہوئے بال اگے کرتے ہوئے کہا تو آبریش نے دیکھا کہ تیڑھی میڑھی چٹیا اور اوپر سے ڈھیلی تھی لیکن آبریش کو وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی

"بہت جو بصورت مصطفی ویسے میں کچھ سوچ رہی ہوں...."

تعریف کرتے ساتھ آخر میں اس نے شرارت سے کہا

"کیا...؟"

اسنے اسکو پیچھے سے حصار میں لیتے ہوئے کہا

"یہی کہ آپ بزنس کا کام چھوڑ کر بال بنانے والا کام شروع کر دیں..."

کہتے ساتھ آخر میں ہنسی تھی مصطفی جو غور سے اسکی بات سن رہا تھا آخر میں اسنے گھورا تھا

"بڑی تیز نہیں بس کچھ دن دیکھالو تیزی..."

اسکی گال کھینچتا پیچھے ہوا

"اور چلو بڑی امی بلا رہی ہیں..."

اسنے پیار سے کہا پھر دونوں کمرے سے نکلے

....

سب لوگ پارٹی کی تیاریاں کر رہے تھے چھوی پارٹی کو تو یہی معلوم تھا کہ یہ آبریش اور مصطفی کی شادی کے علان کیلیے رکھی ہے پر باقی کی خوشی ان سے زیادہ تھی کیونکہ انکا بدلہ پورا ہوا تھا برائی کی جڑ کاٹی تھی انہوں نے

سب لوگ بہت زیادہ ایکسائیٹڈ تھے کچھ شاپنگ کرنے گئے تھے تو کوئی کمرہ بکھیرے ہوئے تھے

ابھی ان دونوں کی ڈیٹ ہی فکس ہونی تھی تو یہ حال تھا نا جانے شادی پر کیا کیا کرنے والے تھے

....

"حارز تو کل ٹپکے گا نہ..."

مصطفی نے اسکو کشن مارتے ہوئے کہا تو اسنے گھورا

"اوو بھائی تو یہاں سے زندہ جانے دے گا تو ٹپکوں گا کل...."

وہ گھورتے ہوئے بولا کیونکہ وہ کتنی دفعہ اسکو مار چکا تھا

وہ تینوں اس وقت انکے گھر ڈرائینگ روم میں بیٹھے تھے

وہ باتیں کر رہے تھے کہ میرب ٹرے میں چائے رکھتی اندر داخل ہوئی اور سلام کیا

چائے تینوں کو سرو کرنے کے بعد مڑی تھی

"میرب...."

شہرام نے پکارا تھا وہ پلٹی

"جی بھائی..."

"پریہان کو بھیجنا...."

اسنے مسکرا کر کہا تو وہ بھی مسکرا کر اثبات میں سر ہلاتی باہر چلی گئی اور کچھ ہی دیر میں پریہان اندر داخل ہوئی

"یااللہ ہم نے پریہان جی کو بلایا تھا چڑیل کو نہیں.....او چڑیل جی پلیز پریہان جی کو بھیج دیں......."

حارز نے معصومیت کے رکارڈ توڑے تھے آنکھوں میں شرارت واضع تھی

"جب یہاں پہ جن باندر وہ بھی کالے آسکتے ہیں تو ایک خوبصورت چڑیل نہیں آسکتی...."

اسنے اپنے بالوں کو جھٹکا دیا اور مصطفی کے ساتھ دھپ سے بیٹھی

شہرام اور مصطفی کا قہقہ گونجا جبکہ حارز نے خود کو دیکھا

"یار جن بھی ٹھیک ہے باندر بھی ٹھیک ہے کالا تو نہ کہ یار...."

وہ معصومیت سے بولا تو وہ تینوں پھر ہنس دیے اور اس بار پھر مصطفی کا تکیہ حارز کو لگا تھا

"جی مجھے بلایا تھا....؟"

اسنے اب شہرام کو مخاطب کیا

"ہاں دراصل تمہیں یہ بتانا تھا کہ اس بے غیرت انسان کو جہنم واسل کر دیا ہے..."

وہ لہجے میں نفرت سموئے بولا

تو اسکے چہرے پر اس دن کا سوچ کر خوف کے سائے لہرائے

"مم-مجھے امی بلا رہی ہیں بعد میں بات کرتی ہوں...."

وہ اٹھ کر جا چکی تھی اور وہ پیچھے ٹھنڈہ آہ بھر کر رہ گئے اور چائے پینے لگے

....

"یار پارٹی تو بڑی سوپرب ہے..."

حارز نے لاونج میں نظر دوڑاتے ہوئے کہا جو رنگ برمگ روشنیوں سے جگمگا رہا تھا اور بہت خوبصورت لگ رہا تھا

"بھابھی کو نہیں لایا...."

شہرام نے کول ڈرنک کا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا

"یار سمجھا کر اسکی صحت کیلیے سہی نہیں ہے وہ دراصل اہمم اہمم..."

اسنے اسکے کان کے قریب جھکتے ہوئے راضدرانہ انداز میں کہا کیونکہ اسکو ساتوں مہینہ چل رہا تھا

تو شہرام نے اسکے دھپ رسید کی

اور سامنے سیڑھیوں کی جانب دیکھا تو بظریں ٹھہر سی گئیں

وہ یک ٹک اسکو دیکھنے لگا جو فل وائٹ فراک جس کے گھیرے پر پنک کلر کی بڑی بڑی پٹی لگی ہونے کے ساتھ پنک کلر کا چوڑی پچامہ اور اوپر پنک دوپٹہ جو کندھے پر جھول رہا تھا

اور بالوں کا میسی جوڑا بنائے جس میں سے آوارہ لیٹیں چہرے پر چھول رہی تھیں اور ڈارک پنک لپسٹک کے ساتھ کانوں میں جھمکے اور پاوں میں بنک کلر کی ہیل والی شوز وہ وائٹ اور پنک پری ہی تو لگ رہی تھی

وہ حسن کے تمام تر جلوئے اسکے سامنے بکھیرتی اسکے ہوش اڑا رہی تھی شاید اسنے کبھی اتنا حسن دیکھا ہو وہ پلک چھپکائے اسکو دیکھ رہا تھا
اسنے بے اختیار اپنا ہاتھ دل پر رکھا تھا

اسکا دل نا جانے کیوں زور زور سے دھڑکا تھا عاشق تو وہ اسکو اپنا بنا چکی تھی اور اب وہ مکمل اسکا اسیر ہو گیا تھا اسکا دل عجیب سا شور برپا کر رہا تھا اسکا دل بہت زور زور سے دھڑک رہا تھا

"بھائی تیری ہی ہے...."
حارز نے اسکے کان خے وریب جھکتے ہوئے کہا جو مسکرانے لگا لیکن نظریں ابھی بھی اسکی طرف ٹکی تھیں

"میں مل کر آتا ہوں..."

کول ڈرنک کا گلاس اسکو پکڑاتا جانے لگا کہ سعید صاحب کی آواز پر مڑا جو اسکو بلا رہے تھے ایک نظر اس پری پیکر کو دیکھتا سعید صاحب کی طرف چلا گیا

....

"ارے کدھر میری حیسن دیوی...."

مصطفی نے اسکا ہاتھ کھینچ کر اپنی طرف کھینچا تھا اور اوپر سے لیکر نیچے تک اسکا بھرپور نائزہ لے رہا تھا

اسکی ڈرسنگ بھی سیم تھی بس کلر چینج کیے تھے اسکا فراک پنک کلر کا اور دوپٹہ اور پاجامہ وائٹ کلر کا تھا جبکہ شوز اسکی بھی پنک تھی مگر سٹائل الگ تھا

"تیرے واسطے ہیں میری حیات کے سبھی رنگ 😍😚☺️

تو جس رنگ میں نکھرے اس رنگ کے صدقے !❤️😍"

وہ اسکو دیکھتا ہوا محبت پاش لہجے میں بولا اور اسکا دک زور سے دھڑکا تھا

"مم۔مصطفی...."

اسنے گھبرا کر پکارا تو وہ بھی اپنی تمام تر پرسنالٹی کے ساتھ اسکے قریب ہوا

ان سب لڑکوں نے بھی وائٹ شلوار قمیض کے اوپر براون واسکٹ پہنی تھی

"آ تجھے ان باہوں میں بھر کہ

اور بھی کرلوں میں قریب

تو جدا ہو تو لگے ہے

آتا جاتا ہر پل عجیب....."

وہ اسکے کان کے قریب جھکا تھا اور اپنی آواز میں گنگنا کر اس پر سحر طاری کیا تھا

"مجھے لگتا ہے ہم آج رخصتی ہی کرلیں..."

یہ کہ کر جھکنے لگا کہ وہ اسکو دھکہ دیتی وہاں سے پل میں غائب ہوا تھا اور پیچھے وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا دوسری طرف چلا گیا

....

"میں ہوا ہوں تو مجھے محسوس تو کر

میں چوم لوں تجھے تو مجھے حکم تو کر"

احتشام نے میرب کے پیچھے سے آتے اسکے کان میں سرگوشی کی تو وہ ڈر کر اچھلی

"ہائے مارنا ہے کیا...."

وہ اسکے جزبات سے بھرپور شعر پر لانت بھیجتی اسکو گھورنے لگی

"یار ایک تو اتنی مشکل سے میں نے ایک شعر یاد کیا اور تو نے..."
اسنے منہ بناتے ہوئے کہا تو وہ ہنسی
"میں کیسی لگ رہی ہوں...؟"
"یہی بتانے والا تھا کہ تم نے سارا ستیہ ناس کر دیا.."

"احتشام بیوی سے بعد میں مل لینا پہلے ادھر آو...."
وہ جو مزید کچھ کہتا مصطفی نے دور سے آواز دی تو وہ منہ بناتا اسکی طرف چلا گیا تو یہ بھی مسکراتی آبریش لوگوں کی طرف چلی گئی

....

شہرام سامنے اس دلربا کو دیکھ رہا تھا اور اسکا ڈمپل جو احتشام کی کسی بات پر ہنسنے سے نمایا ہوا تھا اسکی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہا تھا

پریہان کی اچانک اس پر نظر پڑی تو اسنے سوالیہ نظروں سے دیکھا تو شہرام نے اسکو اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا تو وہ مسکرا کر اسکی طرف آنے لگی پیچھے بنا احتشام آبریش میرب کی ہوٹنگ پر غور کیے

"جی..."

وہ اسے پاس آتے ہوئے بولی

"چلو میرے ساتھ...."

اسنے کچھ دیر اسکو دیکھنے کے بعد اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا

کہاں...؟"

وہ اسکے ساتھ چلتی ہوئی بولی

"پانچ منٹ میں آجائیں گے...."

"لیکن..."

"کھانہ آجائیں گے...."

اسنے اسکی بات بیچ میں ٹوک کر بولا تو وہ خاموش ہوگئی شہرام نے اسکی سائیڈ کا دروازہ کھولا تو وہ بیٹھی اور دوسری طرف شہرام آکر بیٹھا

کچھ دیر گاڑی چلنے کے بعد اسنے گاڑی روکی اور پھر شہرام کے اشارے پر وہ بھی باہر نکلی

شہرام نے اپنا والٹ نکالا تھا اور اس میں سے اپنی ضروری چزیں نکالتا سارا والٹ اسکے اوپر سے وار کر ایک فقیر کو دیا تھا اور وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسکو دیکھنے لگی

وہ فقیر بھی کبھی والٹ کو دیکھتا تو کبھی شہرام کو مطلب اس فقیر کو شہرام کی دماغی حالت درست نہ لگی

شہرام نے اسکا ہاتھ پکڑ کر گاڑی میں بیٹھایا اور بنا اسکی حیرت بھری نظروں کی پرواہ کیے گاڑی سٹارٹ کی تھی وہ سارے راستے کبھی اسکو تو کبھی کچھ دیر پہلے ہوئی کاروائی کو سوچ رہی تھی کہ اسکو معلوم نہ ہوا گھر آ گیا ہے

"بیگم یہی رہنا ہے...."
شہرام نے باہر نکلتے اسکی سائیڈ پر آتے اسکی طرف جھکتے ہوئے کہا تو وہ ہوش میں آتی باہر نکلی شہرام جو اندر ابھی دروازہ پر پہنچا تھا کہ پریہان نے اسکا پیچھے سے ہاتھ پکڑا اور رخ اپنی طرف کیا

"شش- شہرام...."
وہ ہکلائی تھی
"جانتا ہوں تمہارا سوال سویٹ ہارٹ یہ تمہاری نظر اتاری ہے تم اتنی حسین لگ رہو کہ حد نہیں شاید میری ہی نظر لگ جاتی اور میں ایسا نہیں چاہتا...."
اور اسکی بات پر وہ بنا کسی کی پرواہ کیے اسکے گلے لگی تھی

شہرام نے پہلے اسکو دیکھا پھر اسکے گرد حصار باندھا

"شہرام مت کریں ایسا کیوں آپ چاہتے ہیں کہ میں اپ کی ایک پل کہ دوری بھی نہ برداشت کر پاوں کیوں مجھے پاگل کر رہے ہیں..."

وہ مزید اسکے گرد حصار تنگ کرتے ہوئی بولی تو شہرام نے اسکے سر پر اپنے لب رکھے

مصطفی جو اپنے دھیان میں باہر آرہا تھا دروازے کے بیچو بیچ دیکھ وہ بری طرح کھانسنے لگا اور چہرہ دوسری طرف کیا

تو شہرام اور پریہان الگ ہوئے

پریہان کو بہت شرمندگی ہو رہی تھی اور زندگی میں پہلی دفعہ شہرام بھی شرمندہ ہوا تھا پریہان تو وہاں سے بھاگی تھی جبکہ شہرام ماتھا مسلتا نکلنے لگا کہ مصطفی نے اسکا بازو پکڑا تھا

"کچھ ہوش سے کام لے یار مانا تیری بیوی ہے پر میری بہن ہے...."

مصطفی نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا تو وہ اور شرمندہ ہوا اور شرمندہ سا مسکرا کر چہرہ اٹھایا

"تو تجھے کس نے کہا تھا ہمارے پرایوسی میں دخل اندازی کر..."

گھور کر اسکو کہتا وہاں سے چلا گیا

"بے شرم کہیں کا..."

مصطفی ہنستے ہوئے پیچھے سے ہانک لگائی

"توآپ کونسا کم ہیں کسی سے..."

آبریش جواسکی آخری بات سن چکی تھی اسکے پاس سے گزرتی ہوئی شرارت سے کہا

"وہ تو معلوم ہو جائے گا...."

اسنے اسکے پیچھے سے بھی ہانک لگائی تو وہ ہنس کر پیچھے اسکو دیکھتی چلی گئی تو وہ بھی ہنستا دوسری سائیڈ پر چلا گیا

پارٹی اپنے عروج پر تھی مستی میوزک ہلا گلا ہر چیز سے بھرپور آخر اتنی بڑی خوشی ملی تھی

....

"یہ پارٹی ایک خاص مقصد کیلیے رکھی گئی ہے....."

سعید صاحب کی آواز مائک میں گونجی

انہوں نے سامنے سب بچوں کے ساتھ کھڑے مصطفی اور آبریش کو دیکھا جو ساتھ کھرے تھے

"مصطفی اور آبریش کے نکاح کو کافی عرصہ ہو گیا ہے اور میں بھی اپنی بیٹی کا فرض ادا کرنا چاہتا ہوں...."

یہ کہتے ساتھ ان دونوں کو اشارہ کیا تو وہ دونوں اوپر آئے

"اس لیے ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ اپنی بیٹی کی رخصتی ہم اگلے ماہ کی چھبیس تاریخ کو تہ پاتے ہیں..."

اسکی بات پر سب نے ہاتھ میں پکڑا مشروب سے بھرا گلاس ہوا میں اٹھایا تھا اور انکی فیملی نے شور برپا کیا تھا وہ سب بہت خوش تھے

"اب آپ سب لوگ پارٹی انجوائے کر سکتے ہیں...."

انکے کہتے ساتھ انہوں نے مائک رکھا تو سب دوبارہ سے پارٹی میں مشغول ہو گئے

ادھر آبریش کی شامت تھی تو دوسری طرف مصطفی بے شرمی سے انکے ساتھ ملا ہوا تھا

پھر کچھ ہی دیر میں پارٹی اپنے اختتام کو پہنچی اور سب لوگوں نے اپنے اپنے گھروں کی راہ کی

"کوئیں باہر انتظار کر رہا ہوں جلدی آنا...."

شہرام پریہان کے پاس سے گزرتا اسکے کان میں کہتا باہر چلا گیا

کچھ ہی دیر میں وہ باہر نکلی تو کوئی نہ تھا اسنے ارد گرد دیکھا کسی کو نہ پا کر وہ واپس مڑنے لگی کہ اسکو کسی کے سیٹی بجانے کی آواز آئی وہ اس آواز کے پیچھے گئی تو شہرام کھڑا مسکرا رہا تھا اسکے پاس گئی اور شہرام کے اشارہ کرنے پر اسنے سامنے دیکھا تو....

توآنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں اسنے اپنے منہ پر ہاتھ رکھتی اپنی چینخ کا گلا گھونٹا تھا پھر بے یقینی سے شہرام کو دیکھنے لگی اور پھر سامنے..

اسکی آنکھوں میں نمکین پانی جمع ہوا تھا اور پھر وہ پانی اسکی گالوں ہر پھسلا تھا

"شش-شہرام....."
وہ اسکو پکارتی اسے گلے سے لگی تھی اور پھر اسکے گلے میں باہیں ڈالے سامنے دیکھنے لگی
"یہی تھی نہ آخری خواہش....؟"
وہ اسکے کان کے قریب جھکتے ہوئے بولا تو اسنے نم آنکھوں سے زور شور سے اثبات میں سر ہلایا اور پھر سامنے دیکھا یعنی وہ اسکی یہ خواہش سے منظور تھا اسکو بہت بہت شوق تھا بائیک پر بیٹھنے کا لیکن اسکا یہ شوق پورا نہ ہو سکا

"آپکو کیسے معلوم مم-مجھے بائیک پر بیٹھنے کا بہت شوق ہے...؟"
وہ پرجوش سی بولی
"شہرام کی جان میں نے کہا تھا نہ میں تمہاری ہر خواہش کو جانتا ہوں
"چلیں..."
اسنے اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا

"ان کپڑوں میں ہی...."
اسکی بات پر اسنے اسکے کپڑوں کو دیکھا
"ہاں چلو..."
یہ کہتا دونوں آگے بڑے اور شہرام نے بائیک پیچھلے دروازے سے بایر نکالی تھی اور بائیک سٹارٹ کی

"بب-بیٹھوں...؟"
اسنے فرسٹ ٹائیم بیٹھنا تھا اور وہ ڈر بھی رہی تھی
"ہاں نہ سویٹ ہارٹ..."
اسنے گردن موڑ کر اسکو دیکھتے ہوئے کہا تو وہ ڈرتے ڈرتے بیٹھی اور اسکی کمر سے قمیض کو بچوں کی طرح پکڑا تھا شہرام لب بھیلے تھے

"میری جان اپنا فراک سنبھال کر بیٹھنا بائیک میں نہ آجائے...."
اسکی بات پر اسنے اثبات میں سر ہلایا اور فراک کو اچھے سے کوور کیا
جیسے ہی اسنے بائیک چلانا شروع کی ویسے ہی اسکی پکڑ میں مضبوطی آرہی تھی
شہرام نے سپیف تیز کی تو اسکی چینخ نکلی

"آہھہ شہرام آہستہ....."

وہ اسکو پیچھے سے زور سے پکڑتی ہوئی بولی

"ڈرو نہیں بہت مزہ آئے گا...."

اسنے اپنی کمر پر موجود ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر دبایا تھا اور واقع کچھ ہی دیر میں وہ ڈر کو بھولے انجوائے کر رہی تھی

"شہرام سب کتنا حسین لگ رہا ہے نہ..."

وہ اشتیاق سے بولی تو وہ مسکرایا

"یہ میری جان...."

کچھ دیر اسکو سڑکوں پر گھومانے کے بعد وہ اسکو سمندر والی سائیڈ پر لے آیا تھا

"آوو سمندر کا نظارہ انجوائے کرتے ہیں..."

اسنے بائیک روکتے ہوئے کہا تو وہ اتری اور شہرام نے اتر کر اسکا ہاتھ پکڑا تھا اور بیچ والی سائیڈ پر لے آیا اب وہ آہستہ آہستہ ریت پر چل رہے تھے پریہان نے اپنی سینڈل اتاری تھی تو شہرام نے بھی اپنی چپلی جو وہ چینج کر چکا تھا اتاری تھی

اور پھر دونوں آہستہ آہستہ چلنے لگے تیز ہوائیں پریہان کے جوڑے میں سے نکلے بالوں کو اڑا کر چہرے پر لا رہی تھیں

شہرام نے اسکے بالوں کو کان کے پیچھے کیا کیونکہ اس سمندر سے زیادہ خوبصورت نظارہ اسکو پریہان کے چہرے کی خوشی لگ رہا تھا

"ایک وہ اتنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔خوبرو توبہ!
اُس پہ چُھونے کی۔۔۔آرزو توبہ!!

ہاتھ کانپیں گے روح مچلے گی!
جب وہ آئے گا۔۔۔۔۔۔روبرو توبہ!!

چاند تاروں سے رات سجتی ہوئی!
تیری آواز۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور تُو توبہ!!

لب نہیں اُس کی آنکھ بولتی ہے!
ایسا۔۔۔۔۔۔اندازِ گفتگو توبہ!!"

پر یہان اسکی طرف مڑتی اسکے ہاتھ پکڑتی ایک جزب سے بولی اور وہ تو قربان ہی ہو گیا تھا

"قربان شم میری جان...."

اسنے اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں سے تھامتے ہوئے کہا

"شہرام آپ نے مجھے ہر خوشی دی میری ہر خواہش پوری کی مجھے آپکی محبت کا علم نہیں اور میں اتنا جانتی ہوں میں جتنی بھی محبت کر لوں پر اپ سے زیادہ نہیں کر سکتی آپ نے ثابت کیا آپ سے محبت کا انتخاب غلط نہ تھا میری محبت غلط نہ تھی...."

وہ اسکے سینے پر دونوں ہاتھ رکھتی اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئی بولی تو شہرام نے اسکے ماتھے پر لب رکھے

"اور میں مکمل اس دن ہو گیا تھا جب تم میری زندگی میں شامل ہو گئی تھی میری ساری خواہشات ختم ہو گئیں تھی اور اسکے بعد جو خواہش تھی وہ تم سے تم تک تھی...."

وہ بھی محبت سے لبریز لہجے میں بولا تو اسنے اسکے سینے پر رکھا چاند نے بھی شرما کر خود کو بادلوں میں چھپا لیا تھا سمندر کا ان تک پہنچتا پانی انکے پاوں کو بھیگو رہا تھا پر انکو ہوش ہی کہاں تھی

"چلو چلتے ہیں بیمار نہ پڑ جاو کہیں..."

یہ کہتے ساتھ وہ دھیرے دھیرے اسکے ساتھ چلنے لگی

پھر اسکو آئس کریم کھیلا تا اب وہ گھر کی راہ لے رہے تھے سڑک پر اکا دکا ہی گاڑیاں تھی وہ بھی برائے نام رات کے بارہ بجے یہ جگہ سنسان تھی

وہ پیچھے سے اسکو ہگ کیے بیٹھی تھی اور نظاروں سے لطف اندوز ہو رہی تھی کہ کچھ یاد آنے پر پیچھے ہوئی

"شہرام گاڑی روکیں...."

اسکے اچانک کہنے پر وہ گھبرایا اور گاڑی روکی وہ اتر کر اسکے سامنے آئی

"کیا ہوا میری جان تم ٹھیک ہو...؟"

وہ پریشانی سے بولا

"جی میں ٹھیک ہوں...

وہ اسکو پریشان دیکھ بولی

"پھر کیا ہوا....؟"

اسنے سوالیہ نظروں سے دیکھا

"وہ نہ وہ مجھے بھی بائیک چلانی ہے پلیز شہرام پلیز پلیز...."

وہ خود کو گھورتا پا کر منت سماجت پر اتر آئی تھی

"نو وے کوئین..."

وہ ہتمی لہجے میں بولا

"پلیز نہ شہرام میری جان میں تو آپکی معصوم سی بیوی ہوں نہ ہیں نہ....؟"
آنکھیں مٹکاتی کہتی آخر میں تصدیق چاہی تھی وہ بے خبر انداز میں کہتی اسکو مدہوش کر رہی تھی

"جی میری جان سے عزیز میری معصوم بیوی.. لیکن جان ہم گر جائیں گے اگر تم چلاو گی بائیک...."

اسنے پیار سے اسکی سرخ ہوتی گال سہلاتے ہوئے کہا

"نہیں گریں گے نہ آپ ہیں نہ..."

وہ فل فل مکھن لگا رہی تھی

"یار بیوی قسمے ہم گر جائیں گے اور بائیک تم چلاو گی میں کیسے بچاوں گا...."

وہ معصومیت سے بولا

"ہاں تو صاف صاف کہیں آپ یہ بائیک نہیں دینا چاہتے آپکو کونسا فکر ہے کہ آپکی بیوی کا کچھ کرنے کو من ہے..."

وہ آنکھوں میں آنسوؤں لائے دوسری طرف منہ موڑتے ہوئے کہا وہ دونوں سڑک کے بیچو بیچ کھڑے تھے

"لیکن یار گر گئے تو ہڈی پسلی ٹوٹ جائے گی تو میں معزور سا اپنی بیوی سے پیار کیسے کروں گا..."
وہ مظلومیت سے بولا اسکو واقع ہی اس بات کی فکر تھی

"شہرام..."

وہ صدمے سے بولی

"جی شہرام کی جان..."

"پلیز نہ شہرام پلیز یہ لاسٹ فرمائش سمجھ کر پوری کر دیں پلیز پلیز پلیز ززززز....."
وہ اسکا بازو پکڑتی منتیں کر رہی تھی کہ ناچار جی اسکو ماننا پڑا اور ٹھنڈہ آہ بھرتا نیچے اترا
"چلو بیٹھو..."
اسکے کہتے ہی وہ اپنا فراک اوپر کرتی بیٹھی تھی

تو شہرام نے دوسری طرف آتے ہینڈل پکڑتے ہوئے بائیک سٹارٹ کی تھی اور اسکے پیچھے بیٹھا

"یا اللہ گرنے کے بعد اتنی مہلت دے دینا کہ کلمہ پڑھ سکوں..."
وہ اسکے پیچھے بیٹھتا ہوا اگے اسکے دونوں ہاتھوں کے اوپر ہاتھ رکھتا ہینڈل کو تھاما تھا
"شہرام..."
پریہان نے چہرہ پیچھے موڑتے ہوئے گھورا تو شہرام نے اسکی گال پر کس کی تو اسنے مزید گھورا

"چلو جان چلاتے ہیں اور انجوائے کرتے ہیں آخری سفر...
کہتے ساتھ آہستہ آہستہ بائیک چلنا شروع ہوئی

"جان مجھے کیوں لگتا ہے ہم گر جائیں گے...."
شہرام نے اسکے کان کے وریب سر گوشی کی البتہ سانس پریہان کا بھی سوکھا ہوا ہے

"اچھا اچھا سوچیں نہ شہرام...اور پھر پریہان ہو ساتھ تو پھر ڈرنے کی کیا بات..."
ڈر وہ خود بھی رہی تھی
"جان یہی تو ڈر ہے..."
بینڈل بال بال ڈولے جا رہا تھا

اور پھر دونوں کی چینخ ایک ساتھ گونجی تھی
"آہہ میری کمر...."
شہرام نیچے لیٹا کراہ رہا تھا
اور برابر میں گری پڑی پریہان کو دیکھا جو اسکو ہی دیکھ رہی تھی
"ٹھیک ہو تم...؟"

اسنے فکر مندی سے پوچھا

تو وہ کچھ دیر اسکو دیکھنے کے بعد قہقہ لگاتی ہنسنے لگی جبکہ شہرام نے اسکو ہنستے دیکھ گھورا تھا اور پھر خود بھی ہنسنے لگا

وہ تو شکر تھا بائیک انکے اوپر نہیں گری تھی ورنہ کچھ نہیں بچنا تھا دونوں کا

"ہاہاہاہا شہرام کتنا مم-مزہ آیا نہ ہاہاہاہا...."

وہ ہنستے ہوئے مشکل سے بولی

"ہاں ہاں بہت مزہ ایک پولیس افیسر کی ہڈی پسلی ایک کردی میں حیران ہوں پھولوں سے نازک لڑکی کو کچھ نہیں ہوا...."

اسنے حیران ہوتی ہوئے کہا زیادہ کچھ تو اسے بھی نہیں ہوا تھا وہ تو اچھا تھا سپیڈ اتنی کم تھی کہ پیدل جاتا بندہ ان سے آگے گزر جاتا

"ہاہاہا شہرام مجھے تو بہت مزہ آیا...."

وہ کب سے ہنسے جا رہی تھی

"یار بتیسی بند کر اور اس مرحومہ کو تو دیکھ کچھ بچا کہ نہیں اسکا..."

شہرام نے ویسے لیٹے لیٹے ہی سر اٹھا کر نیچے زمین بوس ہوئی گاڑی کو دیکھا

پریہان نے بھی ہنستے ہوئے اپنا سر اٹھایا اور شہرام کا بازو نیچے کرتی اس پر اپنا سر رکھا تھا اور اسکی طرف کروٹ لیٹی اسکے سینے پر اپنا ہاتھ رکھا تھا

"واللہ یار کیوں مجھے یہی شروع کروانا چاہتی ہو ویسے بھی سڑک کے بیچو بیچ لیٹے ہیں.. ویسے میں ہو بھی جاوں گا نو پرابلم ہاں پھر تمہیں ہی پرابلم ہو گئی...

اسنے آخر میں شرارت سے کہا تو وہ مزید کھلکھلائی تھی

"نہ مجھے کیا پرابلم ہونی..."

وہ اسی کہ انداز میں بولتی اسکو اس دفعہ حیران کر گئی تھی

"اومائے گاڈ یہ چاند کہاں سے نکلا ہے کوئین اوف مائے ہارٹ رومینٹک باتیں...."

اسنے سر جھکاتے اسکے چہرے کو دیکھتے ہوئے بھرپور ایکٹنگ کی تو وہ پھر ہنسی

"جی میرے پیارے شوہر آپکا ہی اثر ہے..."

وہ شرارت ہر امادہ تھی

"بہت اچھا اثر پڑ رہا ہے میرا بس تھوڑی اور ٹریننگ کی ضرورت ہے..."

اسنے جھک کر کان میں سر گوشی کرتا کان لی لو کو چوما تھا تو وہ شرما دی

"شہرام میں آپکے ساتھ یونہی ہر لمحہ خوبصورت یادگار گزارنا چاہتی ہوں..."
اسکی گال پر اپنا ہاتھ رکھتی ہوئی بولی

وہ دونوں تو ایسے لیٹے تھے جیسے انکا کمرہ ہو ارگرد کی کوئی ہوش نہ تھی اور ویسے بھی جگہ سنسان پڑئی تھی

"اور میری بھرپور کوشش ہوگی تمہارا ہر لمحہ یادگار گزرے میں کوشش کروں گا میرے ساتھ گزارا ہر وقت تمہیں ہمیشہ یاد رہے...."
اسنے اسکے ماتھے کے ساتھ اپنا ماتھا ٹکایا تھا

"چلیں شہرام چلتے ہیں...."
کچھ دیر بعد پریہان اٹھتے ہوئے بولی تو وہ بھی اٹھا تھا
اور آٹھ کر بائیک اٹھائی تھی
جسکی سائیڈ والی لائٹس ٹوٹ گئیں تھی نیو بائیک اس وقت کھٹارا لگ رہی تھی

دو تین بار سٹارٹ کرنے کے بعد بائیک سٹارٹ ہو گئی تھی

"اب بھی چلاو گی...؟"

اسنے اسکی طرف مڑتے ہوئے کہا تو وہ پھر ہنسی

"ضرور مجھے آتی ہے چلانی آپ نے دیکھی تو ہے ابھی...."

اسکی بات پر اسنے جھر جھری لی تھی اور بائیک پر بیٹھا

"جان بتیسی بند کرو اور بیٹھو...."

اسنے مسلسل اسکو ہنستے دیکھ کہا دل تو اسکا بھی باغ باغ تھا وہ اسکی وجہ سے آج بہت خوش تھی وہ دیکھ چکا تھا ایک سیکنڈ کو بھی اسکی سمائل غائب نہ ہوئی اور یہی تو مقصد تھا اسکا اور ویسے بھی وہ بیوی تھی اسکی

....

صبح چھ بجے کے وقت وہ چہرے پر نقاب چڑھائے گھر کی بیک سائیڈ سے اندر داخل ہوا اور بڑی مہارت سے ایک کندھے پر بیگ لٹکاتا پائپ سے کھڑکی تک پہنچنے کا رستہ ناپنے لگا وہ اس گھر کے کونے کونے سے واقف تھا لیکن معارج کے مرنے کے بعد وہ یہاں نہیں آسکتا تھا

وہ ارگرد جھانکتا اوپر چڑنے لگا کھڑکی کے پاس پہنچتا ایک ہاتھ سے پائپ تھامتا دوسرے سے بیگ سے کھڑکی کھولنے کا سامان نکالنے لگا

کہ اسکا ہاتھ پسلا لیکن پر وقت اسنے پکڑا اور شکر کا کلمہ پڑھا تھا

"شہرام کے بچے خود مزے سے سو رہا ہوگا چول کسے پاسے دا..."
اسکو ہزار گالیوں سے نوازتا اسنے کھڑکی کھولی اور پڑدے ہٹاتا اندر داخل ہوا کمرہ پوری اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا اسنے فون نکال کر اسکی ٹارچ چلائی اور پورے کمرے کو دیکھا تھا

پھر ہر چیز چھان مارنے لگا لیکن وہ کوئی ایسا سوراخ نہیں چھوڑ رہا تھا کہ معلوم ہو کوئی یہاں آیا تھا

اسنے الماری کھولی تھی اور اس میں موجود ایک دراز کو دیکھا جو نہیں کھل رہا تھا

"سالے بیڑا گرک ہو تو کیوں نہیں کھل رہا..."

اسنے اس دراز کو گھورتے ہوئے کہا اور اپنی لیجنڈ قسم کی چابی نکالتا الٹے پنگے دیتا اسکو کھولا تھا

اسکواس وقت اپنی لیجنڈ چابی بہت پیاری لگی تھی جو مشکل میں کبھی کام نہیں آئی تھی پر آج آگئی تھی وہ اس میں موجود سارے کاخذات کو دیکھنے لگا اور انکی پکس کھینچنے لگا کیونکہ ابھی اسکے پاس وقت نہیں تھا سب پڑتا

گارڈز کی تبدیلی کی وجہ سے وہ بچ بچا کر اندر داخل ہوا تھا اور پانچ منٹ تک کڑی سیکیورٹی لگ جانی تھی پھر اسکا نکلنا مشکل ہو جانا تھا

اسکی نظر سارے کاخذات کے نیچے پڑے ایک کارڈ پر گئی اور اسنے وہ اپنے فون میں ڈالنا چاہا کہ باہر سے کچھ آوازیں آئیں
اسنے جلدی سے کارڈ نکالتے دراز بند کرنے کے بعد الماری بند کی تھی اور پھر کمرے کو دیکھ کر کھڑکی پر موجود پردوں کے پیچھے چھپا
کہ اتنے میں ہی کوئی اندر داخل ہوا یقیناً وشا تھی کیونکہ اسکے علاوہ کسی کو داخل ہونے کی اجازت نہ تھی

وشا نے ایک دراز سے کچھ نکالا تھا اور باہر چلی گئی حارز نے ٹھنڈہ آہ بھرئی تھی کہ اسنے دھیان نہیں دیا نیچے بیڈ کی سائیڈ پر پڑے اسکے بیگ پر جو جلدی میں اٹھا نہیں سکا تھا

وہ سارا جائزہ لیتا بیگ اٹھا کر جیسے آیا تھا ویسے جانے لگا کیونکہ اسکے پاس ایک منٹ تھا اور وہ بنا کسی کی نظروں میں آئے نکل چکا تھا

....

شہرام خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہا تھا کہ مسلسل فون پر ہونے والی بیل نے اسکی نیند میں خلل پیدہ کیا تھا اسنے کوفت ست فون اٹھایا

"کہاں دفن ہے کب سے فون کر رہا ہوں...؟"

بنا شہرام کو موقع دیے حارز بولا تھا

"تیرے سسرال..."

وہ جل کر بولا

"وہ...وہ تو میں ہو آیا ہوں اور کمینے ابھی تک آیا نہیں...؟"

"یار ابھی تو ٹائم نہیں ہوا..."

وہ کوفت سے بولا

"جی ایس پی صاحب ٹائیم پر نظر دوڑاو زرا دس بج گئے ہیں..."

اسکے چبا کر کہنے پر وہ اچھلا تھا

"کیاااا...."

چینختے ساتھ اسنے ٹائم دیکھا جہاں واقع دس بج گئے تھے وہ نماز پڑھ کر سویا اب اسکی آنکھیں بیدار ہوئیں تھی

"ایک خبر ہے جلدی پہنچ...."

اب وہ سنجیدگی سے بولا تو وہ بھی جلدی سے اٹھا تھا

"یار شیرے کیا مسئلہ ہے کیوں مارے جا رہا ہے....."

حارز نے اپنا بازو مسلتے ہوئے کہا جس پر شہرام نے ٹیبل پر پڑا گلوبل مارا تھا وہ بیچارہ کب سے اس سے مار کھا رہا تھا

"تو جلدی بکواس کر لے یار..."

اسنے پینسل اب ماری تھی جو اسکی گردن پر لگی تھی

"اللہ کرے تو کالا ہو جائے باندر کی شکل والا...."

اسنے اپنے گردن پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

"اب بھونک بھی دے..."

وہ کب سے پوچھ رہا تھا پر مجال تھی وہ (لعنتی) بول دے

"یار مصطفی کو تو آنے دے نہ..."

اسنے آنکھیں دیکھائی تھیں

"ہاں بولو کیوں بلایا ہے کمینو میری میٹنگ ہے گھنٹے میں جلدی بولو..."

مصطفی اندر داخل ہوتا جلدی جلدی بول رہا تھا ساتھ ٹائیم دیکھا

"تو تو اس سے بھی زیادہ بے صبرہ ہے..."

حارز نے فون نکالتے ہوئے کہا

"حارز یار بڑے ابو چھوڑیں گے نہیں میری میٹنگ ہے گھنٹے میں..."

اسنے اسکو گھورتے ہوئے کہا

"یار میں نے آج معارج کے کمرے کی تلاشی لی کچھ پیپرز ملے جنکی میں نے پکس کھینچی تھی اور ایک میمری کارڈ ملا ہے..."

اسنے ایک کارڈ بھی جیب سے نکالا تھا

"اچھا اس کارڈ میں کیا ہے...؟"

مصطفی نے پوچھا

"وہ.. آہمم وہ تو مجھے نہیں معلوم وہ تو میں نے خود بھی نہیں دیکھا...."

اسنے بتیسی دیکھائی تھی اور شہرام کے آگے سے لیپ ٹاپ اٹھایا تھا ان دونوں نے خونخوار نظروں سے گھورا

"یار زرا یہ سیٹ کر لوں تم لوگ پکس دیکھو اور مجھے بھی بتاو....."

اسنے موبائل مصطفی کو پکڑایا تو شہرام نے بھی کرسی گھسیٹتے اسکے پاس رکھتا بیٹھا تھا اور وہ پیپرز کی کھینچی پکس دیکھنے لگے

"کیا ہے اس میں...؟"

حارز نے تیزی سے لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلاتے ہوئے کہا

"اس میں یہ ہے کہ ساری پراپرٹی جو اسکی والدہ کی تھی وشا کہ نام ہے اور معارج کی پراپرٹی بھی وشا کے نام ہو گئی ہے اور وشا وہ ساری پراپرٹی...."

شہرام بولتا بولتا رکا تھا

"کیا وشا کی پراپرٹی...؟"

حارز نے اسکو خاموش ہوتے دیکھ پوچھا

"وہ پراپرٹی وشا پریہان کے نام کر چکی ہے...."

اسکی بات پر مصطفی نے اسکے ہاتھ سے فون کھینچا اور حیرت سے دیکھنے لگا

"دوسو کروڑ کی ساری پراپرٹی اسنے پریہان کے نام کردی ہے...؟"

حارز حیرت سے بولا تو اسنے اثبات میں سر ہلایا

"اس کارڈ کا کیا بنا...؟"

شہرام نے پوچھا

"یس یہ کھل گیا اس میں یار تین وڈیوز اور تین پکس ہیں..."

حارز نے کہتے ساتھ لیپ ٹاپ انکی طرف بھی گھمایا اور پہلی پک کھولی ہی کہ انکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں

"اووتو وشما اس وجہ سے غلط فہمی کا شکار ہے...."

مصطفی وہ پکس کو دیکھتا ہوا بولا جس میں وہ چاقو نکال رہا تھا شہرام نے ٹھنڈی آہ بھری

اور باقی دو پکس بھی دیکھیں اسکے بعد ایک وڈیو کھولی جس میں بلجہ تھی اور اسکی فحاشہ قسم کی وڈیو تھی جسکو حارز نے فوراً بند کیا تھا

"استغفار چول کہیں کی نہ ہو تو..."

مصطفی نے کانوں کو ہاتھ لگایا تھا

اور پھر دوسری وڈیو کھولی اب وہ جیسے جیسے وڈیو دیکھ رہے تھے انکے تاثرات بدل رہے تھے

"یہ وڈیو... یہ تو وہی ہے معارج کا آدمی جسکی ٹھوکائی کی تھی اسنے صائم بھائی پر گولی چلائی تھی....."

شہرام نے غصے سے کہا

"تو یہ وڈیو انکے پاس کیا کر رہی ہے...؟"

مصطفی نے حیرت سے پوچھا

"یہ تو اب یہ خبیث انسان ہی بتائے گا...."

اسنے دانت کچاتے ہوئے کہا

"تیسری کھول تو وڈیو....."

مصطفی نے اب حارز سے کہا تو اسنے تیسری کھولی اور اب کہ وہ بے ہوش ہونے والے ہو گئے تھے

"صص-صائم بھائی...."

شہرام ہکلایا تھا

"یہ معارج کے ساتھ کیا کر رہا تھا....؟"

حارز نے حیرت سے بولا اور پھر جیسے جیسے وڈیو دیکھ رہے تھے انکے تاثرات عجیب ہو رہے تھے

صائم معارج پر چلا رہا تھا اور اسنے معارج کو تھپڑ مارا تھا پھر انگلی اٹھا کر کچھ کہا تھا اسکی آواز نہ تھی انہوں نے اپنا سر تھاما تھا

"یا خدا مطلب صائم بھائی ان سے ملے بھی تھے...."
شہرام نے حیرانگی سے کہا
"یہ سب چیز صرف ایک شخص سلجھا سکتا ہے اور وہ کمینہ انسان معارج کا آدمی جسکو تو نے پیٹا تھا....."
حارز نے اسکے کندھے پر سر رکھا

"خیر میں ہر حال میں وشما کو سچائی بتا کر رہوں گا...."
شہرام نے ایک عظم سے کہا

جو بھی تھا وہ وشما کو نہیں مارنا چاہتے تھے وہ انکی بچپن کی ساتھی تھی انکی دوست سب کچھ سب سے بڑھ کر وہ انکے بھائی کی نشانی تھی

....

آج موسم صبح سے خوشگوار تھا ہلکی ہلکی ہوا چلی ہوئی تھی اور سورج بادلوں کے پیچھے چھپا ہوا تھا کچھ دیر بعد نکل کر اپنا دیدار کروا دیتا

موسم کے پیش نظر سب نے پتنگ بازی کا فیصلہ کیا تو اس کیے وہ سب چھت پر موجود تھے اور پتنگ بازی کر رہے تھے آپس میں ہی پتنگیں کاٹ رہے تھے اور ہنسی مزاک خوش گپیاں کھانا وغیرہ سب کچھ چل رہا تھا

"مصطفیٰ آپ بہت برئے ہیں آپ تیسری دفعہ میری پتنگ کاٹ چکے ہیں..."

لڑکیوں میں صرف آبریش کو بھی پتنگ بازی آتی تھی پریہان کو کچھ کچھ آتی تھی پر کچھ خاص نہیں اور میرب کو تو ویسے بھی نہیں آتی تھی

"ہاہاہابیوی تم مت لاوادھر....."

وہ ہنستا ہوا بولا

"ہاہائے میں تو نہیں لا رہی آپ خود آرہے ہیں..."

وہ کمر پر ہاتھ ٹکاتی گھور کر بولی تو وہ ہنسا

"مت کریں تنگ مصطفیٰ بھائی میری بھابھی پلس نند پلس دوست پلس بہن کو...."

پریہان نے آبریش کو پیچھے سے ہگ کرتے ہوئے کہا

"ہاہاہاہا کہاں تنگ کیا ہے میری جان...."

مصطفی نے پیار سے پریہان کو دیکھتے ہوئے کہا

اور پھر شہرام گھورا

"چول میری پتنگ کاٹتے وقت شرم تو نہیں آئی...."

اسنے دور گرتی اپنی پتنگ کو دیکھتے ہوئے کہا اور نئی والی پتنگ اٹھائی

"اور کمینے جو تو میری بہن کو تنگ کر رہا ہے وہ....؟"

"بیوی ہے میری..."

وہ اترا کر بولا

"ہاں یہ ٹھیک ہے تو میری بہن کو تنگ کر میں تیری کو....."

اسنے کہتے ساتھ پریہان کو کھینچا تو اسکا سر زور سے اسکے سینے سے ٹکرایا اسنے چہرہ اٹھا کر اسکو گھورا

"بڑئے بڑئے چول دیکھے ایس پی شہرام ملک پر تیرا اپنا ہی معیار ہے...."

اسنے نفی میں سر ہلاتے ہوئے اسکو شرم دلائی جو ناممکن سا کام تھا

"جزاک اللہ کبھی غرور نہیں کیا...."

وہ بے شرمی سے بولا

"کبھی غور بھی نہیں کیا...."

"اگر غور کرلیتا تو اتنا بڑا چول کیسے ہوتا...."

وہ شرارت سے بولا تو سب کا مشترکہ قہقہ گونجا تھا

"اوئے گڈی پھڑ اوئے گڈی (اوئے پتنگ پکڑ اوئے پتنگ)...."

احتشام سامنے والے گھر میں موجود پندرہ سالہ لڑکے کو کہا جسکی طرف پتنگ آرہی تھی

کہ کسی نے اسکے سر پر چپیڑ ٹھوکی تھی وہ غصے سے پلٹا اسکو لگا پر یہاں ہوگی پر مصطفیٰ خود دیکھ کر اسکا

اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا

"یہ کونسی لینگوچ یوز کر رہا ہے تو ہاں..؟ یہ کیا ہوتا ہے گڈی پھڑ اوئے گڈی..."

آخر میں اسکی نقل اتاری تو وہ چہرہ جھکا گیا

"میری بات سن لے احتشام میں کہہ رہا ہوں ان لفنگے دوستوں کی یاری چھوڑ دے ورنہ جس دن

رنگے ہاتھ پکڑا تو پیٹے گا میرے ہاتھوں تیرے دوستوں کی بھی چھلائی کروں گا...."

مصطفی نے انگلی اٹھاتے ہوئے کہا

"جج-جی مصطفی بھائی..."
اسنے نیچے سے کانی آنکھ کر کے سبکو دیکھا جو ہنسی دبانے کے چکروں میں سرخ ہو چکے تھے

"شاباش اچھی بات ہے جو تو سمجھ گیا ورنہ سمجھانے کا طریقہ مجھے اچھے سے آتا ہے..."
اسنے اسکے بالوں کو سیٹ کرتے ہوئے اس دفعہ پیار مگر وارن لہجے میں کہا تو اسنے اثبات میں سر ہلایا تو مصطفی دوسری طرف چلا گیا

پیچھے سبکی کھی کھی سن کر اسنے چہرہ اٹھایا اور مسکرا کر بالوں میں ہاتھ ایسے پھیرا جیسے پہلے اسکی نہیں اسکے ہمسائیوں کی بستی ہوئی ہو

"ہاہاہا احتشام تم نے ثابت کر دیا کہ تم ڈیجیٹل بیغیرت ہو....."
شہرام نے ہنستے ہوئے اسکے بال بیگاڑے تھے اور پھر سبکے مشترکہ قہقے گونجے تھے

....

دن تیزی سے گزر رہے تھے سب مصطفی اور آبریش کی شادی کی تیاریوں میں مصروف تھے ہر کوئی بہت خوش تھا انکی شادی سے گھر میں گہمہ گہمی تھی پریہان احتشام اور میرب نے پندرہ دن پہلے ہی چھٹیاں لے لیں تھی

آخر مصطفی اور آبریش کی شادی تھی

....

پریہان بھاگتی ہوئی اپنے کمرے سے نکلی اور ننگے پاوں بھاگ رہی تھی کہ سیڑھیاں چڑتے شہرام نے اسکو بھاگا دیکھا تو راہداری میں ہے اسکو گرفت میں لیا تھا

"اوو ہو شہرام چھوڑیں جلدی چھوڑیں..."

وہ اسکی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی لیکن وہ تو اپنی کوئین کو دیکھ رہا تھا جو اسکی گرفت میں مچل رہی تھی

"شہرام پلیز چھوڑ دیں وہ لوگ چلے جائیں گے...."

وہ منت کرتی بار بار اوپر سے نیچے لاونج مین جھانک رہی تھی

لیکن جیسے ہی گاڑیوں کی آوازیں آئیں اور پھر سب گاڑیاں چلی گئیں تو وہ اسنے اسکی گرفت میں مچلنا بند کر دیا اور خفگی سے اسکو دیکھنے لگی جو یک ٹک اسکو دیکھ رہا تھا

"شہرام آئی ہیٹ یو آپ بہت برے ہیں...."
وہ اسکے سینے پر دو تین مکے برساتی نم آنکھوں سے بولی تو وہ ہوش میں آیا
"کیوں میں نے کیا کیا ہے...؟ میں تو بس اپنی جان کو دیکھ رہا ہوں....."
وہ اسکی گال کے ساتھ اپنی گال مس کرتے ہوئے بولا

"وہ سب چلے گئے..."
اسکی آنکھوں کے ساتھ اب آواز بھی رندھی ہوئی تھی
"کون...؟"
اسنے ناسمجھی سے پوچھا
"احتشام لوگ اور امی بڑی امی وغیرہ سب شاپنگ پہ چلے گئے میں نے انکو پتا نا تھا کچھ لانے کو کہنا تھا..."
وہ خفا سی اس سے بولی

"اووو وو مجھے کیا معلوم تھا سوری نہ جان..."
اسنے اسکے چہرے پر ہاتھ کی پشت پھیرتے ہوئے کہا تو اسنے اسکا ہاتھ پیچھے کیا اور چہرہ پھیر گئی

"سوری نہ یار اہمم ایسے کرتے ہیں ہم شاپنگ پر چلتے ہیں...."

اسنے حل پیش کیا تو اسنے گھورا

"اگر میں نے جانا ہوتا تو انکے ساتھ نہ چلی جاتی...."

"اچھا جان ہم چلتے ہیں ساری شاپنگ میں خود کروں گا تم بیٹھی رہنا بس ٹھیک ہے..."

اسکا یہ آئیڈیا برا تو نہ تھا

"ہاں آپکی جوائس بری تو نہیں ہو گی نہ..."

اسنے پر سوچ انداز میں کہا

"یار جب تمہیں شک ہو میری چوائس کا تو جان خود کو دیکھ لینا تم میری ہی چوائس ہو..."

اسنے دلچسپی سے اسکو دیکھتے ہوئے کہا تو وہ ہنسی

"اچھا کچھ شرطیں ہیں میری تب جاوں گی...."

اسنے اسکے کندھوں پر دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

"اچھا کیا ہیں...؟"

"فرسٹ ساری شاپنگ آپکے پیسوں کی منظور ہے تو آگے بڑھتے ہیں...."

"جی جان دل و جان سے قبول یہ فرمائش..."

اسنے تابعداری سے کہا

"اچھا پھر ہم جیپ پر جائیں گے لنچ کریں گے لانگ ڈرائیو ڈنر کریں گے ائس کریم کھائیں گے...."

وہ انگلیوں پر گنوا رہی تھی اور وہ محبت پاش نظروں سے اسکو دیکھ رہا تھا

"منظور ہیں بولیں...؟"

اخر میں اسنے اس سے پوچھا

"ہاں ہر شرط منظور میری جان..."

اسنے اسکی ناک کے ساتھ اپنی ناک رگڑئی تھی

"تم جیپ کہ پاس جاو میں چینج کر کے آتا ہوں....."

اسنے اسکو خود سے الگ کرتے ہوئے اپنی یونیفارم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

"نہیں ایسے ہی ٹھیک ہے آپ بہت ہینڈ سم لگ رہے ہیں....."

"پھر لڑکیاں دیکھیں گی تمہیں ہی برابلم ہو گی..."

اسنے شرارت سے کہا تو وہ سوچ میں پڑ گئی

"ہاں یہ بھی ہیں چلیں آئے رف سے کپڑئے پہن لیں..."

اسکا ہاتھ پکڑتی اسکے کمرے میں لے گئی تو شہرام نے ایک جینز شرٹ نکال کر پہنی تھی

"یہ نہیں اس میں بھی اپ ہینڈ سم لگ رہے ہیں...."

اسنے اسکو واشروم سے باہر نکلتا دیکھ کہا

اور خود اٹھی تھی

اور خود الماری سے سارے اسکے کپڑے دیکھنے لگی

اور پھر پانچ منٹ بعد ٹراوزر شرٹ اسکے حوالے کی تھی

"اس میں بھی ہینڈ سم لگیں گے پر آپکے پاس اس سے رف کپڑے نہیں ہیں...."

وہ معصومیت سے بولی تو وہ مسکرا کر کپڑے پکڑتا واشروم میں گھس گیا جب باہر آیا تو پریہان اسکی ٹی شرٹ سے جھلکتے کسرتی بازو آنکھیں پھاڑے دیکھنے لگی

"واو..."

اسنے اگے بڑھ کر انکو چھوا تو اسکی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی

"چلیں کہ نہیں..."

اسنے اسکے کان کے قریب سرگوشی کی تو اسکا ہاتھ پکڑتی باہر نکلی

....

"جان تم یہاں بیٹھو میں ساری شاپنگ کر کے آتا ہوں...."

اسکو لنچ کروانے کے بعد اسکو اسنے ایک ٹیبل پر بیٹھایا تھا

"جلدی آیئے گا..."

اسنے اسکی پشت کو دیکھ کر کہا تو وہ مسکرایا

"ہائے آپکا نام کیا ہے...؟"

اسکی ہی ہم عمر لڑکی اسکے قریب بیٹھی تھی

"مم-میرا وہ میرا نام پریہان شہرام ہے..."

وہ پہلے گڑبڑائی تھی اور پھر پورے اعتماد سے بولی

"اچھا میرا نام ربابہ ہے..."

وہ مسکرا کر بولی تو پریہان بھی مسکرائی ربابہ نے غور سے اسکے ڈمپلز کو دیکھا وہ ان ڈمپلز کی وجہ سے تو اس سے بات کی خواہش مند تھی

"کیا آپ مجھے جانتی ہیں....؟"

اسکو خود کو یک ٹک دیکھتا پا کر اسنے پوچھا

"نن-نہیں وہ دراصل میں نے اپکو مسکراتے دیکھا تو آپکے ڈمپلز دیکھے وہ بہت خوبصورت تھے بس وہ...."

وہ شرمندہ سی بات بیچ میں ہی چھوڑ گئی

"اچھا کوئی بات نہیں..."

پریہان پھر مسکرائی تھی

"فرینڈز...؟"

ربابہ نے ہاتھ آگے بڑھایا تو اسنے تھاما تھا

"یس فرینڈز...."

اور پھر وہ اس سے باتیں کرنے لگی کہ وقت کا علم ہی نہ ہوا

"پری میں نے ساری شاپنگ کرلی ہے گھر جا کر دیکھ لینا اگر کچھ اور چاہیے ہو مجھے بتادینا...."

شہرام اس لڑکی کو ایک نظر دیکھتے ہوئے پریہان سے مسکرا کر مخاطب ہوا تو وہ بھی مسکرائی

"جی ٹھیک ہے اچھا یہ میری دوست ربابہ..."

اسکو کہتے اسنے ربابہ سے تعارف کروایا

"یہ آپکے بھائی...."

اس سے پہلے پریہان شیرام کا تعارف کرواتی وہ جلدی سے بولی

"لاحول ولا قوۃ...."

شہرام اور پریہان کے منہ سے بے وقت نکلا تھا

"اوففف پاگل ربابہ شہرام ہیں میرے شوہر..."

پریہان نے کچھ خفگی سے کہا تو اسنے زبان دانتوں تلے دبائی

"مم-میرا مطلب میرے بھائی ہیں السلام وعلیکم بھائی جی...."

وہ گڑبڑا کر شرمندہ سا بولی تو شہرام نے مسکرا کر جواب دیا

"چلیں کوئین...."

وہ اب پریہان سے مخاطب ہوا جو کھڑی ہوئی تھی

"اوکے ربابہ پھر ملیں گے میرے بھائی کی شادی پر پہنچ جانا خدا حافظ...."

اس سے ملتی خدا حافظ کہتے وہ دونوں چلے گئے تھے

"ہائے اللہ میاں پریہان کے شوہر جیسا ہینڈسم منڈہ مجھے دے دیں اور وہ بھی پولیس انسپیکٹر ہو پلیز......"

اسنے دل سے دعا کی تھی اور خود بھی دوسری طرف چلی گئی

"شہرام مجھے وہ کچھ چیزیں لینی ہیں وہ میں خود خرید لوں گی..."

اسنے ہچکچا کر کہا تو اسکے چہرے پر تبسم پھیلا

اور اسکے کان کے قریب جھکا

"میں سب کچھ لے چکا ہوں...."

اسکے مسکرا کر اور ر اضدرانہ انداز میں کہنے پر وہ شرم سے سرخ ہوتی اسکی طرف دیکھا جوابا اسنے آنکھ ماری اور گھورتے ہوئے سامنے دیکھنے لگی

"شہرام مجھے وہ ناک بنوانا ہے...."

سامنے شاپ پر دیکھتے اسنے اسکا ہاتھ تھام کر کہا تھا

"میری جان شادی آبریش کی ہے تم ہماری شادی پر بنوانا اور ہاں یار درد ہوتا ہے..."

اخر میں وہ فکرمندی سے بولا

"لیکن پلیز شہرام میں بھی بھائی اور آبریش کی شادی پر چھوٹی سی نتھلی پہنوں گی نہ..."

اب کہ وہ منت کر رہی تھی

"اچھا ٹھیک ہے لیکن اگر تمہارا ایک بھی آنسو نکلا تو میں اس شاپ والے کا قتل کر دوں گا...."

اسکے کڑے تیور دیکھ کر وہ سہمی تھی

"چلو..."

وہ خفگی سے اسکو لیجانے لگا اب اسکو بھی ڈر لگ رہا تھا کیونکہ اسکو معلوم تھا درد تو ہو گا اور آنسوؤں بھی نکلیں گے مطلب شہرام واقع قتل کر دے گا اسنے سوچ کر ہی جھرجھری لی تھی

"بھائی مجھے ناک بنوانا ہے..."

پریہان نے پرجوش ہوتے ہوئے کہا تو اس آدمی نے چہرے پر پریہان کو دیکھ کر مسکراہٹ آئی جو شہرام کا خود جلا گئی تھی

"کوئی فی میل نہیں ہے ناک بنانے والی..."

شہرام اس آدمی کو گھورتے ہوئے بولا تو وہ گڑبڑایا

"جج-جی سر ہیں..."

اسنے کہتے ساتھ لڑکی کو آواز ماری تھی

اسکے ہاتھ میں ناک بنانے والا (ہتھیار بقول پریہان) دیکھ کر وہ سہمی تھی اور شہرام کو دیکھا جیسے کہ رہی ہو درد تو ہو گا اور رونا بھی آئے گا

وہ جیسے ہی ناک بنانے لگی پریہان کی سی نکلی تھی اور کتنے ہیں آنسوؤں آنکھوں میں جمع ہوئے تھے اور گالوں پر پھسلے تھے

"آرام سے نہیں بناسکتی تھی..."

پر یہان کو سینے سے لگاتا وہ اس لڑکی پر چڑھ دوڑا تھا تو وہ بیچاری گھبرا گئی انکی پے منٹ کرتا وہ اسکو کیے باہر آیا اور ویسے ہی سینے سے لگایا ہوا تھا

ہاں البتہ اس سے ایک لفظ بھی نہ کہا تھا اسکو اسنے گاڑی میں بیٹھایا اور دوسری طرف خود بھی بیٹھا تھا

"شش-شہرام....."

وہ ڈرتے ڈرتے بولی لیکن اسکی گھوری پر خاموش ہوگئی اسکو سکون سے ڈرائیو کرتا دیکھ وہ اسکے بازو سے لگی تھی

"زیادہ درد تو نہیں ہوا تھا...."

وہ اپنے بازو کے ساتھ لگی پر یہان کو دیکھ کر نرمی سے بولا

"بس تھوڑا سا..."

وہ بھیگے لہجے میں بولی تو شہرام نے اسکے کندھے کے گرد بازو حمائل کیا تھا اور ایک ہاتھ سے ڈرائیونگ کر رہا تھا

....

دنوں کا تو مانو پتا ہی نہیں چل رہا تھا بہت تیزی سے گزر رہے تھے دو دن رہ گئے تھے انکی شادی کو...

سب بڑے و د بچہ پارٹی گارڈن میں گول بنا کر بیٹھے تھے جبکہ بڑے کرسیوں پر بیٹھے تھے اور مختلف لزومات سے لطف اندوز ہو رہے تھے ہاں مصطفی وہاں پر موجود نہیں تھا اور احتشام اور پریہان ڈھولکی کو بجا کم اور لڑ زیادہ رہے تھے کہ کون بجائے گا جو بھی تھا اتی دونوں کو ہی نہیں تھی

"زرا ڈھولکی بجاو گوریو

میرے سنگ سنگ گاو گوریو

یہ گھڑی ہے ملن کی

اک سجن سے سجن کی..."

احتشام ڈھولکی بجا رہا تھا پریہان گنگناتی ساتھ آبریش کو چھیڑ رہی تھی جو کبھی گھورتی تو کبھی شرما دیتی تھی

"لے جائیں گے لے جائیں گے

دل والے دلہنیاں لے جائیں گے

ہو لے جائیں گے لے جائیں گے

مصطفی بھائی آبریش بھابھی کو لے جائیں گے..."

احتشام کا راگ چھیڑا تھا سب اسکے گانے پر مسکرانے تھے سبکو خشیوں کا حق تھا سب بہت انجوائے کر رہے تھے

"حماد کتنا مزہ آتا نہ یہاں وشا بھی ہوتی...."

سعید صاحب اپنے ساتھ بیٹھے حامد صاحب کی طرف جھکتے ہوئے بولے

"بھائی میں نے کہا تھا مصطفی سے اسکو انویٹیشن دینے کا لیکن مصطفی تو مصطفی رامز نے بھی صاف انکار کر دیا تھا...."

اسکی بات پر وہ ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گئے

"آجاو دولہے راجے میرے باجے..."

احتشام نے گارڈن میں داخل ہوتے مصطفی کو دیکھ بلند آواز میں کہا تھا تو سب پھر ہنس دیے

"مما مجھے ارجنٹلی طور پر جانا ہے اسلام آباد میرے ایک دو سوٹ پیک کر دیں..."

مصطفی نے ایک نظر آبریش کو دیکھتے ہوئے شازیہ بیگم سے کہا

"کیا مطلب ہے پرسوں مایوں ہے اور تم نواب غائب ہونے لگے ہو..."

رامز اس پر چڑ دوڑا تھا

"یار رامز وہ ڈیل میں کسی طور کینسل نہیں ہونے دے سکتا اس لیے جانا ہوگا کل رات تک واپس آجاوں گا....."

اسنے مسکرا کر کہا

"لیکن بیٹا..."

شازیہ بیگم منمنائی

"مما میں آجاوں گا نہ..."

اسنے انکا ماتھا چومتے ہوئے کہا سب نے تشکر سے انکو دیکھا تھا

"اچھا ٹھیک ہے کیا کہہ سکتے..."

انکی بات پر وہ مسکرایا

"آبریش میرے کپڑے نکال دو اور ایک عدد سوٹ بھی رکھنا..."

اسنے آبریش سے کہا

"لیکن پتر تمہارا اب آبریش کو ملنا منع ہے..."

شازیہ بیگم نے گھورا تو ادھر احتشام نے آبریش پر لمبا گھونگھٹ دیا تھا

"اوہو مما پلیز یار ویسے تو سارا دن سامنے گھومتی ہے نا یار اب کیا ہو گیا ہے..."
وہ بیچارگی سے بولا اور مدد طلب نظروں سے سعدیہ بیگم کو دیکھا مطلب وہی سب مدد کر سکتی تھیں سب لوگوں نے اپنی ہنسی دبائی تھی

"کوئی بات نہیں شازیہ بچہ کہہ رہا ہے تو نکالنے دو نہ کپڑے اسکو..."
انکہ بات ہر واقع ہی وہ ہار مان گئی تھی تو آبریش بھی احتشام کو ایک دھمکا رسید کرتی اٹھی تھی

"ہائے کتنی جلدی ہے سیاں جی سے ملنے کی....."
پریہان نے ہانک لگائی سب کے چہروں پر مسکراہٹ تھی اور شہرام کی نظر بار بار بھٹک کر بے نیاز بیٹھی پریہان پر جا رہی تھی جو اسکے دل کے تار چھیڑ رہی تھی

"میں نے ہر بار نَئی آنکھ سے دیکھا تُجھ کو...

مُجھ کو ہر بار نَیا عِشق ہُوا ہے تُجھ سے... 💖💖"

آبریش اندر داخل ہوئی تو مصطفی نے پیار بھری نظروں سے اسکو دیکھا اور اسکو شانوں سے پکڑ کر قریب کیا

"یہ دن عذاب لگ رہے ہیں مجھے یونو..."

وہ اسکے گھبرانے کو انجوائے کرتا ہوا بولا

"آخر آہی جاوگی نہ میری دسترس میں تم آخر اب مجھے تمہاری ایک جھلک کیلیے ترسنا نہیں پڑے گا...."

وہ مسکرا کر بولا

"مم-مصطفی مم-میں کپڑے نن-نکال دیتی ہوں..."

وہ اسکو دور کرتی ہوئی بولی

"یار دیکھنے دو نہ کل سارا دن کیسے دیکھوں گا پھر ظالم سماج نے پرسوں بھی نہیں دیکھنے دینا تمہیں...."

وہ مطلومیت سے بولا

اور پھر پورے حق سے جھکا اسکے لفظوں کو اپنی قید میں لیا تھا وہ بے ترتیب ہوتی ڈھڑکنوں اور بند ہوتی سانسوں کے ساتھ اسکو خود سے دور کرنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی کیونکہ اسنے چھوڑنا تو اپنی مرضی سے ہی تھا

کچھ دیر بعد پیچھے ہوا تو لمبے لمبے سانس لینے اس سے پہلے وہ دوبارہ جھکتا وہ اس سے دور ہوئی اور اسے کپڑے نکالنے لگی تو وہ بھی اپنے جزباتوں پر قابو پاتا لیپ ٹاپ بیگ میں رکھنے لگا پھر اس سے کپڑے تھامتا واشروم میں گھس گیا جبکہ وہ بیگ میں اسکی ضرورت کی اشیاء اور ایک عدد سوٹ رکھنے لگی

....

کچھ دیر بعد آبریش انکے ساتھ آکر بیٹھی تھی
پر یہان بار بار اسکے کان میں گھس کر نا جانے کیا کہتی کہ وہ بیچاری سرخ ہوتی اسکو گھورنے لگتی جوابا وہ کھلکھلاتی تھی

"شہرام بھائی آپ بھی گانا گاؤ نہ...."

زرش نے سعد کو رامز کو پکڑاتے ہوئے کہا

"نہیں بھابھی وہ...."

"پلیززز پلیززز..."

اس سے پہلے وہ بولتا سب بولے تھے

"لیکن....."

اتنا کہتا اسنے پریہان کو دیکھا جو وہ بھی اسکی ہاں کی منتظر تھی

"چلیں ٹھیک ہے..."

اسکو ہار ماننا پڑی سب جانتے تھے وہ صائم کے مرنے سے پہلے وہ سنگنگ ڈانس کرتا تھا لیکن اسکے بعد سب چھوڑ چکا تھا گانا گانا سب کچھ

حالانکہ اسنے یونیورسٹی میں سنگنگ مقابلے میں حصہ لیا تھا اور فرسٹ پوزیشن آئی تھی مصطفی بھی آکر بیٹھا تھا انکے ساتھ

"آپکا گیٹار صائم بھائی کے کمرے میں ہے میں لیکر آیا..."

احتشام بولا تھا پھر جلدی سے احساس ہوا کہ وہ کیا بولا گیا ہے

"یار شیرے جلدی کر مجھے جانا بھی ہے..."

وہ ٹائم دیکھتا ہوا بولا

"تو جا کس نے روکا ہے...."

"یار مجھے تیرا گانا سننا ہے اسی لیے بیٹھا ہوں ورنہ جانے والا تھا..."
وہ واقع ہی اسکا گانا سننے کیلیے بیٹھا تھا

مصطفی اسکی آواز کا دیوانہ تھا سب ہی اس سے واقف تھے اور وہ کتنے عرصے بعد گا رہا تھا مصطفی کسی قیمت پر مس نہیں کر سکتا تھا

"یہ لیں بھائی گیٹار..."
احتشام نے شہرام کو پکڑایا تو اسنے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے تھاما
"اوففف ایم سو ایکسائیٹڈ...."
میرب جلدی سے بولی پھر سبکو خود کو دیکھتا پا کر اسنے زبان دانتوں تلے دبائی

شہرام نے دھیرے دھیرے گٹار پر انگلیاں چلانا شروع کیں تھی اور ایک نظر پریہان کو دیکھ کر چہرہ جھکایا تھا

"دل عبادت کر رہا ہے ڈھڑکنیں میری سن
تجھکو میں کرلوں حاصل لگی ہے یہی دھن

زندگی کی شاخ سے لوں کچھ حسیں پل میں چن
تجھکو میں کرلوں حاصل لگی ہے یہی دھن "

اسنے پریہان کو دیکھا جو اسکے الفاظوں میں کھوئی ہوئی تھی

" مجھکو دے تو مٹ جانے
اب خود سے دل مل جانے
کیوں ہے یہ اتنا فاصلہ
لمحے یہ پھر نہ آنے
انکو تو نہ دے جانے
تو مجھ پہ خود کو دے لٹا"

اسنے پھر سے پریہان کو دیکھا جو اسکو یک تک دیکھ رہی تھی اسکے دیکھنے پر چہرہ جھکا گئی تو شہرام نے بھی چہرہ جھکایا

"تجھے تجھ سے توڑ دوں
کہی خود سے جوڑ لوں

میرے جسم و جاں پہ آ

تیری خشبو اوڑھ لوں"

پریہام اسکے لفظوں کو سنتی سرخ ہو رہی تھی

"جو بھی سانسیں میں بھروں

انہیں تیرے سنگ بھروں

چاہے جو ہو راستہ

اسے تیرے سنگ چلوں

دل عبادت کر رہا ہے دھڑکنیں میری سن

تجھکو میں کر لوں حاصل لگی ہے یہی دھن

زندگی کی شاخ سے لوں کچھ حسیں پل میں چن

تجھکو میں کر لوں حاصل لگی ہے یہی دھن"

شہرام خاموش ہوا تو سب نے تالیاں بجا کر بھرپور داد دی

"واو شہرام بھائی کہاا علیٰ گاتے ہیں آپ..."

میرب پرجوش سا بولی تو مسکرا یا

"ہائے لیکن کاش وہ ہمارے لیے ہوتا لیکن وہ تو کسی اور کیلیے لگ رہا تھا...."

اب آبریش شرارت سے پریہان کو دیکھتے ہوئے بولی تو اس دفعہ اسکا قہقہ گونجا

"چل میں چلتا ہوں نہایت بکواس گا یا فضول میں ٹائم ہی ویسٹ کیا میری شادی پہ آجائیں تین چار پیسے اکھٹے ہو جائیں گے...."

مصطفی اٹھتا ہوا شرارت سے بولا تو سب کا قہقہ گونجا جبکہ شہرام نے گھورا

"دفعہ ہو کمینہ..."

شیرام ناراض ہو کر بولا تو اسکی طرف جھک کر وہ ملا اور لو جی ناراضگی ختم باقی سب سے ملتا آبریش کو سمائل پاس کرتا گھر سے نکل گیا

تو کچھ دیر محفل اور جمانے کے بعد باقی سب نے بھی اپنے اپنے کمروں کی راہ لی تھی

گھر میں صبح سے رش لگا ہوا تھا کوئی کدھر گھوم رہا ہے تو کوئی کدھر شہرام رامز اور احتشام اپنی نگرانی میں سب ڈیکوریشن اور تیاریاں کروا رہے تھے

اور تینوں باری باری مصطفی سے وڈیو کال پر بات کر کے اسکو ڈیکوریشن دیکھا رہے تھے اب وہ میٹنگ میں مصروف تھا اسی لیے ان تینوں کہ فونز کو سکون تھا

شہرام بھی ہر ذمہ داری خوب طریقے سے سرانجام دے رہا تھااور بار بار ٹائم پر بھی نظر دوڑاتا اسکو کہیں جانا بھی تھا

....

"ہاں کیا وہ آدمی ملا...؟"

شہرام سامنے نظر دوڑاتا ہوا بولا وہ اس وقت پولیس سٹیشن میں ایک کام سے بیٹھا تھا کچھ دیر میں وہ کام ہونے کے بعد اسکو گھر جانا تھا وہ یونیفارم کی بجائے عام کپڑوں میں تھا

"نہیں لیکن کوئی نہ کوئی سوارخ ضرور ملے گا ایک بار میں اور معارج کے کمرے کی تلاشی لوں گا...."

دوسری طرف سے حارز بولا تھا

"ٹھیک ہے لیکن کچھ بھی کر کے مجھے ثبوت ڈھونڈ ھنے ہیں..."

شہرام بولا کہ اتنے میں گل خان اندر آیا

"سر وشما میڈم آگئی ہیں...."

گل خان ادب سے بولا

"ٹھیک ہے بھیج دو..اچھا حارز وشما آگئی ہے میں بعد میں بات کرتا ہوں..."

گل خان کو حکم دینے کے بعد اسکے حارز سے کہا اور فون بند کیا کہ وشما بھی اندر داخل ہوئی شہرام نے اسکو بیٹھنے کا اشارہ کہا تو وہ بیٹھی

"چائے پیو گی...؟"

"ہاں کیوں نہیں...."

وہ مسکرا کر بولی

"گل خان دو کپ چائے بھیج دینا..."

اسنے اٹھتے ہوئے ہانک لگائی اور پھر وشما کے پاس کرسی رکھتا اس پر بیٹھا تھا دونوں گھٹنوں پر کہنیاں ٹکاتا آگے کو جھکا تھا اور اسکو دیکھنے لگا وہ بھی اسی کو ہی دیکھ رہی تھی

شہرام نے چہرہ جھکایا تھا اور پھر پیچھے ہو کر بیٹھا

"وشما تمہیں علم ہے میں نے کیوں بلایا ہے...؟"

اسکی بات پر وشما نے نفی میں سر ہلایا

"مصطفی کی شادی ہے..."

"جانتی ہوں..."

"سب تمہیں بہت یاد کرتے ہیں وشمی...

آج کتنے عرصے بعد اسکو اس نام سے بلا رہا تھا وشما نے ٹھنڈہ آہ بھری

"میں کیا کروں...؟"

"چھوڑ تو ضد آجاو وشما سبکے ساتھ یوں مت کرو....."

وہ اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا

"میری خواہش پوری کرو آجاوں گی...."

"وشما یہ صرف تم ضد میں آکر کر رہی ہو ورنہ آئی نو تم صائم بھائی کہ علاوہ کسی سے محبت نہیں کر سکتی..."

صائم کہ نام پر دونوں کے چہروں پر کرب دکھ تکلیف تھا

"شہرام پلیز...."

وہ چہرہ موڑ گئی تھی

"میں نے صائم بھائی کو نہیں مارا....."

اسکی بات پر اسنے ایک جھٹکے سے اسکی طرف دیکھا

"تم نے کہا اور میں نے مان لیا...."

وہ سنبھل کر غصے سے بولی

"مجھ پر یقین نہیں....؟"

اسنے اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا

"نہیں...."

وہ سخت لہجے میں بولی

"وشما کیوں کر رہی ہو ایسا....؟"

وہ بے بسی سے بولا

"مجھے صائم کی موت سے کوئی لینا دینا نہیں بس مجھے تم چاہیے شہرام صرف تم..."

وہ پھر اپنی ضد پر آئی تھی شہرام نے ٹھنڈہ آہ بھفی اور چہرہ جھکایا

"کچھ نہیں ملے گا اس ضد سے تمہیں میں اچھے سے تمہارا مقصد جانتا ہوں...."

وہ اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھتے ہوئے بولا

کہ گل خان چائے لیکر اندر داخل ہوا اور چائے کے کپ ٹیبل پر رکھتا باہر چلا گیا

"کیا تم پریہان سے محبت نہیں کرتی...؟"

"کرتی ہوں بہت بے انتہا لیکن...."

وہ رکی تھی

"لیکن اپنے جنون اپنے مقصد سے زیادہ نہیں...."

وہ یہ کہ کر اٹھی تھی کہ شہرام نے اسکا ہاتھ پکڑ کر دوبارہ کرسی پر بیٹھایا تھا

"برباد ہو جاو...."

"یہی تو چاہتی ہوں کہ برباد ہو جاوں..."

وہ طنزیہ ہنستی اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی تو شہرام نے افسوس سے اسکو دیکھا

"مر جاو پھر دفن ہو جاواس دو گز زمین میں..."

غصے سے کہتا اٹھا تھا اور دوسری طرف مڑ کر خود کو کمپوز کرنے لگا تو وہ بھی اٹھی

"مروں گی پر تمہاری خوشیوں کو آگ لگا کر مروں گی...."

یہ کہتی وہاں سے جانے کیلیے اٹھ گئی

"کیا کرنے والی ہو وشا پلیز بس کر دو میں دشمنوں سے لڑ سکتا ہوں پر اپنوں سے نہیں..."

دروازے کی طرف جاتے اسکے قدم رکے تھے پھر بنا کچھ کہے چلی گئی پیچھے وہ سر پکڑ کر بیٹھا تھا

....

سارا دن ایک مصروف سا دن گزار کر سب اپنے اپنے کمروں میں سونے کیلیے چلے گئے تھے کیونکہ صبح بہت سارے کام تھے جو انکو کرنے تھے

مصطفی رات بارہ بجے گھر میں داخل ہوا پورا گھر سنسان اور اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا تیزی سے زینے چڑھتا اپنے کمرے میں داخل ہوا تھا

زور سے دروازہ بند کرتا اسنے غصے سے شرٹ کے بٹن کھولتا دور پٹکی تھی اور اپنے بازو پر بندھے رومال کو دیکھا جو سرخ ہو چکا تھا

اسنے وہ رومال کو کھولا تو اسکو تکلیف کا احساس ہوا اسنے زور سے آنکھیں میچ کر کھولیں تھی رومال اتارتے ساتھ ہی خون ہلکا ہلکا بہنے لگا اسنے رومال کی مدد سے صاف کیا اور واشروم میں جا کر صاف کرنے کے بعد باہر آیا

"آہ وشما کیوں کر رہی ہو ایسا یہ جانتے ہوئے بھی کہ ہم تمہیں کچھ نہیں کہہ سکتے...."
اسنے ہلکا ہلکا رسنے والے خون کو صاف کرتے ہوئے خود سے کہا

"تم نے صرف حملہ کروایا صرف تھوڑا سا زخم دینا چاہا مطلب تم مجھے مروانا نہیں چاہتی تھی..."
خود سوچ کر ہلکا سا مسکرایا
"مطلب تکلیف دینا چاہتی ہو پر تکلیف برداشت بھی نہیں ہوتی...."
اسنے پٹی باندھی تھی

"کاش وشماتم میری زندگی کے ان خوبصورت پلوں میں میرے ساتھ ہوتی...."
وہ آہ بھر کر رہ گیا تھا

وہ جب اسلام آباد کے ایک ہوٹل سے لنچ کر کے باہر آیا تھا تو کسی نے اس کے بازو پر وار کیا تھا اگر وہ چاہتا تو ڈائیرکٹ اسکی جان کے سکتا تھا لیکن مصطفی اسکو فوراً ہی پتا نہیں بالکہ بے ہوش کر دیا تھا کیونکہ اسکو سمجھ میں آگیا تھا یہ کسکا کام ہے صرف ڈرانے کیلیے تھا

اسکو یہ بھی معلوم تھا وہ اسکی خوشیوں کی دشمن ہرگز نہیں تھی وہ صرف شہرام کی خوشیوں کے پیچھے تھے وہ چاہتی تھی اسکی شادی ہو جائے ورنہ وہ کوئی نہ کوئی تماشا کر دیتی یا اس پر ایسا حملہ کروا سکتی تھی جس سے اسکی شادی رک جاتی پر اسنے ایسا نہ کیا

صبح سے ہر کوئی کسی نہ کسی کام میں مصروف کھانے پینے کا وقت ہی نہیں مل رہا تھا پر ان میں ایک تھا جو کام کے ساتھ کھانے سے بھی انصاف کر رہا تھا جی سہی سمجھے دا گریٹ احتشام ملک

"احتشام ٹھونسنا بند کر اگر بھائی نے کچھ کہ دیا پھر تو کہتا ہے بھائی مجھے ڈانٹتے ہیں...."

پریہان نے اسکے ہاتھ سے سموسوں کی پلیٹ پکڑتے ہوئے کہا جو ابا سنے کھا جانے والی نظروں سے اسکو دیکھا

"ہاں تو اور کیا پھر جناب کو گلا ہوتا ہے مصطفی صرف اسکو ہی ڈانٹتے ہیں...."

آبریش بھی بولی تھی

"ہاں ایک تو آبر باجی آپ معصوم دوسرا آپکے وہ شریف سے شوہر اب بندہ پوچھے کھانے پہ کیوں ڈانٹیں گے شادی کی خوشی میں انکو بھوک نہیں لگ رہی تو اس میں ہمارا کیا قصور ہے بھلا..."

وہ پریہان کے ہاتھ میں موجود پلیٹ سے ایک اور سموسہ اٹھاتے ہوئے بولا

"خبردار جو میرے بھائی کہ بارے میں کچھ بھی کہا تو...."

پریہان نے انگلی اٹھا کر کہا

"ہونہہ مجھے شوق بھی نہیں کہنے کا..."

"واہ احتشام اگر مصطفی سن لیں گے نہ تو تمہاری شامت آجائے گی..."

آبریش نے اسکو اسکے فیوچر سے آگاہ کیا

"تو کیا ڈرتا ہوں ڈرتا نہیں میں مصطفی حماد ملک سے....."

اسکے اس طرح نام لینے سے وہ دونوں منہ کھولے اسکو دیکھنے لگیں

"مصطفی بھائی..."
پریہان دروازے کی طرف چینخ کر بولی اور آبریش کے سامنے ہو کر بیٹھی

"ہاں ہاں اب ڈراوادے رہی ہو احتشام ملک ڈرتا نہیں کسی سے اسکے خون میں ڈرنا ہے ہی نہیں اور...."

"احتشام...."
اس سے پہلے وہ کچھ اور کہتا مصطفی کے بولنے پر اسکی زبان کو بریک لگی تھی اور تھوگ نگلتا پیچھے پلٹ کر مصطفی کو دیکھا جو سینے پر ہاتھ باندھے سنجیدگی سے اسکو دیکھ رہا تھا

"بب- بھائی..."
وہ ہکلایا تھا آبریش اور پریہان نے مسکراہٹ دبائی
"نو بھائی نہیں وہ کیا کہ رہے تھے ہاں مصطفی حماد ملک...."
اسکو ٹوکتا اسنے سوچنے کی ایکٹنگ کی اور یاد آنے پر کہا اسکے چہرے کی ہوایاں اڑ گئیں تھی اسکو کیا معلوم تھا وہ آبریش کے کمرے میں آجائے گا

"سس- سوری بھائی مم- میں مم- مزاک کر رہا تھا...."

وہ چہرہ جھکائے ڈر کر بولا

"پریھان زرش بھابھی بلا رہی ہیں...."

اسکو اگنور خرتا ایک نظر آبریش کو پریھان سے کہتا چلا گیا

"کیا بھائی ناراض ہو گئے...؟"

احتشام نے فکر مندی سے پوچھا

"کرتوت ہی ایسی ہیں...."

پریھان اسکو گھور کر کہتی باہر چلی گئی پیچھے وہ مظلوم سے شکل بنا کر سموسہ منہ میں ڈالا اور آبریش کی گود میں سر رکھ کر مصطفی کو منانے کے آئیڈیاز سوچنے لگا

....

پریھان سیڑھیاں اترتی اشتیاق سے پورا گھر دیکھ رہی تھی جو بہت جو بصورت طریقے سے سجوایا تھا

"واو کتنا خوبصورت ہے....."

اسنے دل سے تعریف کی اور سامنے مصروف سے شہرام کو دیکھا

جوٹراوزر شرٹ میں ملبوث شرٹ کے ہاف بازو کندھوں تک اونچے کیے وہ سیولیس ہی لگ رہے تھے ماتھے پر بکھرے بال اور چہرے پر سنجیدگی ماتھے پر بل ڈالے کسی سے کچھ کہ رہا تھا شاید اسکو یہاں کی سیٹنگ پسند نہیں آئی تھی وہ اس رف سے حولیے میں بھی ڈیشنگ لگ رہا تھا

اُن کــے تیور بھی نہیں ٹھیک—— ذرا دیکھو تو...♥♥
ہم بھی لٹنـے کو ہیں تیار,,,,خُدا خیــر کرے.♥♥

"اوففف ایک تو آپ اتنے ہینڈسم کیوں ہیں شہرام...."
وہ مظلوم سے شکل بناتی خود سے کہ رہی تھی کہ شہرام کی اس پر نظر پڑئی ایک نظر اسکو دیکھتا دوبارہ کام میں مصروف ہو گیا ہے

وہ منہ بناتی دوسری طرف چلی گئی شہرام نے اسکی پشت کو دیکھ کر مسکراہٹ دبائی تھی اور شہرام نے سر کو جھٹکا دیتے ماتھے پر بکھرے بال پیچھے کیے تھے

ہر طرف زور شور سے تیاریاں چل رہی تھیں مایوں کا فنکشن اور مہندی صرف گھر میں ہونی تھی باقی بارات اور ولیمے کیلیے ہال بک کروایا تھا

....

مصطفی نک سک سا تیار کھڑا خود پر پرفیوم کی بارش کر رہا تھا خود کو آئینے میں دیکھا جو ڈارک بلو کلر کے تنگ کرتے میں جسکے گلے اور بازوں پر مناسب سی پر خوبزورت کڑھائی کروائی تھی اور اوپر بلو ہی ویلوٹ کی واسکٹ پہنے.. نفاست سے سیٹ کیے بال گورے رنگ پر اسکی خوبصورت داڑھی میں وہ کمال سے بھی کمال لگ رہا تھا وہ ڈیشنگ تو رف حلیے میں بھی لگتا تھا اور آج کی تیاری میں تو وہ ورڈ ڈیشنگ کو بھی پیچھے چھوار گیا تھا

خود کو دیکھتا مسکرا رہا تھا کہ احتشام اندر داخل ہوا اسنے ایک نظر احتشام کو دیکھا اور دوبارہ اپنی تیاری میں مگن ہو گیا

"بب- بھائی مم- معاف کر دیں سوری..."

وہ شرمندگی سے بول رہا تھا اسکی بات پر مصطفی نے کوئی عمل ظاہر نہ کیا اور اپنی داڑھی پر برش پھیرنے لگا

احتشام فوراً آگے بڑھا اور پیچھے سے ہگ کیا تھا مصطفی کے چلتے ہاتھ رکے تھے

"بھائی سوری پلیز میں صرف مزاک کر رہا تھا...."

وہ سر اسکی پشت پر ٹکائے بچوں کے انداز میں کہہ رہا تھا

"احتشام دیر ہو رہی ہو پیچھے ہٹو...."

اسنے اسکے بازو ہٹانے چاہے پر وہ مزید اسکے ساتھ چپکا مصطفی کی لب بے ساختہ مسکرائے وہ تو ناراض رہ ہی نہیں سکتا تھا

"یار احتشام دیکھ میں مصطفی حماد ملک ہوں نہ کہ میرب احتشام... جو مجھے تو ایسے چپک رہا ہے...."

اسکے مزاق پر احتشام نے چہرہ اٹھا کہ آئینے میں اسکے عکس کو دیکھا جو مسکرا کر اسی کو دیکھ رہا تھا

"بھائی آئی لو یو...."

اسنے دوبارہ سے کس کر ہگ کیا تھا تو مصطفی ہنسا اور اسکو پیچھے کرتا سامنے سے بغلگیر ہوا تھا

"میرے پیارے بھائی میں بھلا ناراض کو سکتا ہوں اپنی جان سے...."

"آپ بہت اچھے ہیں بھائی سوری میں نے صرف مزاق میں کہا تھا...."

وہ روہانسی ہوا

"اچھا بس بس شادی میری ہے رونے والا تو ہو گیا ہے تیری حرکتوں سے مجھے نہیں لگتا کہ تو شادی شدہ ہے...."

اسکے دوبارہ شرارت سے کہنے پر وہ ہنسا...

"احتشام مصطفی کے ساتھ ایسے چپکا ہے جیسے وہ میرب ہو...."

شہرام کی آواز پر دونوں الگ ہوئے اور دروازے میں دیکھا جہاں وہ مسکراتا ہوا انکو دیکھ رہا تھا وہ دونوں بھی مسکرا دیے

"ارے یہ کیا دولہا تیار ہے اور دولہے کا یار ویسے ہی گھوم رہا ہے...."
مصطفی نے اسکو رف حلیے میں دیکھتے ہوئے کہا
"ہاں وہ کام سے ابھی فارغ ہوا تیار ہونے کیلیے ہی جا رہا ہوں ویسے بھی شادی تیری ہے دولہے راجا بے صبرہ سب سے پہلے ہی تیار ہو گیا....."
اسنے آخر میں شرارت سے کہا تو وہ دونوں بھی ہنس دیے انکو ایک نظر دیکھتا وہ چلا گیا

"چلیں بھی چلتا ہوں ابھی میں نے تیار ہونا ہے...."
اسکی بات پر مصطفی نے حیرت سے اسکو دیکھا جو نگ سگ سا تیار کھڑا تھا
اسکا بھی ڈارک بلو کرتا تھا سبکے کلر سیم تھے بس ڈیزائن ڈفرنٹ تھا احتشام کے صرف گلے پر کڑھائی تھی اور اسنے بھی بلو رنگ کی واسکٹ پہنی تھی پر وہ ویلوٹ کی نہیں تھی اسکی بھی گوری رنگت اور اسکے اوپر براون داڑھی وہ بھی بلا شبہ ہینڈسم تھا

"جہاں تک میرا خیال ہے تو تیاریے ویسے بھی شادی میری ہے لیکن تیری تیاری سے لگتا ہے تیری شادی ہو رہی ہے...."

اسنے دل میں ماشاءاللہ پڑھتے اسکو چھیڑا تھا

"ہائے ہم غریبوں کی ہو ہی نہ جائے..."

اسنے آہ بھرتے ہوئے کہا تو مصطفی نے ایک مکا اسکے بازو پر رسید کیا تو وہ دوبارہ اسکے گلے لگتا کمرے سے نکل گیا تھا

....

شہرام نہا کر باہر نکلا تو لیے کے ساتھ بال رگڑتا شیشے کے سامنے آیا اور خود کو آئینے میں دیکھا

بے اختیار نظر سینے پر موجود نشان پر جا ٹھہری

اسنے تولیہ بیڈ پر بھینکتے اس نشان پر انگلی پھیری تھی بے ساختہ اسکے چہرے پر مسکراہٹ امڈی

"کتنے حسین لمحے تھے نہ وہ کوئین میری جان....."

وہ اپنے نشان کو دیکھتا کہیں گم سا تھا

"شہرام کتنی دیر ہے...؟"

پریہان کانوں میں بالیاں پہنتی اندر داخل ہوئی تو شہرام اس پر نظر پڑی اور ٹھہر ہی گئی وہ ابھی اسکو یاد کر رہا تھا اور وہ تمام تر حسن کے ساتھ اسکے سامنے کھڑی تھی وہ یک ٹک اسکو کان میں ڈالتی ایک بالی کے ساتھ الجھے دیکھنے لگا

وہ گولڈن گھٹنوں تک آتی قمیض جس کہ اوپر بہت خوبصورت کام کیا ہوا تھا بازو جالی دار تھے اور نیچے گولڈن کلر کا ہی کیپری پہنے ہمیشہ کی طرح دوپٹہ کندھے پر جھول رہا تھا ہلکا سا پرنداست سے کیے میک اپ میں کھلے براون بالوں میں اسکے دیے ڈریس میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی

"شہرام کہاں کھو گئے...."
اسکو مسلسل خود کو دیکھتا پا کر اسنے آگے بڑھ کر اسکا بازو ہلایا تھا تو وہ ہوش میں آیا

کون پھر تم کو سراہے گا ہماری طرح !!! ☺

کون رکھتا ہے میری جان "ہماری آنکھیں !!

"میں... میں ایک حسینہ کی خوبصورتی میں کھو گیا ہوں...."
اسنے اسکے چہرے پر موجود لٹوں کو کان کے پیچھے کر کے کہا تو وہ کھلکھلائی

"اچھے لگ رہی ہوں میں....؟"
وہ اسکے سامنے گھومتے ہوئے بولی تو شہرام کا ہاتھ اپنے دل کو گیا تھا

"بس کرو میڈم بندہ آگے گھائل ہے تم مزید مت کرو....."

"اوففف شہرام آپ بھی نہ..."

وہ جھینپ گئی تھی

"اچھا چلیں چھوڑیں مما کب سے آپکا پوچھ رہی ہیں آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئے...."

خود پر جاںنثار ہوتی نظروں سے کنفیوز ہو کر اسنے اسکا دھیان بٹانا چاہا

"بس ہونے لگا ہوں..."

ٹھنڈہ آہ بھر کر کہتا پیچھے ہوا تو پریہان کی نظر اسکے سینے پر گئی اور اگے بڑھ کر اسکے نشان کو چھوا

"یہ وہی نشان ہے نہ...؟"

"ہاں نہ کتنا یادگار دن تھا کاش وہی تھم سا جاتا....."

وہ جلدی سے قمیض پہنتے ہوئے بولا کہیں وہ رونے نہ لگ جائے حالت تو اسکی یہی ہو گئی تھی

"اچھا اب جلدی سے تیاری میں مدد کرو میری...."

اسکو ایک جگہ اداس کھڑا دیکھ اسنے کہا تو وہ آگے بڑھ کر اسکی شوز وغیرہ نکالنے لگی

....

"مم-میں اوور تو نہیں نہ لگ رہی....؟"

آبریش اپنا دوپٹہ سنبھالتی بار بار آئینے میں دیکھتی میرب اور پریہان سے پوچھ رہی تھی

"نہیں یار آپ بالکل اوور نہیں لگ رہی ہو..."

میرب نے اسکے کندھوں پر دونوں ہاتھ رکھتے اسکا پریشان سا چہرہ شیشے میں دیکھتے ہوئے کہا

"اچھی لگ رہی ہوں نہ...؟"

وہ ابھی بھی الجھی ہوئی تھی

" بالکل بے کار لگ رہی ہو آبر باجی...."

جہاں یہ تینوں ہوں وہاں احتشام نہ ہو یہ خیال ہی ہے بس...

"احتشام...."

اسنے رونی شکل بنا کر اسکی طرف دیکھا تو وہ ہنسا

"میری پیاری باجی آپ دنیا کی حسین ترین میری بھابھی لگ رہی ہیں بہت خوبصورت اللہ مظر بد سے بچائے....."

اسنے اسکے کندھے کے گرد بازو حمائل کرتے ہوئے کہا تو وہ مسکرائی

"اور تم بھی بہت پیارت لگ رہے ہو....."

اسنے اسکے بال سہی کرتے ہوئے کہا

" بابھئ اب بھائی تو آج ہی رخصتی کا مطالبہ کر دیں گے ان سے پرسوں گا انتظار نہیں ہو گا...."

پریہان نے شرارت سے کہا تو وہ شرمادی البتہ باقی وہ تینوں ہنسے تھے

اسنے پھر خود کو شیشے میں دیکھا وہ گرین کلر کی شرٹ نیچے گولڈن کلر میں گرارہ تھا آگے سے ہلکا سا ہئیر سٹائل بنائے پیچھے سے ڈھیلی سی چٹیا کی تھی ہلکا سا میک اپ لائیٹ لپسٹک ہاتھوں میں گرین ہی چوڑیاں جو زیادہ نہ تھیں اور گلے میں ایک چھوٹا سا سیٹ پہنے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی

جبکہ میرب نے لائیٹ بلو فراک کے نیچے وائیٹ چوڑی پجامہ اور کھلے بالوں کے ساتھ ہلکے سے میک اپ میں وہ بھی بہت خوبصورت لگ رہی تھی

....

مغرب کے بعد تک پورا لاونج مہمانوں سے بھر چکا تھا شہرام بھی اس وقت حارز علی اور گل خان کے ساتھ کھڑا کچھ بات کر رہا تھا

"سر وہ لڑکی کون ہے....؟"
علی نے سامنے کنفیوز سے کھڑی لڑکی کو دیکھتے ہوئے کہا تو شہرام نے سامنے دیکھا اور پھر اسکو گھورا
"وہ میری بیوی کی دوست ہے ربابہ...."
"سر پیاری ہے نہ..."
اسنے دانت دیکھاتے ہوئے کہا تو اسنے نفی میں سر ہلایا کہ اسکا کچھ نہین ہو سکتا

"سر مجھے لگتا ہے مجھے اسکے ساتھ سچے والی محبت ہو گئی ہے...."

اسنے معصومیت سے کہا

"علی تم وہ لڑکی بتاو جسکے ساتھ تمہیں سچے والی محبت نہ ہوئی ہو..."

حارز نے چباتے ہوئے سچے والی پر زور دیتے ہوئے کہا

"نہیں سر اب مجھے پکے والی ہو گئی ہے..."

وہ ابھی بھی معصومیت سے بولا

"علی مار کھاوگے مجھ سے...."

شہرام نے وارن کرتے ہوئے کہا

"بلیو می سر سچے والی محبت بس آپ دعا دے دیں...."

اسکی بات پر اسے گھورا تھا اور سامنے ربابہ کو دیکھا

"ربابہ..."

اسنے آواز ماری تو وہ اسکی طرف متوجہ ہوئی

"ہائے شہرام بھائی...."

وہ ہاتھ ہلاتی اسکی طرف آئی

"کیسی ہیں آپ...؟"

"میں ٹھیک ہوں بھائی وہ پر یہان....؟"

اسنے مسکرا کر کہا اور آخر میں پر یہان کا پوچھا

"وہ اوپر کمرے میں ہے...."

اسنے بھی مسکرا کر کہا

"کونسا کمرہ....؟"

وہ ہچکچائی تھی

"میرب...."

اسنے پاس سے گزرتی میرب جو پھول لیکر جا رہی تو اسکو آواز دی تو وہ اسکی طرف آئی

"جی بھائی..."

"یہ ربابہ ہے پر یہان کی دوست اسکو اسکے پاس لیجاو...."

اسکی بات پر اثبات میں ہلاتی اس سے سلام دعا کے بعد اسکو اپنے ساتھ لے گئ

"سر دیکھا نہ سچے والی محبت میں اسکے پاس آتے ہی ہارٹ بیٹ تیز ہو گئی...."

علی نے اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

"علی بعد میں بات کریں گے اپکی سچی والی محبت کے بارے میں...."

شہرام کے کڑے تیور دیکھ کر گل خان بولا تو اسنے دانت دیکھائے اور اثبات میں سر ہلایا

....

"ہائے پریہان....."

ربابہ اندر داخل ہوتے ہوئے بولی اور جوش سے اسکے گلے لگی

"ہائے کیسی ہو...؟"اور میٹ مائے بھابھی پلس ننند اینڈ شی از مائے بھابھی...."

اسنے پہلے حال دریافت کیا پھر آبریش کا اور پھر میرب کا تعارف کروایا تو وہ دونوں سے ملی

"اینڈ شی از ربابہ میری شاپنگ کے دوران اس سے دوستی ہوئی اور یہ ہماری دوسری ملاقات ہے....."

اسنے اب دونوں سے تعارف کروایا ان دونوں نے داد دیتی نظروں سے دیکھا کہ خود کی دوسری ملاقات ہے بات ایسے کر رہی جیسے صدیوں پرانی دوستیں ہوں... ویسے بھی وہ معصوم سے کیوٹ سے انکو بہت پیاری لگی تھی جسکے چہرے سے شرارت کے ساتھ معصومیت بھی ٹپک رہی تھی

"چلو نیچے چلتے ہیں...."

پریہان نے اٹھتے ہوئے کہا اور اسکو ساتھ لے گئی

....

"یہ حمزہ یہاں کیا کر رہا ہے...؟"

شہرام نے سامنے کھڑے حمزہ کو دیکھ کر غصے سے کہا

"شہرام وہ کسکو دیکھ رہا ہے حالانکہ اسکی وائف اسکے ساتھ کھڑی ہے...."

حارز نے تقریباً اسکے کان میں گھستے ہوئے کہا

تو اسنے اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو خون کھول اٹھا کیونکہ پریہان ہر چیز سے بے خبر اپنی ہنسی کے جلوئے دیکھا رہی تھی اور یہ کمینہ (بقول شہرام) اپنی بیوی کو چھوڑے اسکو گھور رہا تھا

"خود کی بیوی ہونے کے باوجود نظر میری بیوی پر ہے اسکی تو....

وہ غصے سے آگے بڑھا تو حارز نے اسکا بازو پکڑا

"تماشا نہ بنائی بدنامی خوامخواہ کی ہو جائے گی...."

اسکے سمجھانے پر وہ خود کو کمپوز کر پریہان کی طرف لیکر گیا ایک نظر حمزہ کو گھورتا پریہان کو دوسری طرف لے گیا

"کیا ہوا شہرام....؟"

یہاں کوئی نہیں تھا

"وہ حمزہ تمہیں کیوں دیکھ رہا تھا اب تم مجھے شادی پہ نظر نہ آو پریہان...."

اسکے بازووں کو سختی سے دبوچتا وہ اسکا غصہ اس پر اتار رہا تھا

"شش- شہرام...."

آنسووں کا پھندہ گلے میں پھنسا تھا

"کک-کیا کہ رہے ہیں اپ حمزہ کک-کیوں دیکھ رہا مجھے نن-نہیں معلوم..."

وہ آنکھوں میں نمی لیے بولی تو ٹھنڈہ آہ بھرتا اسنے اسکے بازو چھوڑے اور پلٹا پر یہان نے جلدی سے اسکا بازو پکڑا اور رخ اپنی طرف موڑا

"میرا کیا قصور مجھ سے خفا کیوں ہو رہے ہیں...."

آنکھوں سے آنسوؤں نکل کر اسکی گال پر پھسلے تھے تو شہرام کو اپنی غلطی کا احساس ہوا

"ششش سوری اسکا غصہ تم پر اتر گیا معاف کر دو بس غصہ آگیا تھا کہ وہ تمہیں کیوں دیکھ رہا ہے اچھا سوری جاناں..."

اسنے اسکے آنسوؤں صاف کرتے اسکے ماتھے پر لب رکھے تھے تو وہ چہرہ جھکا گئی

"سوری پلیز...."

شہرام نے اب اسکے کانوں کو پکڑ کر کہا تو وہ ہنس دی

"شہرام آپ ہی کہتے تھے نہ اپکو کوئی دیکھتا ہے تو دیکھنے دو آپ تو صرف میرے ہیں نہ تو آپ بھی سب کو اگنور کریں کیونکہ پر یہان شہرام صرف اور صرف شہرام کی ہے...."

اسنے اسکا چہرہ تھامتے ہوئے کہا اور اسکی تھوڑی پر اپنے لب رکھے تو وہ سرشار سا پرسکون سا مسکرا دیا اور اسکو اپنے سینے میں بھینچ لیا

"بے پناہ، بے قدر، بے حد، بے بس ہر کر
ہم نے تمہیں اتنا چاہا کہ انتہا کر دی♥♥"

....

میں نے ہر بار نئی آنکھ سے دیکھا تُجھ کو...

مُجھ کو ہر بار نَیا عِشق ہُوا ہے تُجھ سے...💖💖

ہر طرف میوزک کی آواز تھی آبریش اور مصطفی کو ساتھ لاونج میں رکھے جھولے پر بیٹھا دیا گیا تھا نکاح پہلے ہو چکا تھا تو کوئی مسئلہ نہ تھا مصطفی کتنی ہی بار بنا ہوٹنگ کی پرواکیے اسکے پاس جھک کر اسکی تعریف کر چکا تھا اور بیچاری وہ ہر بار شرما دیتی

"چلیں رسمیں شروع کریں...."
سعید صاحب کی بات پر احتشام آگے بڑھا تھا
"میں لگاوں گا پہلے بھابھی ماں کو...."

اسکی بات پر سب ہنسے

"ایک منٹ ایک منٹ...."
مصطفی کے ٹوکنے پر سب اسکی طرف متوجہ ہوئے اور احتشام کے بھی ہلدی کی طرف جاتے ہاتھ رکے تھے

"کیا ہوا...؟"

رامز نے پوچھا

"دیکھیں میرا نکاح ہو چکا ہے نہ...؟"
اسکی بات پر سب نے اثبات میں سر ہلای
"شادی میری ہے اسکی رخصتی ہے میرے ساتھ تو پہلے ہلدی بھی اسکا شوہر ہی لگائے گا...."
اسکی بات ہر سب منہ کھولے اسکو دیکھنے لگے آبریش خود منہ کھولے اسکو دیکھ رہی تھی جو معصومیت سے بیٹھا تھا

"لیکن بیٹا...."

حماد صاحب بولے تھے

"دیکھیں نہ بابا دلہن میری شادی میری خوشی کا دن میرے لیے تو سب سے پہلے ہلدی لگانے کا حق بھی میرا یعنی مصطفی حماد کا ہے...."

وہ شوخ پن سے بولا تو ہر طرف شور مچایا تھا وہ کھل کر مسکرایا

اور ہلدی میں ایک ہاتھ بھیگوتا اسکی طرف مڑتا بہت پیار سے اسکی گال پر ہلدی لگانے لگا ہر طرف ہوتی ہوٹنگ کو وہ خوب انجوائے کر رہا تھا احتشام سیٹیاں مار سومار تھا وہ یہی شغل میلے کیلیے تو ہر وقت تیار رہتا ہے

"اب دیکھو مت مجھے بھی لگاؤ نہ...."

"مم- مصطفی...."

اسکی اس قدر بے باکی پر اسنے ہولے سے اسکا نام پکارا

"کیا مصطفی یار لگاؤ نہ....."

اسنے شوخی سے کہا تو وہ ہاتھ مڑوڑنے لگی

"آبریش لگاؤ نہ میرا بھائی منتظر ہے..."

پریہان نے شرارت سے کہا تو اسنے بھی ہلدی لگائی اور پھر ٹشو سے دونوں نے ہاتھ صاف کیے

"اب میری باری..."

احتشام جلدی سے آگے بڑھا

"ایویں تمہاری باری....."

پریہان نے اسکو پیچھے دھکا دیا سب ہنس رہے تھے انکی فیملی ساری سٹیج پر تھی سبکے چہرے کھلے ہوئے تھے باقی مہمان سٹیج سے نیچے کھڑے کچھ حسد کچھ تشکر بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے

"بتاتا ہوں تمہیں میں تمہاری باری....."

اسنے پریہان کو ایسے آنکھیں دیکھاتے ہوئے کہا جیسے وہ ڈر جائے گی

پھر دونوں نے ایک دوسرے کو آنکھ ماری اور اکھٹے ہاتھ ہلدی میں بھیگوتے مصطفی کے منہ پر لگانے لگا

"رحم کیا کر رہے ہو یار....."

مصطفی نے ہڑبڑا کر اپنے چہرے سے انکے ہاتھ ہٹانے چاہے

"اوففف بھائی ہلدی لگا رہے ہیں....."

احتشام اسکے ماتھے پر لپ لپ ہلدی لگاتا ہوا بولا سبکے قہقے ماحول کو اور خوبصورت بنا رہے تھے

"احتشام..."

مصطفی نے گھورا تھا

"آج نہیں بھائی آپکی یہ گھوری سے میں آج ہر گز نہیں ڈرنے والا آج میں حق کی آواز اٹھا کر رہوں گا....."

احتشام نے ہاتھ نچا نچا کر کہا مصطفی بچا تھا کہین ہلدی اسکے کپڑوں پر نہ گر جائے سب ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہے تھے

"حق...."

مصطفی زیر لب بڑبڑایا اور پھر وہ دونوں اسکا پورا چہرہ ہلدی میں بھیگو چکے تھے

"نہیں مجھے لگا دی میری بیوی کو بخش دو یار بہت خوبصورت لگ رہی ہے وہ...."

دونوں کی طرف آبریش کو جاتا دیکھ وہ جلدی سے بولا تھا پر سبکے "اووو" کہنے پر اسنے زبان دانتوں تلے دبائی تھی

"بھائی یہ دن بار بار تھوڑی نہ آتے ہیں...."

پریہان نے کہتے ساتھ اسکے منہ پر بھی ہلدی لگائی تھی اسکی چیخ و پکار کو کسی خاطر میں نہ لائے وہ لگا رہے تھے

"بھئی ہمارے لیے بھی کچھ چھوڑ دو..."

رامز نے ہنستے ہوئے کہا

"آپ اپنی اپنی بیویوں کو لگائیں انکو ہم لگا دیتے ہیں..."

احتشام نے مصروف سے انداز میں کہا اسکی مصروفیت دیکھ کر سبکے قہقے دوبارہ گونجے تھے

"تو پھر تو بھی اپنی بیوی کو لگا خدا کیلیے میری بیوی کو چھوڑ دو ظالمو......."

مصطفی اپنی ہلدی میں ڈوبی حسینہ کو دیکھتا ہوا مظلومیت سے بولا

سب کے قہقے تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے

انکے پیچھے ہوتے ہی سعدیہ بیگم نے دونوں کے چہروں سے زیادہ مقدار میں لگائی گئی ہلدی صاف کی تھی پر یہان اور احتشام نے بھی ٹشو سے اپنے ہاتھوں پر ہلدی صاف کی

"ساری تو انہوں نے لگا دی اب ہم غریب کیا لگائیں...."

شہرام اور رامز نے تھوڑی ہلدی لگائی تھی اور شہرام خفگی سے بولا

"یار تیرے سالے اور تیری بیوی نے ہی نہلا دیا ہے ہمیں...."

ہائے مصطفی کی مظلومیت بھری آواز سبکو قہقے لگانے پر مجبور کر رہی تھی

"بیوی اگر اتنا ہی شوق ہے تو آو میں لگا دوں....."

اسنے ہاتھ پر یہان کی طرف کرتے ہوئے کہا

"نو وے میں اپنی شادی پر ہی لگواوں گی....."

اسنے اسکو آنکھیں دیکھاتے ہوئے کہا

"تم نے میرے سالے اور بہن کو ہلدی میں نہلا دیا اب میری باری بدلہ لینے کی...."

وہ اسکی طرف ایک قدم لیتا ہوا بولا

"او و بھائی تیرا خود دل کر رہا ہے لگانے کو خوامخواہ ہمیں بدنام کر رہا ہے..."

پیچھے سے مصطفی نے کہا تو سب پھر ہنسے تھے

شہرام جو پر یہان کی طرف بڑھنے لگا تھا زور سے ہنستا پیچھے مڑ کر اسکی طرف ہاتھ اٹھا کر لانت ڈالی تھی

جس نے سر کو خم دے کر قبول کی تھی

"نہیں پلیز بابا مما بڑے ابو کہیں نہ میں نے نہیں لگوانی..."

وہ پیچھے ہوتی انکو مدد طلب نظروں سے دیکھا

"کسی کو اعتراض تو نہیں اگر ہے بھی تو لگانے دو نہ مجھے بھی...."

پہلے اترا کر کہتا آخر میں معصوم شکل بنا کر کہا

"ہاہاہاہا لگا لے میرے شیر ....."

حماد صاحب نے اجازت دی

"بابا بس کر دیا سوتیلا ....."

وہ رونی شکل بنا کر بولی اور پیچھے ہٹی کہ پیچھے گرنے لگی شہرام نے فوراً آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ پکڑا تھا

سب آگے بڑھے تھے مصطفی بھی فوراً کھڑا ہوا

"دھیان سے یار ابھی گر جاتی ....."

اس سے پہلے شہرام کلاس لگاتا مصطفی بولا تھا

"دھیان سے بچے ....

سعدیہ بیگم پیار سے بولیں

"اگر گر جاتی تو خوامخواہ زلزلہ آجاتا ....."

احتشام صاحب نے ٹانگ اڑائی اور سب نے نفی میں سر ہلایا کیونکہ انہوں نے سوچ بھی کیسے لیا

کہ احتشام صاحب خاموش رہیں گے

"لگادے بھائی یا پہلے کارڈ دیں تجھے..."

رامز نے شرارت سے کہا تو اسنے مسکرا کر آہستہ آہستہ اسکی دونوں گال پر لگائی اسنے سختی سی انکھیں میچیں

"یار میں کہتا ہوں تو بھی رخصتی کروالے کیونکہ تیرے حالات سے ایسا ہی لگ رہا ہے...."

مصطفی نے شرارت سے کہا اور گود میں بیٹھے سعد سے اپنی گال مس کرتے اسکی گال پر بھی ہلدی لگائی تھی

"یار قسمے کروادے تیرا شکر گزار ہونگا...."

اسنے حسرت سے کہا تو سب پھر سے ہنسے

"اب میں بھی لگاوں گی...."

پریہان نے کہتے ساتھ بنا موقع دیے اسکے منہ پر لگایا تھا وہ بیچارہ دنگ اسکو دیکھنے لگا مطلب اسنے اتنے پیار سے لگایا اور اسنے چہرے کا پیڑا گرک کر دیا

"احتشام...."

ایک دم سے زرش کی چینخ پر سب اسکی طرف متوجہ ہوئے اور پھر سبکے قہقے گونجے وہ بیچاری سر تھامے سعد کو دیکھ رہی تھی جسکو احتشام نے ہلدی میں بھیگو دیا تھا

"ہاہاہاہاہا بھابھی ماں میں نہیں نہ چاہتا میرا چھوٹا یار ہلدی سے پاک رہتا...."

اسنے ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہوتے ہوئے کہا

"اللہ یوں ہی ہماری خوشیاں برقرار رکھے آمین...."

سب نے یک زبان آمین کہا تھا

"چلیں بھائی صاحب کھانے کا کہہ دیں سبکو....؟"

حماد صاحب کے پوچھنے پر انہوں نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر کھانا کھانے کا دورہ چلا پر یہاں میرب وغیرہ آبریش کو اپنے ساتھ لے گئیں تھی جبکہ مصطفی اب احتشام لوگوں کے ساتھ کھڑا تھا

"حارز کہاں گیا...؟"

مصطفی نے کول ڈرنک پیتے شہرام سے پوچھا

"بھابھی کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی وہ چلا گیا......"

اسکی بات پر اسنے اثبات میں سر ہلایا

"وشما کا کیا بنا اور اس آدمی کا....؟"

"چھوڑ یار میں تمہارے اتنے سپیشل دن میں کوئی فضول یا موڈ اوف کرنے والی بات نہیں کرنا چاہتا....."

اسنے سامنے پر یہان کو دیکھتے ہوئے کہا جو میوزک پر ہلکے ہلکے سٹیپس مار رہی تھی ہلدی ابھی بھی چہرے پر لگی ہوئی تھی

"اچھا چل میری جان موڈ اوف نہ کر..."

اسنے اسکو ہگ کرتے ہوئے کہا تو اسنے بھی ہگ

"یا میرے خدا یہاں تو عزتیں محفوظ ہی نہیں شر عام ہی......."

پاس سے گزرتے احتشام نے شرارت سے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا تو دونوں نے پیچھے ہٹتے اسکو خونخوار نظروں سے گھورا تھا تو وہ ہنستا ہوا آبریش وغیرہ کے پاس چلا گیا

"چل یار بھوک لگی ہے بہت زور کی..."

مصطفی نے کہا تو وہ دونوں بھی جہاں آبریش پریہان لوگ کھڑے تھے وہاں چلے گئے

"قسم سے آج اتنا کام کیا اب تو بھوک کیا کمال کی لگی ہے....."

احتشام نے منہ میں رائیس کا بڑا چمچ ڈالتے ہوئے کہا

"ہاں نہ سارا دن کھانے کا کام کیا...."

میرب نے اسکے ہاتھ سے چمچ کھینچتے ہوئے

"بس لوگوں کی نظر مجھ پر ہی ہوتی ہے میں بھی کہوں کمزور کیوں ہوتا جارہا ہوں....

احتشام کی نوٹنکی دیکھ سب نے بے وقت اس پر لانت ڈالی تھی اور احتشام نے مسکرا کر سب سے لانت قبول کی

آبر سہی سے کھاو نہ یار...."

اسکو پلیٹ میں چمچ ادھر سے ادھر گھماتے دیکھ مصطفی بولا تھا اور پھر احتشام صاحب کی ہوٹنگ سٹارٹ سب انکی طرف متوجہ ہورہے تھے تو مصطفی نے اسکو آنکھیں دیکھائیں تو وہ کچھ دیر کیلیے شرافت کے دائیرے میں آیا

"کک- کھارہی ہوں..."

وہ گڑبڑا کر بولی

"معلوم ہے دیکھ رہا ہوں..."

اسنے طنز کیا تو وہ چہرہ جھکا گئی

"بھائی آپکو معلوم ہے میں آپکی شادی پر بہت زیادہ ناچوں گی....

پریہان نے مصطفی کے منہ میں آئیسکریم کا چمچ ڈالتے ہوئے کہ

"پلیز نہیں یہ ظلم مت کرنا میرے بھائی کی شادی خراب مت کرنا....."
احتشام کی زبان میں دوبارہ کھجلی ہوئی

"احتشام اب اگر تمہارے منہ سے کوئی فضول بات نکلی کسی کا لحاظ کیے بغیر میں ٹھوکائی کروں گا....."
اسنے پریہان کی رونی شکل دیکھتے ہوئے اسکو ڈانٹا تھا تو وہ خاموش ہو گیا
"ناچ لینا میری جان...."
اسنے اسکا ماتھا چومتے ہوئے پیار سے کہا تو سب ہنس دیے
اور یوں ہنسی مزاق میں ہی فنکشن اپنے اختتام کو پہنچا تھا

صبح سب دیر سے اٹھے تھے رات کو سوتے سوتے انکو کافی وقت ہو گیا تھا تو صبح سبکی آنکھ دیر سے کھلی تھی اور ناشتہ کرنے کے بعد سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے تھے

"آبر باجی امی کا کہنا ہے کہ مہندی کے فنکشن میں ہی مہندی لگوائیں گے آپ سب...."
اسنے اسکی گود میں سر رکھ کر لیٹتے ہوئے کہا
"کیا بات ہے احتشام کچھ اداس اداس ہو...."
اسنے اسکی داڑھی پر ہلکے ہلکے سے انگلی پھیرتے ہوئے کہا تو اسنے آنکھیں موندیں

"کبھی کبھی صائم بھائی یاد آتے ہیں بھابھی ماں وشمااپی کی بے رخی سعود بابا یاد آتے ہیں...."

وہ نم لہجے میں بولا تو آبریش نے جھک کر اسکے بالوں پر اپنے لب رکھے تھے

"میری جان یوں اداس مت ہوا کرو ہمیں بھی سب بہت یاد آتے ہیں سعود بابا اور صائم بھائی بہت زیادہ وہ لوگ زندہ ہوتے تو حالات کچھ اور ہوتے....."

اسکی بات پر وہ بنا جواب دیے اسکی گود میں چہرہ چھپا گیا

....

سارا دن مصروفیت کے بعد اب سب تیار ہونے میں مصروف تھے

شہرام ابھی ایک بہت ضروری کام نبٹا کر کمرے میں داخل ہوا تو ہر چیز بیڈ پر اور شوز وغیرہ نیچے پڑے تھے اسکے لب مسکرائے اسنے آگے بڑھ کر کپڑوں کے پاس پڑی چٹ اٹھائی

"آپ سب سے زیادہ ہینڈسم لگنے چاہیں شہرام کوئین کی جان...."

پڑھ کر اسکی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی

"شہرام دل و جان سے قربان..."

اسنے اس چٹ کو دوبارہ پڑتے ہوئے کہا اور کپڑے لیکر واشروم میں گھس گیا

....

"سسٹر یہ پھول بھی لگادیں...."

پریہان نے پارلر والی کو پھولوں کی لڑی پکڑاتے ہوئے کہا

"اووف پریہان یہ زیادہ نہیں ہو جائے گا...."
آبریش نے شیشے میں سے اسکا عکس دیکھتے ہوئے کہا
"کیا زیادہ ہو جائے گا پہلی بات تو یہ بالوں میں لگانا ہے اور یار تم دلہن ہو تم سے زیادہ تو میں تیار لگ رہی ہوں...."
اسنے خود کو دیکھتے ہوئے کہا
جو پیلے پیلے رنگ کی کرتی جس پر بہت نفاست سے کڑہائی ہوئی اور نیچے گرین کلر کا شرارہ جس پر زیادہ ہیوی نہیں البتہ خوبصورت کڑہائی تھی بالوں کا آگے سے ہیر سٹائیل بنائے پیچھے سے چٹیا بنا کر پھولوں سے اوپر بل دیا تھا ہلکے سے میک اپ میں وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی اور پیلے رنگ کا دوپٹہ ہمیشہ کی طرف اسکے کندھے پر جھول رہا تھا

جبکہ آبریش کا پیلے رنگ کا فراک جو پورا کڑہائی سے بھرا ہوا تھا اور فراک کو بہت ہیوی بنا رہا تھا جبکہ فراک کے گھیرے پر پنک اور گرین کلر کی پڑئی پڑئی پٹی لگی ہوئی تھی جبکہ اسنے بھی بالوں کی چٹیا کیے آگے کیے تھے اور اوپر پھولوں سے بل پارلر والی ابھی دے رہی تھی ہلکے سے میک میں وہ بھی بہت خوبصورت لگ رہی تھی اور اسکا گرین اور پیلے رنگ کا دوپٹہ تھا جو ابھی سیٹ نہیں کیا تھا

"مجھے لگتا ہے تم شادی کروالو پری...."
اسنے ہاتھوں میں چوڑیاں پہنتے ہوئے پریہان سے کہا جو کلائیوں میں گجرے پہن رہی تھی

"کرواد و نیکی اور پوچھ پوچھ ...."

اسنے اب جھمکے کانوں میں پہنتے ہوئے کہا

"بے شرم ..."

وہ بڑبڑائی تھی

"تم خیال رکھنا میں آتی ہوں ...."

آبریش سے کہتی باہر چلی گئی تھی آبریش کانوں میں جھمکے پہن رہی تھی کہ دروازہ دوبارہ کھلا

"کیا ہوا آگئی ہو گی کیوں ...."

وہ ابھی بول ہی رہی تھی کہ شیشے میں نظر آتے عکس کو دیکھ کر اسکی زبان کو بریک لگی اور جلدی سے پیچھے پلٹ کر بیڈ سے دوپٹا اٹھاتی گھونگھٹ اوڑا تھا

مصطفی جو اسکو یک ٹک دیکھ رہا تھا جی بھر کر بدمزہ ہوا اور چلتا ہوا اسکے پاس آیا

"یار یہ گھونگھٹ تو ہٹاو ...."

ایک ہاتھ پیچھے چھپائے دوسرے سے اسکا گھونگھٹ ہٹانا چاہا تو وہ جلدی سے پیچھے ہوئی

"مصطفی امی نے منع کیا ہے شرافت سے اب جائیں کوئی آجائے گا پلیز ...."

وہ منت بھرے انداز میں بولی جالی دار دوپٹے میں اسکا چہرہ واضع مصطفی کو نظر نہیں آرہا تھا

"آتا رہے ایسی کی تیسی اسکی..."

اسنے آگے بڑھ کر پیچھے چھپایا ہاتھ آگے کیا جس میں چار گلاب اور کلیوں کے گجرے تھے اور گجرے اسکے ہاتھوں میں پہنانے لگا

وہ اسکو مبہوت سا دیکھنے لگی جو وائیٹ کرتا جس پر بلیک کڑھائی تھی اور اوپر گرین کلر کی واسکٹ تھی گلے میں پیلے اور گرین کلر کا پٹا لپیٹے معصومیت سے اسکو پہناتا وہ اسکے دل کے تار چھیڑ رہا تھا

"اور بیوی ہو تم میری اب یہ بھی ہٹاو..."

اسنے بنا اسکو موقع دیے گھونگھٹ بھی اتارا تھا وہ چہرہ جھکا گئی اور ہاتھ مڑوڑنے لگی

"خوبصورت میری جان بہت خوبصورت...."

اسنے آگے بڑھ کر اسکے ماتھے پر لب رکھے تھے

پھر سامنے ڈریسنگ سے پھولوں کے بنے جھمکے اٹھا کر اسکے کان میں پہنانے لگا پھر خوبصورت سا ہار اٹھایا جسکے درمیان میں صرف ایک پھول لگا تھا وہ پہنانے کے بعد بندیا اسکے ماتھے پر لگائی

"اب اور بھی خوبصورت...."

اسنے اسکی گال سہلائی تھی

"مم۔ مصطفی پلیز جائیں کسی نے دیکھا تو وہ کیا سوچے گا گھر مہمانوں سے بھرا ہوا ہے اور پر یہاں آتی ہی ہو گئی پارلر والی کے ساتھ پلیز جائیں..."

اسکی بے باک ہوتی نظروں سے کنفیوز ہوتی وہ جلدی سے بولی تھی کیونکہ ابھی پارلر والی نے اسکا دوپٹہ سیٹ کرنا تھا

"جا رہا ہوں بے ذوق لڑکی...."

اسکی گال پر لب رکھتا وہاں سے نکلتا چلا گیا آبریش نے اپنی رکی سانس بحال کی تھی

"مصطفی آپ تو آج بھی باز نہ آئے...."

کہتے ہوئے اسنے شرمایا سا چہرہ شیشے میں دیکھا اور پھر مسکرا کر چہرہ جھکا گئی

....

"سعد میں تمہارے تھپڑ لگاوں گی اگر اب نہ پہنی تو...."

زرش نے سعد کو آنکھیں دیکھاتے ہوئے کہا

"بابابابا...."

سعد واشروم سے اپنے باپ کو نکلتا دیکھ اچھلا تھا

"بابا کے کچھ لگتے پہنو جلدی کرو میں نے بھی تیار ہونا ہے ابھی...."

وہ اسکے ہاتھ نیچے کرتے ہوئے غصے سے بولی جو دوبارہ کھڑے کر چکا تھا

رامز تولیا صوفے پر اچھالتا مسکرایا تھا

"لگتا ہے تمہیں ایک عدد تھپڑ کی ضرورت ہے...."

اسکو قمیض نہ پہنواتا دیکھ وہ پھر سے بولی تھی

"کیا ہوا ہے بیگم کیوں میرے معصوم بچے کو ڈانٹ رہی ہو...."

اسنے سعد کو اٹھاتے ہوئے بنا زرش کی گھوری کی پرواہ کیے کہا

"بس ایک آپ معصوم دوسرا اپکا یہ بیٹا..."

وہ مزید تپی تھی

"بابا مما مارا ہے...."

وہ اپنے باپ کے سامنے اپنا چہرہ کرتا ہوا بولا

"بتاوں تمھیں میں کہ مما مارا..."

زرش نے اسکو دوبارہ آنکھیں دیکھائیں تھی

"بس کرو کیوں غصہ ہو رہی ہو...."

وہ سعد کی دونوں گال چومتا ہوا بولا

"ایک گھنٹہ ہو گیا ہے قمیض پہناتے پر نواب صاحب نخرے دیکھا رہے ہیں..."

اپنے بیٹے کو گھورتے ہوئے بولی جو آنکھیں پٹپٹاتا اسکو دیکھ رہا تھا

"میرا بچہ تنگ کر رہا ہے میری بیوی کو..."

اسنے سعد سے پوچھا

"بابامیں پہنا مماماراا...."

ساراالزام خود پر لگتا دیکھ زرش منہ کھولے اسکو دیکھنے لگی رامز نے مسکراہٹ دبا کر زرش سے قمیض پکڑی تھی

"میں اپنے بیٹے کو تیار کروں پہنے گا میرا شیر...؟"

"ہاں بابا پہنو گا...."

وہ اسکی گود میں اچھلتا ہوا بولا

"ہاں ہاں پہنو باپ سے ہی آنا ذرا میرے پاس تم....."

گھور کر کہتی جانے لگی کہ دوبارہ پلٹی

"اور آپ بھی...."

رامز کو کہتی واشروم میں گھس گئی

"کیوں تنگ کرتا ہے میرا بیٹا دیکھو آپکی مما مجھ سے بھی ناراض ہو گئی ہے...."

اسنے اسکو بیڈ پر بیٹھاتے ہوئے کہا

"بابا مما ناراض ہاہاہاہا..."

وہ ہنستا ہوا بولا تو رامز نے اسکو آنکھیں دیکھائیں

"بیٹا تیرا کیا جانا ہے گھاٹا تو مجھے ہونا ہے اسکی ناراضگی کا جب تیری شادی ہو گی تب معلوم ہو گا...."

وہ اسکے ہاتھ نیچے کرتا ہوا بولا جو اوپر کر چکا تھا

"بیٹا یار عزت کا سوال ہے پہنا لے میری جان....."

اسکو نہ پہنتا دیکھ اسنے مظلومیت سے کہا تو وہ پھر سے ہنسا

"بابا عزت مما ڈانٹیں گی...."

وہ اپنے باپ کی گود میں بیٹھتا ہوا بولا

"یار پہنا لے نا...."

اسنے اسکو گود سے اٹھاتے سامنے بیٹھاتے ہوئے کہا اور پہنانے کی کوشش کرنے لگا جو مستی کر رہا تھا اسنے ایک بازو پہنایا دوسرا پہنانے لگا اور وہ پہلا بھی باہر نکال چکا تھا

ابھی وہ اسکے ساتھ ہی کھپا ہوا تھا کہ آبریش باہر نکلی

"ہاں پہن لی آپکے شیر نے...."

زرش نے اسکو طنز کیا تو اسنے اپنے بیٹے کو دیکھا

"کروا دیا نہ عزت کا کچرا....."

اسنے ناراضگی سے کہا

"اچھا سوری بابا پہنوں گا...."

وہ جلدی سے بولا تو رامز نے مسکرا کر اسکو قمیض پہنائی جو کہ اسنے شرافت سے پہن لی تھی

"ہو جائیں آپ بھی ریڈی میں اسکو دو لگا کر ریڈی کر دیتی ہوں..."

اسنے سعد کو اٹھاتے ہوئے کہا

"نا ماری یار..."

رامز نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور تیار ہونے لگا

....

شہرام نے وائیٹ کرتے کے اوپر لائیٹ بلو واسکٹ جب کہ احتشام نے وائیٹ کرتے کے اوپر پرپل واسکٹ پہنی تھی دونوں ہی بہت ہینڈسم لگ رہے تھے

❤تم ناراض ناراض سے لگتے ہو کوئی ترکیب بتاؤ منانے کی !!💔

💔ہم زندگی امانت رکھ دیں گے تم قیمت بتاؤ مسکرانے کی

میرب کو دیکھ کر احتشام کی زبان سے پھسلا تو اسے پلٹ کر اسکو دیکھا

"بندہ کوئی رومینٹک سا شعر پڑتا ہے ہمیشہ ہر موقع پر الٹی چیز ہی کرنا...."

اسکی بات پر احتشام نے اپنی داڑھی کھجاو

"اچھا بتاو کیسی لگ رہی ہوں...؟"

اسنے خود کو دیکھتے ہوئے کہا جو فل گرین کلر کے گھیرے دار فراک میں ملبوس تھی جسکا دوپٹہ بھی گرین ہی تھا بالوں کو کھلا چھوڑے آگے سے رول بنائے وہ بھی خوبصورت لگ رہی تھی

مجھے مائل یہ اظہارِ محبت کر کے چپ رہنا

شرارت ہے اگر تو پھر شرارت خوبصورت ہے

🖤🔥

اسکے شعر پر وہ کھلکھلائی تھی تو اسنے آگے بڑھ کر اسکے ماتھے پر مہر ثبت کی

"میں جان وار دوں تمہاری اس مسکراہٹ کیلیے...."

اسے ماتھے پر موجود ٹیکہ درست کرتے ہوئے کہا تو وہ بھی ایڑھیوں کے بل اچکتی اسکے ماتھے پر استحاق سے مہر لگائی تھی وہ سر شار سا اسکو دیکھنے لگا

....

"مہندی نہیں لگوائی....."

شہرام نے پریہان کے ہاتھ دیکھتے ہوئے کہا

"وہ فنکشن میں ہی لگوائیں گے نہ...."

"یار تم پڑھائی شادی کے بعد بھی تو کر سکتی ہو نہ.."

اسنے مظلومیت سے کہا کیونکہ جب تک اسکی سٹڈی کمپلیٹ نہیں ہوتی اسنے رخصتی سے انکار کر دیا تھا اور اسکے والد مینز شہرام کے سعید صاحب نے کسی بھی زور زبردستی سے منع کیا تھا

"اوففف شہرام میں نے پھر شادی کے بعد نہیں پڑھنا بندہ بچے سنبھالے یا بچوں جیسا شوہر یا وہ کتابیں...."

وہ منہ بناتی کیا کہ گئی تھی شہرام کی گستاخی سے اسکو علم ہو چکا تھا وہ منہ کھولے اسکو دیکھنے لگی اسنے اپنے لفظوں پر اب غور کیا تو شرمندہ سی چہرہ جھکا گی شہرام اسکا ہر تاثر غور سے دیکھ رہا تھا

"میری جان پہلے بچوں جیسے شوہر کو سنبھال لینا پھر بچوں کا بھی سوچیں گے..."

اسنے دوبارہ جھکتے ہوئے کہا تو وہ پیچھے ہوئی

"چلیں ادھر چلتے ہیں...."

سکا ہاتھ پکڑتی دوسری طرف لے گی جہاں سب مہمان تھے

....

تقریباً سب مہمان آگئے تھے آبریش اور مصطفیٰ خو بھی سٹیج پر بیٹھا دیا تھا

"بس آج کی رات ہے تنہائی کی پھر میرے کمرے میں وہ ہستی آجائے گی جسکا بے صبری سے انتظار تھا...."

مصطفی نے اسکی طرف تھوڑا جھکتے ہوئے کہا تو آبریش کا جھکا سر مزید جھک گیا تھا

پھر کچھ ہی دیر میں ملے گلے کے ساتھ رسومات ہوئی تھیں

"بھائی ہم آبر کو لیکر جا رہے ہیں مہندی لگانی ہے....."

پریہان اسکو اٹھاتے ہوئے بولی

"تو یہی لگوا لو...."

وہ جلدی سے بولا

"اوووواوئے پریہان کیوں میرے بھائی کے دل کا چین ان سے دور کر رہی ہو...."

احتشام شرارت سے بولا تو وہ مسکرایا

"بھائی آپ بھی نہ..."

مصطفی کو گھورتی آبریش کو نیچے لے گئے تھے جہاں سب گول دائرہ بنائے بیٹھے مہندی لگوا رہے تھے

"مہندی ہے رچنے والی

ہاتھوں پہ گہری لالی

کہیں سکھیاں ہاتھوں میں

تیرے اب کلیاں کھلنے والی ہیں"

احتشام گانے کو اپنے انداز میں توڑتا مڑوڑتا گا رہا تھا ساتھ ناچ بھی رہا تھا سب لڑکیاں اسکی حرکتوں پر کھلکھلا رہی تھیں

"احتشام کوئی اچھا سا گانہ گانا....."

پاس پلر کے ساتھ ٹیک لگائے شہرام نے کہا تو اسنے اسکو گھورا

"ایک تو مفت میں گانے سنو اوپر سے نخرے بھی...."

وہ منہ بناتا ہوا بولا تو سبکے قہقے گونجے تھے

"تو مفت میں ہی سنانا ہے تو کوئی اچھا سا تو سنا ایسا گانا تو مت سنا کہ بس جوتیاں ہی پڑیں....."

اسکی بات پر اسنے سب لڑکیوں دیکھا اور پھر شہرام کو

"خیر ہے بھائی کسی کے پیر میں جوتی نہیں ہے ڈونٹ وری...."

اسنے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا سب ہنسی تھیں

"شہرام تم ڈانس کرو نہ...."

مہندی لگواتی آبریش نے شہرام سے کہا

"یار میرا پارٹنر مہندی لگوا رہا ہے ورنہ میں کر لیتا...."

اسنے شوخ نظروں سے پریہان کو دیکھتے ہوئے کہا جو مسکرا رہی تھی

"بھائی اپکی بیوی مصروف ہے تو جب تک مجھے پارٹنر سمجھ لیں..."

احتشام فوراً بولا

"سہی بس لڑکی بننے کی کسر رہ گئی تھی...."

مصطفی بھی بولا تھا

"اوفف چھوڑو نہ بھائی مصطفی اور شہرام بھائی ہم ڈانس کریں...."

مصطفی کو کہتے اسنے شہرام کا ہاتھ تھاما تھا اور میدان میں لیکر اترا

"ڈے جے گانا تے لگا دے یا وہ بھی ہم خود گائیں...."

احتشام کی آواز پر اسنے ہنستے ہوئے گانا گایا

"کڑی نچدی کمال

گگرے دا برا حال

کٹرینہ ورگی چال

بلو ہائے بلو ہائے...."

احتشام لڑکی جیسے شہرام کے اگے پیچھے ٹہل رہا تھا شہرام جسنے ابھی اتنے سے گانے پر ہی سٹیپ مارے تھے احتشام کو دیکھ کر اسکا ناچنا محال ہو گیا اور ہنستا ہنستا نیچے بیٹھ گیا وہاں موجود ہر نفوس کا یہی حال تھا کیونکہ احتشام لڑکیوں جیسے اپنی قمیض کو تھامے اسکے آگے پیچھے گھوم رہا تھا سب کی آنکھوں میں ہنس ہنس کر پانی تھا احتشام خود بھی ہنس رہا تھا

"ہاہاہاہا بب-بس احتشام ہاہاہاہا..."

شہرام کا ہنس ہنس کر برا حال تھا وہاں موجود ہر لڑکی کی نظر شہرام پر ٹکی تھی جسکی آنکھوں سے پانی نکلنے لگ گیا تھا پر یہاں جو ہنس رہی تھی ساتھ والی لڑکی سے شہرام کے حوالے سے گفتگو سن کر اسکی ہنسی کو بریک لگی تھی

"کیا ضرورت تھی ایسے ہنسنے کی شہرام..."

وہ منہ بناتی خود سے بڑبڑائی

"او بس کرو بھائی بس آپکا ڈانس میرے سامنے پھیکا پڑ گیا تھا...."

احتشام نے کالر جھڑا یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ کیا کمال ڈانس کرتا ہے

"چلو بھائی پھر ناچتے ہیں...."

"او نا بھائی تیرے میں ساری ادائیں ہیں میں لٹنا نہیں چاہتا...."

اسنے ہاتھ جوڑ کر سرخ چہرے پر ہاتھ پھیرہ تھا

"اوففف احتشام تو کیا چیز ہے یار..."

رامز نے اسکی کمر پر دھپ رسید کرتے ہوئے کہا

"میں چیز بڑئی ہوں مست مست..."

احتشام نے آنکھ مارتے ہوئے کہا تو سبکے پھر سے قہقے گونجے

"اللہ یوں ہی ہمارے بچوں کی خوشیاں سلامت رکھے بھائی صاحب...."

پاس کھڑے حماد صاحب نے سعید صاحب سے کہا

"آمین اللہ خوش رکھے سبکو اگر میرا بھائی اور بیٹا ہوتا تو وشا بھی اپنے گھر کی ہوتی..."

انکی آنکھیں پھر نم ہوئیں تھی اسکے زکر پر

"بڑے ابو مت دکھی ہوں نہ..."

مصطفی نے سعید صاحب کے گلے لگتے ہوئے کہا جو انکی آخری بات سن چکا تھا

"میرا شیر بیٹا خوش رہ..."

انہوں نے اسکی کمر تھپتھپائی تھی

پر یہان کو سب میں سے آٹھ کر جاتا دیکھ شہرام اسکے پیچھے گیا تھا

"کوئین کہاں جا رہی ہو....."

اسے اسکا رخ اپنی طرف کیا تو ٹھٹھکا

"اے کیا ہوا ہے یار....."

"آپ کیوں ہنسے سب کے سامنے ہاں ان منحوس لڑکیوں کی نظر لگ گئی تو....."

وہ بھرائی آواز میں بولی

"اوو میرے جگر کی ٹوٹی نہیں لگتی جان میری...."

اسنے اسکی گال کھینچی تھی

تو پر یہان بنا جواب دیے منہ میں کچھ پڑتی اس پر پھونک ماری تھی

"اللہ ہر بری نظر سے بچائے...."

اسنے پریشانی سے کہا تو وہ اسکی پریشانی دیکھ کر مسکرایا

"قربان شم...."

اسنے اسکی گالوں کو چوما اور اسکے ہاتھوں کو دیکھا جہاں مہندی تھی پر یہان کی ہتھیلی پر ڈایئر کٹ نظر اسکی "ایس" پر گئی تو مسکراہٹ مزید گہری ہوئی

"میری جان قربان...."

اسکو مسکرا کر کہتا اسکا بازو پکڑ کر اسی جگہ واپس لے گیا

"😚دردِ دوزخ بھی،، لطفِ جنت بھی😋
😍ہائے کیا چیز ہے غالب محبت بھی🙈"

....

"پر یہان پر یہان پر یہان...."

ہر طرف پر یہان پر یہان کے نعرے لگ رہے تھے وہ سبکے درمیان کھڑئی ہنسی تھی

"اوئے لڑکی میدان میں آئی ہے گانا لگا..."

احتشام اونچی سا بولا تھا اور پھر گانے شروع ہوا پر یہان گانا سن کر پہلے ہنسی پھر سبکی ہوٹنگ کے درمیان ناچنے لگی

ناچنا تو اسکو آتا تھا پر اسنے سپیشل شہرام سے کلاس لی تھی

"مہندی ہے رچی میرے ہاتھوں میں
چھانجھر ہے بندھی میرے پاوں میں
او چک لے منڈیا چک لے

وہ ناچتی ناچتی زور سے ہنسی تھی

"او چک لے منڈیا چک لے

نچدی کڑی نو چک لے نچدی کڑی نو چک لے..."

پریہان کے اشارے پر مصطفی نے شہرام کو دھکا دیا وہ پٹکا گلے میں سیٹ کرتا میدان میں اترا تھا

"موقع یہ دیا ہے رب نے

منظور کیا ہے سب نے

ہو موقع یہ دیا ہے رب نے

منظور کیا ہے سب نے"

ہنستی پریہان کے گرد ناچتا اسکا ہاتھ پکڑ کر کھینچا تھا

"او و چک دے منڈیا چک دے

نچدی کڑئی نو چک دے

نچدی کڑئی نو چک دے..."

وہ دونوں جو لمحے میں کھو گئے تھے گانے کے ساتھ وہاں موجود سبکے منہ سے یہ سن کر وہ دونوں دور ہوتے ہنسے تھے اور شہرام نے پریہام کو گود میں اٹھایا تھا سب کی ہوٹنگ اور پریہان کی چینخیں جو میوزک کی تیز آواز میں بہت کم تھیں پرواہ کیے بغیر اسکو اٹھائے ناچ رہا تھا پھر اسکو نیچے اٹھایا دونوں ہانپ رہے تھے

"اوئے اور ناچو....."

ان دونوں کو واپس آتا دیکھ احتشام مصطفی اور رامز نے دوبارہ دھکا دیا

"نو یار....."

میوزک کی وجہ سے شہرام اونچی چلایا تھا

ڈے جے نے میوزک کی آواز کم کی تھی

"باقی تیری بارات پر جھنڈے گاڑیں گے..."

شہرام نے آنکھ مارتے ہوئے کہا تو سب زور سے ہنسے

"آئی لو یو مصطفی بھائی...."

پریہان ہنستی ہوئی اسکے گلے لگی تھی قہقے ایک بار پھر گونجے تھے سب بڑوں کے چہرے بھی کھلے ہوئی تھے بے شک یہ سب بچے انکی دنیا تھے

....

"بھائی آپکے والی تو ٹھیک میری بیوی کتنی پیاری لگ رہی ہے نہ....."

احتشام نے ساتھ کھڑے شہرام سے سامنے پریہان اور میرب کو دیکھتے ہوئے کہا جو آبریش کے ارد گرد ناچ رہیں تھی پر طرف کھانے کا دورہ تھا اس لیے وہ آبریش کو تنگ کر رہی تھیں

"اوو بھائی سبکو اپنی بیویاں اچھی لگتی ہیں میری بھی کم نہیں کسی سے..."

اسنے لہجے میں محبت سموئے کہا

"واقع چڑیلوں سے کم نہیں.."

اسنے شرارت سے کہا

"احتشام میرے ہاتھ کے نیچے کھڑا ہے تو کیوں بھری محفل میں میرے ہاتھوں ضائع ہونا چاہتا ہے..."

اسنے گھورتے ہوئے کہا تو اسنے دانت دیکھائے

"اچھا سوری ویسے میں کچھ اور بھی ڈھونڈھ رہا تھا...."

وہ اب بھی شرارت کے موڈ میں تھا

"کیا....؟"

وہ بنا اسکی شرارت سمجھے پریہان کو دیکھتے ہوئے بولا

"حمزہ بھائی کہیں نظر نہیں آرہے..."

اور اگلے ہی لمحے اسکی گردن شہرام نے دبوچی تھی

"بتاوں تمہیں کمینے تیرا بیڑا گرک ہو..."

"آہہ سوری سوری بھائی معاف کردیں مم-مزاک آہہ...."

اسکی دہایاں سنتے اسنے چھوڑا تھا اور خفگی سے گھورا

"اووو میرے جیجاجی ناراض ہوگئے..."

اسنے اسکو کس کر ہگ کیا تو وہ ہنس دیا

اور شادیوں میں ایسے ہنسی مزاق ہی تو رونک لگاتے ہیں یہ فنکشن بھی اپنی ہنسی مزاق میں گزر رہا تھا رات دیر تک فنکشن چلتا رہا کل بارات شام کی تھی اس لیے زیادہ فکر نہیں تھی

....

رات دو بجے کا وقت تھا سب کمروں میں آرام کی غرض سے چلے گئے تھے آبریش بھی آرام دہ کپڑے پہنتی لیٹی تھی ابھی زیادہ وقت بھی نہ ہوا کہ اسکو اپنے چہرے پر نرم گرم سی سانسیں محسوس ہوئیں

اسنے جھٹ سے آنکھیں کھولیں تو کوئی نہ تھا ٹھنڈہ آہ بھرتی کروٹ لیتی سائیڈ پر دیکھا تو اسکے حلق سے چینخ برامد ہوئی جسکا گلہ اسنے اپنے بھاری ہاتھ سے روکا تھا

"یار کیوں چینخ رہی ہو....."

ایک ہاتھ اسکے منہ پر رکھے دوسرے سے لیمپ چلاتا بولا تو اسنے اسکے ہاتھ کی طرف اشارہ کیا تو

اسنے مسکرا کر ہاتھ ہٹایا

وہ جلدی سے اٹھی تھی

"مصطفی میری جان نکال دی کوئی ایسے ڈراتا ہے اور...اور آپ یہاں کیا کر رہے ہیں....؟"

اسکو گھور کر کہتی آخر میں فکر مندی سے دروازے کی طرف دیکھا جو بند تھا

"تعریف نہیں نہ کی تھی میری جان کھل کر....."

اسنے اسکے بال کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا تو وہ شرم سے چہرہ جھکا گئی

"بس آج کی رات کمرے میں تنہائی کی رات ہے پر باخدا قسم وہ بھی کاٹ رہی تھی...."

وہ محبت سے لبریز لہجے میں بولا اسکا سانس لینا محال ہو گیا تھا

"اچھا اچھا سہی سے لے لو سانس نہیں تنگ کرتا دراصل ایک چیز لایا ہوں کل ٹائیم نہیں ملا دینے کا...."

یہ کہتے ساتھ اسنے باکس اسکی گود میں رکھا تو اسنے پہلے اس باکس اور پھر اسکو دیکھا

"ی- یہ کیا....؟"

وہ گھبرائی سی بولی

"نائیٹی....."

وہ ایک آنکھ دبا کر راضدرانہ انداز میں بولا تو وہ مزید سرخ ہوئی وہ اسکی سرخ ہوتی رنگت دیکھ کر ہنسا تھا

"سویٹ ہارٹ نائیٹی بھی لے دوں گا دراصل یہ نہ لہنگا ہے کل تم بارات پر یہ پہنو گی میں نے بہت پیار سے لیا ہے..."

اسکی بات پر اسنے مسکرا کر دیکھا اور باکس کو کھول کر دیکھا تو اسکی آنکھوں میں حیرت جاگی

وہ ستائیشی نظروں سے اسکو دیکھنے لگی

وہ گولڈن کلر کا خوبصورت لہنگا تھا جس پر ستارے موتیوں سے مکمل کام ہوا تھا جو دیکھنے میں ہی بہت بھاری لگ رہا تھا اور چمک بھی پیدہ کر رہا تھا

"واو مصطفی بہت خوبصورت...."

وہ لہنگے پر ہاتھ پھیرتی کھوئے سے لہجے میں بولی

"میری بیوی کے مقابلے میں کم...."

وہ گھمبیر لہجے میں بولا تو وہ چہرہ جھکا گئی

"شکریہ مصطفی...."

"اسکا شکریہ میں اپنے انداز میں وصول کروں گا....."
وہ اسکو اپنی طرف کھینچتا ہوا بولا تو وہ ہڑبڑا کر پیچھے ہوئی
"کک-کل اپنے انداز سے لے لیجئیے گا ابھی جائیں مصطفی...."
"ہائے چلو ٹھیک ہے کل سود سمیت ابھی میں جا رہا ہوں اپنا بہت سا خیال رکھنا...."
وہ اسکے ماتھے پر مہر ثبت کرتا جہاں سے آیا تھا مطلب بالکنی سے وہی سے چلا گیا

صبح گھر پر مسلسل ہونے والی بیل نے حارز کی نیند میں خلل ڈالا تھا بیوی کی نیند خراب نہ ہو تو خود ہی اٹھا اور اپنی سائیڈ پر لیٹی عذوبہ کو دیکھا تو مسکرا کر اسکے ماتھے پر بوسہ دیا اور ٹائیم دیکھا جو کہ صبح کے دس بجا رہی تھی کل عذوبہ کی طبیعت بہت خراب تھی اور دونوں فجر ٹائیم ہی سوئے تھے

مسلسل ہونے والی بیل سے وہ جلدی اٹھا مطلب کوئی بیل پر ہاتھ رکھ کر سو گیا تھا

"اوووآ رہا ہوں بریک پر پیر رکھو....."
کمرے کو بند کرتا اونچی سے کہتا باہر گیا تھا اور جیسے دروازہ کھولا سامنے موجود ہستیوں کو دیکھ کر اسکو اپنا فیوچر خطرے میں نظر آیا

"مصطفی شیرے میں آرام سے..."

وہ صلح انداز میں ہاتھ اٹھاتا بولا

"اووپرے مر...."

مصطفی نے سائیڈ پر دھکا دیا تھا اور پھر دونوں اندر داخل ہوئے

"دیکھی یار میری مجبوری سمجھ....."

مصطفی کو کف فولڈ کرتے دیکھ اسنے کہا اور شہرام کو دیکھا جو مزے سے صوفے پر بیٹھ کر سیگرٹ سلگا چکا تھا

"مجھے ڈسٹرب نہیں کرنا....."

اسنے پیر سے ایک شوز اتارا تھا حارز قدم قدم پیچھے لے رہا تھا اور اگلے ہی لمحے اڑتی ہوئی جوتی اسکی طرف آئی جسکو اسنے بروقت کیچ کیا لیکن دوسری جوتی اسکے بازو کو ضرور توڑ گئی تھی

"اوئے ظالم تیرا بیڑا اگرگ نہ ہو میری سن لے یار دیکھ آرام سے بات کر لیتے ہیں...."

اسکو اپنی طرف کڑئے تیوروں سے بڑھتا دیکھ وہ اپنی بازو سہلاتا ہوا بولا اور اگلے ہی لمحے وہ مصطفی کی قید میں تھا وہ تو شکر تھا کمرہ بند ہونے کی وجہ سے شور اندر کم ہی جا رہا تھا

"کمینے کل میری مہندی پہ میرا یار غائب تھا آیا نہیں تو چول...."

اسکو زمین پر گراتا خود اسکے اوپر بیٹھا اسکی دھلائی کر رہا تھا اور وہ اپنے ہاتھ آگے کرتا چہرے کا نقشہ بگڑنے سے بچا رہا تھا

"یار تسلی سے آہہہ...."

اگلے ہی لمحے منہ پر پڑنے والے مکے سے کراہ اٹھا تھا اور ساتھ ہی اسکو دھکا دے کر نیچے گرایا اور حارز منہ کو مسلتا اٹھا پر اگلے لمحے مصطفی نے آٹھ کر اسکی گردن دبوچی تھی

"زلیل انسان کیا سنو میں نے پہلے کہا تھا تیری آمد نہ ہوئی تو تیرا قتل فرض ہو گا مجھ پر...."

وہ اسکی گردن پر دباو بڑھاتا ہوا بولا شہرام کا ہنس ہنس کر برا حال تھا

"یار میں نے آنا تھا پر تیری بھابھی کی طبعیت بگڑ آہہہ....."

کمر پر پڑمے والے مکے نے اسکو دوبارہ کراہنے پر مجبور کر دیا تھا

"اچھا بس کر دے مصطفی مل گئی سزہ کافی ہے....."

اسکو اپنے یار پر ترس آیا تو بول پڑا تو مصطفی پیچھے ہٹا اور اپنے ہاتھ جھاڑے تھے حارز خونخوار نظروں سے دونوں کو گھور رہا تھا

"ہاں اب بول..."
مصطفی صوفے پر مزے سے بیٹھتا ہوا بولا

"فائدہ اب بتانے کا زلیل اب تو مار لیا تونے...."
اسنے منہ بنا کر کہا اپنے سرخ چہرے کو موبائل کے کیمرے میں دیکھا

"ڈرامے باز جلدی بتا آیا نہیں...."
"یار میں تو تیار تھا عین وقت تیری بھابھی کی طبعیت بگڑ گئی ہوسپٹل لے گیا تھا اسکو ساری رات اسکو چین نہیں آیا فجر کے وقت سوئے تھے اور تم لوگوں نے ایک نیند حرام کی دوسرا ٹھوکائی الگ کردی....."
آخر میں منہ بنا کر بولا

"بھابھی کی طبعیت کیسی ہے اب...؟ پہلے بتاتا یار خوامخواہ مار دیا....."
مصطفی نے پہلے فکرمندی سے پوچھا اور آخر میں شرارت سے کہا تو حارز نے گھورا
"توسن کب رہا تھا...."

"ہاہاہا اچھا میں مار کر تھک گیا ہوں جا پانی لیکر آ......"
مصبفی نے ریلیکس ہوتے ہوئے کہا تو وہ دانت کچاتا کچن کی طرف چلا گیا

اور کچھ دیر بعد تین گلاس کے ساتھ جوس کی بوتل اٹھالایا تھا

ابھی وہ جوس پی ہی رہے تھے کہ عزوبہ ڈرائینگ روم میں داخل ہوئی

"کیاہوا شور کی آواز آرہی تھی خیریت...."

وہ فکر مندی سے بولی

"کچھ نہیں بھابھی آپ بتائیں آپکی طبعیت کیسی ہے.....؟"

شہرام جوس کا دوسرا گلاس بھرتے ہوئے بولا

"میں ٹھیک ہوں بھائی...."

یہ کہتی اپنے شوہر کو دیکھا

"یہ کیا ہوا حارز....؟"

وہ فکر مندی سے بولی

"کل مہندی پر نا جانے کی وجہ سے ٹھوکائی کی ہے تمہارے شوہر کی...."

اسنے جل کر کہا جہاں مصطفی اور شہرام کا قہقہ گونجا وہی عذوبہ بھی ہنسی

"مر و منہو سو...."

ایک اور جوس کا گلاس انڈیلتے ہوئے اس نے کہا

"کچھ چاہیے تو نہیں...."

عذوبہ نے پوچھا

"نہیں بھابھی آپ آرام کریں کچھ نہیں چاہیے اگر چاہیے ہوگا حارز دے دے گا...."

مصطفی نے مسکرا کر کہا تو وہ بھی مسکرا کر کہتی چلی گئ

"ایک ضروری بات بتانی ہے...."

عذوبہ کے جاتے ہی اسنے ان دونوں کی طرف سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے کہا

"کیا....؟"

انہوں نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

"وہ آدمی مل گیا ہے بہت جلد گل خان کی ڈیوٹی لگائی ہے وہ ہماری قید میں ہو گا...."

اسکی بات پر دونوں کے چہروں پر فاتحانہ مسکراہٹ پھیلی

"اووو تو اب سب سچ سامنے آئے گا مجھے بے صبری سے اب وشما کا سامنے کرنے کا انتظار ہے....."

شہرام نے سیگرٹ سلگائی تھی

"مصطفی تمہاری شادی کے بعد ہم روبرو ہونگے سب حقیقت سامنے آئے گی...."

شہرام کی بات پر اسنے اثبات میں سر ہلایا

....

پیار جب عشق کے دھاگوں میں اُلجھ جاتا ہے

ایسی صورت میں بھلا چین کسے آتا ہے 😍😍

پریہان سامنے بیڈ پر موجود لہنگے کو ایک نظر دیکھتی اپنی چزیں بیگ میں رکھنے لگی کہ شہرام اندر داخل ہوا اسکی نظر بیڈ پر پڑے لہنگے پر پڑی جو اسنے اسکو بارات پر پہننے کیلیے دلایا تھا

ریڈ کلر کی سلک کر کرتی جسکے گلے پر کڑھائی اور چوڑی دار بازو کے ساتھ نیچے سرخ ہی لہنگا تھا جسکے گھیرے پر ہی صرف کڑھائی تھی باقی صاف سلک لہنگا تھا اور اوپر جالی دار ایک اور تہ تھی جو لہنگے کی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہی تھی اوپر فل کڑھائی دار دوپٹہ تھا

"کیا ہوا شہرام......؟"

شہرام کو اپنے کمرے میں دیکھا تو پریہان نے پوچھا

اسنے اگے بڑھ کر اسکے نم بالوں پر ہاتھ پھیرہ تھا اور بالوں میں منہ چھپا تا اسکی خشبو اندر اتارنے لگا

پریہان گھبرائی سی اسکو پیچھے کرنے لگی کہ اسنے پیار سے اسکے دونوں ہاتھ پکڑے

مدہوش سے عالم میں پیچھے ہوااور ایک ہاتھ اسکی کمر میں ڈالتا جبکہ دوسرا اسکے چہرے پر پھیر اتھا

پر یہان کی سختی سے بند آنکھیں دیکھیں تو مسکرایا

"ایک بات کہنے آیا تھا...."

وہ پیار سے بولا

"کیا....؟"

وہ آنکھیں کھول کر اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولی

"مجھے تمہارے بالوں پر کرل بہت اچھے لگتے ہیں کیا تم کرواو گی...."

اسنے اسکے نم بالوں کو تھامتے ہوئے کہا تو وہ مسکرائی

"پر یہان...."

باہر سے احتشام کی آتی آواز سن کر شہرام اس سے تھوڑا فاصلے پر کھڑا ہوا کہ احتشام اندر داخل ہوا

شہرام کو سائل پاس کرتا پر یہان کو خفگی سے دیکھا

"یار جلدی کرو نہ میں نے بھی آکر تیار ہونا ہے....."

"ہاں میرا بھائی تو جا کر گاڑی سٹارٹ کر میں آبریش کو اور میرب کو لاتی ہوں....."

اسنے پچکارتے ہوئے کہااور جلدی سے پیک کرتی زپ بند کی تھی زرش نے گھر ہی تیار ہونا تھا

"آبر باجی کو لے آؤ میرب کو نیچے بھیج چکا ہوں....."

اسکو بتاتے ہی وہ باہر نکلا تو پریہان بھی باہر نکلنے لگی کہ اسکا ہاتھ تھاما

"کرواؤ گی نہ بالوں میں کرل....؟"

اسنے محبت سے کہا

"سرتاج کا حکم سر آنکھوں پر....."

ادب سے سر کو خم دے کر کہتی کھلکھلائی تھی تو وہ بھی ہنسا تھا اور اسکا ہاتھ چھوڑا

پریہان آبریش کے کمرے میں آئی تو بیڈ پر پڑے لہنگے کو دیکھ کر اسکے منہ سے "واو" نکلا تھا

"آبر ہم نے یہ تو نہیں خریدہ تھا...."

"یہ یہ مصطفی نے دیا ہے...."

وہ شرمائی سی بولی

"ہائے پیا جی نے دیا ہے...."

اسنے شرارت سے کہا تو وہ شرما کر چہرہ جھکا گئی

"چڑیل کب آئے گی...."

نیچے سے احتشام کی آواز سن کر اسنے سر پر ہاتھ مارا تھا اور جلدی سے اسکا لہنگا رکھنے لگی

"آ رہی ہیں شامی کباب....."

اسنے بھی وہی سے ہانک لگائی تھی

....

"یہ بالوں کو کرل کر دیں....."

پریہان کو شہرام کی بات یاد آئی تو جلدی سے بولی

"پر تم نے تو کہا کہ تم کرل نہیں کرواو گی....."

جوڑا بنواتی آبریش نے اسکو مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے

"تمہارے شوہر تمہیں لہنگا دے سکتے ہیں میرے شوہر مجھ سے یہ فرمائش نہیں کر سکتے...."

وہ اکڑا کر بولی تو میرب اور آبریش دونوں ہنسی

"اوففف میرب اوئے ہوئے سوہنی لگ رہی ہو....."

کرل ڈلواتی پریہان نے نک سک تیار میرب کو دیکھتے ہوئے کہا

جو ڈارک پرپل کلر کے فراک کے ساتھ گولڈن چوڑی پجامہ اور اوپر گولڈن ہی دوپٹہ اسکے ساتھ

ہلکے سے میک اپ اور بالوں کا ہلکہ ڈھیلا سا جوڑا بنائے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی

"ہائے میرے بڑے بھائی کی تو خیر نہیں ادھر تو چھوٹے کی بھی نہیں لگتی....."

پریہان نے دونوں کو شرارت سے دیکھتے ہوئے کہا

"اوففف پریہان بہت فضول بولتی ہو..."

میرب نے گھورا تھا اتنا عرصہ ساتھ رہنے سے یہ آپس میں فرینک ہو گئے تھے

"ہائے آج تو خیر نہیں....."

وہ ابھی بھی باز نہ آئی تھی

"اور اپنے بارے میں کیا خیال ہے....؟"

آبریش نے اسکا رخ اسکی طرف کروایا وہ بھی شہرام کے دیے گئے لہنگے اوپر خوبصورتی سے کیے گئے میک اپ اور سرخ لپ سٹک اور شہرام نے بہت پیار سے دی گئی چھوٹی سی نوز پن بھی پہنی تھی وہ بھی قیامت ڈھاتے حسن کے ساتھ شہرام پر بجلیاں گرانے کا ارادہ رکھتی تھی

"وہ میں جانیں اور میرا شوہر...."

اسنے بے شرمی سے ایک آنکھ دبائی تو وہ دونوں محض گھور کر ہی رہ گئی

"چلیں احتشام کا میسج آیا ہے...."

اسکی بات پر وہ دونوں اٹھیں

"ہائے قربان....."

پریہان اسکے صدقے واری جارہی تھی

جو مصطفی کے دیے لہنگے پر سرخ دوپٹہ سیٹ کروائے خوبصورتی سے برائیڈل میک اپ میں اور نوز پن اسکے ہونٹ پر آتی اسکو بہت پیاری لگ رہی تھی بالوں کا خوبصورت جوڑا بنائے وہ اپنے حسن کے تمام تر جلوئے بکھیر رہی تھی

"بکواس نہیں کرو....."

اسنے خود کو چادر اوڑھتی پریہان کو گھورا تو وہ ہنسی تھی اور خود پر بھی چادر اوڑھی تھی

....

شہرام تیار ہو کر ہال میں پہنچا اور رامز کو گھر تیار ہونے کیلیے بھیج دیا اور خود انتظامت دیکھنے لگا وہ حارز کے گھر سے آنے کے بعد یہی تھا مصطفی بھی یہی تھا پر اسکو اسنے بھیج دیا تھا اور رامز اور شہرام خود تیاریاں دیکھنے لگے

"حارز کب تک پہنچ رہا ہے.....؟"

اسنے تیاریوں کا مکمل جائزہ لیتے ہوئے حارز سے کہا

"میں دس منٹ میں....."

ادھر گاڑی میں بیٹھے حارز نے کہا اور فون رکھا

"بارات کب تک نکل رہی ہے.....؟"

اسنے سامنے سے آتے اپنے بابا اور مما کو دیکھتے ہوئے کہا

"آدھے گھنٹے میں بس...."

سعدیہ بیگم نے ستائشی نظروں سے پورے خوبصورتی سے سجے ہال کو دیکھتے ہوئے کہا

"آبریش آگئی ہے.....؟"

سعدیہ بیگم نے پوچھا تھا

"ہاں وہ برائیڈل روم میں بیٹھی ہے پانچ پہلے ہی احتشام چھوڑ کر گیا ہے....."

اسنے مصطفی کو میسج کرتے ہوئے کہا

"میں زرا اس سے مل لوں آپ کام دیکھ لیں...."

سعدیہ بیگم سعید صاحب سے کہتی برائیڈم روم میں چلی گئی

....

ہال مہمانوں سے بھر چکا تھا اور پھر کچھ ہی دیر میں بارات بارات کا شور اٹھا تھا

"میں باہر جا رہی ہوں خبردار جو روئی اب....."

آبریش کو ہدایات دیتیں وہ باہر گئی

ڈھول پر احتشام حارز اور شہرام بھی گھس گیا تھا ناچنے کیلیے مصطفی کے سامنے اچھا کھاسا ناچ کر شہر شرافت سے استقبالیوں میں آگیا تھا اسکے اس عمل سے سب ہنسے تھے

"اوئے یہ پارٹی کیسے بدلی....؟"
احتشام نے پریہان کو میرب کے ساتھ پھولوں سے کا رسہ پکڑے رستہ روکے دیکھ پوچھا

"میں صرف بارات تک ساتھ تھی باقی ساری رسمیں تو میں کروں گی سالی ہی سمجھ لیں مصطفی بھائی....."
وہ مسکرا کر بولی تو سبکے چہرے بھی مسکرائے تھے

"اب جانے دو یا لڑکی یہی سے بھیجنی ہے ہمارے ساتھ...."
حارز نے بھی ٹانگ اڑائی
"پیسے دو رستہ لو....."
میرب بولی تھی
"یہ کونسی رسم ہے....؟"
"شامی کباب یہ ہماری رسم ہے اب مصطفی بھائی اگر دلہن کے ساتھ سٹیج پر بیٹھنا ہے تو جلدی سے پیسے نکالیں....."

ایک ہاتھ سے رسی تھامے دوسرا ہاتھ آگے کیا

"جی پلیز منگتے بعد میں آئیں ہم بھائی کا صدقہ وغیرہ تمہیں دے دیں گے...."

احتشام نے کہا تو دونوں نے اسکو گھورا

"دے دو یار میری بیوی اور بہن کو..."

شہرام نے پریہان کے گرد بازو حمائل کیا جبکہ میرب کے سر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

"بھائی تو تو دوست کی طرف ہو جا...."

مصطفی بولا

"نہ بھائی میں تو بیوی ساتھ ہوں..."

وہ آنکھ دبا کر بولا

"زن مرید...."

حارز نے منہ بنا کر کہا تو سب کے قہقے گونجے

"بھائی پیسے نکالیں آپکو سٹیج پر دلہن کے ساتھ بیٹھنے کی جلدی ہے تو ہمیں باقی رسموں میں آپکو لوٹنے کی...."

پریہان جلدی سے بولی

"توبہ سرعام لوٹنا چاہتی ہو....."

اسکی بات پر سبکے قہقہے پھر سے گونجے تھے

"مرجا شامی کباب بھائی یہ لوگ تو چاہتے ہیں کہ آپ آبریش کے ساتھ نہ بیٹھیں یہ تو جلتے ہیں...."

پریہان کی بات پر مصطفی نے اپنی شاطر بہن کو دیکھا

"کتنے چاہیں....؟"

مصطفی نے ہنستے ہوئے کہا تو میرب اور پریہان نے دونوں نے ہاتھ اٹھا کر پانچوں انگلیاں لہرائیں....

"پانچ روپے یہ بھی زیادہ نہیں....."

احتشام نے ٹانگ اڑائی

"پانچ پانچ ہزار دے دیں فلحال اس رسم کیلیے باقی کی بعد میں دیکھیں گے..."

اور پھر تھوڑے اور شور شرابے کے بعد پیسے دینے کے بعد رستہ دے دیا تھا مصطفی پریہان اور میرب کے سر پر بوسہ دیتا آگے بڑھا تھا

....

"تمہارے پیا جی آگئے ہیں جلد ہی تمہیں پیا جی کے پاس لیجایا جائے گا......"

پریہان آبریش کے سر پر کھڑئی شرارت سے بولی

"اوففف پری میرا دل توزور زور سے دھک دھک کر رہا ہے....."

اسنے اپنے ٹھنڈے ٹھار ہاتھوں کو رگڑا تھا

"ابھی تو اور کرئے گا...."

اسنے شرارت سے کہا اور وہ بیچاری سہی سے گھور بھی نہ سکی

"ہائے مجھے تو بہت خوشی ہے...."

وہ جھوم کر بولی خوشی اسکے چہرے پر واضع تھی

"میں تو ابھی بہت ناچوں گی...."

وہ پھر سے گھومی تھی

"بلم پچکاری جو تونے مجھے ماری

تو سیدھی سادھی چھوری شرابی ہو گئی

جینز پہن کر جو تونے مارا ٹھمکا

تو لٹو پڑوسن کی بھابھی ہو گئی"

وہ اپنے بے سری آواز میں گنگناتی ساتھ زور شور سے ناچ رہی تھی

"قتل نہ کر دوں میں اس پڑوسن کا...."

شہرام جو اندر داخل ہوتا آخری الفاظ سن چکا تھا شرارت سے بولا تو وہ ڈانس روک کر کھلکھلائی تھی

"میری پیاری بہن....."

شہرام آبریش کے پاس بیٹھا اور اسکے ماتھے پر لب رکھ کر اسکا ٹکہ درست کیا تو وہ اسکے سینے سے سر ٹکا گئی

"اے ے ے ے خبردار جو تو روئی تو دوبارہ...."

وہ انگلی اٹھا کر وارن انداز میں بولی تو وہ نم آنکھوں سے ہنس دی

"میری پیاری بہن بہت خوبصورت لگ رہی ہے...."

اسنے دوبارہ اسکے سر پر بوسہ دیا تھا

"میں بھی پیاری لگ رہی ہوں شہرام میری بھی تعریف کریں...."

وہ گھومتے ہوئے بولی شہرام تو پہلے اپنی حسینہ پر فدا ہوا پڑا تھا

"میری جان کی تو تھی تعریف وہ کم تھی تو دوبارہ اکیلے میں کر دوں گا...."

اسنے ایک آنکھ دبا کر کہا تو وہ سرخ ہوئی اور اسکو کچھ دیر پہلے والی اسکی کی گئی تعریف یاد آئی

وہ منہ بناتی اسکی ساتھ جگہ بناتی بیٹھی تھی اور آبریش کی طرح اسنے بھی اسکے سینے پر سر رکھا وہ ان دونوں کے درمیان بیٹھا تھا اور ایک طرف پریہان تو دوسری طرف آبریش تھی

"ہو گئی نہ جیلس....."

آبریش اسکی گال کھینچتے ہوئے بولی

"ایوین میں کیوں اپنے شوہر سے جیلس ہونگی بلکہ غنیمت سمجھو کہ اپنا شوہر تھوڑا سا تمہارے ساتھ بانٹ لیا ہے ورنہ میں قیمہ کر دیتی ہوں......"

اسکے معصومیت سے کہنے پر وہ دونوں ہنسے تھے

"میری جگہ ہے..."

ایک اور آواز پر تینوں نے دروازے کی طرف دیکھا جہاں احتشام تھوڑی پر ہاتھ ٹکائی کھڑا تھا لیکن آنکھوں میں شرارت تھی آبریش نے اپنا سر اٹھایا تھا البتہ پریہان نے ویسے ہی رکھا ہوا تھا

"جی نہیں میں اپنا شوہر نہیں دے سکتی وہ تو آبریش کی شادی ہے تو اسکو سر رکھنے دیا...."

اسنے احتشام کو گھورتے ہوئے کہا اور ایک ہاتھ اسکے سینے پر پھیلا یا تھا تو ان تینوں کا قہقہ لگا پریہان بھی ہنستی ہوئی پیچھے ہوئی

"چلیں باہر بلا رہے تھے...."

ان دونوں سے کہتا باہر چلا گیا تو وہ دونوں بھی باہر چلے گئے

....

"جہنم میں جاو میری بلا سے دونوں...."

حارز نے دونوں کو گھورتے ہوئے کہا جو اسکو تنگ کر رہے تھے

"فر بھی سوچ لے کوئی لڑکی شرکی....."

شہرام نے آنکھ ماری

"تم لوگوں کو تو موت بھی نہیں آتی کہ بھلا ہو دنیا پہ....."

وہ بیچارہ تنگ آگیا تھا تو وہ دونوں ہنسے کہ دلہن کا شور اٹھتے ہی ان دونوں نے سامنے دیکھا اور دونوں ہی کھڑے ہوئے

مصطفی کی نظریں اس پری پیکر سے ہٹ نہیں رہی تھیں

"قربان....."

شہرام نے بھی پریہان کو دیکھتے ہوئے کہا جو ایک ہاتھ سے اپنا جبکہ دوسرے سے آبریش کا لہنگا سنبھالے کھلکھلا رہی تھی

تیرے آنے سے بھی سج سکتا ہے گھر کا آنگن....

یہ ضروری تو نہی ___________ چاند اتار اجائے... 😍

حارز دونوں کے درمیان کھڑا ہوتا ان دونوں کے چہروں پر ہاتھ ہلایا تو اپنے کام میں مداخلت دیکھ دونوں نے بے اختیار دھکا دیا تو وہ پیچھے گرتا گرتا بچا

"پر ایا کر دیا ٹائیم سے ہی...."

وہ بیچارہ منہ بنا کر بولا تو وہ دونوں ہنسے اور نظریں دوبارہ سامنے مرکوز کر دیں

شہرام کے کہنی مارنے پر مصطفی نے ہاتھ آگے بڑھایا جسکو آبریش تھامنے لگی کہ پریہان نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا سب نے نا سمجھی سے اسکو دیکھا اور شہرام نے نفی میں سر ہلایا کہ وہ نئ فرمائش کرنے والی ہے

" بھائی یہ بہت اولڈ ہو گیا ہے ہاتھ والا سین... میرے سپیشل بھائی کی شادی ہے سین بھی نیو اور سپیشل ہونا چاہیے...."

اسنے پہلے منہ بناتے پھر شرارت سے کہا تو ان سب نے پھر نا سمجھی سے دیکھا

"آپ آبر کو اٹھا کر بیٹھائیں نہ....."

جہاں سسکی ہوٹنگ ہوئی تھی وہی آبریش نے اسکے پیر پر پیر مارا تھا کہ وہ کراہ اٹھی

مصطفی نے اجازت طلب نظروں سے سعید صاحب کو دیکھا جنہوں نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا

"حکم سر آنکھوں پر....."

پریہان سے کہتا نیچے اترا ہر طرف شور تھا ہوٹنگ تھی مصطفی آبریش کی طرف بڑھا تو آبریش نے دو قدم پیچھے لیے اور منت بھری نظروں سے اسکی طرف دیکھا لیکن اسکی لو دیتی نظروں سے گھبرا کر چہرہ جھکا گئی مصطفی نے جھک کر اسکو اٹھایا تھا

ہوٹنگ تھی کہ بڑھ گئی تھی شہرام نے سیٹی بجاتی پریہان کو دیکھا وہ واقع سب سے ڈفرنٹ تھی آبریش کو بیٹھاتے ہی وہ سیدھا ہوا جیسے ہی آبریش بیٹھی اسنے اپنے کپڑے درست کیے جو کہیں سے بھی خراب نہ ہوئے تھی مصطفی نے اسکے کپڑوں کا خیال کرتے ہیں اٹھایا تھا

"بے شرمی کوٹ کوٹ کر بھری ہے اس میں..."

حارز نے شہرام کے کان میں کہا البتہ مصطفی نے سن لیا تھا اسی لیے چہرہ موڑ کر ایک آنکھ دبائی تھی اور آبریش کے ساتھ بیٹھا

سب دھر ادھر پکس لے رہے تھے اوپر دلہا دلہن کا سیشن ختم نہیں ہو رہا تھا تو نیچے ان سب بچہ پارٹی نے کیمرہ مین کا دماغ گھمایا ہوا تھا

احتشام ڈھول والے کو اندر ہال میں لے آیا تھا
"لے آجا میدان میں دیکھتے ہیں کتنی ہمت ہے کتنا ڈھول بجاتا ہے تو....."
احتشام نے واسکٹ اتارتے ہوئے شازیہ بیگم کو پکڑائی تھی اور ڈھول والے سے کہا تو اسنے ہنستے ہوئے ڈھول بجانا شروع کیا

احتشام نے پریہان میرب شہرام حارز اور رامز کو بھی کھینچا تھا اور شاید سب موقع کی تلاش میں تھے اسی لیے ڈھول پر شروع ہو گئے شہرام نے مصطفی کو بھی میدان میں کھینچا تھا اسکے انکار کو کسی خاطر میں نہ لائے بغیر اسکو نیچے لے آئے تھے آبریش کھڑی ہوتی انکا ڈانس دیکھنے لگی

شہرام تو شروع سے چیمپئین تھا ڑینگ کے دوران اسنے حارز کو بھی بنا دیا تھا احتشام کو بھی آتا تھا مصطفی بھی ناچ لیتا تھا رامز بھی سعد کو اٹھائے ناچ رہا تھا اور پریہان بھی اپنا لہنگا سنبھالتی ناچ رہی تھی جبکہ میرب بھی....

شیرام ناچتی ہوئی پریہان کے پاس آیا اور اسکے کندھے کے ساتھ کندھا مارا تو وہ ہنستی ہوئی گھومی اور ہلکے سے اسکے منہ پر تھپڑ مارا تھا وہ کھل کر ہنسا تھا البتہ ناچ دونوں رہے تھے

"اووو حاصلہ رکھنا سیکھو....."

حارز نے پیچھے سے آتے ہوئے کہا تو پریہان نے اپنی ایڑھی اسکے پیر پر ماری کہ وہ کراہ اٹھا

"یار بہت بدتمیز ہے تیری بیوی...."

وہ ڈانس روکے ناراضگی سے بولا تو دونوں ہنسے اور ناچتے ناچتے دوسری طرف چلے گئے جہاں رامز احتشام میرب اور مصطفی ناچ رہے تھے

کچھ فیر بعد ڈانس وغیرہ ختم کرتے سب ہانپ گئے تھے سب ہنستے اپنی سانس بحال کر رہے تھے

پریہان شہرام جہاں بیٹھا تھا اسکے ساتھ والی کرسی پر گرنے کے انداز میں بیٹھی اور اسکے کندھے پر سر رکھتی سامنے دیکھا جہاں سب کسی بات پر ہنس رہے تھے

"کتنے خوشی کے دن ہیں نہ....."

وہ ہنوز اسکے کندھے پر سر رکھے ہی بولی تو وہ ہولے سے مسکرایا

"اور کتنے حسین بھی...."

"شہرام..."

اب پریہان نے سر اٹھا کر اسکو دیکھا تھا

"جی میری جان...."

"آپ مجھے بھی اٹھائیں گے نہ جب ہماری شادی ہو گی....."

اسکی بات پر وہ زور سے ہنسا

"ہر خواہش سر آنکھوں پر...."

اسنے اسکے ماتھے پر مہر ثبت کی...

یہ تیرا رُخ نہیں سانچہ ھے میری آنکھوں کا♥ □

یہ میری شَے ھے مجھے اس پہ پیار آنے دے 🔥

"چلو سب بلا رہے ہیں....."

شہرام نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا جہاں سٹیج پر سب انکے اپنے انکی دنیا کھڑی تھی اور انکو آنے کا اشارہ کر رہے تھے کہ دونوں اٹھے شہرام اسکا ہاتھ تھامے چلنے لگا

کہ پریہان رکی اور لہنگا اٹھا کر اپنی جوتی کی کھلی سٹرپ کو دیکھا

"کیا ہوا....؟"

شہرام نے اسکے رکنے پر پوچھا

"ایک منٹ میں بند کر لوں...."

اپنا لہنگا سنبھالتے ہوئے بولی تو شہرام نے اسکو اشارہ کیا

"میں بند کر دیتا ہوں....."

وہ کہ کر جھکا اس سے پہلے پریہان کچھ بولتی اسکو چپ رہنے کا اشارہ کرتا نیچے بیٹھا اور اسکی سٹرپ بند کرنے لگا سٹیج پر کھڑے سب نے انکو محبت سے دیکھا حماد صاحب کی آنکھیں نم ہوئیں تھی اور سعید صاحب کو اپنے بیٹے پر فخر ہوا

وہاں موجود ہر نفوس کو یہ عمل حیران کر گیا تھا کوئی حسد کوئی جلن تو کوئی محبت بھری نظروں سے انکو دیکھ رہے تھے

"چلو..."

اسکا ہاتھ پکڑتا سٹیج کی طرف چلنے لگا

"آ گئے لیلیٰ مجنون....."

وہ دونوں جیسے سٹیج پر پہنچے احتشام کی زبان پر پھر سے کھجلی ہوئی

"جلتا ہی رہی تو...."

پریہان شہرام کے برابر کھڑی ہوتے ہوئے بولی

"تم جیسی کالی بھوتنی سے کون جلتا ہے..."

وہ ناک چڑھا ہر بولا تو پریہان نے رونی شکل بنائے شہرام کو دیکھا

"نیٹا سوچ سمجھ کر بات کر اب میری بیوی کو تنگ کیا تو حوالات میں ایک دن کیلیے بھی بند کیا تو سارے جرم یاد آجائیں گے...."

اسکے دھمکی آمیز لہجے پر جہاں احتشام نے منہ بنایا وہاں سے ہنسے

"یہ یہاں کیا کر رہی ہے....؟"

رامز کی بات پر سب نے سامنے دیکھا شہرام اور مصطفی کے ماتھے پر بل پڑے

"ہائے حیران کیوں ہیں..؟ میرے دوست پلس کزن کی شادی ہے اور میں کیسے مس کر سکتی ہوں....."

جی ہاں وہ کوئی اور نہیں وشماہی تھی اسنے سبکو مسکراہٹ پیش کرتے ہوئے کہا

"لو مصطفی مبارک ہو شادی کی...."

اسنے پھولوں کا گلدستہ اسکو پکڑایا جسکو اسنے سنجیدگی سے تھاما تھا اور شکریہ ادا کیا

"تمہیں بھی مبارک ہو آبریش مصطفی..."

آبریش نے اسکو ایک نظر دیکھا اور چہرہ جھکا گئی

"بابا کیسے ہیں آپ....؟"

وشماب سائیڈ پر نم آنکھیں لیے کھڑے سعید صاحب سے پوچھا

"مم-میں ٹھیک میری بچی آپ کیسی ہو...؟"

وہ نم لہجے میں بولے شیرام نے مٹھیاں بھینچی وہ پھر سے سبکے زخم تازہ کر رہی تھی

"میں بھی ٹھیک آپ کے سامنے میں مصطفی کو اور آبریش کو مبارک باد دینے آئی تھی..."

اسنے مسکراہٹ چہرے پر سجائے کہا سعید صاحب کے دل کو سکون پہنچا تھا اسکی مسکراہٹ سے البتہ سب خاموش تھے یہاں تک شہرام بھی

"خوش رہو ہمیشہ...."

انہوں نے سفقت سے کہا

"خوش...."

وہ استہزایہ ہنسی اور شہرام کی طرف دیکھا

"بابا میں خوش کسی کی خوشیاں برباد کر کے ہی رہ سکوں گی...."

دل جلانے والی مسکراہٹ شہرام کو پیش کرتے ہوئے کہتی سعید صاحب کا سکون کیا سب کا سکون غارت کر گئی تھی شہرام محض مٹھیاں ہی بھینچ سکا

وہ چاہتا اسکو اسکی اوقات یاد دلا سکتا تھا لیکن وہ بہن اور اپنے دوست پلس سالے پلس بہنوئی کی شادی برباد نہیں کر سکتا تھا

وشا کی نظر شہرام کے پیچھے کھڑی پریہان پر گئی تو وشا کی مسکراہٹ گہری ہوئی اور یہ مسکراہٹ ہر فریب سے پاک تھی بالکہ محبت سے لبریز تھی

وشا نے اسکی طرف قدم بڑھایا تو پریہان پیچھے ہوتی نفی میں سر ہلاتی لہنگا سنبھالتی سٹیج سے اتر گئی تھی وشا سلگ کر رہ گئی تھی

"دفن ہو جاو تم تو......"

شہرام غرا کر کہتا سٹیج سے اترا تھا اور پریہان کے پیچھے گیا وشا نے ایک سلگتی نظر سب پر ڈالی سٹیج سے اترتی چلی گئی اور دیکھتے دیکھتے ہال سے بھی نکل گئی تھی کسی نے روکنے کی کوشش نہیں کی تھی

"احتشام ابھی مت جاو...."

احتشام کو آگے بڑھتا دیکھ مصطفی بولا تھا

"بھائی وہ رو رہی ہو گی...."

اسنے فکر مندی سے کہا

"شہرام ہے اسکے پاس ابھی مت جاو تم..."

اسنے سنجیدگی سے کہا پل میں سنجیدگی چھاگئی تھی انکی خوشیوں کو پل میں آگ لگا گئی تھی حماد صاحب نے اپنے بھائی کا کندھا تھپتھپایا اور سٹیج سے نیچے دیکھا جہاں سب مہمان خوش گپیوں میں مصروف تھے

....

"میری جان تم کیوں رو رہی ہو....؟"

"میں نہیں میں کیوں رو گی...."

وہ بھرائی آواز میں بولی

"اچھا چپ نہ یار..."

اسنے اسکے ماتھے پر کس کی تھی

"وہ آپکو مجھ سے چھین لیں گی شہرام..."

وہ بھرائی آواز میں بولی تو شہرام نے اسکو سینے سے لگایا اور اسکی کمر سہلائی

"شش چلو سب پریشان ہو رہے ہونگے جان شہرام سب فضول سوچیں ترک کر دو کوئی تمہیں مجھ سے دور نہیں کر سکتا...."

اسکو خاموش کرواتا کہہ رہا تھا

....

"لو بھئی پھر آرہی ہے تیری بہن تجھے لوٹنے جو سالی کا کردار ادا کر رہی ہے...."

حارز نے مصطفی کی طرف جھک کر سامنے سے آتی زرش پریہان اور میرب کے ساتھ اور بھی لڑکیاں تھی پریہان اور میرب دونوں نے دودھ کا نفاست سے سجا ہوا گلاس پکڑا تھا انکی طرف اشارہ کیا تو مصطفی بے اختیار مسکرایا

"حق ہے انکا...."

اسنے پیار سے کہا احتشام حارز رامز یہ تینوں مصطفی اور آبریش کے پیچھے کھڑے تھے جبکہ شہرام سائیڈ پر کھڑا تھا اور سب فیملی انکے ساتھ سٹیج پر تھی کیمرہ مین بھی شروع ہو چکا تھا

مصطفی کے ساتھ پریہان جبکہ آبریش والی سائیڈ پر میرب بیٹھی تھی

"لو آگئے منگتے پھر سے...."

احتشام بازنہ آیا ان دونوں نے گھورا پریہان کی گھوری کی خیر تھی البتہ میرب کی گھوری پر اسنے آنکھ دبائی تھی

"مصطفی بھائی سمپل سی بات ہے پیسے دیں دودھ پی لینا آپ رولا ہی نہیں رہے گا کوئی...."

میرب مدعے پر آئی تھی

"ہم نے نہیں پینا لے جاو دودھ...."

احتشام بولا تھا

"تمہیں پیلا بھی کون رہا ہے مصطفی بھائی کا ہے تمہارا نہیں....."

پریہان نے چباتے ہوئے کہا

"دولہا تو ہمارا ہے نہ..."

حارز نے ٹانگ اڑائی

"ایویں تمہارا ہے دیکھیں مصطفی بھائی سوچ لیں کیونکہ دودھ بھی اپکو پینا ہو گا پیسے بھی دینے ہونگیں اسکے بنا ہم یہاں سے ہلنے نہیں دیں گے......"

"زبردستی ہے یہ تو...."

رامز ہنسا تھا

"کچھ بھی سمجھ لیں...."

تینوں نے کندھے اچکائے

"تو بھی بول زن مرید...."

حارز نے سکون سے مسکراتے شہرام کو گھورتے ہوئے کہا جو مسکرا کر پریہان کو تاڑ رہا تھا اسکی بات پر سبکے قہقے گونجے

"رہنے دو حارز بھائی یہ لڑوائیں گے ہی...."

احتشام جلدی سے بولا

"دلہا بول نہیں رہا تم دونوں کیوں بول رہے ہو کیا کہاوت ہے پرائی شادی میں عبداللہ نہیں احتشام اور حارز بھائی دیوانے...."

میرب نے کڑی سنائی تھی اور ادھر سب کا ہنس ہنس کر برا حال تھا جبکے وہ دونوں منہ کھولے اسکو دیکھنے لگے

"احتشام تو تو ایسا تھا ہی تو مجھے بھی کروادیا....."

اسنے افسوس سے کہا

"چپ ہو جائیں مصطفی بھائی پیسے دیں..."

پریہان ان دونوں کو گھورتے ہوئے بولی

"کتنے چاہیں....."

اسنے والٹ نکالا تھا

"بیس بیس ہزار....."

دونوں بولیں تھیں

"زیادہ نہیں پھیل رہی گڑیا....."

مصطفی نے آئیبرو اچکا کر کہا تو اسنے دانت دیکھائے

مصطفی نے ہنستے ہوئے جیب میں سے ایک ڈبیا نکالی اسکو کھولا تو اس میں تین سونے کی انگوٹھیاں تھی جو اسنے ان تینوں کیلیے بنائیں تھی

"یہ آپ تینوں کیلیے دودھ کے بدلے...."
اسنے مسکرا کر کہا تو وہ دونوں اچھلیں جبکہ زرش ہنس دی مصطفی نے زرش کو وہ ڈبیا پکڑائی تھی تو پریہان نے مصطفی کو دودھ دیا
یوں ہنسی مزاک میں ہی فنکشن ہوتا آخری لمحات یعنی رخصتی پر آن پہنچا تھا آبریش کو روکتی روکتی پریہان خود رو پڑئی تھی اور پھر سب گاڑیوں میں بیٹھتے گھر کیلیے روانہ ہو گئے تھے

....

گھر میں انکا بہت اچھے سے استقبال کیا گیا تھا اور پھر کچھ رسومات کے بعد آبریش کو مصطفی کے کمرے میں بیٹھا دیا گیا تھا
اور اب پھر دوبارہ سے وہ دونوں مصطفی کو لوٹنے کیلیے اسکے کمرے کے باہر رستہ روکے کھڑیں تھی

"ظالموں کتنا لوٹو گے....."
مصطفی بے چارگی سے بولا
"بھائی بس لاسٹ ہے پھر آپ کمرے میں جا سکتے ہیں...."

پریہان جلدی سے بولی

"شادی سے زیادہ خرچا تو تم لوگ میرا کروا چکی ہو....."

وہ بناتے ہوئے بولا

"یہ کیوں بکواس بند ہے اب بول...."

مصطفی احتشام کو دیکھا جو مزے سے کھڑا تھا

"بھائی دراصل بات بھلا کیا ہے اس میں میرا بھی حصہ ہے تو میں نہیں بول سکتا..."

اسنے مصطفی کے پاس جھکتے راضدارنہ انداز میں کہا

"وہ دونوں کم تھیں جو تو چھمک چھلو آ گیا ہے..."

مصطفی نے گھورا تو اسنے دانت دیکھائے

"یار بتا ان سب رسومات میں جن میں ان انہوں نے مجھے ٹھگا ہے تیرا کتنہ حصہ تھا...."

مصطفی اب شہرام سے پوچھ رہا تھا جو مسکرا رہا تھا

"وہ معاوضہ میں خود موصول کرلوں گا...."

اسنے آنکھ دباتے ہوئے کہا وہ بے چاری پریہان سرخ ہو گئی

"لڑکی خاموش کیوں ہو حق کیلیے لڑو نہ احتشام تم دونوں کے ساتھ ہے گوڈ بلیس یو مائے چائلڈ"

احتشام نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا شیر ام نے اسکی گردن دبوچی

"بھائی دے دو نہ...."

وہ اب منت پر آئیں

مصطفی نے شہرام کو دیکھا انداز صاف تھا کہ فارغ کر یار انکو....

شہرام ہنستا ہوا والٹ نکالا اور ایک کریڈٹ کارڈ نکال کر انکو پکڑا دیا

"عیاشی کرو.."

"اب جاوں..."

مصطفی کے بیچارگی سے کہنے پر وہ دونوں پیچھے ہوئیں تو اسنے مشکور نظروں سے اسکو دیکھا

....

آبریش جو پورے کمرے کا جائزہ لینے کے بعد جو بہت خوبصورتی سے سجایا تھا اب بیٹھی باہر ہونے والی خفتگو کو سن رہی تھی اسکے دل کی دھڑکن بہت تیز چل رہی تھی

دروازہ کھلنے کی آواز سے یہ سیدھی ہو کر بیٹھی اور پھر دروازہ لاک ہونے کی آواز پر اسکا دل اور مزید تیز رفتار سے چلنے لگا

مصطفی گلا کھنگھارتا ہوا اسکے پاس بیٹھا اور اسکا ہاتھ تھاما وہ اسکے ہاتھ کی تھر تھراہٹ بخوبی محسوس کر رہا تھا

"میں اظہارِ محبت تو روز ہی تم سے کرتا ہوں پر جیسے کہ آج ہمارا اسپیشل ڈے ہے میرے لیے تو بہت خوشی کا دن ہے میں چاہتا ہوں آج بھی تمہیں میں اپنے الفاظوں کے ساتھ عمل سے بھی اپنی محبت کا احساس دلاو...."

پہلے پیار سے اور پھر آخر میں شرارت سے کہتے اسکو مزید خود میں سیمٹا گیا تھا

"میری جان سے قریب بیوی میری محبت کا شمار ناممکن ہے میں خود اپنی محبت کا شمار نہیں کر سکتا آسمان پر ستاروں اور دنیا میں موجود سمندروں کے قریب ریت سے بھی زیادہ ہے میری محبت.... جیسے سمندر کی لہریں ٹھاٹھیں مارتی ہیں ویسے میری محبت کا سمندر ٹھاٹھیں مارتا ہے.. مصطفی حماد ملک دل و جان تم پر قربان ہے تم پر فدا ہے تمہارا دیوانہ ہے صرف تمہارا ہے.. میری دنیا تم سے شروع ہوتی ہے تم سے ختم ہوتی ہے......"

وہ اسکے لفظوں کو سنتی اسکے سحر میں جکڑ گئی تھی وہ سہی ہی تو کہہ رہا تھا

مصطفی بے آگے بڑھ کر اسکا گھونگھٹ اٹھایا اور اسکی گال پر شدت سے لب رکھے وہ فوراً ہوش میں آتی پیچھے ہوئی

وہ اکثر اسکی دائیں گال پر لب رکھتا تھا اسکا آبریش کو نہیں معلوم تھا کہ وہ ایسا کیوں کرتا ہے شدت بھرا لمس چھوڑتا تھا.... (لیکن چلیں میں آپکو بتاتی ہوں) کیونکہ اسی گال پر مصطفی نے تھپڑ رسید کیا تھا

"مم- میری منہ دیکھائی...."

اسنے پیچھے ہوتے ہوئے کہا

"اووو ہو وہ تو بھول ہی گیا چلو کوئی نہیں منہ دیکھائی کیسی ہزار بار تو چہرہ دیکھا ہوا ہے...."

وہ بظاہر سنجیدگی لیکن آنکھوں میں شرارت واضع تھی جو آبریش سمجھ نہ پائی تھی

"مم- مصطفی مم- مجھے نہیں پتا پھر..."

وہ رونی شکل بنا کر بولی تو مصطفی ہنسا

"کیا میں منہ دیکھائی کا تحفہ کافی نہیں...."

اسنے خود کی باہیں پھیلا کر کہا تو اسنے منہ پھلا کر اسکو دیکھا

"اچھا اچھا بابا دیتا ہوں...."

اسنے ہار مانتے ہوئے کہا اور دراز کھول کر دو ڈبیا نکالیں......

"لو کھولو....."

اسنے اسکو تھماتے ہوئے کہا تو اسنے پر جوش ہوتے ہوئے پہلی ڈبیا کھولی جس میں سونے کا بریسلٹ تھا جس پر خوبصورتی سے نگ لگے ہوئے تھے وہ ستائشی نظروں سے دیکھنے لگی

"دوسرا کھولو...."

اسکے کہنے پر جلدی سے اسنے دوسرا کھولا اور وہ منہ کھولے دیکھنے لگی اور اس میں موجود چابی نکالی اور سوالیہ نظروں سے اسکو دیکھا

"گاڑی کی چابی فاریو..."
جھک کر اسکے کان میں سرگوشی کی تو اسنے منہ پر ہاتھ رکھتی اپنی چینخ کو دبایا تھا
"بہت بہت شکریہ مصطفی بہت اچھا..."
خوشی اسکے چہرے سے عیاں تھی

"لیکن میں تو اسکا شکریہ اپنے طریقے سے لینے کا ارادہ رکھتا ہوں...."
وہ شرارت سے اسکے ہاتھ سے دونوں ڈبیا پکڑتا ہوا بولا تو وہ کھلکھلاتی اسکے کندھے سے سر ٹکا گئی

میں اپنی جان کے بدلے بھی نہ دوں کسی کو

وہ ایک شخص جو میرا ہے، صرف میرا ہے ❤

....

اس قدر تیرے دل میں اتر جائیں گے 😍

- تیری ڈھڑکن کا تسلسل بھی بگڑ جائے گا .. !! 😚❤

پر یہان اپنا لہنگا سنبھالتی زینے چڑھ رہی تھی وہ ابھی کچن کا سفایا کر کے آئی تھی ابھی تین سیڑھیاں رہتی تھیں چڑھنے والی کہ کسی نے اسکو گود میں اٹھایا

"شہرام چھوڑیں کیا کر رہے ہیں...."
اسنے ارد گرد دیکھتے ہوئے کہا جہاں سوائے اندھیرے کے کوئی نہ تھا وہ بنا دیکھے اسکا لمس پہچان گئی تھی
"اٹھا کر لیکر جا رہا ہوں اور کیا کرنا ہے...."
پیر کی مدد سے کمرے کا دروازہ کھولتا بولا اور اسکو اندر لا اتارا

"اتنی رات ہوگئی ہے شہرام جانیں دیں پلیز...."

وہ اسکو دروازہ بند کرتی گھبرا کر بولی

"چلی جانا پہلے یہی رکو زرا.."

اسکو رکنے کا کہتا ایک باکس اٹھا کر لایا تھا

"کھولو اسکو....."

اسکو خاموش کھڑے دیکھ اسنے کہا تو اسنے کھولا

"شش- شہرام....."

گفٹ دیکھ کر اسنے شہرام کو دیکھا

"کیسا لگا....؟"

اسنے مسکرا کر پوچھا

"واو بہت بہت خوبصورت کبھی کبھی کسی نے نہیں دیا بہت خوبصورت ہائے میں کیسے بتاوں....."

وہ خوشی سے بولی اور دوبارہ اس باکس کو دیکھا وہ کانچ کا باکس تھا جسکے اندر لڑکا کرسی پر بیٹھا اور لڑکی باہیں پھیلائے کھڑئی تھی اور سنو گر رہی تھی

"میرے لیے....؟"

"نہیں دوسری بیوی کا سوچ رہا ہوں اسکے لیے....."

اسنے شرارت سے کہا تو اسنے اسکو گھور کر دوبارہ ستائشی نظروں سے گفٹ کو دیکھا

"اب میرا گفٹ...."

اسنے وہ گفٹ پریہان سے پکڑ کر ڈریسنگ پر رکھا تھا

"ک-کونسا....؟"

اسکی بات پر کچھ دیر اسکو دیکھا اور پھر کمر سے کھینچ کر پاس کرتا اپنا گفت وصول کرنے لگا وہ مسلسل اسکے سینے پر مکے برسانے لگی جسکا شہرام پر کچھ فرق نہ پڑ رہا تھا

پھر تھک ہار کر خود بھی اسکے گلے میں باہیں ڈالے اسکو محسوس کرنے لگی

اسکی جان پر تب بنی جب شہرام نے اسکی کرتی کے پیچھے سے ایک ڈوری کھولی تھی اب وہ دوبارہ سے احتجاج کر رہی تھی کہ شہرام اسکو لیے بیڈ پر گرا پر یہان کا سانس بند ہو رہا تھا

بنا اسکے احتجاج کو خاطر میں لائے وہ اسکی دوسری ڈوری بھی کھول چکا تھا وہ مسلسل خود کو آزاد کروانے کی کوشش کر رہی تھی پر جیسے وہ تو مدہوش ہو....

اور جیسے ہی شہرام کا ہاتھ تیسری ڈوری پر گیا اپنا گیلا ہوتا چہرہ دیکھ ہوش میں آیا اور فوراً پیچھے ہوا

پریہان اسکو دھکا دیتی بیٹھی تھی اور لمبے لمبے سانس لے رہی تھی ساتھ بری طرح کھانس بھی رہی تھی

شہرام خود کو ملامت کرتا خود بھی اٹھا تھا اور اسکا رخ اپنی طرف کیا لیکن اسکی زخمی نظریں دیکھ اسکو اپنا آپ زمین میں دفن ہوتا محسوس ہو رہا تھا

وہ ابھی بھی بہت تیز سانس لے رہی تھی کچھ بولا نہیں جا رہا تھا لیکن اسکی آنسوؤں سے بھری آنکھیں جن میں شکوہ تھا اور سرخ چہرہ اسکو تکلیف دے رہا تھا

"پریہان میری بات سنو...."
اسنے اسکو کندھوں سے تھاما تو اسنے اسکے ہاتھ جھٹک دیے
"نن- نہیں سننا مم- مجھے کچھ....."
وہ غصے سے بولی

"یار پلیز سنو قسم سے میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا میں بہک گیا تھا یار...."
وہ تکلیف سے دوچار ہوتے ہوئے بولا پریہان نے شکوہ کناں نظروں سے اسکو دیکھا اور اٹھی تھی شہرام بھی اسکے ساتھ ہی کھڑا ہوا اور اسکا ہاتھ تھاما

"ہاتھ چھوڑیں میرا...."
وہ زرا سنبھل کر بولی تھی

"پلیز سمجھو میں ایسا نہیں چاہتا تھا معاف کر دو تکلیف دی.."
اسنے تھکے سے انداز سے کہا تو وہ چہرہ پھیر گئی ہونٹ پر جلن کسی صورت کم نہیں ہو رہی تھی اور آنسوؤں بھی رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے

"یار پلیز ایسے تو مت کرو سوری نہ یار.."
اسکو خاموشی سے اپنا ہاتھ آذاد کرواتے دیکھ اسنے تڑپ کر کہا لیکن وہ خاموش رہی
شہرام نے آگے بڑھ کر اسکو گلے سے لگایا تھا اور اسکے بالوں میں اپنا چہرہ چھپایا پر یہاں اسکو دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی جو ناممکن تھا

شہرام کے ہاتھوں کا لمس اپنی کمر پر محسوس کرتی اسکے اسکو دور کرتے ہاتھ رکے تھے

"آئی ایم سوری میں قسم کھاتا ہوں میرا تمہیں ہرٹ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا...."
وہ دھیرے دھیرے اسکے کان میں کہتا ساتھ ڈوریاں بند کر رہا تھا

ڈوریاں بند کرتا پیچھے ہوا اور کچھ فاصلے پر کھڑا ہوا وہ بنا کوئی موقع دیے وہاں سے فرار ہوئی شہرام نے ٹھنڈہ آہ بھر کر سامنے ڈریسنگ پر گفٹ دیکھا اسکو اٹھا کر الماری میں رکھتا واشروم میں گھس گیا

وہ پریشان بھی تھا جو بھی تھا وہ ایسا ارادہ نہیں رکھتا تھا اگر وہ مدہوشی میں کچھ کر بیٹھتا تو... بے شک وہ اسکا محرم تھا لیکن وہ رخصتی سے پہلے کوئی ایسا قدم نہیں اٹھانا چاہتا تھا وہ یہ بھی جانتا تھا اب وہ کمرے میں جا کر روئے گی

صبح فجر ٹائیم آبریش نیند سے بیدار ہوئی تو نظر گھما کر اپنے ساتھ لیٹے مصطفی کو دیکھا جو الٹا لیٹا چہرہ اسکی طرف موڑے لیٹا ہوا بہت معصوم لگ رہا تھا
آبریش نے ہاتھ بڑھا کر اسکے ماتھے پر بکھرے بال پیچھے کیے جو دوبارہ آگے آگئے تھے

"کتنے پیارے ہیں آپ مصطفی کتنا پیار کرتے ہیں مجھ سے.. میں بھی آپ سے بہت پیار کرتی ہو مصطفی....."
اسکو پیار سے دیکھتے ہوئے کہا اور سر اٹھا کر اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھے اور اٹھ گئی تھی

نہا کر باہر نکلی تو مصطفی ہنوز ویسے ہی سویا ہوا تھا آبریش مسکراتو لیے سے بال رگڑتی ڈریسنگ کے سامنے آئی اور پھر شرارت سوجھنے پر بیڈ کے قریب کھڑی ہوئی اور بالوں کو جھٹکا دیا جس سے کچھ بوندیں مصطفی کے چہرے پر گریں اور تھوڑا سا کسمسایا پھر ویسے سو گیا

آبریش مسکراہٹ دوباتی بالوں کو دوبارہ جھٹکا دیا تو اس دفعہ بوندیں زیادہ گریں

"یہ بارش کہاں سے ہو رہی ہے....؟"
مصطفی بڑبڑاتا ہوا سیدھا ہو کر لیٹا آبریش نے مشکل سے اپنی ہنسی دوبائی اور اس دفعہ بالوں کو نچوڑ کر پانی اسکے چہرے پر پھینکا وہ ہڑبڑا کر اٹھا تھا اور چہرے پر ہاتھ پھیرا لیکن آبریش کو کھلکھلاتا دیکھ اسکو سب سمجھ میں آگیا تھا

"مصطفی سے پنگا اس ناٹ چنگا...."
وہ جو ہنسنے میں مصروف تھی اس سے پہلے اسکی بات سمجھتی مصطفی اسکو کھینچ کر بیڈ پر گرا چکا تھا

"بدمعاشی وہ بھی مصطفی سے...."
وہ اسکے گدگدی کرتا بولا تو وہ مزید کھلکھلائی
"نن- نہیں مم- مصطفی....."

وہ بامشکل اتنا ہی بول سکی تو مصطفی کو اس پر ترس آیا اور پیچھے ہوا
اسکا چہرہ سرخ ہو چکا تھا اس سے پہلے وہ اٹھتی مصطفی اسکو دوبارہ لیٹا چکا تھا

"نہیں مصطفی پلیز میں ابھی نہائی ہوں..."
اسکو جھکتے دیکھ وہ جلدی سے بولی اور اسکے سینے پر ہاتھ رکھتی اسکو پیچھے کرنا چاہا لیکن اسکی سخت گھوری پر وہ خاموش ہو گئی

ابھی جھکے دو منٹ ہی گزرے تھے کہ کراہ کر پیچھے ہوا

"کیا ہوا مصطفی.....؟"
مصطفی کو گردن پر ہاتھ رکھے دیکھ وہ اٹھ کر بیٹھتے ہوئے بولی

"پہلے تو یہ اپنے دو فٹ لمبے ناخن کاٹو...."
اسنے اپنی گردن سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا جہاں سرخ نشان تھا اور ہلکی سی خون کی بوند نکلی تو آبریش نے اپنے ناخن دیکھے

جو اتنے بڑے نہ تھے پر اتنے تھے کہ اگلے بندے کا قتل (بقول مصطفی) ہو سکتا تھا

"اچھا سوری نہ مصطفی....."

وہ جلدی سے بولی اور اسکی گردن پر ہاتھ پھیرا

"سزہ تو ملے گی...."

وہ اسکو کھینچتے ہوئے بولا

"مصطفی فجر ہو گئی اٹھیں...."

اسکے تیور خراب دیکھ وہ جلدی سے بولی تو مصطفی ہنسا اور اسکے ماتھے پر مہر ثبت کرتا اٹھا تھا

مصطفی کمرے سے باہر نکلا تو شہرام کو بھی اسکے کمرے سے نکلتے دیکھ اسکے ساتھ چلنے کیلیے رک گیا

"اور سنا سب ٹھیک ہے..."

شہرام نے سر پر ٹوپی پہنتے ہوئے اسکا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا

"ہاں مجھے کیا ہونا....؟"

اسنے بھی ٹوپی پہنی اور زینے اترنے لگے

"احتشام اٹھا کہ نہیں....؟"

مصطفی نے اسکے ساتھ تیزی سے زینے اترتے ہوئے پوچھا

"اٹھا کر آیا ہوں اور کہا ہے کہ اگر جماعت سے پہلے نہ پہنچا مصطفی نے چھلائی کرنی ہے...."
شہرام نے مسکرا کر کہا تو وہ بھی مسکرایا
"اب پہنچ جائے گا...."
مصطفی نے کہا تو وہ ہنسا

....

نماز پڑھ کر سب ایک بار پھر سو گئے تھے ولیمہ بھی عصر سے بعد کا تھا اس لیے سب تسلی سے اٹھے تھے اور ناشتے کے بعد سب اپنے اپنے کاموں میں جڑ گئے تھے اور کوئی حسد دل میں لیے اپنے کام میں جڑا تھا جس سے سب بے خبر تھے پر ہونا تو وہی ہے جو خدا چاہتا ہے

....

پریہان جو بیگ میں کپڑے رکھنے لگی تھی شہرام کو کمرے میں آتا دیکھ اسوا ایک نظر دیکھا اور دوبارہ اپنے کام میں مگن ہو گئی

"کوئین...."
شہرام نے اپنی داڑھی کھجائی تھی پریہان نے سن کر بھی ان سنی کی تھی
"یار سوری نا...."
اسنے اسکو پیچھے سے ہگ کیا
"شہرام پیچھے ہٹیں..."

اسنے اسکے ہاتھ اپنے پیٹ سے ہٹانے چاہیں لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوا

"یار رئیلی سوری میرا قسم سے ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا....."

"اچھا اس سے بھی برا ارادہ تھا...."

وہ اسکی بات کاٹ کر بولی تو اسنے منہ بنایا اور رخ اپنی طرف کیا

"سوری نہ...."

اسنے اپنے کانوں کو ہاتھ لگایا تو اسنے منہ پھیر لیا

"اچھا یہ لو....."

اسنے ایک ہاتھ سے کان پکڑے جبکہ دوسرے سے چاکلیٹ نکال کر اسے آگے کرتے ہوئے کہا تو پریہان نے ایک نظر چاکلیٹ اور پھر ایک نظر شہرام کو دیکھا اور اسکی مظلومیت بھری شکل دیکھ کر اسکی ہنسی نکل گئی اور ہنستے ہوئے اسکے ہاتھ سے چاکلیٹ کی شہرام بھی اسکو ہنستا دیکھ ہنس دیا تھا

"چلیں اب جائیں مجھے تیاری کرنے دیں..."

اسنے مسکرا کر کہا اور دوبارہ بیگ میں چیزیں رکھنے لگی تو وہ اسکے سر پر پیار کرتا پلٹا لیکن ٹیبل پر مردانہ سوٹ پڑا دیکھ رکا

"یہ میرے لیے لیا تھا...؟"

اسنے سوٹ اٹھا کر اسکے سامنے کیا

"ہمم جی....."

اسنے مختصر سا جواب دیا

"لیا تھا تو دیا کیوں نہیں....؟"

وہ حیرت سے بولا

"آپ سب لڑکوں کے ایک جیسے تھے تو میں نے پھر نہیں دیا....."

وہ کندھے اچکا کر بولی

"اوو پاگل کڑی جب تم میرا دیا ہوا ڈریس پہن سکتی ہو تو میں تمہیں کیسے ٹال سکتا ہوں میری جان....."

اسنے ڈریس اٹھاتے اسکی گال تھپتھپائی تھی تو وہ مسکرا دی

"میں یہی پہنوں گا...."

اسنے ایک نظر دوبارہ سوٹ کو دیکھا جو گرے کلر کا چمکدار کرتا تھا جسکے گلے پر ہلکی سی کڑھائی کے ساتھ بازووں پر بھی کڑھائی تھی ویسے تو ان سب نے آج ٹو پیس پہننا تھا پر اب وہ اپنی پریہان کی لائی ہوئی چیز ہی پہنے گا

....

سب لڑکوں نے سوائے شہرام کے ٹو پیس پہنا تھا جبکہ لڑکیوں میں آبریش نے لائیٹ پنک کلر کی بھاری کڑہائی دار میکسی پہنی تھی جبکہ میرب اور پریہان نے بھی میکسی پہنی تھی لیکن وہ آبریش جتنا ہیوی نہ تھی اور زرش نے گھیرے دار فراک پہنا تھا

....

"بیٹا مصطفی اور آبریش کتنی دیر میں پہنچیں گے......؟"

مریب اور پریہان اور احتشام کے ساتھ اندر داخل ہوتے دیکھ سعدیہ بیگم نے پوچھا

"بڑئی امی بس بھائی دس منٹ تک آرہے ہیں...."

پریہان نے چادر سر سے اتارتے ہوئے کہا میرب نے بھی اتاری تھی سعدیہ بیگم نے بے اختیار ماشاءاللہ کہا جو نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہیں تھی

"میری بچیوں کو نظر نہ لگے...."

انہوں نے اگے بڑھ کر دونوں کا ماتھا چوما اور کالا ٹیکہ لگایا وہ دونوں کھلکھلائی تھیں

"ماشاءاللہ....."

شہرام جو کان کے ساتھ فون لگائے ہال میں داخل ہوا تو پریہان کو دیکھ کر بے خود سارہ گیا کان سے فون ہٹائے اسنے بے اختیار کہا تھا

تو میرب اور پریہان کے ساتھ سعدیہ بیگم بھی ہنسیں

شہرام اپنی بے خودی پر چہرہ جھکا کر مسکرا دیا

"تم تینوں باتیں کرو زرا میں باقی کام دیکھ لوں....."
سعدیہ بیگم شہرام کے ماتھے پر پیار کرتیں دوسری طرف چلیں گئیں

"بھائی میں کیسی لگ رہی ہوں....؟"
میرب پر یہان کے آگے آتے ہوئی بولی تو شہرام بے اختیار مسکرایا اور اسکے سر پر ہاتھ رکھا
"ماشاءاللہ میری بہن بہت خوبصورت...."
وہ کھلکھلائی تھی

"ادھر آ میں تعریف کرتا ہوں تیری شہرام بھائی کو اپنی بیوی کی کرنے دے...."
احتشام جو پاس سے گزر رہا تھا انکی بات سن کر اسکے پاس آیا اور میرب کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ کھینچا وہ بیچاری ارے ارے کرتی رہ گئی پیچھے وہ دونوں ہنس دیے

"میں کیسی لگ رہی ہوں....؟"
اسنے اسکے بازو تھامتے ہوئے کہا
"یہی بتادوں...."

اسنے شرارت سے کہا تو وہ کھلکھلائی تو شہرام نے بے خود سا ہو کر اسکے ڈمپلز پر اپنے لب رکھے اسکی ہنسی کو بریک لگی تھی اور فوراً پیچھے ہو کر اسکو گھورا اور ارد گرد دیکھا

"اللہ ہی حافظ ہے آپکا....."

اسنے اپنا سر تھاما تھا تو اسنے کندھے اچکائے

"ویسے میں کیسا لگ رہا ہوں.....؟"

اسنے خود کی طرف اشارہ کیا جو اسکے دیے گئے کرتے میں غضب ڈھا رہا تھا

"یہی بتا دوں...."

وہ اسی کے انداز میں بولی تو اسکا زندگی سے بھرپور قہقہ گونجا

"بتا دو بندہ منتظر ہے...."

اسنے آنکھ دبائی تو اسنے اسکو کندھوں سے تھاما اور ایڑھیاں اونچی کرتی اسکے ماتھے پر لب رکھے تھے اور پھر خود ہی چہرہ جھکا گئی شہرام سرشار سا ہوتا اسکی گال سہلائی تھی

"شہرام....."

رامز کی آواز پر وہ ہوش میں آیا....

"جی بھائی...."

"مصطفی پانچ منٹ میں آنے والا ہے سب تیاریاں مکمل ہیں.....؟"

اسنے ٹائیم دیکھتے ہوئے کہا

"جی بھائی سب ڈن ہے....."

اسے ڈن کا اشارہ کیا تو وہ دوسری طرف چلا گیا

....

کچھ ہی دیر میں دلہا دلہن کی گاڑی ہال کے سامنے رکی اور ہر طرف شور سا اٹھا پورے ہال کی لائیٹس اوف کر دی گئیں تھی

مصطفی آبریش کا ہاتھ تھامے جیسے ہی ہال میں داخل ہوا کیمرہ مینز کا رخ انکی طرف ہوا سب کیمرہ مینز دھڑا دھڑا انکی پکس لے رہے تھے البتہ ابھی بھی لائیٹس اور تھی جیسے ہی وہ ہال کے درمیان میں پہنچے ان پر پھولوں کی بارش شروع ہو گئی وہ جگہ پھولوں سے بھر گئی تھی

ابھی وہ اس لمحے میں گم تھے کہ گٹار کی آواز آئی سب سامنے متوجہ ہوئے تو شہرام ہاتھ میں گٹار تھامے بجا رہا تھا اور مسکرا کر ان دونوں کو دیکھنے لگا

سب نے ایک دم سے ہوٹنگ کی تھی احتشام رامز اور حارز نے باقاعدہ سیٹیاں بجانا شروع کر دیں تھی شہرام کی مسکراہٹ گہری ہوئی اور قدم انکی جانب بڑھائے

"پہلی نظر میں کیسا جادو کر دیا
تیرا بن بیٹھا ہے میرا جیا..."

شہرام نے انکے پاس رک کر دونوں کو مسکرا کر دیکھا

"جانے کیا ہو گا کیا ہو گا کیا پتا...."

وہ ان دونوں کے گرد گھومنے لگا اس دفعہ مصطفی نے بھی آبریش کو دیکھ کر گنگنایا تھا

"اس پل کو مل کے آجی لے زرا..."

شہرام ان دونوں کے پیچھے آکر کھڑا ہوا اور گانا سٹاپ کرتا گٹار بھی بجانا بند کیا تھا اور مسکرا کر انکو دیکھا گانا ختم ہوتے ہی حال تالیوں سے گونج اٹھا

مصطفی نے پلٹ کر اسکو گلے سے لگایا تو آبریش بھی اسکے سینے سے لگی تھی
کیمرہ مین ہر سین کو اپنے کیمرے میں قید کر رہا تھا ہر طرف خوشی سا سماع تھا

کچھ دیر نیچے فوٹو گرافی کے بعد وہ اب سٹیج پر چڑھ گئے تھے اور اب وہاں فوٹو گرافی کا سلسلہ جاری تھا

....

"کتنے خوش ہیں نہ سب....؟"

زرش نے اپنے ساتھ کھڑے رامز سے سامنے سٹیج کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جہاں شہرام احتشام کی گردن دبوچے کھڑا تھا

"ہاں بہت زیادہ اللہ ایسے ہی خوشیاں قائم رکھے....."

اسنے سعد کی دونوں گال چومتے ہوئے کہا

"آمین...."

"ویسے یار کیوں نہ ہم بھی اپنی خوشیاں ڈبل کر دیں...."

"کیسے....؟"

وہ اسکی شرارت سمجھے بغیر بولی تو وہ اسکے کان کے قریب جھکا

"ماشاءاللہ سے سعد بڑا ہو گیا ہے تو کیوں نہ ہم اسکا بہن بھائی لے آئیں...."

وہ اسکی کان میں سرگوشی کرتا پیچھے ہوا اسنے سرخ ہوتی اسکو گھورا تھا

"آرام سے بیٹھیں...."
اسکو گھور کر کہتی سٹیج کی طرف چل دی جہاں سعدیہ بیگم بلارہی تھیں لیکن پیچھے اسکوز بردست قہقہ سنائی دیا

....

"میرب بھائی کی شادی کے بعد ہم اپنی شادی کا بھی پلین بنائیں گے....."
احتشام اسکو الگ تھلگ جگہ پر لیجاتے ہوئے بولا یہاں رش نہیں تھا
"بڑئے تیز نہیں ہوتے جارہے پہلے پڑھائی تو ختم کرلیں...."

"وہ بھی ہوتی رہے گی جاناں.... ویسے بھی اپنی پڑھائی کے چکر میں میرے معصوم بچوں کی پڑھائی لیٹ ہورہی ہے...."
اسنے اسکو کمر سے تھامتے ہوئے کہا البتہ اسکو اپنی طرف کھینچا نہیں تھا صرف پکڑا تھا

"شاید اندھے ہو یا جان کر کرتے ہوئے نظر نہیں آرہا مہمانوں سے بھرا ہوا ہال...."
اسکے ہاتھ اپنی کمر سے ہٹاتے ہوئی غصے سے بولی

"گستاخ حد ادب تمیز نہیں اپنے مجازی خدا سے بات کرنے کی...."
وہ مصنوعی غصے سے بولا

"اچھااور مجازی خدا کو نظر نہیں آتا مجازی خدا جو بے شرمی پر اتر آتا ہے وہ....."

اسنے کمر پر دونوں ہاتھ ٹکاتے ہوئے کہا تو وہ ہنسا

"اوففف ڈر گیا تیرے اس حسن سے...."

وہ اک ادا سے بولا تو میرب شرما گئی

"آئی لو یو..."

وہ اسکے ماتھے پر مہر ثبت کرتا وہاں سے چلا گیا اور پیچھے وہ بھی مسکرا دی

....

"مصطفی....."

سب کھانے میں مصروف تھے تو سٹیج پر رش کم ہوا کہ آبریش نے اسکو مخاطب کیا

"جی مصطفی کی جان....."

اسنے پانی کا گلاس لبوں سے لگاتے ہوئے کہا

"مجھے بھی بھوک لگی ہے...."

اسنے معصومیت سے کہا تو وہ قربان ہی ہو گیا

"لیکن مصطفی کی جان تم نے خود کہا تھا کہ تم ایسے سبکے سامنے نہیں کھاو گی...."

اسنے اسکی کہی بات یاد دلائی ورنہ ابھی سب کھانا انکے ٹیبل پر لگوانے کا بھی کہہ رہے تھے

"اب بھوک بھی تو لگ سکتی ہے میں کیا کروں...."

اسکے معصومانہ انداز پر وہ ہنسا

"شہرام....."
اسنے سبکے ساتھ کھڑے شہرام کو آواز دی تو وہ اسکی طرف آیا
"کیا ہوا.....؟"
اسنے سٹیج پر چڑتے ہوئے پوچھا
"آپکی بہن کو بھوک لگ گئی ہے....."
اسنے شرارت سے کہا تو شہرام نے آبریش کو دیکھا جو معصومیت سے اسکو ہی دیکھ رہی تھی تو وہ بھی مسکرایا

"ویٹر......"
اسنے ویٹر کو آواز دی
"جی سر....."
"ہماری ساری فیملی کا کھانا اس ٹیبل پر لگا دیں......"
اسنے خالی پڑے ٹیبل کی طرف اشارہ کیا تو وہ اثبات میں سر ہلاتا چلا گیا کہ حارز اوپر آیا

"یار میں اجازت چاہوں گا عذوبہ کی طبعیت نہ بگڑ جائے....."

"لیکن یار....."

"یار اس سے فون بھی نہیں ہونا تجھے معلوم تو ہے اسکی طبعیت کا....."

اس سے پہلے مصطفی بولتا حارز بیچ میں ٹوک کر بولا

"کھانا کھالیا.....؟"

اب شہرام نے پوچھا تھا

"کھایا ہی کھایا...."

اسنے اسکو گلے ملتے کہا مطلب اسنے نہیں کھایا تھا

مصطفی بھی کھڑا ہو کر اس سے ملا حارز آبریش کے سر پر پیار دیتا اور دعائیں دیتا چلا گیا اور یہ سب بھی کھانا کھانے نیچے اس ٹیبل کی طرف چلے گئے جہاں کھانا لگ چکا تھا

"بھائی کھالیں کھالیں زیادہ زیادہ کھائیں کیونکہ شادی کے بعد کھانے کو تو ملتا ہے لیکن کھانا نہیں ملے لاتیں...."

اسکی بات پر ان سب کے قہقے گونجے جبکہ مصطفی نے اسکو گھورا

"زبان زیادہ نہیں چل رہی ادھر میرے پاس آ بتاتا ہوں..."

اسنے مصنوعی گھوری سے کہا کیونکہ وہ بالکل اسکے سامنے بیٹھا تھا

"ہاہاہاہا بھائی اپ نے احتشام ملک کو بے وقوف سمجھا ہے کہ اسنے زبان بھی چلانی ہو اور چھلائی کیلیے آپکے پاس بیٹھے....."

وہ آئس کریم کا بڑا سا چمچ منہ میں ڈالتے ہوئے بولا اس دفعہ مصطفی بھی سبکے ساتھ ہنسا تھا

"بھولو مت میرے بھائی تیرا بھی یہی حال ہو گا....."

پریھان نے اسکی کمر پر دھپ رسید کرتے ہوئے کہا

"مجھے سمجھ نہیں آتی یہ تیری زبان کے ساتھ تیرے ہاتھ کیوں چلتے ہیں....."

اسنے اپنی کمر سہلاتے ہوئے کہا

"یہ میرے ہاتھ میری مرضی..."

"بیٹا جس دن میرے ہاتھ چلے نہ تجھے سب اگلا پچھلا یاد آ جائے گا....."

وہ اترا کر بولا

"اور پھر اسکے شوہر سے دھلائی کیلیے تیار رہنا......"

شہرام نے کہا تو اسنے منہ بنایا

"بس سب اسکے سگے ہیں میں بیچارہ مظلوم پلس معصوم آپ سب کا سوتیلا ہوں جو سب مجھ پر ہی ہاتھ صاف کرتے ہیں....."

اسنے منہ بنا کر کہا تو سب پھر ہنسے تھے سعید صاحب نے اپنی فیملی کو دیکھا یہی تو انکی زندگی تھے سب انکی خوشی سب ابھی بھی ہنسی مزاق میں مصروف تھے

سعید صاحب اور کیا چاہتے تھے بس زندگی کا ایک خوشہ جہاں بس ایک سب سے عزیز کی کمی تھی وہ شاید وہ انکی یہ خوشیاں ہی اجاڑ لے جائے..یوں ہنسی مزاق میں فنکشن ختم ہوا اور سب نے گھروں کی راہ لی

....

سب مہمان رخصت ہو گئے تھے اور انکے گھر کے افراد ہی لاونج میں بیٹھے تھے وہ ہال سے سیدھا لاونج میں ہی آکر بیٹھ گئے تھے اور چائے پی رہے تھے ساتھ ہنسی مزاک جاری تھا

شہرام نے سبکو مصروف دیکھا تو پریہان کے پیچھے یعنی کچن کی راہ لی جب کچن میں داخل ہوا تو پریہان مزے سے کیک کے ساتھ چائے سے لطف اندوز ہو رہی تھی

اسنے پیچھے سے جا کر اسکو ہگ کیا تھا پہلے تو وہ ڈری پھر گردن موڑ کر اسکو گھورا اور ہاتھ میں پکڑا چاکلیٹ کیک اسکے منہ میں ڈالا

"اکیلی یہاں کیوں ہو.....؟"

اسنے اسکی چائے سے ایک سپ لیتے ہوئے کہا

"بس آہی رہی تھی...."

اسنے چائے کا خالی مگ رکھا اور کیک کا ایک اور پیس اسکے منہ میں ڈالا

"ہائے بس جلدی ہماری بھی رخصتی ہو ہی جائے....."

اسنے اسکی گردن میں چہرہ چھپائے کہا تو وہ گدگدی سے کھلکھلائی

"اک راز تجھ سے کہوں

ہمراز بن جا زرا

کرنی ہے کچھ گفتگو الفاظ بن جا زرا"

وہ اسکے کان کے قریب جھکتا اپنی آواز کے سحر میں جکڑ رہا تھا

"لبوں کے پاس آ

اب تو میری آواز بن جا زرا..."

اسکا رخ اپنی طرف کرتے کہتے ساتھ جھکا تھا وہ سختی سے آنکھیں میچیں ایک ہاتھ اسکے سینے پر رکھے جبکہ دوسرے سے اسکے بازو کو پکڑا ہوا تھا

"شہرام بابا بلا رہے ہیں...."
رامز کی آواز باہر سے سن کر وہ پیچھے ہوا
"آرہا ہوں بھائی...."
اپنی سانس بحال کرتا اسنے آواز لگائی تھی اور سانسوں کو بحال کرتی پریہان کو دیکھا
"بعد میں یہی سے کنٹینیو کروں گا...."
کہتے ساتھ اسکا چہرہ تھپتھپاتا باہر چلا گیا

....

پریہان ملازمہ کو سمیٹنے کا کہتی ابھی کچن سے نکلی ہی تھی کہ اسکے موبائل پر ٹیون ہوئی اسنے موبائل پر میسج دیکھا تو ان ناون نمبر تھا اسنے میسج کھولا

"میں گارڈن میں انتظار کر رہا ہوں...."
میسج پڑھ کر اسکے چہرے پر خوبصورت مسکراہٹ پھیلی

"لیکن ابھی تو مل کر گئے ہیں.... کیا معلوم کوئی سرپرائیز ہو..... لیکن ان ناون نمبر سے کیوں کیا....؟ کیا معلوم تنگ کر رہے ہوں....."

خود سے سوال کرتی خود سے ہی جواب دیتی گارڈن والی سائیڈ پر چلی گئی

....

سب لاونج میں بیٹھے گپ شپ ہنسی مزاق میں مصروف تھے کہ شہرام کا فون رنگ ہوا اسنے نمبر دیکھا تو حارز کی کال تھی

شور ہونے کی وجہ سے حارز کی آواز نہیں آرہی تھی تو گارڈن میں چلا گیا

"ہاں اب بول...."

"یار وہ سب سچ بول چکا ہے میں اسکا بیان ریکارڈ کر چکا ہوں باقی تم دونوں خاص ٹریٹمنٹ دینا چاہو تو ٹھیک ہے....."

حارز نے اپنے گھر میں داخل ہوتے ہوئے کہا

"ٹھیک ہے کل میں دیکھوں گا آکر اور ہاتھ صاف کروں گا تھوڑا سا فلحال مصطفی کو تھوڑا ٹائیم بیوی کے ساتھ سپینڈ کرنا چاہیے...."

"ٹھیک ہے جیسا تو مناسب سمجھے ملتے ہیں کل......"

اسنے عذوبہ کو مسکرا کر دیکھا اور کال کٹ کی

کال سن کر وہ جیسے ہی پلٹا دوبارہ اسکا فون رنگ ہوا اسنے دیکھا اور میسج کھولا تو وہ ایک وڈیو تھی وہ جیسے جیسے وڈیو دیکھ رہا تھا اسکے چہرے کے تاثرات بگڑ رہے تھے وہ ایک دم سے لڑکھڑایا تھا اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے وڈیو دیکھنے لگا

اسکے چہرے کے تاثرات بگڑ رہے تھے وہ ایک دم سے لڑکھڑایا تھا اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے وڈیو دیکھنے لگا

"بھائی یہاں کیا کر رہے ہو جلدی چلیں بڑے ابو آپکے متعلق فیصلہ....."

احتشام جو اپنی ہی دھن میں بول رہا تھا شہرام کو ساکت کھڑا دیکھ اور چہرے کے تاثرات دیکھ اسکی زبان کو بریک لگی

"شہرام بھائی....."

اسنے آگے بڑھ کر اسکا کندھا ہلایا کہ شہرام میں جنبش ہوئی لڑکھڑایا تھا کہ احتشام نے جلدی سے تھاما

"بب- بھائی کیا ہوا آپکو....؟"

اسنے اب پریشانی سے پوچھا لیکن وہ تو گم سم سا کھڑا تھا احتشام اسکو چھوڑتا اندر بھاگا تھا اور لاونج میں داخل ہوا سب خوش گپیوں میں مصروف تھے

احتشام مصطفی کے پیچھے کھڑا ہوا اور صوفے پر دونوں ہاتھ رکھتا آگے کو جھکا

"بھائی جلدی چلیں شہرام بھائی ٹھیک نہیں لگ رہے....."

اسکی فکرمند آواز سن کر اسنے پلٹ کر اسکو دیکھا اور اثبات میں سر ہلاتا اٹھا اور سامنے بیٹھے رامز کو اشارہ کیا تو وہ بھی اٹھا تھا اور وہ تینوں لاونج سے نکل کر بھاگ کر گارڈن میں گئے تھے شہرام ابھی بھی اسی حالت میں تھا

"شیرے کیا ہوا ہے یار....؟"

مصطفی نے اسکا رخ اپنی طرف کیا تو وہ خالی خالی نظروں سے اسکو دیکھنے لگا

"سب برباد ہو گیا....."

وہ کھوئے سے لہجے میں بولا

"کیا کہ رہا ہے تو..؟...."

اب انکو حقیقتاً شہرام کی حالت دیکھ کر پریشانی ہوئی تھی اور پھر اسکے ہاتھ میں موجود موبائل پر نظر گئی تو مصطفی نے موبائل پکڑا اور وہاں کھلی ہوئی وڈیو پلے کی

وہ بھی جیسے جیسے دیکھ رہے تھے انکی حالت بھی کچھ مختلف نہ تھی

"پپ-پریہان...."

احتشام صرف اتنا ہی کہہ سکا باقی وہ دونوں پھٹی پھٹی آنکھوں سے وڈیو کو دیکھ رہے تھے جس میں پریہان انہی کپڑوں میں ایک کرسی پر بندھی ہوئی تھی اور ہاتھ سے قطرہ قطرہ خون نکل رہا تھا

"مم۔ مصطفی اسنے پھر چھین لیا مجھ سے وہ جیت گئی مصطفی....."
شہرام ایک دم سے چلایا تھا مصطفی نے آگے بڑھ کر اسکو گلے لگایا
"شہرام ہوش سے کام لے میرے بھائی ہم... ہم ڈھونڈھ لیں گے...."
شاید وہ خود کو تسلی دے رہا تھا وہ بکھرا سا کچھ بڑبڑا رہا تھا اور پھر اسکو پیچھے دھکا دیا

"میں وشما کی جان لے لوں گا اگر اسکو کچھ ہوا تو....."
وہ پھر سے چلایا تھا سرخ آنکھیں لہو اگل رہی تھیں
"آآآآآ......"
وہ اونچی چلایا تھا اور موبائل اٹھا کر زمین پر دے مارا نیچے گھاس ہونے کی وجہ سے زیادہ فرق نہ پڑا تیز تیز سانس لیتا نیچے بیٹھا اور اپنے بالوں کو نوچنے لگا مصطفی خود بکھر سا گیا تھا اور رامز اور احتشام ابھی تک ساکت کھڑے تھے

سب لوگ جو لاونج میں بیٹھے تھے شور کی آواز سن کر حیرت سے لاونچ سے باہر نکلے اور گارڈن سے آتے شور کی آواز سن کر سب گارڈن کی طرف گئے لیکن وہاں سبکو پریشان اور شہرام کی حالت دیکھ کر انکو کچھ غلط کا احساس ہوا

"مم۔ مصطفی شہرام کو کیا ہوا ہے......؟"
سعید صاحب نے اسکی حالت دیکھ کر پوچھا
"کھا گئی ہے آپکی بیٹی میری خوشیوں کو...."
شہرام انکو دیکھ کر چلایا تھا تو انہوں نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا

"صرف آپکی وجہ سے بابا وہ.. وہ اس حد تک پہنچ گئی ہے آپکی دی گئی چھوٹ کی وجہ سے....."
وہ کھڑا ہوتا ہوا پھر سے چلایا
"شہرام...."
رامز ہوش میں آتا اسکو پکڑا تھا

"چھوڑیں بھائی آج انکو انکی غلطی کا احساس دلانا چاہیے جس سانپ کو انہوں نے پالا وہ آج ڈس چکا ہے...."
وہ رامز کی گرفت سے نکلتا ہوا پھر سے چلایا تھا سب دم سادھے اسکو سن رہے تھے

"بب-بیٹا...."

سعید صاحب کے الفاظ ٹوٹے تھے

"نہیں ہوں میں آپکا بیٹا صرف وہ.. وہ دو ٹکے کی لڑکی وہ منحوس وہ ہی آپکی بیٹی ہے جو سب تباہ کر گئی ہے آج....."

اسکی آواز پورے گارڈن میں گونج رہی تھی

"شہرام ہوش سے کام لو....."

حماد صاحب اسکو مزید بد تمیزی کرتا دیکھ جلدی سے بولے

"کک-کیا کر دیا ہے اسنے...."

سعید صاحب ٹوٹے سے لہجے میں بولا

"لے گئی ہے وہ میری زندگی مجھ سے دور....."

چلانے سے اب اسکی آواز تبدیل ہو رہی تھی

"پریہان...."

سبکے ہاتھ بے ساختہ اپنے دلوں کو گئے تھے

"کک-کیا کہ رہے ہو شہرام کہاں ہے پر یہاں.....؟"

حماد صاحب نے شہرام سے پوچھ کر مصطفی کو ہلایا تو اسنے بنا کچھ بولے اگے بڑھ کر نیچے گرا شہرام کا فون اٹھایا جو چل رہا تھا اسنے وڈیو چلا کر انکے سامنے کی اس میں ہمت نہ تھی کہ انکو بتا سکتا

سعید صاحب لڑکھڑائے تھے پاس کھڑی آبریش نے جلدی سے انکو پکڑا

"دیکھا بابا یہ ہوتا ہے سانپ کا ڈسنا... جتنی مرضی سانپ کی مدد کر لو آخر میں وہ آپکو ہی ڈسے گا....."

وہ اب آہستہ آواز میں بولا تھا سب لاجواب سے کھڑے تھے سہی ہی تو کہ رہا تھا سعدیہ بیگم آبریش اور شازیہ بیگم مسلسل رو رہیں تھی

"وہ کچھ نہیں کرئے گی اسکو..."

سعید صاحب ایک امید سے بولے

"بابا ابھی بھی اس ناگن سے امید ہے آپکو افسوس....."

شہرام طنزیہ ہنسا تھا

"شہرام میری بچی کو بچا لو شہرام..."

شازیہ بیگم روتے ہوئے بولیں

"چھوٹی امی میں اس بیغیرت عورت کو جہنم واسل کروں گا اور پریہان کو بچاؤں گا ضرور....."
وہ ایک نظر سعید صاحب کو دیکھتے ہوئے اس دفعہ دھیمی آواز میں بولا پر لہجہ سب کا ٹوٹا ہوا تھا

....

پریہان دھیرے دھیرے ہوش میں آرہی تھی اسنے ہولے سے آنکھیں کھولیں تو ہر طرف اندھیرہ ہی تھا اسنے خود کو ہلانا چاہا تو بندھے ہونے سے اسکے دماغ میں جھماکا ہوا اسکو دھیرے دھیرے سب یاد آنے لگا

کہ وہ اس میسج کی وجہ سے گارڈن میں گئی وہاں کھڑئی شہرام کا انتظار کر رہی تھی کسی نے پیچھے سے آکر اسکو منہ پر رومال رکھا لیکن پریہان نے سانس روک لی تھی اور اسکو دھکا دے کر پیچھے ہوئی اور بھاگنے لگی کہ کسی نے اسکا ہاتھ کھینچا اسکی ہاتھ پر کچھ بہت ضور سے چبھا تھا اور ایک تھپڑ کسی نے اسکو مارا تھا اور دوبارہ اسکے منہ پر رومال رکھا اور اسکے بعد کچھ یاد نہیں تھا اسکو

"کون لایا ہے مجھے یہاں کھولو....."
وہ کرسی پر زور سے ہلتی ہوئی حلق کے بل چلائی
"کھولو....."
وہ پھر سے چلائی تھی

"چھوڑو مجھے کون لایا ہے یہاں...."

وہ پھر سے حلق کے بل چلائی تھی کہ دروازہ کھلا تھا باہر سے آتی روشنی سے اسنے آنکھیں بند کیں تھی اور پھر کچھ دیر بعد اسنے آنکھیں کھولیں تو سامنے موجود ہستی کو دیکھ اسنے آنکھیں بند کر کے دوبارہ کھولیں تھی جیسے یقین کرنا چاہتی ہو..

"آ-آپ...."

وہ اٹک کر بولی

"جی میری جان میں...."

وشما قدم قدم لیتی اسکے پاس آئی

"مجھے ان سب کی امید نہیں تھی وشما آپی...."

وہ بے یقینی سے روتے ہوئے بولی

"کر لو یقین میں تمہیں چھوڑ دوں لیکن...."

وہ کہتے ساتھ رکی اور جھک کر اسکے آگے آئے بال پیچھے کیے

"لیکن تمہیں شہرام سے خلا لینا ہو گا...."

"مر کر بھی نہیں لوں گی سمجھیں آپ...."

وہ اسکی بات پوری ہونے سے پہلے حلق کے بل چلائی

"تو پھر یہی رہو کیونکہ دور تو میں اسکو تم سے کر دوں گی...."
وہ مسکرا کر بولی
"اللہ نے چاہا تو ایسا نہیں ہو گا...اور جہنم میں جائیں آپ جیسی بد کردار زلیل عورت گھٹیہ آہہہ....."

وشما کے تھپڑ سے اسکے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے اور چہرہ اٹھا کر وشما کو دیکھا وہ اس وقت کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی حالانکہ اسکا ہونٹ پھٹ چکا تھا

"اپکا یہ تھپڑ مجھے خاموش نہیں کروا سکتا آپ جیسی گھٹیا عورت سے یہی امید تھی...."
"پریہان..."
وشما نے ایک اور تھپڑ اسکے چہرے پر رسید کیا تھا پریہان کے البتہ پندرہ طبق روشن ہو گئے تھے

"ایک بات کان کھول کر سن لو میں شہرام سے اسکی ہر پیاری چیز چھین لوں گی جیسے اس نے چھینا تھا مجھ سے میں تمہیں بھی اس سے چھین لوں گی....."
وہ اسکو بالوں سے پکڑتے ہوئے بولی

"آپکے اندر موجود حسد اپکی جلن نے آپکو اس مقام پر پہنچا دیا ہے وشما آپی...."
وہ زور سے ہلتے ہوئے بولی

"چھوڑ دو شہرام کو پر یہان میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں نہیں کھونا چاہتی تمہیں...."
اب کہ وہ اسکی گال کو چھوتے ہوئے بولی پر یہان نے چہرہ پیچھے کیا تھا

"اور میں شہرام سے محبت کی انتہا پر ہوں وشما آپی اب موت کے علاوہ کوئی ہمیں الگ نہیں کر سکتا اب چھوڑنے کا سوال ہی پیدہ نہیں ہوتا......"
وہ دلفریب مسکراہٹ کے ساتھ بولی

"الگ تو ہو گے تم دونوں دیکھنا وشما ہر چیز چھین لے گی شہرام سے...."

"اگر مجھے شہرام سے دور کرنا ہے تو آپکو مجھے مارنا ہو گا...."
وہ تحمل سے بولی
"ماروں گی تو ضرور پر تمہیں نہیں تمہیں تو چاہ کر بھی وشما نہیں مار سکتی...."
مسکرا کر اسکا گال تھپتھپاتی باہر چلی گئی

"اللہ میاں بچالیں پلیز شہرام کو بھیج دیں پلیز ہمیں الگ مت کریئے گا....."

وہ روتے ہوئے بولی

....

وہ سب اسوقت لاونج میں بیٹھے تھے مصطفی رامز حارز ہر ممکن کوشش کررہے تھے البتہ شہرام لاونج میں ادھر سے ادھر چکر لگانے کے علاوہ کچھ نہیں کررہا تھا

مقصد غصہ ٹھنڈہ کرنااور دماغ چلانا تھا جوایک بار چلتا توپر یہان کوڈھونڈھنا مشکل کام نہ تھا حارز بھی یہی موجود تھا

"مصطفی وشما کو کام کرو...."
وہ ٹہلتا ہواایک دم سے رک کر بولا تو اسنے فون ملایا رات کے دس بج چکے تھے سب انہی شافی کے کپڑوں میں موجود تھے یہاں تک کے آبریش بھی اسی بھاری ڈریس میں موجود تھی

تیسری بیل پر کال اٹھالی گئی تھی

"ہیلو......"

وشما کی پرجوش سی آواز گونجی

"وشما میری بہن کہاں ہے....؟"

مصطفی غصے کو قابو میں کرتے ہوئے بولا

"میرے پاس...."

وہ مزے سے بولی

"چھوڑ دو اسکو وشما...."

وہ ابھی بھی آرام سے بولا

"اتنی فکر کیوں کر رہے ہیں سب وہ کسی غیر پاس نہیں اپنی آپی پاس ہے مصطفی...."

اسکے اطمینان میں بھی زرا فرق نہ آیا تھا

"کیا چاہتی ہو....؟"

"شہرام طلاق کے پیپرز بھیجے...."

اور یہ بات سب کو سلگا گئی تھی شہرام غصے میں بولتا مصطفی نے خاموش رہنے کا اشارہ کیا

"تمہاری موت کا سرٹیفکیٹ ہیں وہ بھیج دیں....."

مصطفی کی یہ بات وشما کو تڑپا گئی تھی پر اسنے خود کو کمپوز کیا

"ارے میرے پیارے دوست مصطفیٰ آج تمہارا ولیمہ تھا انجوائے کرو بیوی کے ساتھ تم کن چکرو میں پڑھ گئے ہو دیکھو میں تمہاری خوشیاں برباد نہیں کرنا چاہتی یہ نہ ہو بعد میں میری جان تم مجھے بلیم دو کہ دیکھو وشما تمہاری وجہ سے میں اپنی بیوی کے ساتھ ٹائیم سپینڈ بھی نہ کر سکا...."

اسکی بات سب کا حلق تک کڑوا کر گئی تھی

"ویسے وہ کدھر ہے شہرام اسکی تڑپتی ہوئی آواز سننے کو ترس گئی ہوں میں اسکو دو اور تم پلیز انجوائے مارو...."

وہ ابھی بھی ریلیکا انداز میں بولی

"وشما میری پری کدھر ہے....."

وہ غصے سے بولا تھا

"ہائے میری جان تمہاری آواز کو تو ترس گئی تھی میں....."

اسکے بے شرمی والے الفاظ سن کر اسنے ایک نظر نفوس پر ڈالی

"وشما اسکو چھوڑ دو ورنہ زندہ زمین میں دفن کر دوں گا...."

وہ غرا کر بولا تھا

"دفنا دو لیکن میرے ساتھ اپنی بیوی کو بھی دفنانا....."

"وشامیں جان لے لوں گا تمہاری اگر اسکو ذرا خروش بھی آئی تو...."

وہ غصے سے دوبارہ بھڑکا تھا

"ششش آواز نیچی پر یہان کی جان پیاری ہے نہ تو خاموش رہو....."

"بکواس بند کرو میری بیوی کا بتاو..."

وہ غصے سے دوبارہ چلایا

"لاش مل جائے گی...."

سبکے ہاتھ بے ساختہ اپنے دلوں کو گئے تھے شہرام کا دل دہل سا گیا تھا

"آہ وشما کاش تم سچائی کو سمجھتی آج حالات کچھ اور ہوتے وشما کبھی حقیقت کو جانا ہوتا....."

وہ تھکے سے لہجے میں بولا

"بس شہرام سب حقیقت جانتی ہوں میں تمہاری میرے صائم کو میرے بابا کو مارا ہے تم نے......"

وہ چلائی تھی

سب پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے یہ کیا کہ رہی تھی وہ.. سوائے مصطفی اور حارز کے کیونکہ انکو ہی اس الزام کا معلوم تھا

"وشما کیا تمہیں مجھ پر اپنے شہرام پر یقین نہیں اپنے اس دو ٹکے کے باپ کی بات پر یقین کر لیا مجھ پر نہیں....."

وہ غصے سے بولا تھا

"مجھے کسی کی بات پر یقین نہیں سارے ثبوت ہیں میرے پاس...."

"ثبوت.. واہ وشما آنکھوں دیکھا کبھی چھوٹ بھی ہوتا ہے وشما ثبوت تو میرے پاس بھی ہی لیکن جھوٹے نہیں...."

"مجھے تمہاری کسی بکواس پر یقین نہیں...."

وہ قطع لہجے میں بولی

"مر جاو پھر... کیونکہ اب وشما تمہار قتل فرض ہے میں پر یہان کو ڈھونڈہ تو لوں گا لیکن یاد رکھنا تمہیں مجھ سے کوئی نہیں بچا سکتا...."

"معلوم ہے ڈھونڈہ لو گے تم مجھے میں بھی تیار ہوں آجاو تم میری جان سب تمہاری آنکھوں کے سامنے تم سے چھینوں گی جیسے تم نے چھینا ہے....."

وہ بھی وشما تھی کہاں پیچھے رہنے والی تھی

"اوکے ملتے ہیں جتنے گھنٹے ہیں عیاشی مار لو کیونکہ تمہاری موت آ رہی ہے...."

اسنے غصے سے چلا کر فون بند کیا تھا اور شکوہ کناں نظر سے اپنے باپ کو دیکھا سعید صاحب کو اپنا آپ گنہگار محسوس ہو رہا تھا

....

شہرام کو اور باقی سبکو ڈھونڈ ھتے انکو صبح فجر ہو گئی شہرام نے ساری رات سیگرٹ پھونکی تھی اور گاڑی چلائی تھی

اسنے فجر کی آذانیں سنیں تو گاڑی ایک مسجد کے سامنے روکی

وہ جانتا تھا صرف ایک ہی ذات ہے جو اسکی مدد کر سکتی ہے اور بے شک اس میں شک نہیں وہی ذات ہے جو ہماری مشکلات کا خاتمہ کرتا ہے

نماز ادا کر کے باہر آیا تو چہرہ آنسوؤں سے تر تھا وہ آج پھر رو رہا تھا اسکے لیے صائم کی موت کے بعد وہ جتنی بار بھی رویا تھا صرف اسکے لیے صرف اسکے لیے.....

وہ گاڑیوں کو کراچی کی سڑکوں پر دوڑا رہا تھا کہ اسکا فون رنگ ہوا ان ناون نمبر دیکھ کر اسنے جلدی سے اٹھا

"میری جان جانتی ہوں تم ڈھونڈھ رہے ہو اور تم ڈھونڈھ لو گے...."

"وشما اپنی خیر منالو...."

"سویٹ ہارٹ اپنی بیوی کی آواز سنو گے.....؟"

"نہیں مجھے نہیں سننی...."

وہ ضبط کرتا ہوا بولا وہ اب اسکے سامنے تو کم از کم کمزور نہیں پڑنا چاہتا تھا

اور دوسری طرف وشما نے کڑوا گھونٹ بھرا مطلب بڑے طوفان کی نشانی دے رہا تھا اسکا یوں نظر انداز کرنا

"چلو شہرام ڈھونڈھنا بند کرو میں تمہیں جلد از جلد اپنے روبرو دیکھنا چاہتی ہوں جگہ کی لوکیشن سینڈ کر رہی ہوں یو ہیو اونلی ففٹین منٹس ملتے ہیں پھر....."

بنا اسکی سنے اسنے کال کٹ کی تھی ٹھیک دو منٹ بعد اسکو لوکیشن مل رہی تھی اسکے ماتھے کی رگیں تن گئیں تھی یہ وہ گھر تھا جس میں صائم اور اسکی منگنی ہوئی تھی مطلب آج آر یا پار وہ اس وقت پانچ منٹ کے فاصلے پر تھا مطلب بہت کلوز تھا....اسنے لوکیشن مصطفی اور حارز کو سینڈ کی....اور گاڑی سپیڈ سے دوڑانے لگا

....

اسنے گھر کے سامنے گاڑی روکی گن ہاتھ میں پکڑتا اترا تھا اور اندر کی جانب قدم بڑھائے جیسے ہی اندر داخل ہوا لیکن اندر اندھیرہ تھا

"ارے وہ آئے خدا کی رحمت
کبھی ہم انکو دیکھتے کبھی انکے تڑپے ہوئے چہرے کو"

اسکو ایک کمرے سے آواز آئی گن ہاتھ میں تھامے اندر داخل ہوا لیکن کمرے میں بالکل اندھیرہ تھا

"پری...."

وہ بلند آواز میں چلایا

"آئیں دلہے راجا....."

پیچھے سے آواز آنے پر پلٹا تھا اور وشما نے ساری روشنیاں چلائی تھیں اسنے آنکھیں چھپک کر کھولیں تھی اور سامنے اس کمینی (بقول شہرام) کو دیکھا

"میری پری کہاں ہے....؟"

وہ اسکی طرف بڑھا اسکی پشت پریہان کی طرف تھی اس لیے وہ اسکو دیکھ نہ سکا اور پریہان کے چلانے کی آواز بھی اس تک نہیں پہنچ رہی تھی

"چچچچ عاشق کی حالت تو دیکھو ایک رات میں ہی....."
اسنے اپنے ہاتھ میں پکڑئی گن ہونٹوں پر رکھتے ہوئے کہا تو اسنے غصے سے اسکو دیکھا
"بکواس بند کرو جلدی بولو..."
اسنے غصے سے کہا

تو وشما ہنسی تھی اور آنکھوں سے پیچھے کی طرف اشارہ کیا وہ پلٹا تو پریہان پیچھے کرسی سے بندھی رو رہی تھی اسنے اگے بڑھنا چاہا لیکن آگے شیشہ تھا

"میری جان...."
اسنے شیشے کو بجایا تھا لیکن نہ وہ اسکی آواز سن سکتا تھا نہ یہ اسکی آواز سن سکتی تھی
"وشما کھولو دروازہ...."
وہ اسکی طرف موڑا تو وہ اسکے پاس آکر رکی

"طلاق دو اسکو آئی پرامس کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچاوں گی اور...."

لیکن شہرام کے تھپڑ نے اسکی بات بیچ میں ہی کاٹ دی

"اے حد میں رہو اپنی دوبارہ ہاتھ مت اٹھانا شاید بھول چکے ہو پریہان میری قید میں ہے...."

وہ چلائی تھی آنکھیں حد درجہ سرخ تھیں لیکن شہرام سے زیادہ نہیں

"یوشت یور بلڈی ماوتھ...."

اسنے اسکا منہ دبوچہ تھا لیکن اگلے ہی پل شیرام نے سختی سے آنکھیں میچیں تھی اور اسکو گرفت ست ازاد کیا آنکھوں کو مسلتا دوبارہ کھولا تو کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا اسنے آنکھوں کو دوبارہ مسلا جس میں وہ مرچ ڈال گئی تھی اسکی آنکھوں میں جلن ہو رہی تھی لیکن اگر وہ وہ بروقت آنکھیں نا بند کرتا تو ساری مرچیں آنکھیں میں ڈل جاتیں لیکن پھر بھی آنکھوں میں جلن ہو رہی تھی

دروازہ کھولتا باہر بھاگا تھا اور پریہان کو آوازیں دینے لگا کہ اسکو پریہان کی چینخ سنائی دی اس آواز کے تعاقب میں گیا اور ایک دروازہ کھولا اور رک گیا کیونکہ سامنے وشا بندھی ہوئی پریہان کے سر پر اپنی تھوڑی ٹکائے کھڑی تھی

"آجاو ہیر کے رانجھے...."

وہ گھومتی ہوئی اسکے پاس آئی شہرام تو سلگ گیا تھا پر یہان کا پھٹا ہونٹ اور چہرے پر موجود نشانات دیکھ کر

"شش- شہرام...."

وہ ٹوٹے سے انداز میں روتے ہوئے بولی

"وشما چھوڑ دو اسکو لو میری جان چاہتی ہو نا لے لو....."

اسکے سر پر گانی گن دیکھ کر اسنے ہاتھ اٹھائے تھے

"تمہارے پیاروں کی جان چاہتی ہوں تمہیں تڑپتا ہوا دیکھنا چاہتی ہو شہرام..."

اسنے جنونیت سے کہا شہرام کو اتنا اندازہ ہو گیا تھا وہ سائیکو لڑکی کچھ بھی کر گزرے گی

"میں نے صائم بھائی سعود بابا کو نہیں مارا وشما سچائی پہچانو...."

اسنے دو قدم آگے لیتے ہوئے کہا

"شہرام دور رہو...."

اسنے اسکو آگے بڑھتے دیکھ کہا تو وہ وہی رکا اور اسکا دھیان بٹانا چاہا

"ٹھیک ہے یہی کھڑا ہوں تم گن ہٹاو...."

اسنے رکتے ہوئے کہا

"طلاق دو اسکو....."

"ٹھیک ہے دے دوں گا....."

اسکی بات پر پریہان نے حیرت سے اسکو دیکھا تو شہرام نے اسکو آنکھوں ہی آنکھوں سے تسلی دی اور اسکا دھیان بٹا دیکھ اسنے اپنی گن ماری تھی جو سیدھا اسکے ہاتھ پر لگی دونوں کی بندوقوں نیچے گریں تھی اس سے پہلے وہ گن پکڑتی اسنے وشما کو دبوچا اور اسکے چہروں پر دو تین تھپڑ رسید کیے جس سے وہ زمین پر گرئی اسکے بے شمار طبق روشن ہوئے تھے

شہرام نے جلدی سے پریہان کو کھولا جیسے ہی اسکے ہاتھ کھلے اسنے اسکو کس کر گلے لگایا تھا

"بس بہت ہو گیا....."

وشما کی آواز پر دونوں نے پلٹ کر دیکھا تو وشما ہاتھ میں گن لیے ہونٹ سے نکلتا خون صاف کیا

"وشما گن پھینکو....."

شہرام نے اس جنونی لڑکی کو کہا

"نہیں آج آر یا پار آج تم نہیں بچو گے....."

وہ چلائی تھی

"وشما آپی مجھے ماردیں....."

وہ شہرام کے آگے آئی تھی

"پریہان سائیڈ پر ہو..."

شہرام نے اسکو سائیڈ پر کرنا چاہا لیکن اسنے شہرام کو پیچھے دھکا دیا تھا

"پری میری جان میں تمہیں مارنا نہیں چاہتی پیچھے ہو جاو..."

وشما جلدی سے بولی تھی وہ جتنا مرضی مضبوط بن جاتی لیکن وہ پریہان کو نہیں مار سکتی تھی

"پریہان پیچھے ہٹو....."

شہرام نے اسکو پیچھے دھکا دیا اس سے پہلے وہ گولی چلاتی پریہان دوبارہ اگے آئی تھی

"شہرام سے پہلے آپکو مجھے مارنا ہو گا..."

وہ شہرام کی باتوں کو اگنور کرتے ہوئے بولی

"پریہان سائیڈ پر ہو جاو....."

اسنے کہتے ساتھ آنکھیں بند کیں تھی آور گولی چلائی شہرام نے پریہان کو دھکا دیا تھا گولی کی آواز سے یر طرف سناٹا پھیل گیا تھا امدر داخل ہوتے رامز مصطفی حارز سعید صاحب حماد صاحب اور باقی پولیس فورس جو باہر تھی سب ساکت ہو گئے تھے سب کے دل دہل گئے تھے

اسنے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر اٹھایا جو خون سے لت پت ہو گیا تھا اور پھر وہ وجود نیچے گرتا چلا گیا

اسنے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر اٹھایا جو خون سے لت پت ہو گیا تھا اور پھر وہ وجود نیچے گرتا چلا گیا

سب ساکت نظروں سے ابھی بھی شاکڈ سے دیکھ رہے تھے

"پری یہان...."

شہرام کو پہلے ہوش آیا تو چلایا اور نیچے بیٹھ کر اسکا سر اپنی گود میں رکھا

"پپ-پری پری میری اٹھو پری....."

ہوش تو سکوت تب آیا جب ایک اور گولی کی آواز چلی اور وشما بھی نیچے گرتی چلی گئی البتہ اسنے گولی خود کو خود ہی ماری تھی

"پری یہان...."

سب بھاگے تھے اور اسکو ہلانے لگے اسنے مندیں مندیں سے آنکھیں کھولیں تھی اور خود آلود ہاتھ مشکل سے اٹھاتی شہرام کے چہرے پر رکھا

"مم-میں آ-آپ سے بب-بہت پیار کک-کرتی ہوں اور آپ سب سے بھی بب-بہت پیار کرتی ہوں..."

اسنے پہلے شہرام کو پھر اپنی جان سے عزیز فیملی کو دیکھتے ہوئے کہا

"پری میری جان میں بھی بہت پیار کرتا ہوں...."

اسنے اسکے ماتھے کو بنا کسی کی پرواہ کیے شدت سے چوما

"شہرام ہمیں ہوسپٹل جانا ہوگا..."

مصطفی پریہان کی بگڑتی حالت دیکھ ہوش میں آیا تھا کیونکہ سعید صاحب حماد صاحب اور سب سے زیادہ شہرام اپنی حالت میں نہیں لگ رہا تھا

رامز باہر گاڑی کی جانب بھاگا تھا

شیرام نے جلدی سے اسکو گود میں اٹھایا تھا باقی انکی فیملی کے علاوہ پولیس فورس تھی جو اس گھر پر قبصہ کر چکی تھی انکو کوئی نہ ملا تھا یہاں پر اور وشما کو بھی یہ لوگ اٹھا چکے تھے

پریہان کو پچھلی سیٹ پر لیٹاتے اسکا سر اپنی گود میں رکھا تھا رامز نے جلدی سے گاڑی سٹارٹ کی اور اسکی سپیڈ بڑھائی تھی دوسری گاڑئی میں مصطفی دھندھلاتی آنکھوں سے ڈرائیونگ کر رہا تھا

رامز نے فرنٹ مرر سے دیکھا شہرام پریہان کے چہرے پر جھکا کچھ آہستہ آہستہ کہ رہا تھا کتنے آنسوؤں پریہان کے چہرے پر گرئے تھے اور وہ ہر چیز سے بیگانہ بے ہوش تھی اسکی سانسیں بہت مدھم چل رہی تھی

کچھ ہی دیر میں ہوسپٹل کے ایمر جنسی روم میں پریہان موجود تھی باقی سب باہر ٹہل رہے تھے رامز نے سبکو گھر میں اطلاع دی تھی باقی سب بھی یہی موجود تھے سب نے وہی کال یعنی ولیمے والے کپڑے ہی پہنے ہوئے تھے سوائے آبریش کے جس نے وہ بھاری ڈریس چینج کیا تھا

....

"مصطفی پریشان مت ہوں پریہان بالکل ٹھیک ہو جائے گی....."

اسنے شاید خود کو تسلی دی آنکھوں سے آنسووں خود کت بھی رواں تھے مصطفی نے اپنا سر اسکے کندھے سے ٹکایا تھا

"آبریش پریہان کو کچھ ہو گیا تو....."

وہ اس سے آگے سوچ بھی نہ سکتا تھا اور آبریش کے پاس تسلی کیلیے کوئی الفاظ نہ تھے مصطفی کے آنسووں بھی آنکھوں کا بند توڑ کر اسکی داڑھی میں جزب ہوئے تھے اسنے جلدی سے اپنا چہرہ صاف کر کے خود کو کمپوز کرنا چاہا

"پلیز مصطفی آپ مت روئیں شہرام کو کون تسلی دے گا....؟"

اسکی بات پر اسنے سامنے دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے شہرام کو دیکھا جب سے پریہان ایمر جنسی روم میں تھی تب سے وہ اسی پوزیشن میں کھڑا تھا یہاں تک کہ اس نے سر کو بھی نہیں ہلایا تھا وہ ویسے ہی جھکائے کھڑا تھا

چہرہ صاف کرتا اٹھا تھا اور شہرام کے پاس گیا

مصطفی نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا لیکن اسنے سر نہ اٹھایا اسکا گریئے کرتا سرخ ہو چکا تھا اسنے بالوں سے پکڑ اکر اسکا چہرہ اٹھایا تو ٹھٹھک گیا وہ رو رہا تھا بے شمار رو رہا تھا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا حد درجہ سرخ آنکھیں اور ایک طرف لگا خون مصطفی بے بے اختیار آگے بڑھ کر اسکو سینے سے لگایا تھا اور وہ بھی بکھرا سا رونے لگا

"مم-مصطفی میں مر جاوں گا یار اسکو کچھ ہو گیا تو....."

"بس میرے بھائی وہ ٹھیک ہو جائے گی...."

اسنے خود کی بھاری ہوتی آواز کو نارمل کرتے ہوئے کہا احتشام نے انکو دیکھا تو ان دونوں کو ہگ کیا

" بھائی پلیز اسکو کہیں میں اسکو تنگ نہیں کروں گا ٹھیک ہو جائے...."

احتشام کی آواز بھی بھاری ہو گئی تھی

مصطفی خود کو بکھیرنا نہیں چاہتا تھا اگر خود بھی بکھر جاتا تو ان سب کو کیسے سنبھالتا اور رامز سب فارمیلیٹز پوری کر رہا تھا

کہ اتنے میں ایک ڈاکٹر باہر آیا رامزان تینوں کو ایک نظر دیکھتا اسکی طرف بڑھا

"دیکھیں ہمارے پاس وقت نہیں ہے اگر انکا شوہر ہیں تو ہمیں انکے سائن چاہیں جلدی...."

رامز نے ایک نظر اس پیپر کو دیکھا اور ٹھنڈی آہ بھرتا شہرام کی طرف گیا مطلب مشکل وقت تھا اب شہرام کو سنبھالنا

"شہرام سائن کر یہاں پر...."
رامز کی آواز پر وہ تینوں الگ ہوئے اور شہرام نے وہ پیپرز دیکھے تو اسکے ماتھے پر بل پڑے
"نہیں کروں گا میں...."
اسنے غصے سے کہا
"دیکھو شہرام اسکی حالت بہت کریٹیکل ہے اور ایک سائن سے کچھ نہیں ہو گا اسکو وقت کم ہے جلدی کرو تاکہ وہ آپریشن سٹارٹ کر سکیں...."
رامز کے اشارے پر مصطفی نے اسکو کہا تو اسنے نفی میں سر ہلایا پھر اپنی فیملی کو دیکھتا اسنے سائن کیے تھے دو آنسوؤں ٹوٹ کر ان پیپرز پر گرے تھے

رامز نے وہ پیپرز ڈاکٹر کو دیے اور انکے ساتھ ہی چلا گیا کیونکہ انکو (بی پازیٹو) بلڈ کی ضرورت تھی جو رامز اور احتشام کا تھا لیکن وہ اکیلا دینا چاہتا تھا اسنے احتشام کو منع کر دیا

سب لوگ اسکے لیے دعا گو تھے کوئی پرئیر روم میں تھا تو کوئی بینچ پر سر جھکائے بیٹھا تھا تو کوئی دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا

مصطفی جو ٹہل رہا تھا دور سے آتے حارز کو دیکھا تو اسکی طرف گیا اور پھر جو حارز نے کہا اسکے ماتھے پر بل پڑے تھے اسنے ایک نظر شہرام کو دیکھا جو صرف روم کے دروازے کو دیکھنے میں مصروف تھا

"تم جاؤ اور خود دیکھ لو ابھی کسی کو اس بارے میں مت بتانا شہرام کو بھی نہیں...."

اسکی بات پر وہ اثبات میں سر ہلاتا پر یہاں کا پوچھتا چلا گیا

دو گھنٹے ہو گئے تھے انکو آپریشن جاری کیے لیکن کوئی ڈاکٹر نا تو باہر آیا تھا نہ ہی کوئی اندر گیا تھا راہداری میں سے بھی اکا دکا لوگ گزر رہے تھے اندر وہ زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہی تھی تو باہر سبکی سانسیں اٹکی ہوئیں تھی

....

مزید آدھے گھنٹے بعد باہر ڈاکٹر آیا تو سب انکی طرف لپکے

ڈاکٹر نے ایک نظر سب کے سرخ چہروں کو دیکھا اور چہرے سے ماسک اتارا

"آپریشن ہو چکا ہے گولی بھی نکال لی ہے لیکن......."

وہ رکا تھا

"لل- لیکن کیا....؟"

مصطفی جلدی سے آگے بڑھا شہرام نے دو قدم پیچھے لیے تھے

"لیکن آپ نے دیر کر دی....."

اور اسکے بعد ڈاکٹر نے جو کہا وہ سب کے لیے نا قابل برداشت تھا شازیہ بیگم وہی بیٹھتی چلیں گئیں وہاں سبکی چینخیں تھیں ڈاکٹر جا چکا تھا وہ اس قیامت کو دیکھنے کا شاید حوصلہ نہیں رکھتا تھا سب رو رہے تھے مرد بھی شہرام نے دروازے کے اوپری شیشے سے بنے کھڑکی نما سے ادر جھانکا وہ خاموش تھا کیونکہ طوفان برپا ہونا تھا

مصطفی نے نم آنکھوں سے شہرام کو دیکھا جو خاموش کھڑا تھا اور پھر کچھ ہی دیر میں اسکی چینخیں گونجیں تھی وہ غصے میں چلاتا ہوا دروازے پر مکے مار رہا تھا ٹھوکریں مار رہا تھا کبھی بالوں کو نوچتا کبھی دروازے پر مکے مارنے لگتا اسکا ہاتھ زخمی ہو گیا تھا

مصطفی نے آگے بڑھ کر اسکو گلے سے لگایا تھا

"مصطفی وہ کیسے کر سکتی ہے ایسا...؟"

وہ روتا ہوا بولا

"قسمت کو یہی منظور تھا...."

وہ خود ضبط سے بولا

"تو.. تو میں کیوں سہی سلامت کھڑا ہوں میں کیوں کھڑا ہوا....."

وہ پیچھے ہوتا جنونی سے انداز میں بولا سب ختم ہو گیا تھا
سعید صاحب خود روتے ہوئے اپنے بھائی کو سنبھال رہے تھے ابھی کل ہی تو وہ بات کر رہے تھے ان دونوں کی رخصتی کی اور سہی ہی تو کہ رہا تھا شہرام ڈس لیا تھا انکی خوشیوں کو کیا کچھ نہیں کیا تھا وشما کیلیے اور وہ سب تباہ کر گئی تھی

....

"6 ماہ بعد"

آبریش شیشے کے سامنے کھڑی بالوں کو سہی کر رہی تھی کے مصطفی نے پیچھے سے اسکو ہگ کیا اور اسکے پیٹ پر ہاتھ رکھا پھر اسکا رخ اپنی طرف کرتے ہوئے دوبارہ اسکے پیٹ پر ہاتھ رکھا آبریش افسردگی سے مسکرا دی

کیونکہ وہ ایک ماہ سے پریگنٹ تھی لیکن کیسی خوشیاں....
"میرے بچے کا خیال رکھنا تم اور اپنا بھی میں بھی پورا پورا خیال رکھوں گا..."

اسنے نیچے گھٹنوں کے بل بیٹھتے اسکے پیٹ پر اپنا سر ٹکایا تھا اور کہا تو آبریش نم آنکھوں سے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگی وہ کچھ دیر بعد خود کی آنکھیں صاف کرتا کھڑا ہوا اور مسکرا کر اسکی انکھوں پر بھی انگلی پھیری

"شہرام بھی جا رہا ہے قبرستان....؟"

"ہاں وہ بھی جا رہا ہے...."

مصطفی آہستہ سے بولا

"وہ بہت دکھی ہے مصطفی وہ بکھر چکا تھا اب ہر وقت اسکے ہاتھ میں سیگرٹ ہوتی ہے...."

وہ آنکھوں میں نمی لیے بولی

"جانتا ہوں اور پرسوں اس نے شراب بھی پی تھی....."

اسنے نظریں چرائیں تھی

"اک-کیا.....؟"

اسکی آواز ٹوٹی تھی تو مصطفی نے اثبات میں سر ہلایا

"شراب پینے سے حارز نے منع کیا تو اسکی اچھی خاصی دھلائی کی اور نشے میں بھی اسکو اچھا خاصا پیٹا....."

"حارز بھائی نے کچھ نہیں کہا.....؟"

"نہیں بلکہ وہ اسکو گھر لانے کی بجائے فلیٹ میں لے گیا تھا اور مجھے فون کر کے بتایا تھا اور پھر اگلے دن اسکی عقل ٹھکانے لگائی تھی میں نے....."

وہ سنجیدگی سے اسکو بتانا لگا تو آبریش نے اسکے سینے پر اپنا سر ٹکایا

"کتنا خوش تھے نہ ہم کیا ہو گیا مصطفی یہ سب......"

وہ روتے ہوئے بولی

"شش رو نہیں اللہ سب ٹھیک کرے گا چلو چلتے ہیں نیچے....."

اپنا ضبط ٹوٹتا دیکھ وہ جلدی سے بولا اور اسنے اسکے آنسوؤں صاف کیے اور بیڈ سے اسکا دوپٹہ اٹھا کر اسکے سر پر دیا تھا اور پھر دونوں نیچے چلے گئے

....

وہ دونوں نیچے آئے تو سب لاونج میں کھڑے تھے آبریش نے فاصلے پر کھڑے شہرام کو سیگرٹ پھونکتے دیکھا تو اسکی طرف گئی جسکی حالت ان مہینوں میں بکھر سی گئی تھی

بال جو قدرے بڑھ گئے تھے کافی بڑھی ہوئی داڑھی کے ساتھ سرخ وسفید رنگ پر واضع ہوتے آنکھوں کے نیچے ہلکے

اسکا دل کٹ سا گیا تھا

"شہرام...."

آبریش کے پکارنے پر اسنے سیگرٹ بوٹ کے نیچے مسلی اور اسکی طرف دیکھا

"ہوں کیا ہوا....؟"

اسنے اسکو پوچھا تو وہ نم آنکھوں سے اسکے سینے سے لگی

"سب ٹھیک ہو جائے گا شہرام پلیز ایسے مت کرو....."

اسکی بات پر شہرام نے سختی سے آنکھیں میچ کر کھولیں تھی

"تم فکر مت کرو میری بس میرے آنے والے بھانجی یا بھانجے کا خیال رکھو...."

اسنے پیار سے کہا البتہ وہ مسکرا بھی نہ سکا تھا سب کی مسکراہٹ اس حادثے نے چھین لی تھی

"بھابھی آپ کہتی ہیں تو میں رک جاتا ہوں..."

اس سے پہلے وہ کچھ کہتی احتشام اسکے پاس آتا ہوا بولا

"نہیں تم بھی جاؤ میں ٹھیک ہوں فکر مت کرو...."

آبریش نے اسکے بال سنوارتے ہوئے کہا تو وہ بھی اثبات میں سر ہلاتا باہر کی طرف چلا گیا

اس حادثے نے احتشام کو بھی حد سے زیادہ سنجیدہ کر دیا تھا وہ مسکرانا بھول سا گیا تھا جو کہتا تھا وہ پورا ہوا واقع سب اب اسکے مسکرانے کو ترستے تھے گھر میں ایک عرصہ ہو گیا تھا قہقوں کی آواز سنے احتشام بھی اپنے کام سے کام رکھتا تھا صرف مطلب کی حد تک اب بات ہوتی تھی

....

"چلو شہرام....."

سب دعا مانگ کر واپسی کیلیے مڑے تو مصطفی نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا جو وہاں ہی کھڑا تھا

"تم لوگ چلو میں آجاوں گا...."

اسنے ایک نظر اسکو دیکھتے ہوئے کہا

"یہ لے میری گاڑی میں آجائی تو اپنی گاڑی نہیں لایا...."

اسکو اپنی گاڑی کی چابی دی تو اسنے اثبات میں سر ہلا کر لے لی تو وہ اسکا کندھا تھپتھپا تا وہاں سے چلا گیا

اسنے ایک نظر مصطفی کی دور ہوتی پشت کو دیکھا اور پھر نیچے قبر کے پاس بیٹھ کر اسکے اوپر ہاتھ پھیرنے لگا

"بھائی آپکی محبت نے میری محبت مجھ سے چھین لی دیکھیں تنہا ہوں...."

اسنے ضبط سے کہا جیسے وہ قبر نہیں خود صائم ہو

"بھائی وہ آپکی بے پناہ محبت کے قابل نہ تھی آپکے نہیں بلکہ کسی کی بھی محبت کے قابل نہ تھی...."

ایک آنسو آنکھ سے ٹوٹ کر گرا تھا

"آپ تو جانتے تھے آپ تو واقف تھے ایس پی شہرام ملک کی محبت سے سب سے پہلے خود سے بھی پہلے آپکے سامنے اپنی محبت کا اقرار کیا تھا کہ ہاں شہرام ملک پر یہان ملک کو اپنا دل ہار بیٹھا ہے...."

اب مسلسل آنکھوں سے آنسوؤں گر رہے تھے

"آپکو معلوم ہے بھائی وہ مجھے آپکا قصور وار سمجھتی تھی اور نفرت کرتی تھی اس نفرت میں وہ ہماری محبتیں بھول گئی اور ہم سے ہماری خوشیاں بھی چھین لیں اس نے اس بے حس عورت نے میرے عشق کو مجھ سے دور کر دیا....."

کتنے ہی آنسوؤں صائم کی قبر پر گر کر آپنا نشان کچھ دیر تک چھوڑ کر ختم ہو جاتے تھے

"بھائی وہ خود تو زندہ ہے وشما بھائی زندہ ہے لیکن مجھے مار گئی ہے مجھے جیتے جی دفنا رہی ہے...."

"وہ وہ معافی مانگتی ہے بھائی کیسے معاف کروں اسکو کیا اس نے میری دنیا مجھ سے چھیننے سے پہلے سوچا تھا میری بیوی مجھ سے دور کرنے سے پہلے سوچا تھا....."

وہ اب مسلسل زور زور سے رو رہا تھا

"میں اسکو کیسے معاف کر دوں بھائی میرا ظرف اتنا بڑا بھی نہیں ہے بھائی آپ مجھے معاف کر دینا پر میں اسکو معاف نہیں کر سکتا نہ ہی اس سے کبھی ملوں گا مجھ پر اسکی مانگی گئی معافی کا اثر نہیں ہوتا...."

اسنے اپنی داڑھی میں جزب ہوتے آنسوؤں کو رگڑا تھا

"اسکے رونے گڑ گڑانے کا اثر نہیں ہوتا وہ اس قابل نہیں کہ اسکو معافی مل سکے وہ بہت سے گہرے زخم دے چکی ہے ہم سب کی روح کو اور یہ زخم مجھے کھوکھلا کر دے گا بھائی...."

وہ بچوں کی طرح رو رہا تھا اب الفاظ تو ادا ہو رہے تھے لیکن وہ الفاظ کرب سے بھرے تھے درد تکلیف کیا نہیں تھا اور اب نفرت تھی اسکے لہجے میں وشما کیلیے

"میں چاہ کر بھی نہیں کر سکتا معاف لیکن میں بدلہ بھی نہیں لے سکتا اسکی یہی سزہ ہے وہ تڑپے روئے...."

آنکھوں کو مسلتا اٹھا تھا اور اسکے برابر موجود قبر کو دیکھا پھر جلدی سے وہاں سے نکلتا چلا گیا

....

احتشام جلدی سے گھر میں داخل ہوا اور ارد گرد دیکھتا تیزی سے زینے چڑھتا اپنے کمرے میں داخل ہوا وہ تو شکر تھا راہداری میں کوئی نہ تھا اپنے کمرے میں آ کر واشروم میں گھس کر منہ دھویا اور باہر آ گیا

چہرے پر موجود زخم اسنے اپنے شیشے میں دیکھے جنکو اسکا صاف کرنے کا کوئی ارادہ نہ تھا
احتشام جو شیشے میں اپنے چہرے کی بگڑی حالت دیکھ رہا تھا کہ دروازہ کھلنے کی آواز پر سامنے دیکھا تو اسکے سانس سوکھے تھے
مصطفی غصے سے اسکو دیکھتا آگے بڑھا تھا اور اسکو گریبان سے دبوچا

"کیا کرتے پھر رہے ہو یہ تم ہاں..؟ تمہیں کیا لگا تھا میری نظر نہیں ہے تم پر ہاں کس سے لڑ کر آئے ہو....؟"
وہ غصے دھاڑا تھا اور ایک تھپڑ اسکے چہرے پر رسید کیا احتشام بروقت سنبھلا تھا لیکن چہرہ ابھی بھی جھکا یا ہوا تھا
"بولو احتشام کیا بے ہودہ حرکتیں ہیں یہ کل سیگرٹ بھی پی ہے تم نے.. تمہارے ہر قدم پر میری نظر ہے تم باز آجاو ورنہ....."
اسنے کہتے ساتھ ایک اور تھپڑ رسید کیا جس سے وہ بیڈ پر گرا
اسکو ایک نظر بیڈ پر دیکھتا ادھر سے ادھر ٹہلنے لگا غصہ کسی صورت کم نہ ہو رہا تھا خود کو کمپوز کرتا دراز سے فرسٹ ایڈ باکس نکالا اور گریبان سے پکڑا کر اپنے سامنے بیٹھاتا اسکا زخم صاف کر رہا تھا

وہ بالکل خاموش تھا اسکو یہ زخم بھی تکلیف نہ دے رہے تھے جو درد اسکے کیا سبکے سینوں میں موجود تھا وہ یہ زرا سی تکلیف کے آگے ایک دھوئیں کی مانند تھا

"کیوں کر رہے ہو ایسا....؟"
اسکا زخم صاف کرنے کے بعد اسنے اسکا چہرہ اوپر اٹھایا تھا اسکی آنکھیں آنسوؤں سے بھریں تھی
"بھائی....."
وہ اسکے سینے سے لگا بلک بلک کر رو دیا تھا کسی بچے کی مانند مصطفی کیا کہتا وہ خود کو تسلی نہیں دے پا رہا تھا اسکو کیسے دیتا

"بھائی کیا پریہان کی ہنستی کھلکھلاتی آواز نہیں سن سکتے کیا بھائی وہ وہ ویسے ہمارے ساتھ نہیں رہ سکتی....؟"
وہ رو رہا تھا اب بس رونا ہی تو باقی تھا لیکن پھر بھی زندگی خوشی اور غمی سے بھری پڑی ہے یہ غمی کا وقت ہے تو خوشی کا وقت بھی آنا تھا

"بھائی پلیز اسکو کہیں بھائی وہ تو آپ سے بہت پیار کرتی ہے نہ بھائی..."
وہ مسلسل رو رہا تھا مصطفی کیا کہتا اسکے پاس کچھ نہ تھا کہنے کو اسکی آنکھوں سے نکلتے آنسوؤں بھی اسکی داڑھی میں جزب ہو رہے تھے

ہر طرف خاموشی کا راج تھا پرندے بھی اپنے اپنے گھونسلوں میں گھسے ہوئے تھے کیونکہ تیز جھلسا دینے والی دھوپ نے ہر شخص کو باہر نہ نکلنے سے مجبور کر دیا تھا

لیکن وہ اس تیز ہوتی گرمی میں پھر بھی گارڈن کی بنی سیڑھیوں پر بیٹھی تھی اور شہادت کی انگلی گھاس پر پھیر رہی تھی

آبریش سیڑھیوں کے ساتھ بنے دروازے سے گارڈن میں داخل ہوئی تھی اور سامنے نظر پڑی تو اسنے آنسوؤں کو اپنے اندر دھکیلا تھا

اسکو ایسے ہی صبح سے شام یہی بیٹھے بیٹھے ہو جاتی تھی وہ نہ تو کسی سے بات کرتی نہ کسی کے پاس بیٹھتی تھی کھانا بھی برائے نام کا ہی کھاتی تھی وہ بھی ایک وقت ہی گھر والوں کی منتیں ترلے کا بھی اسکے دل پر احساس نہ ہوتا تھا

آبریش اپنی آنکھوں کو رگڑتی سیڑھیوں پر اسکے ساتھ بیٹھی تو پریہان نے اسکو ایک نظر دیکھا اور دوبارہ سے اپنے مشغلے میں مصروف ہو گئی

آبریش کا اسکی حالت دیکھ کر دل کٹ سا گیا تھا اگر اسکے بھائی کی حالت اجڑ گئی تھی تو کم اسکی بھی نہ تھی آنکھوں کے گرد اسکے بھی حلقے نمایا تھے بکھری بکھری سی حالت

"پریہان...."

اسنے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تو اسنے صرف سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا

"کب تک چلے گا ایسا....؟"

وہ آج اس سے بات کرنا چاہتی تھی اس بارے میں

"کیسا چل رہا ہے....؟"

الٹا اسی نے سوال کیا تھا

"مت کرو ایسا پری پلیز...."

"کیا کر رہی ہوں میں.....؟"

اب اسنے اپنا مشغلہ ترک کرتے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"کیا کر رہی ہو تمہیں نہیں معلوم....؟"

وہ افسوس سے بولی تو اسنے چہرہ موڑ لیا

"پری مت کرو یہ ظلم میرا بھائی تڑپ رہا ہے تمہارے لیے....."

وہ نم آنکھوں سے بولی پریہان نے سختی سے آنکھیں میچیں تھی

"میری تڑپ نظر نہیں آتی کیا...."

وہ تلخ ہوئی تھی

"شہرام کو تم اس حال میں بھی قبول ہو پر یہاں بلکہ تمہاری اس وجہ سے اسکا عشق دگنا ہو گیا ہے اسکی محبت دگنی ہو گئی ہے...."

"مجھے ہمدردی نہیں چاہیے کسی کی...."
وہ مضبوط لہجے میں بولی
"افسوس افسوس پر یہاں میرے بھائی کی محبت تمہیں ہمدردی نظر آتی ہے....."
وہ افسوس سے بولی

"ہونہہ مجھ جیسی لڑکی کو کون قبول کرے گا آبریش اور یہ ہمدردی ہی ہے سمجھی کل کلاں تمہارا بھائی اکتا جائے گا مجھ سے بے زار ہو جائے گا اور دوسری عورت لے آئے گا یقین جانو وہ تکلیف اس تکلیف سے زیادہ ہو گی...."
وہ مزید تلخی سے بولی

"کیا اتنا بھی یقین نہیں اسکی محبت پر یہ تھی تمہاری محبت...."
"محبت.... آبریش ہر مرد کیا چاہتا ہے ایک عورت سے یہ تم اچھے سے جانتی ہو...."
اب اسکی آنکھوں میں بھی نمی تھی وہ خاموش ہوئی تھی اسکے پاس کوئی جواب نہ تھا

"شہرام کی حالت دیکھو پلیز... کیا.. کیا تمہیں محبت نہیں میرے بھائی سے......؟"
وہ اپنے بھائی کی حالت نہیں دیکھ سکتی تھی اور پریہان نے تکلیف سے ٹھنڈہ آہ بھری

"محبت تو بہت پیچھے رہ گئی ہے آبریش محبت کی انتہا تھی.. اور یہ محبت ہی ہے جو اسکو میں آزاد کرنا چاہتی ہوں اسکو میں کچھ نہیں دے سکتی یہ محبت کی انتہا ہی ہے آبریش کہ میں سب کچھ لٹا رہی ہوں اسکے لیے محبت قربانی مانگتی ہے اور میں دوں گی....."
اسکا لہجہ سخت ہوا تھا

"میرے بھائی کو ایسی قربانی نہیں چاہیے اسکو صرف تم چاہیے وہ مر جائے گا یار اسکی حالت دیکھو کچھ روز پہلے اسنے شراب پی تھی....."
اور اسکی بات پر اسنے ایک جھٹکے سے اسکی طرف دیکھا

"آبریش تم سمجھتی کیوں نہیں میں اسکو اولاد کی خوشی نہیں دے سکتی میں اسکو کیسے ڈبو دوں یہ جانتے ہوئے بھی کہ میں... میں ماں نہیں بن سکتی....."
وہ اب مسلسل روتے ہوئے بولی آبریش کے آنسوؤں بھی اسکی گال پر پھسلے تھے

"اگر وہ بے زار ہو گیا تو میں کیا کروں گی مر جاوں گی میں آبریش وہ تکلیف نہیں سہ پاوں گی ماں نہ بننے کا غم میرے سینے میں ہے میں اب اسکا چھوڑ جانا برداشت نہیں کروں گی..."

اسنے اپنے آنسووں کو بے دردی سے رگڑا تھا

"میں اس لیے اسکو آزاد کرنا چاہتی ہوں اسی لیے اس سے خلا چاہتی ہوں کیونکہ میں چاہتی ہوں وہ بھی اولاد کی خوشی محسوس کر سکے میں کیسے سب جانتے بوجھتے اسکو اپنے ساتھ باندھ لوں..."

اسکے آنسووں آبریش کو بھی جھلنی کر رہے تھے اسنے اگے بڑھ کر اسکے آنسووں صاف کیے تھے

"میرے بھائی کو تم قبول ہو ایسے ہی اگر اسنے چھوڑنا ہوتا تو اپنی حالت یوں نہ بناتا پلیز مت کرو ایسا مت لو اس سے خلا وہ مر جائے گا پلیز اس پر تھوڑا ترس کھاو....."

اسکی باتوں پر وہ خاموشی سے اپنی ہتھیلی دیکھتی رہی

"پری ہر کوئی بہت تکلیف میں ہے بابا بیمار رہنے لگے ہیں چھوٹے ابو بھی بہت تکلیف میں ہیں امی بڑئی امی ہر وقت روتی ہیں ان سے تمہاری حالت نہیں دیکھی جاتی احتشام وہ...."

وہ کچھ پل کو رکی تھی

"احتشام بھی حد سے زیادہ سنجیدہ ہو گیا ہے کم ہی کسی سے بات کرتا ہے مصطفی بنا ناشتہ کیے گھر سے چلا جاتا ہے سب اپنے اپنے کمروں میں کھانا کھاتے ہیں اگر کبھی ٹیبل پر کھا بھی لیں تو ایک دو نوالوں کے بعد سب اٹھ جاتے ہیں..."

وہ خاموشی سے اسکو سن رہی تھی

"سب بہت اذیت میں ہیں میری وجہ سے کاش میں مر جاتی...."

"پر یہان...."

آبریش نے اسکو جلدی سے ٹوکا تھا اور اسکو گلے سے لگا یا

"اسکو نجات دلادو اس اذیت سے اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرو سب کو تم قبول ہو ایسے وہ تمہاری خلا کی خبر سے ٹوٹ چکے ہیں سب....."

اسنے پر یہان کا چہرہ دیکھا تو اسکو کچھ اطمینام سا ہوا

"میں شہرام کو بھیجتی ہوں..."

وہ کہہ اٹھی تھی

"لیکن...."

"لیکن ویکن کچھ نہیں خوش خبری چاہیے مجھے...."

وہ کہتی جلدی سے پلٹی تھی

"دھیان سے...."

وہ اسکی جلد بازی دیکھ کر جلدی سے بولی اور اسکے جانے کے بعد اسنے اپنے ہاتھ مڑوڑے اتنے عرصے بعد جو اسکو دیکھنا تھا

....

ڈاکٹر نے جو خبر دی تھی وہ قیامت بن کر ٹوٹی تھی اسکا نروس بریک ڈاون ہو گیا تھا جس سے وہ قوما میں چلی گئی تھی اور شاید کبھی ہوش میں نہ آنے کیلیے لیکن اللہ کی مرضی کے اگے کبھی کچھ نہیں چلا اور انکی تکلیف تب دگنی ہوئی جب ڈاکٹر نے بتایا کہ وہ کبھی ماں نہیں بن سکتی......

وشما کو وہ لوگ جب لے گئے تو اسکی سانسیں باقی تھی اور ہوسپٹل میں لے گئے تھے لیکن بہت مشکل سے بچی تھی (اور حارز نے بھی مصطفی کو یہی خبر دی تھی کہ وشما کی سانسیں باقی ہیں سب اپنا اپنا دماغ لڑا رہے تھے)

پریھان چار ماہ قوما میں رہی لیکن اتنی توجہ کیئر اور پیار دعائیں نا جانے کس نیکی کے صلے اسکو ہوش آگیا تھا سب کے چہروں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی خوشیاں دوبارہ لوٹ ائیں تھی لیکن پریھان نے اسی رات اپنی کبھی ماں نہ بننے والی رپورٹ پڑھی تھی جس سے وہ بہت زیادہ روئی اور ایک فیصلے پر پہنچی اس نے شہرام سے خلا لینے کا فیصلہ کیا

جس سے سب ٹوٹ گئے تھے یعنی ایک نیا امتحان انکا منتظر تھا

شہرام اس سے پھر نہیں ملا تھا وہ خود ٹوٹ چکا تھا صبح جلدی چلا جاتا رات دیر تک کبھی نشے میں ہوتا تو کبھی آتا ہی نہ بے جا سڑکوں پر گاڑیاں دوڑاتا...

....

آبریش لاونج میں داخل ہوئی جہاں سب بیٹھے تھے اسنے شہرام کو دیکھا جو سب سے الگ بیٹھا اپنے فیورات مشغلے یعنی سیگرٹ پینے میں مصروف تھا

آبریش چہرے پر سنجیدگی لاتی اسکے پاس بیٹھی اور اسکے کندھے پر سر ٹکایا شہرام نے سیگرٹ ایشل ٹرے میں مسلی تھی

"پیچھے گارڈن میں سیڑھیوں پر بیٹھی پریہان تمہارا انتظار کر رہی ہے...."

اسکے بولنے پر شہرام نے ایک جھٹکے سے اسکو دیکھا اور اسکا چہرہ اٹھا کر نا سمجھی سے پوچھا گویا پوچھنا چاہتا ہو تم بولی ہو یا میرے کان خراب ہیں پریہان دھیرے سے مسکرائی تھی

"جاو یا انتظار کروانا چاہتے ہو میری بھابھی پلس بہن پلس نند پلس دوست کو...."

اسنے دھیرے سے شرارت سے کہا

"آر یو سیریس...."

اور وہ اتنے عرصے میں پہلی بار مسکرایا تھا تو اسنے اثبات میں سر ہلایا تو شہرام اٹھا اور باہر کی راہ لی

ہائے آج بے قرار دل اور آنکھوں کو قرار آنا تھا وہ زندگی میں پہلی بار پریہان سے ملنے کیلیے کنفیوز تھا پورے دو ماہ تین دن پانچ گھنٹوں کے بعد پریہان سے ملنے لگا تھا اس دورانیے میں نہ تو اسنے ایک بار بھی پریہان کو دیکھا تھا بات تو دور کی بات ہے

....

شہرام پچھلی سائیڈ پر گیا تو پریہان سیڑھیوں پر گھٹنوں میں سر دیے بیٹھی تھی تو تین لمبے سانس لینے کے بعد اور اسکے پاس سیڑھیوں میں بیٹھا تھا
پریہان کو اسکی موجودگی کا احساس ہوا تو ویسے ہی بیٹھی رہی اور سختی سے آنکھیں میچ کر کھولیں

"کوئین...."
کتنے دن بعد اسنے اسکو پکارا تھا ایسے اور وہ اسکی اواز سن سکی تھی دو آنسووں ٹوٹ کر اسکی گود میں گرے اور جلدی سے خود پر قابو پاتی سر اٹھایا تھا اور کتنے ہی پل دونوں اپنی آنکھوں کی پیاس بجھا رہے تھے

"میری جان...."
اسنے اسکے چہرے کو چھوا تو وہ ہوش میں آتی چہرہ موڑ گئی
"ختم کر دو میری اذیت مجھے کس گناہ کی سزہ دے رہی ہو میرا یہ گناہ تھا کہ میں نے تم سے بے پناہ محبت کی ہاں بولو....؟"

وہ جاننا چاہتا تھا اپنا قصور جسکی بنا پر وہ اتنی بڑی سزہ بھگت رہا تھا وہ خاموش تھی اسکے پاس کچھ نہ تھا کہنے کو

"مجھے تم ہر حال میں قبول ہو کیا کو اہمارا بے بی نہیں ہو سکتا تو ہاں...."
پریہان نے سختی سے آنکھیں میچیں نا چاہنے کے باوجود آنسوؤں لڑھک کر اسکی گال پر پھسل رہے تھے

"میں مر جاوں گا یار حالت دیکھو میری اگر کچھ دن اور ایسے رہی تو انشاءاللہ میرا جنازہ...."
وہ اس سے پہلے کچھ اور کہتا پریہان نے جلدی سے اسکے لبوں پر ہاتھ رکھا اور بے بسی سے اسکو دیکھنے لگی

"آپکو بھی تو اولاد کی خواہش ہو گی کیا کروں گی میں ہاں اگر کبھی بے زار ہو گئے اولاد کی خواہش ہوئی میں مر جاوں گی شہرام مجھے اپنا آپ گناہ لگے گا....."
وہ مسلسل روتے ہوئے بولی اور وہ اکیلا نہیں شہرام کی آنکھوں سے بھی آنسوؤں رواں تھے

"میری جان ہم اڈوپٹ کر لیں گے بے بی...."
اسنے اپنے آنسوؤم صاف کرتے اسکے آنسوؤں بھی صاف کیے تھے

"وہ ہماری اولاد تو نہ ہو گی اور اگر اس بے بی کو معلوم ہو گا کسی دن پھر نہیں شہرام مجھے دے دیں طلا اور دوسری شادی کر لیں...."

وہ روتی اپنے دھیان میں کہتی اسکے دل پر خنجر چلا رہی تھی

"تمہارے علاوہ میں صرف موت کو گلے لگانا پسند کروں گا..."

شہرام کے الفاظوں نے اسکی زبان کو بریک لگائی تھی

"یار کیا تم میرے بنا جی پاؤ گی...؟ میں جانتا ہوں تم مجھے بے پناہ چاہتی ہو اور یقین جانو اب عشق کی حدوں کو چھوتی ہے میری محبت میں مر جاؤں گا میری روح مر جائے گا...."

وہ اسکا چہرہ تھامتے ہوئے بولا

"اور اولاد کی خوشی نہ دینے کی وجہ سے میں مر جاؤں گی..."

اسنے چہرہ جھکا کر کہا تو شہرام نے بھی چہرہ جھکایا تھا

"مجھے تم قبول ہو پر یہاں اس وجہ سے میری محبت میں زرا کمی نہیں آئی...."

وہ خاموش ہو گئی کیا کہتی تڑپ تو وہ بھی رہی تھی وہ کیسے طلاق کا مطالبہ اس سے کر رہی تھی وہ یہی جانتی تھی بس

"کبھی چھوڑ گئے کبھی بے زار ہو گئے کبھی اولاد کا طعنہ دیا تو.....؟ مجھ میں وہ غم برداشت کرنے کی ہمت نہ ہو گی آپکے پاس پورا پورا موقع ہے طلاق دے دیں نئی زندگی بسا لیں اپنے بیوی بچوں کے ساتھ مکمل فیملی....."
وہ نظرین چراتے ہوئے بولی تو شہرام نے ٹھنڈہ آہ بھر کر اپنے آنسوؤں کو روکا

"میری بات کان کھول کر سن لو شہرام ملک کی زندگی اسکی فیملی پریہان ملک سے مکمل ہو گی تم نہیں تو کوئی نہیں یہ زندگی بھی نہیں بس اب اور نہیں میری حالت پر مجھ پر میری محبت پر ترس کھاو....."
وہ بے بسی سے بولا تو پریہان نے روتے ہوئے اپنا سر اسکے ہاتھوں پر ٹکایا تھا

"میں کہاں خوش ہوں شہرام ٹوٹ چکی ہوں کبھی ماں نہ بننے کی خبر نے توڑ دیا ہے آپ سے جدائی کا فیصلہ کیسے کیا ہے یہ میں ہی جانتی ہوں میں کہاں آپکے بنا مکمل ہوں شہرام....."
اسکے آنسوؤں شہرام کی ہتھیلیوں پر گر رہے تھے شہرام نے اسکا سر اٹھایا اور اپنے سینے میں بھینچ لیا تھا کتنے عرصے کی طلب محبت وہ آج پوری کر رہا تھا کتنے عرصے بعد اسکو محسوس کر رہا تھا

"بس اب کوئی فضول بات نہیں سوچنی..."

اسنے اسکے سر پر لب رکھے تو پریہان نے زور شور سے اثبات میں سر ہلایا شہرام کے لب مسکرائے تھے وہ کتنے ہی آنسوؤں پریہان کے بالوں میں جزب ہوئے تھے کچھ داڑھی میں ہی ٹھہر گئے تھے

"چلو سب لاونچ میں بیٹھے ہیں انکو خوشخبری دیتے ہیں سب بہت اذیت میں ہیں انکو کہ دیتے ہیں کہ اب ہماری شادی بھی جلدی سے کردیں...."

اسنے اسکا چہرہ ہاتھوں میں تھامے کہا تو وہ روتے ہوئے ہنسی

توشہرام نے اسکے ماتھے کو عقیدت سے چھوا اور کھڑا ہو کر پریہان کے سامنے اپنا ہاتھ پھیلایا جسے پریہان نے بنا دیری لیے تھاما تھا

وہ اتنی خود غرض تو نہ تھی کہ شہرام کی سب سے بڑئی خوشی اسکی اولاد کو اس سے محروم کردیتی لیکن شہرام نے ہرا دیا تھا اپنی محبت سے اسکے ارادوں کو وہ قبول تھی اسکو ایسے ہی اور باقی کی بعد میں دیکھنا چاہتی تھی ابھی وہ اپنے ہمسفر کے ساتھ خوشی کے پل گزارنا چاہتی تھی

....

آبریش بے صبری سے لاونج کے دروازے کو تک رہی تھی کہ مصطفی پر نظر گئی جو سوالیہ نظروں سے اسکو ہی دیکھ رہا تھا اسکے دیکھنے پر وہ کچھ کہتی کہ شہرام اور پریہان اندر داخل ہوئے تو اسنے مصطفی کو دروازے کی طرف اشارہ کیا تو اسنے دروازے کی طرف دیکھا

"پپ-پریہان...."

احتشام صوفے سے اچھلا تھا تو سب نے ڈر کر دل پر ہاتھ رکھا اسکی نظروں کے تعاقب میں شہرام کے ساتھ کھڑی مسکراتی پریہان کو دیکھا سبکو جیسے یقین نہیں آرہا تھا

"احتشام پریہان کو چھو نا زرا..."

میرب نے پیچھے سے اسکو ٹانگ مارتے ہوئے کہا تو اسنے آگے بڑھ کر اسکو چھوا پہلے بازو منہ کو وہ بس نم آنکھوں سے مسکراتی اسکے حیرت زدہ چہرے کو دیکھ رہی تھی

"میری پریہان...."

یقین آجانے پر وہ جوش سے اسکے گلے لگا سبکی انکھیں نم تھیں اور مشکور نظروں سے شہرام کو دیکھا جس نے انکی زندگی واپس دے دی تھی جبکہ شہرام نے مشکور نظروں سے آبریش کو دیکھا جو مسکرا کر تھمب کا نشان دے رہی تھی

"بابا بڑے ابو بھائی پریہان ہمارے ساتھ آگئی...."

وہ خوشی سے دوبارہ چلایا تو پریہان نے اپنی آنکھیں صاف کیں اور حماد صاحب کے سینے لگی اور رونے لگی جبکہ حماد صاحب کی آنکھیں بھی نم تھیں حماد صاحب کے بعد وہ زور شور سے سعید صاحب کے گلے لگی رو رہی تھی

"بس میری بچی..."

سعدیہ بیگم نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا تھا

"مما بڑی امی آئی لو یو...."

وہ دونوں کو اکھٹے گلے ملی تو دونوں نم آنکھوں سے مسکراتی اسکے سر پر پیار کیا تھا وہ کتنے عرصے بعد انکا لمس محسوس کر رہی تھی ورنہ تو وہ انکو اپنی شکل نہ دیکھاتی تھی وہ دیکھنا چاہتے تو کوئی نہ کوئی ایسا بہانہ بناتی کہ کوئی اس سے مل نہ پاتا

اب وہ مصطفی کے سینے سے لگی بیٹھی تھی مصطفی آنکھ سے دو انسوؤں نکلے داڑھی میں کہیں کھو سے گئے تھے

"اب دیکھیں میں نے پریہان کو منالیا اب میری مانیں رخصتی کر دیں مجھ معصوم کہ حالت دیکھیں بابا...."

پہلے شرارت سے آخر میں اپنی بڑئی داڑھی میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تو سب مسکرائے تھے کتنی خوشی تھی نہ انکی زندگی میں سہی کہتے ہیں غم آتے ہیں تو خوشیوں کا آنا بھی لازم ہے تو خوشیوں نے بھی دستک دے ہی دی تھی آخر

"ہاں ہاں برخوداراب تمہاری باری ہی ہے..."
سعید صاحب ہنس کر بولے
"اور ساتھ میری...."
اور احتشام دوبارہ اپنے موڈ میں اچکا تھا تو جلدی سے بولا سب ہنسے تھے احتشام کا شرارتی انداز دوبارہ دیکھ کر

"ہاں ہاں تمہاری بھی...."
حماد صاحب بھی شرارت سے بولے تو وہ "یاہووو" کا نعرہ لگاتا اٹھا اور آبریش کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا

"اوئے وہ میری بیوی ہے...."
مصطفی جلدی سے بولا تو اسنے دانت دیکھائے
"خوشی میں بیوی ہی بھول گیا...."

وہ شرارت سے کہتا میرب کے ساتھ دھپ سے بیٹھا اور اسکے کندھے سے کندھا مارا تو وہ سب دوبارہ ہنسے آخر خوشی نے پھر ڈیرا ڈال ہی لیا تھا

"بچے آپ بھی بولو....."
سعدیہ بیگم نے مصطفی کے سینے سے لگی پریہان سے کہا جو مسکرا رہی تھی
"جیسے آپکی مرضی....."
وہ مصطفی کے سینے میں چہرہ چھپا گئی
"ہائے ہائے شرما آگیاں....."
وہ پنجابی میں بولا سبکے قہقہے گونجے البتہ پریہان کی اڑتی ہوئی چپل اسکے بازو پر لگی وہ بے چارہ حیرت سے پریہان کو تکنے لگا

"یار ابھی تو میں نے شادی کی خوشی میں بھنگڑے بھی نہیں ڈالے پہلے مجھے قتل کا ارادہ بتا رہا ہوں میں شہرام بھائی ضائع ہو جائے گی آپکی بیوی....."
پہلے صدمے سے پریہان سے کہتا پبت شہرام کو مخاطب کیا جسکی نظریں اپنی عزیز بیوی سے ہٹ نہیں رہی تھیں

"تو آپ بھی سن لو میرب بچے آپکے شوہر نے بھی ضائع ہو جانا ہے میرے ہاتھوں....."

اسنے احتشام کو شرارت سے دیکھتے میرب سے کہا

"ہائے میں کب روک رہی ہوں بھائی..."

وہ احتشام کو کہنی مارتے ہوئے بولی

"اللہ سے پناہ مانگو لڑکی..."

اسنے میرب کو گھورا تھا سب انکی نوک جھوک بہت خوب انجوائے کر رہے تھے اور قہقہوں سے گونج رہا تھا لاونج پورے 6 ماہ بعد گھر میں خوشیاں لوٹیں تھی

کبھی کبھی انسان اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ اسکے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے اور صرف دماغ میں بس ایک چیز سوار رہتی ہے آر یا پار...

اور وہ اس آر یا پار کے چکر میں سب کھو دیتا ہے اپنے پیاروں کو سکو اور پھر آخر میں ایک چیز بچتی ہے پچھتاوا دکھ اور اس دکھ میں انسان اندر سے کھوکھلا ہوتا چلا جاتا ہے پھر ایک دن وہ جس مٹی سے بنتا ہے اسی مٹی میں دفنا دیا جاتا ہے

وہ بیڈ پر چت لیٹی کبھی چھت کو گھورتی تو کبھی کھڑکی سے کمرے میں داخل ہوتی دھوپ کو ان چند ماہ میں وہ کس اذیت سے گزر رہی تھی وہی جانتی تھی اور اسکے پاس بھی بس دکھ تکلیف ہی باقی رہ گئی تھی

وہ سب کھو بیٹھی تھی اپنے بدلے کی آگ میں حقیقت کو نہیں پہچانا اور بس خود کو اندھے کوئیں میں گراتی گئی

کوئی ایسادن نہیں گزرا تھا کہ اسکو سب یاد نہ آیا ہوابھی بھی اسکے دماغ میں سب کسی فلم کی مانند چل رہا تھااور ناجانے کتنے ہی آنسووں آنکھوں سے پھل کر تکیے میں جزب ہو گئے تھے اسنے سختی سے اپنی آنکھیں رگڑیں

"اے کاش میں نے شہرام تمہاری بات سمجھی ہوتی مانا ہوتااس مکار باپ کی باتوں میں نہ آتی تو آج حالات کچھ اور ہوتے...."

اور پھر آخر میں "اے کاش" یہی باقی رہ جاتا ہے ابھی وہ یہی سوچ رہی تھی کہ اسکے کمرے کا دروازہ کھلااور سعید صاحب اندر داخل ہوئے تمام سوچوں کو جھٹکتی چہرہ صاف کیااور آٹھ کر بیٹھی مسکرا کر سعید صاحب کو دیکھا کچھ ہی دیر میں سب کمرے میں موجود تھے سوائے شہرام اور پریہان کے

"پریہان نہیں آئی آج بھی...."

وشما کی نظریں بار بار دروازے کی طرف اٹھتے دیکھ مصطفی نے کہا

"حق رکھتی ہے وہ میں نے بہت برا کیا...."

اسکی آنکھوں سے آنسووں پھر رواں تھے

"وہ بھی معاف کردے گی...."

حماد صاحب نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا تو وہ تلخی سے مسکرائی

"میں قابل نہیں مجھے سزہ چاہیے اگر معاف کر دیا تو میں سہ نہیں پاوں گی اسکی معافی...."

اسنے اپنے آنسووں کو بے دردی سے صاف کیا سب خاموش ہو گئے کیا کہتے

"بابا پلیز اسکو کہیں ایک بار مجھ سے مل لے مجھے سزہ دے لے میں گناہگار ہوں اسکی...."

وہ سعید صاحب کے ہاتھ تھامتے ہوئے بولی

"وہ نہیں آئے گی وشا...."

رامز نے اس سے نظریں چراتے ہوئے کہا

"کس نے کہا نہیں آئے گی....؟"

شہرام پریہان کا ہاتھ تھامے اندر داخل ہوا تو سب نے پریہان اور شہرام کی طرف دیکھا جو چہرے پر سنجیدگی سجائے انکو دیکھ رہے تھے

"پریہان...."

وشا کی آواز پر پریہان نے چہرہ پھیرا اور دو آنسووں گالوں پر پھسلے تھے

"مجھے لگتا ہے انکو بات کرنی چاہیے...."

سعید صاحب اٹھے اور پریہان کو پیار کرتے باہر چلے گئے باقی سب بھی باہر نکل گئے تھے

شہرام نے پریہان کا ماتھا چوما اور پلٹنے لگا کہ وشما کی آواز پر رکا

"تم.. تمہاری بھی گناہگار ہوں شہرام..."

"وشما میں تمہیں اپنی نفرت کے قابل بھی نہیں سمجھتا اور ہاں اگر میری بیوی تمہیں معاف کردے تو سمجھنا میں نے بھی کر دیا...."

وہ بنا اسکی طرف دیکھے کہتا باہر نکل گیا پیچھے پریہان وہی کھڑی رہی

"ادھر آو..."

وشما نے کہا تو وہ غصے کو اندر دباتی جا کر بیڈ کے پاس پڑی کرسی پر بیٹھی وہ وہی جانتی تھی کہ شہرام کے کہنے پر وہ کیسے یہاں آئی تھی

وشما نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تو پریہان نے فوراً اپنا ہاتھ کھینچ لیا

"جو کہنا ہے جلدی کہیں...."

وہ بنا اسکی طرف دیکھے بولی

"حق رکھتی ہو تم ہر رویہ اختیار کرنے کا بس ایک بار ایک بار موقع دے دو پریہان مجھے سزہ دے لو مار لو جان سے مار دو پر مجھ سے خدارا بات کرو...."

وہ روتے ہوئے زبردستی اسکا ہاتھ تھام چکی تھی

"بات کروں کیا بات کروں..؟ یہ کہ آپ نے مجھے بیوہ کرنا چاہا یہ بات کروں کہ اپکی وہ گولی میرے یہاں پیٹ پر لگی یہ بات کروں کہ میں اب..ماں..ماں نہیں بن سکتی...."

وہ روتے ہوئے تقریباً چلائی تھی

"پر یہان میں قصوروار ہوں سزہ دو مجھے مگر یوں مجھے اذیت میں مت چھوڑو..."

"اذیت..ہونہہ ابھی آپ اذیت سے واقف ہی کہاں ہیں ماں نہ بننے کی اذیت سے کبھی گزریں تو آپکو علم ہو....."

وہ تلخی سے بولی

"پری...."

"نام مت لیں میرا...."

وہ اسکی بات ٹوک کر چلائی

"ایک بار بس ایک بار....."

"کیا ایک بار آپی دوبارہ سے ایک مار خود کو مارنے کا موقع دے دوں کاش میں مر جاتی تو آج نہ اس تلخ حقیت کا سامنا کرنا پڑتا نہ اپکا..."

وہ پھر سے بیچ میں بولی تھی اور وشا کے پاس کچھ نہ تھا کہنے کو

"ماردو تم مجھے...."

وہ کچھ دیر بعد بولی

"آپ جیسی گھٹیا حرکت میں مر کر بھی نہیں کر سکتی...."

وہ اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولی

اس سے پہلے وشما کچھ کہتی شہرام اندر داخل ہوااور سرد نظروں سے وشما کو دیکھتا ہوا پریہان کے پاس آیا

"چلو پریہان...."

اسنے پریہان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تو وہ ایک نظر وشما کو دیکھ کر اٹھی

"نہیں پلیز مت کرو یہ ظلم...."

اسنے آگے بڑھ کر شہرام اور پریہان دونوں کا ہاتھ تھاما

"بہت ظلم کر چکی ہو تم میں اور میری بیوی تمہیں چاہ کر بھی معاف نہیں کر سکتے اور تمہارے کہے کی سزہ ہر بار مجھے کیوں ملتی ہے سب تو چھین لیا اب کیا چاہیے...."

وہ سرد مہری سے بولا تو وہ روتے روئے نفی میں سر ہلانے لگی اور اسکا بازو کھینچ کر بیٹھا یا شہرام کے بیٹھتے اسنے التجایا نظروں سے پریہان کو دیکھا تو وہ بھی ناچار جی بیٹھی تھی

"بہت گناہگار ہوں میں اور بہت ستم کیے تم دونوں پر میں بہت شرمندہ ہوں مجھے جو چاہو سزہ دے دو اف نہیں کروں گی پر پلیز یوں نہیں کرو....."

وہ روتے ہوئے بولی

"یہ رستہ تم نے خود اختیار کیا ہے اور جب میں سمجھا تا تھا تب کیوں نہیں سمجھی میں نے اتنی سفایاں دی وشما میں قاتل نہیں ہوں اپنے بھائی اور بڑے ابو کا اور تم.. تم نے یقین کیا بچپن سے میرے ساتھ تھی پھر بھی نہیں کیا یقین....."

وہ بھی ہارے ہوئے لہجے میں بولا

"پلیز خطا ہو گئی مجھ سے نہیں سمجھ پائی تم بھی تو سمجھتے نہ کہ محبت کو کھونے کا دکھ کیا ہوتا ہے تم بھی محبت کرتے تھے نہ تو تم میری محبت نہ سمجھے....."

"اب بھی مجھے ہی بلیم کر رہی ہو.....؟"

وہ افسوس سے بولا

"تو کیا کروں میں ہاں.. بولو کیا کروں.... تم دو تھپڑ لگاتے مارتے پیٹتے مجھے سمجھاتے....."

وہ مزید روتے ہوئے بولی

"لگائے تھے کتنے تھپڑ پر تمہاری عقل ٹھکانے نہ آئی...."

وہ اس سے نظریں چراتے ہوئے بولا

"پلیز مجھے سزہ دے لو پر یوں مت کرو پریہان شہرام پلیز...."

وہ روتی اور سر شہرام کے ہاتھوں پر ٹکا گئی اور زارو قطار رونے لگی

شہرام نے پہلے پریہان کو دیکھا وہ بھی بہت رو رہی تھی اور پھر وشا کو...

اسکے دل کو کچھ ہو رہا تھا وہ رو رہی تھی نا جانے کیوں وہ اس لڑکی کو روتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا

نا جانے کیوں اتنا سب کچھ ہونے کے باوجود انکے دل میں نرم گوشہ باقی ہے اسکے لیے..

اسنے پریہان کو دیکھا جسنے اثبات میں سر ہلایا تھا

"ششش... بسس...."

شہرام نے وشا کا سر اٹھایا اور اسکے آنسوؤں صاف کرنے لگا اور اسکا سر اپنے سنے سے لگا یا اسکی ہچکیاں بندھ گئیں تھی

"ششش بس ٹھیک ہے مت رو مزید...."

وہ اسکا سر سہلاتے ہوئے بولا اور اپنا دوسرا بازو وا کیے پریہان اسکا اشارہ سمجھتی اسکی دوسری طرف سینے سے لگی تو شہرام نے اسکے گرد حصار باندھا

"وشا ہم چاہ کر بھی تمہیں سزہ نہیں دے سکتے ہم تمہیں روتا نہیں دیکھ سکتے.. تم نے ہم سے ہماری اولاد کی خوشی چھین لی پریہان کبھی ماں نہیں بن سکتی اس سے خوشی چھین لی..."
وہ شکوہ کر رہا تھا

"مم- مجھے ایک موقع دے دو....."
وہ ہچکیوں کے درمیان بولی تو پریہان نے اپنا ایک بازو اسکے اوپر رکھا اور روتے ہوئے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا وہ کبھی بھی سخت دل نہیں بن سکتی تھی وہ ماں نہیں بن سکتی تھی اس میں اللہ کی کوئی بہتری ہوگی اور جب اللہ معاف کر دیتا ہے تو بندوں کو بھی چاہیے کہ وہ معاف کر دیا کریں بس بات وہی آگئی حوصلہ ہونا چاہیے معاف کرنے کا.. ظرف بڑا کرنا پڑتا ہے....

وہ مزید کوئی بات کرتے کہ سب دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے تو وہ دونوں پیچھے ہو کر بیٹھیں اور اپنے آنسوؤں صاف کیے شہرام بھی اٹھا تھا
"اللہ خوش رکھے سبکو...."
سعید صاحب نم آنکھوں سے بولی تھے اور وشا اور پریہان کے سر پر ہاتھ رکھا

"اللہ نے چاہا تو میری بچی پر بھی کرم دیکھا دے گا وہ تو یہ کر سکتا ہے..."

انہوں نے مسکرا کر پریہان سے کہا تو وہ اپنی افسردگی چھپاتی چہرہ جھکا گئی

"بابا سب ٹھیک ہو گیا ہے اور انشاءاللہ مزید ہو جائے گا...."

رامز بھی نم آنکھیں صاف کرتا بولا

"بے شک سختیوں کے ساتھ آسانیاں ہیں اور غموں کے ساتھ خوشیاں..."

حماد صاحب کی بات پر سب نے اثبات میں سر ہلایا

"اب ہم ہماری بچی کی شادی کریں گے..."

سعدیہ بیگم کی آواز پر سبکے چہروں پر مسکراہٹ پھیلی

"میں شادی ایک شرط پر کروں گی...."

وشما کی سنجیدگی بھری آواز پر سبکے چہروں سے مسکراہٹ غائب ہوئی

"کیا....؟"

"اگر میری شادی پر شہرام اور مصطفی بھنگڑے ڈالیں تو...."

اسنے شرارت سے کہا تو سبکے چہروں پر دوبارہ مسکراہٹ پھیل گئی

"ارے تباہی مچادیں گے..."
مصطفی نے بھی شرارت سے کہا
"جی میں کچھ عرض کروں...؟"
شہرام اور مصطفی کے پیچھے سے احتشام نے گردن نکالتے ہوئے کہا
"ہاں ہاں بولو..."

"وشما آپی میں آپکی شادی کیلیے لڑکا خود ڈھونڈوں گا اور سارے سالیوں والے کام میں کروں گا اور ناچوں گا بھی...."
اسنے انگلیوں پر گنواتے ہوئے کہا تو سبکے قہقے گونجے

"پہلے ہی شک تھا مجھے ذلیل تجھے صرف لڑکیوں والے کاموں کا شوق ہے...."
مصطفی نے اسکی گردن دبوچی لیکن اسکے مکمل طور پر پکڑنے سے پہلے وہ نکلا تھا اور پریہان کو پیچھے دھکیلتا خود بیٹھا تھا جبکہ پریہان محض گھور کر ہی رہ گئی

"تو اور کیا سارا کچھ لڑکیوں کے لیے ہی ہے ہم معصوم کہاں جائیں..."
ہائے اسکی معصومیت مصطفی کا دل کیا اسکا گلا دبادے
"بغیرت ہمیشہ ناک ہی کٹوائیں...."

شہرام نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا گویا اسکا کچھ نہیں ہو سکتا

"ارے بھائی چھوڑیں وشما آپی آپ بتاو منظور ہے اگر نہیں منظور میری شرطیں تو آپکو احتشام ملک کی لاش سے گزر کر شادی کرنی ہو گی..."

اسکے ڈرامائی انداز پر سبکے قہقے کمرے میں گونجے تھے

"نہایت فضول آدمی ہو تم..."

میرب نے اسکو گھورتے ہوئے کہا

"گستاخ یہ فضول آدمی تمہارا شوہر ہے..."

وہ آنکھیں دیکھاتا ہوا بولا

"بد قسمتی سے..."

پریہان نے اسکے بال کھینچتے ہوئے کہا تو سب دوبارہ ہنسے تھے

"تیرے بچوں کے بھی ایسے ہی...."

وہ کہتا کہتا سبکے چہروں پر چھائی افسردگی دیکھ کر رکا تھا اور اسکو اپنی غلطی کا احساس ہوا وہ کیا کہہ رہا ہے اسنے پریہان کو دیکھا جو آنکھوں کی نمی چھپانے کیلیے چہرہ موڑا تھا

"اچھا چھوڑو اب تم ہمارے ساتھ جاو گی نہ...."

مصطفی نے ماحول کا تناو کم کرتے ہوئے وشما سے کہا تو اسنے نفی میں سر ہلایا

"نہیں...."

"کیوں نہیں اپی آپ ہمارے ساتھ جائیں گی..."

پریہان سب بھولے جو کہ ناممکن کام تھا لیکن پھر بھی روعب سے بولی تو وہ ہنسی

"اگر تم کہو گی تو جاوں گی..."

"کیوں نہیں آپی وہ آپکا بھی گھر ہے...."

اسنے مسکرا کر کہا تو اسنے اثبات میں سر ہلایا

....

"وشما بھابھی خبر دار جو چیٹنگ کی یا اس اس چھپتی کا ساتھ دیا تو...."

احتشام کوئی پانچویں بار وشما سے کہہ رہا تھا جو مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیتی جبکہ باقی ہنستے سب لوگ اس وقت گارڈن میں کرکٹ کھیل رہے تھے مصطفی رامز اور پریہان ایک طرف تھے جبکہ میرب احتشام اور شہرام ایک طرف... وشما ایمپائیر تھی جس وجہ سے احتشام نے رولا ڈالا ہوا تھا کہ وہ پریہان کی بچی کے ساتھ نہ ملے بلکہ ایمانداری سے اپنا کام کریں

باقی سب بڑے اس ہٹ کے نیچے بیٹھے تھے آبریش بھی وہی تھی اسکو دوسرا مہینہ لگا ہوا تھا زرش ان سب کیلیے مختلف لزومات سجا رہی تھی جبکہ باقی بڑے انکو ایسے دیکھ دیکھ کر مسکرا رہے تھے

"آپی سن لیانہ....."
اسکو دوبارہ سر ہلاتے دیکھ احتشام نے دوبارہ پوچھا
"سن لیا ہے میرے باپ..."
وہ اسکے سر پر چپٹ لگاتے ہوئے بولی
"شہرام بھائی آپ بھی سن لو..."
اب اسکا رخ شہرام کی طرف تھا جو اپنے سرخ کھلے گلا یعنی پریہان کی طرف دیکھنے میں مصروف تھا

"اچھا یار سن لیا ہے..."
اسنے گیند احتشام کے ہاتھ سے پکڑئی تھی اور پریہان کو دیکھا جو بلا سنبھالے تیار کھڑئی تھی

اسنے جیسے ہی پہلی بال کروائی بال وکٹس کو زرا سا چھو کر نکلی جو کسی کی نظر سے چھپی نہ رہی خاص کر کے احتشام کی نظروں سے

"یہ اوٹ ہے آپی اوٹ ہے....."
وشما کو ناٹ اوٹ کا سائن دینے پر وہ بے چارہ ہاتھ کھڑے کرتے چلایا تھا

"نہیں احتشام یار ناٹ اوٹ......"

شہرام نے اپنی مسکراہٹ دباتے افسوس سے سر ہلایا جیسے اسکو اسکے آوٹ نہ ہونے کا افسوس ہو

"ہاہائے میں نے خود دیکھا ہے آوٹ ہے یار..."

وہ رونی شکل بنا کر بولا پر یہان کھلکھلا رہی تھی

"چل یار چھوڑ ناٹ آوٹ ہے...."

رامز نے بھی اسکا کندھا تھپتھپایا باقی سبکے کے چہروں پر گہرہ مسکراہٹ تھی تو وہ بے چارہ منہ بناتا دوبارہ فیلڈنگ پر کھڑا ہوا

شہرام نے اگلی بال کروائی جسکو پر یہان نے ہٹ کیا تو وہ دور جا گری یعنی 6 رنز ہوئے پر یہان سکسر (چھکا) مارنے پر اچھلی

احتشام منہ کھولے دیکھنے لگا پر یہان کے چھکے کو نہیں بلکہ شہرام کو جسنے دور سے بازو ایسے گھمایا تھا جیسے بہت تیز بال ہو اور جب بال پھینکی وہ اتنی سلو کوئی بھی آسانی سے ہٹ کر سکتا تھا

"شہرام بھائی یہ بال تھی یا مزاق تھا..."

وہ کمر پر ہاتھ ٹکاتا لڑاکا عورتوں کے انداز میں بولا

"یار غلطی سے پھسل گئی بال.."

اسنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہااور پلٹ کر پریہان کو آنکھ ماری جس سے وہ مزید کھلکھلائی سب بڑے بھی بچوں کو ہنستا کھیلتا دیکھ مسکرا رہے تھے اور باقیوں کی بھی احتشام کی حالت دیکھ ہنسی نہیں رک رہی تھی

شہرام نے تیسری بال کروائی جو دوسری بال سے زیادہ ہلکی تھی اور اس پر بھی پریہان نے چھکا مارا تھا احتشام سر تھامے شہرام کو دیکھنے لگا جو ایسے کھڑا تھا جیسے اسکو افسوس ہو چھکے مارنے پر....

"بھائی یہ چیٹنگ ہے...."

میرب بھی خفا سی بولی

"سوری گڑیا یار خود آہستہ معلوم نہیں کیسے ہو رہی ہے...."

اسنے داڑھی کھجاتے ہوئے کہا تو بے چاری میرب بھی گھور کر رہ گئی...یوں ہی وہ انکو دو اوورز میں چھتیس کا ٹارگٹ دے چکے تھے

دا گریٹ شہرام ملک بلا سنبھالتے کھڑا ہوا تھا مصطفی اور رامز نے پریہان سے کیا کہا کہ وہ زور سے ہنسی اور ان سے بال لی

وہ جانتے تھے وہ پریہان کی بال کو ہٹ نہیں کرے گا اسی لیے وہ اسکو بالنگ دے رہے تھے
بالنگ پر پریہان کو دیکھ شہرام کے لب مسکرائے تھے
"مطلب شوہر کو ٹائیم سے آوٹ کرنے کا ارادہ ہے...."
اسنے بلے کو گھوماتے خود سے کہا

"بھائی خبر دار جو آوٹ ہونے کا سوچا بھی تو...."
دوسری سائیڈ پر کھڑے احتشام نے بلا اٹھاتے ہوئے کہ جیسے وہ اسکی سوچ پڑھ چکا ہو

"ارے ابھی اتنا بھی نہیں سٹیا یا کہ میں آوٹ ہو جاوں اور میچ ہار جائیں...."
اسنے اسکو پوری تسلی دی پر نا جانے کیوں احتشام مطمئین نہیں ہوا تھا

پریہان نے مسکرا کر بولنگ کروائی اور توقع کے عین مطابق سیدھی وکٹس کو جا کر لگی اور یوں
شہرام صاحب اوٹ

"اووو شٹ یار بال پر دھیان نہیں گیا...."
اسنے بلے کو ہلکے سے سر پر مارتے ہوئے کہا جبکہ سب قہقے لگا رہے تھے احتشام نے رونی شکل بنا کر
بلا دور اچھالا تھا اور نیچے بیٹھ گیا

"اللہ محبت میں اتنے اندھے ہیں آوٹ ہو گئے جاو میں نہیں کھیلتا ایمپائر تو چیٹر تھا ہی ہماری ٹیم کے کھلاڑی اس سے زیادہ چیٹر ہیں...."

وہ ہاتھ اٹھا کر دہایاں دیتا ہوا بولا جبکہ سب کا ہنس کر برا حشر تھا

"یار میرا دھیان نہیں گیا...."

وہ معصومیت سے بولا

"بیوی سے دھیان ہٹے تو جاتا بھائی... حارز بھائی سہی کہتے ہیں زن مرید ہیں پورے..."

وہ منہ بناتا ہوا بولا تھا اور سبکے کے ہنسنے کی آوازیں پھر سے گارڈن میں گونجی تھیں

"نہ ہو گا کوئی تجھ سا بیغیرت کمینے سے کمینہ بھی
زمانے کیلیے لانت ہے تو بھی، تیرا جینا بھی"

شہرام نے احتشام کو دیکھ کر شعر پڑھا تو سبکے قہقے پھر سے گونجے تھے

"یہ آپ پر سوٹ کرتا ہے بھائی شعر...."

وہ کہ کر اس سے پہلے اٹھتا اور بھاگتا شہرام کی گرفت میں تھا اب دونوں زمین پر ایک دوسرے کے ساتھ گھتم گھتا تھے احتشام کی دہایاں عروج پر تھیں جبکہ انکی ہنسی بھی ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی

مصطفی انکی وڈیو بنا رہا تھا

"آبری باجی بچاو....."

اب آخری سہارا آبریش ہی تھی

"چھوڑ سو شہرام..."

وہ ہنستے ہوئے بولی

"بب- بھابھی جی بچاو کہ تو ایسے رہی ہو جیسے آہھہ...."

اس سے پہلے مزید بولتا کمر پر پڑنے والا مکہ اسکی بولتی بند کروا گیا تھا

"مم- مصطفی بھائی بچاو ورنہ آبریش باجی کہ رہی ہیں کہ وہ تین دن کمرے میں نہیں آئیں گی...."

اسکی بات پر سب حیرت سے اسکو دیکھنے لگے شہرام بھی اسکو چھوڑتا اسکو دیکھنے لگا

"یہ میں نے کب کہا....؟"

آبریش حیرت سے بولی

"مجھے معلوم ہے آپکے دل میں یہی تھا وہ کیا کہتے ہیں دل کو دل سے راہ ہوتی ہے..."

اور اسکے ساتھ پھر سے سارا گارڈن قہقوں سے گونج اٹھا تھا جبکہ مصطفی نے ہنستے ہوئے اس پر لانت ڈالی

سب بڑوں نے انکی ہمیشہ خوشی کی دعا کی تھی جبکہ وشا کی آنکھیں نم تھیں وہ کیسے سب خوشیاں کھو گئی تھی کیسے اس ہنستے کھیلتے گھر کو چھوڑ کر وہ چلی گئی تھی

اسنے نم آنکھیں صاف کیں تھی جو پر یہان سے چھپی نہ رہیں تو ہنستی ہوئی اسکے پاس آئی اور اسکو ہگ کیا تھا

کتنے خوش ہیں سب خوشیاں واپس لوٹ آئیں تھی

....

"6ماہ بعد"

وہ بے چینی سے لاونج میں ٹہل رہی تھی وہ بار بار دروازے کی طرف دیکھ رہی تھی جہاں سے شہرام آنے کا نام نہیں لے رہا تھا

اور پھر کچھ ہی دیر میں شہرام سر سے کیپ اتارتا اندر داخل ہوا پولیس یونیفارم میں وہ ملبوث چہرے پر فکر مندی لیے اندر آیا تھا اور جلدی سے پر یہان کی طرف آیا

"کیا ہوا مطلب آبریش....؟"

وہ فکر مندی سے بولا

"بھائی آپکا ہی انتظار کر رہی تھی چلیں اب سب پوچھ رہے ہیں....."

اس سے پہلے پریہان بولتی زرش پاس آئی بولی تھی تو شہرام نے پریہان کا ہاتھ تھاما اور سیڑھیاں چڑھنے لگے

جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئے سب ان دونوں کی طرف متوجہ ہوئے آبریش کے ایک طرف احتشام جبکہ دوسری طرف مصطفی بیٹھا تھا انکو دیکھ کر مصطفی اٹھا اور ہاتھ میں پکڑا چھوٹا سا بے بی اسکے پاس لایا

اور اسکو پکڑایا شہرام نے کسی کلی کی مانند اس بچے کو پکڑا تھا

"ماشاءاللہ بہت خوبصورت...."

پریہان نے اس بچے کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تو سب کے چہروں پر مسکراہٹ مزید گہری ہوئی

"ماشاءاللہ مصطفی بہت خوبصورت ہے بلکل تمہارے جیسا...."

اسنے اسکا سر چومتے ہوئے کہا

"ایک اور بے بی بھی ہے...."

اسکی بات پر اسنے ناسمجھی سے دیکھا تو مصطفی نے آبریش کے دوسری سائیڈ پر بیٹھے احتشام سے ایک اور بے بی کو لیا

"جڑواں تھے...."

اسنے وہ بے بی پریہان کو پکڑاتے ہوئے کہا تو وہ اسنے بھی اسکے گال چومے

"بہت خوبصورت ہیں دونوں...."

اسنے بھی کہا

احتشام نے رونی شکل بنا کر آبریش کو کہنی ماری مطلب وہ دونوں میں سے ایک بے بی اٹھانا چاہتا تھا تو وہ ہنستی ہوئی مصطفی سے کہا تو اسنے بھی ہنستے ہوئے پریہان سے بے بی لیکر احتشام کو پکڑایا

"میں نے ایک فیصلہ کیا ہے..."

مصطفی کے بولنے پر سب اسکی طرف متوجہ ہوئے

"کیا....؟"

سعید صاحب بولے

"شہرام مجھے دونوں لڑکے ہوئے ہیں اور جو یہ تمہارے ہاتھ میں بیٹا ہے یہ آج سے تمہارا ہوا مطلب شہرام اور پریہان کا....."

اسکی بات پر سب نے رشک بھری نظروں سے اسکو دیکھا

شہرام اور پریہان نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا

"مم-مطلب بھائی میرا.. مم-میرا اور شہرام کا بے بی....."

وہ خوشی سے ٹوٹے پھوٹے الفاظوں بولی تو اسنے نم انکھوں سے اثبات میں سر ہلایا اور آبریش کو دیکھا جسنے بھی مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا مطلب اسکو یہ فیصلہ بہت پسند آیا تھا

"دد-دیکھیں شش-شہرام ہمارا بے بی...."

وہ بے صبری سے اسکو پکڑتی اسکو چٹاچٹ چومتے ہوئے بولی کہ بے بی ہلکا سا کسمسایا

"ہاں ہمارا بے بی...."

وہ بھی نم آنکھوں سے بولا اور کس کر مصطفی کو گلے لگا

"میں بہت خوش ہوں ہمارا بے بی...."

وہ اس سے پیچھے ہوتا آبریش کا ماتھا چومتے ہوئے بولا تو وہ مسکرائی

"ہاں شہرام صرف تم دونوں کا بے بی...."

اسنے اپنے بھائی کی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہاوہ خوشی سے کھڑا ہوا اور بے بی کو پریہان سے لیا

ان 6 ماہ میں احتشام اور شہرام نے اپنی اپنی منکوحوں کی رخصتی کروالی تھی جبکہ وشما کا رشتہ سعید صاحب کے بزنس پارٹنر کے بیٹے خاور سے ہوگئی تھی

"شہرام تمہیں معلوم ہے دونوں کی آنکھیں بلو ہیں...."
وشما کی آواز پر اسنے نم آنکھیں اٹھا کر اسکو دیکھا اداسی کی لہر سب میں دوڑھی تھی

"نام نہیں رکھو گے اپنے بیٹے کا....؟"
مصطفی بے بات بدلی اور شہرام سے کہا

"نام...."
پریہان نے شہرام کو دیکھا

"نام...اسکا نام...."
وہ بھی سوچ میں پڑا تھا اور پھر کچھ سوچ میں اتے بولا تھا

"اسکا نام وجدان..وجدان سکندر رہے...."

اور اسکے نام پر سبکے لب بے اختیار مسکرائے تھے سبکی انکھیں نم تھیں

"بہت خوبصورت نام وجدان سکندر..."

رامز نے بھی مسکرا کر کہا

"اور تم نے کیا نام رکھا ہے اس بے بی کا...."

اسنے وجدان کو پریہان کو پکڑاتے احتشام سے دوسرے بے بی کو پکڑا

"میں رکھوں اسکا نام....."

وشا یک دم بولی تو سب نے مسکرا کر اجازت دی

"ذوہان مصطفی....."

وہ جلدی سے بولی یہ اسکا فیورٹ نام تھا اکثر صائم سے کہتی تھی جب ہمارا بے بی ہوا ہم اسکا یہی نام رکھیں گے اور وہ مصطفی کے بیٹے کا نام رکھ رہی تھی

"بہت خوبصورت ہے نام ذوہان میرا بیٹا...."

مصطفی نے شہرام کی گود میں ہی ذوہان کی گال چومی

وشا نے اپنے برابر میں کھڑے خاور کو دیکھا جس نے آنکھوں سے تسلی دی تھی

سکی زندگیاں خوشیوں سے بھر گئیں تھیں برائی ہمیشہ کیلیے تو ختم نہ ہوئی تھی لیکن اسکی ایک جڑ کٹ گئی تھی اور مزید برائی کا خاتمہ ہوگا کیونکہ اگر دنیا میں باطل کو مٹانے کیلیے حق آتا ہی آتا ہے (میرے بھائی کی بتائی گئی لائن وی لکھ ہی دی ہاہاہا)

....

ختم شدہ